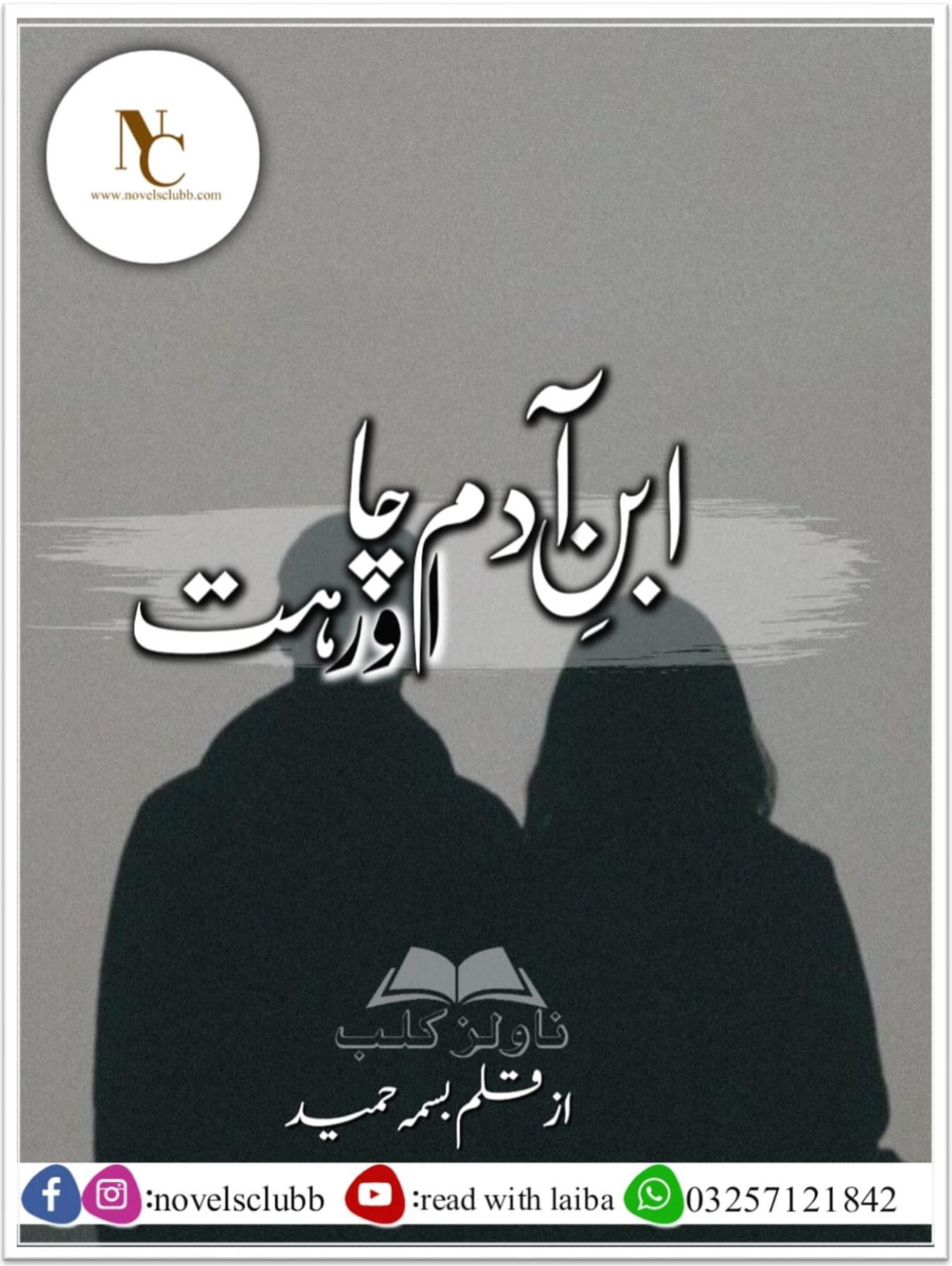
www.novelsclubb.com
ابنِ آدم اور چاہت
ناولز کلب
از قلم بسمہ حمید
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ابنِ آدم اور چاہت

از قلم

www.novelsclubb.com

بسماء حمید

کہانی ہے کہی کرداروں کی

کچھ نئے جذباتوں کی کچھ پرانے احساسوں کی

جذبات کسی کو برباد کر دینے کا

احساس کسی کہ تحافظ کا

پرانے قصے نئے انداز

دہرائیں جائیں گے سبھی ہمراز

کسی کا ٹوٹا دل تو کسی کا بکھرا حال

www.novelsclubb.com

آپس میں جڑے ہیں سبھی کردار

کسی کو چاہیے کسی کی طاقت

کسی کو چاہیے کسی کی موت

لوٹ آیا وہ انتھک جتن لے کے

پرانی کہانی کو ایک نیا رنگ دے کے

پھر سے دہرائی جائے گی داستان

ہو گا نیا انداز بیان

عشق، محبت، یاری جنون

کی ہے یہ داستان

لندن اپنی تمام تر وجاہت اور بلندیوں کہ ساتھ چمچمار ہا تھا۔ سڑکوں پر لوگوں کا ہجوم تھا۔ کچھ کام کے لیے جا رہے تھے تو کچھ سکول کالج کہ لیے ایک دوسرے سے بے خبر بے نیاز۔ اسی جگہ سڑک سے بلکل دور کونے میں ایک سفید گھر اپنی پوری آب وتاب اور مضبوطی سے کھڑا تھا جسے ہر آتا جاتا با آسانی دیکھ سکتا تھا۔ لیکن سب اس بات سے بے خبر و بینیاز تھے کہ اس گھر کہ اندر ہو کیا رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھر تمام آرائشی سامان سے پاک تھا گھر کی بیسمنٹ کہ اندر ایک شخص کرسی پر رسیوں سے جکڑا ہوا تھا وہ شخص دیکھنے میں انگریز معلوم ہوتا تھا، گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی وہ بیہوش تھا، اس کہ کرسی سے بندھے زخمی ہاتھ، خون سے شرابور کپڑے اور چہرے پر آتی ہر لکیر اس بات کی گواہ تھی کہ اسے بہت مارا گیا ہے۔اس گھر میں اس بیسمنٹ کہ اندر اس شخص کے علاوہ بھی کوئی موجود تھا جو اس کہ ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔

"kill him ۔"

اس کہ جواب پر ہوش میں آتے روبن کی پوری کی پوری آنکھیں کھل گئی۔

"You ..... you . Can't pls . . . Don't do this .."

دونوں ہاتھوں کو باہم لپیٹے اس کی بات سن کر سامنے والے نے جان دار قہقہ لگایا، مگر اسکی آنکھیں ویسی ہی ویسی تھی سفاک۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سیر ئسلی یو تنک آئی کانٹ کل یو؟" وہ عجیب سے انداز میں مسکرایا یقیناً یہ سوال تو بلکل نہیں تھا

۔

وہ تھوڑی دیر کہ لیے رکا اس بنگلے نما گھر میں بلکل خاموشی چاہ گئی۔۔ بلکل ویسی ہی خاموشی جو موت سے پہلے ہوتی ہے۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اب روبن کہ قریب آرہا تھا دونوں ہاتھ سختی سے اس کرسی پر گرا دیے جس پر روبن بندھا ہوا تھا روبن نے خوف سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تمہاری زندگی کا آخری دن ہے آج ایک اور ظالم کا اختتام ہو گا آج ایک بار پر انصاف ہو گا۔ ۔" اس کہ اوپر جھکتے ہوئے اس نے اپنی بات مکمل کی۔

انصاف؟ کیا حقیقت میں انصاف ہو رہا تھا یا اپنے گناہوں کی جسٹیفیکیشن دی جا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ صحیح کہہ رہا ہے ہمارے پاس پرمیشن نہیں ہے" اس کہ کانوں میں پیچھے سے انگریزی میں کہا گیا جملا ٹکرایا اس کہ پیچھے چار اور لوگ بھی تھے وہ بھی دکھنے میں انگریز معلوم ہو رہے تھے۔

"ہمارے پاس نہیں صرف تمہارے پاس بھولومت میں اس ایجنسی کا پابند نہیں تم ہو۔۔۔

"انہی کی طرح انگریزی میں اس نے اپنا جملا ادا کیا اس نے گردن پھیر کر پیچھے کھڑے مکالفین کو دیکھا پیچھے کھڑے مکالفین کہ چہرے پر یکدم سختی سی آگئی۔

"فخر مت کرو کیفٹن میں اسے مارونگا نہیں۔۔" اس نے اسے بے فکر ہونے کا کہا۔اور پھر

.....

اس وہشت زدہ ماحول میں ہڈیوں کی ٹوٹنے کا شور گونجا ساتھ میں روبن کی چیخیں اس گھر کے در و دیوار سے ہو کر واپس آرہی تھیں۔۔

وہ اب مطمئن سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دو منٹ اکیلے چاہتا ہوں۔" پیچھے کھڑے چاروں آدمیوں میں سے ایک ان سے تھوڑا آگے کھڑا تھا لیکن وہ اس شخص سے پر بھی فاصلے پر تھا۔

"تم ہمیں اس کہ بلیک منی کا ثبوت دو گے اپنا وعدہ یاد رکھنا۔" اس نے اس کا کندھا تپکھا۔اور اپنے ساتھیوں کو جانے کا اشارہ دیا۔اور خود بھی نکل گیا۔

"مجھے بتاؤ اس رات کیا ہوا تھا۔" اس کا گلا پکڑے وہ دھاڑا۔روبن نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

"جس رات عظیم حالم نے تمہیں گاڑی جلانے کا کہا تھا جہاں پر ایک فیملی تھی اور اس کا ایک فرد وہ کہاں ہے اسکی بات کر رہا ہوں میں۔" اس نے بے اختیار اسے سر کہ بالوں سے پکڑ کر۔اس کا سر اوپر کو اٹھایا۔

"وہ کہاں ہے؟؟" وہ اب اتنی قوت سے دھاڑا کہ روبن کو لگا اس کہ کان پھٹ جائیں گے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے نہیں پتا.." مری مری آواز میں اس نے نفی میں گردن ہلائی۔

"وہ زندہ ہے بس اتنا معلوم ہے مجھے۔" اس کا مکا اس کہ منہ میں پڑنے ہی والا تھا کہ اس کی بات پر ہاتھ ہوا میں ہی معلق رے گیا۔ لمحے بر کو اس کہ حواسوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ایک ہاتھ اب بھی ہوا میں معلق تھا دوسرے سے روبن کہ بالوں کو جکڑا ہوا تھا اس نے بے اختیار ہاتھ کو حرکت دی اب وہ ہوا میں معلق نہیں تھا اب وہ روبن کہ سیدھا جھبڑے میں جا کر لگا تھا وہ پنچ روبن کرا ہا۔

بے یقینی سی تھی اس شخص کی آنکھوں میں غم غصہ تکلیف کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں.....

وہ شخص پلٹ گیا اس کی قدم باہر کی سمت تھے۔

عظیم حالم اپنی بربادی کا منظر دیکھنے کہ لیے تیار ہو جاؤ۔" وہ شخص بڑبڑایا۔ روبن کو وہی چھوڑ کر وہ وہاں سے نکل گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

•••••••••

"کیا دیکھ رہے ہو۔؟"یوسف نے اسے شل کھڑا دیکھ پوچھا۔

دونوں نفوس کی شکلیں واضع ہوئی... جن میں سے ایک نے بلو کلر کا آدھے آستینوں والا ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ پہنا ہوا تھا بلو کلر کا کوٹ ہاتھ میں ہی موجود تھا اس کہ ماتھے پر گرتے بھورے بال بھوری آنکھیں جو اس وقت سورج کی روشنی پڑنے کی وجہ سے سکڑی ہوئی تھی اٹھی ناک،ٹرم شدہ داڑی، کسرتی جسم اور دراز قد سورج کی روشنی میں۔ مسلسل کھڑا ہونے کی وجہ سے اس کی سفید رنگت ہلکی ہلکی گلابی ہو رہی تھی وہ یوسف تھا یوسف حالم۔

اس کہ سامنے ہی فیصل کھڑا اسے گھور رہا تھا لمبا قد کسرتی جسم ہلکہ بھورے بال کالی آنکھیں، اٹھی ہوئی اور لمبی تیکی ناک سفید رنگت اس نے بھی کوٹ ہاتھ میں لے رکھا تھا اس نے وائٹ شرٹ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور بلیک پینٹ پہن رکھا تھا دیکھنے سے دونوں ہی کافی معقول اور ڈیسنٹ لگ رہے تھے ڈریسنگ کی وجہ سے اور کچھ اپنی اپنی منفرد شخصیت کی وجہ سے بھی...

"تم انکل سے ملنے جاؤ گے۔۔۔؟؟" فیصل نے سوال کیا۔

"مبارک ہو mission completed آخر کار ہم پاکستان جا رہے ہیں" یوسف نے سرے سے اس کہ سوال کو اگنور کیا۔

"یار وہ میں سوچ رہا تھا آج ہم پاکستان جائیں گے اتنے مہینوں باد، تمھیں خوشی نہیں ہو رہی ؟۔" وہ اس کا سوال گھمانا محسوس کر چکا تھا اسی وجہ سے بغیر برا مانے اس نے اس کا جواب دیا

فیصل نے یوسف کا چہرہ دیکھ کر استفسار کیا جہاں کوئی بھی ایکسپریشن نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم پاکستان اس کو اسکی جگہ پہنچانے کے بعد جاؤ گے"۔یوسف نے ہاتھ میں پکڑا فائل اس کی طرف کیا جہاں پر ڈیلر کہ سائن ہونے باقی تھے اس ڈیل کہ لیے دونوں نے دن رات ایک کر دیے تھے۔

"اس کی تم ٹینشن نالو بس اب جانے کی تیاری کرو۔"اس کی ہاتھ سے فائل لیتے ہوئے اس نے بے فکر ہونے کا کہا۔

"مجھے ایک ضروری کام ہے میں تمھیں ایئرپورٹ پر ملونگا۔"یوسف نے کہتے ساتھ سنگلاسس اپنی آنکھوں پر لگائے اور قدم باہر کی سمت لیے۔اس کے بال اب بھی ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے وہ اتنا وجیہہ تو تھا کہ لوگ صرف اس کہ لکس سے ہی امپریس ہو جاتے۔

"یار بتاتے تو جاؤ کہاں جا رہے ہو یوسف....یوسف!!!"وہ جانتا تھا اب اس کی ملاقات ایئرپورٹ پر ہی ہونی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چل تجھے ٹکانے لگادوں بہت تنگ کیا ہے تو نے ان مہینوں میں۔" فائل کو دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

•••••••••••••••

پسینے سے شرابور پنچنگ بیگ کو غصہ سے مارتی سفید رنگت اب ہلکی ہلکی گلابی ہو رہی تھی ہلکے سنہرے بالوں سے الجھتی، سبز آنکھوں میں ڈھیروں غصہ لیے وہ حائل کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"حیات ٹھیک سے پریکٹس کرو" اس نے تنگ آ کر کہا۔

"حائل آپ مجھ سے یہ کیا کروا رہے ہیں۔" وہ پچھلے دو گھنٹوں سے یہی کام کر رہی تھی بل آخر تنگ آ کر اس نے کہہ ہی دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چہرے پر ڈیروں بل ڈالے حائل نہ اپنی سبز آنکھوں کو اس کی سبز آنکھوں پر جمائی عنابی لب ہلے اپنی بات کہنے کہ لیے۔۔

"میں نے تم دونوں کو سیلف ڈیفنس سکھایا تھا اس کہ باوجود بھی تم دونوں مار کھا کر آ گئے"

حائل کی بات پر سائڈ پر ہو ٹک بیٹک کرتے سائل نے اپنی مسکراہٹ چھپائی لیکن اس کی مسکراہٹ حائل سے چھپ نا سکھی۔

"اور تم مسٹر اگر تم اس کے ساتھ گئے تھے تو تمھیں خیال رکھنا چاہیے تھا، خیال رکھنا تو چھوڑو خود بھی پٹ کر آ گئے" حائل نے اسے شرم دیلانی چاہی۔

"حائل بروکام ڈاؤن۔اب تم ہی بتاؤ میں دبلے پتلے لوگوں پر ہاتھ اٹھاتا اچھا لگوں گا؟؟؟" سائل نے خفگی سے اپنی صفائی پیش کی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات کو لے کر وہاں سے نکل بھی تو سکتے تھے تم نے اسے روکنے کی کوشش کیوں نہیں کی۔"

حائل کا غصہ کسی صورت کم نہ ہوا اسے تو ان دونوں کا چہرہ دیکھ کر ہی غصہ آ رہا تھا۔

"حائل آپ ہماری بات تو سنیں کہ جھگڑا کس بات پر ہوا تھا، کیوں ہوا تھا اور ہم پٹ کر ہی نہیں آئے آپ نے ان لڑکوں کی حالت نہیں دیکھی میں نے انہیں اچھا سبق سکھایا ہے اب وہ ایسا کرنے سے پہلے دس مرتبہ سوچیں گے۔" حیات نے اپنی بات سنانے کے ساتھ ساتھ اپنی تعریف بھی۔

www.novelsclubb.com

"بولو کیوں کیا تم لوگوں نہ جھگڑا۔" دونوں کو دیکھتے ہوئے اس نے بلآخر ان سے پوچھ ہی لیا۔

"میں بتاتا ہوں" سائل نی بتانا شروع کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آج جب ہم لوگ شاپنگ کر رہے تھے تو آپ پیمنٹ کرنے چلے گئے اور ہم پارکنگ ایریا میں گاڑی کی جانب جا رہے تھے تب۔"

"ہیلو جان... ہماری مدد چاہیئے؟" حیات نے شاپنگ بیگز پیچھے کیا۔اس کہ سامنے ہی تین نوجوان کھڑے اس سے کہ۔رہے تھے۔

جی نہیں.." حیات کہ بجائے سائل نے جواب دیا۔

سائل جانے دو.." اس نے آہستگی سے اس سے کہا۔

www.novelsclubb.com

تم بس سائڈ میں کھڑی ہو جاؤ یہ لڑکے تو میری ایک ڈانٹ کی مار ہیں۔" کیا اعتماد تھا۔اس نے ایک نظر ان لڑکوں پر ڈالی جو دبلے پتلے سے تھے دانت گڑکا کھانے کی وجہ سے سرخ تھے۔

"اچھا سو چلو اگر ہیلف کی ضرورت ہوئی تو بتا دینا.." حیات نے پیشکش کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ان کو ہینڈل کرنے میں کونسی ہیلف چاہیئے ہو گی تم یہ سامان پکڑو اور بس آگے دیکھو۔'' وہ سیدھا ان کی جانب گیا۔

''دیکھو بھائیوں عزت سے سمجھا رہا ہوں راستے سے ہٹ جاؤ۔'' نرم لہجہ وارننگ دیتا انداز۔

لڑکے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے سائل نے ایک جتاتی نگاہ حیات پر ڈالی کہ دیکھو میں نے کہا تھا نہ میں ہینڈل کر لونگا۔

ان لڑکوں میں سے سب سے چھوٹا لڑکا سائل کے قریب آیا اور زوردار گھونسا سائل کہ منہ پر دے مارا سائل کے لیے یہ حملہ غیر متوقع تھا ابھی تک وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اس کہ ساتھ ہوا کیا ہے۔ تینوں لڑکے قہقہ لگا کر ہنس پڑے وہ خود کو جلدی کمپوز کر چکا تھا۔

اس نے اسے گلے سے پکڑا اس نے ایک گھونسا مارا تھا سائل نے دو مارے دو پر ہی اس کی حالت پتلی ہو گئی اور وہ نیچے جا گرا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سائل دونوں کی جانب گیا حیات سب ہوتا دیکھ رہی تھی۔

اب تینوں آپس میں گھتم گھتا تھے سائل نے ایک کو کالر سے پکڑا ہوا تھا اور ایک آخری پنچ مارا تو وہ نیچے گر پڑا گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے وہ پلٹا لیکن برا ہوا آخری لڑکے نے فوراً آخر اسے لات ماری وہ بے اختیار نیچے کو جھکا۔

حیات حیرانی سے یہ سب دیکھ رہی تھی اچانک اسنے اپنے ہاتھ میں پکڑا سامان پھینک کر اس لڑکے کی جانب دوڑ لگائی اور بالوں سے پکڑ کر گول گول گھمانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بھائی پر ہاتھ اٹھانے کی...."

وہ اسے بالوں سے گھما رہی تھی کہ وہ دونوں ہاتھ یہاں وہاں مارتا کب اس کہ چہرے پر بھی مار گیا تھا اسے پتا ہی نہ چلا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ابھے کیا کر رہی ہے چھوڑ مجھے چھوڑ میں بول رہا ہوں چھوڑ''

''تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تمھیں تو بتانا پڑے گا کہ حیات شاہ کیا چیز ہے، حیات شاہ اپنا بدلا ضرور لیتی ہے'' حیات نہ کہتے ساتھ اس کا ہاتھ اس کی پیٹ پر لے جا کر مروڑا اور اس انداز میں مارا کہ اسکی ایک دو ہڈیاں تو ضرور ٹوٹ گئی ہو نگی۔

''اسی ہاتھ سے تم نے مجھے مارا تھا نہ جاہل آدمی...''

''ہاں اسی ہاتھ سے مارا تھا حیات۔'' زمین پر بیٹھے ہوئے سائل نے جواب دیا اس سے اٹھا نہیں جا رہا تھا آخر کار لگا بھی تو ایسی جگہ تھا۔

''شکر کرو تم لوگ پتلے ہو ورنہ میں تم لوگوں کو ایسے مارتا کہ تمہاری سات نسلیں یاد کرتی''

سائل نے ان کو دھمکی دی جو شاید ہی اسے سن رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب جاؤ یہاں سے،اور ہاں اچھی صحت بنانے کے ساتھ ساتھ کچھ بوکسنگ بھی سیکھ لو ورنہ تم لوگوں کہ لیے اپنا وزن ہی اٹھانا مشکل ہو جائے گا"ان لوگوں کو دفع ہونے کہ ساتھ ساتھ مفت کا مشورہ بھی دے دیا۔

وہ لڑکے چلے گئے انہیں رک کر اور مار تھوڑی کھانی تھی۔

"سائل بروآریو ہو کے"حیات نے پریشانی سے اس سے اس کا حال پوچھا جس کی ساری دنیا ہی ہل گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یا آئی ایم آل رائٹ۔"

"بس یہی ہوا تھا اور پھر آپ آ گئے تب سے ہم آپ کے سامنے ہیں"سائل نے ساری بات بتا کر آخر میں ایک معصوم سی شکل بنائی اور اس چیز میں حیات نے بھی اسکا پورا ساتھ دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اتنے معصوم تم دونوں ہو نہیں جتنے بن رہے ہو" حائل اپنے دونوں کزنوں سے اچھی طرح واقف تھا۔

"اگر ان کہ پاس کوئی اصلاح موجود ہوتا پھر" حائل کو ان دونوں کی فکر تھی۔

"اگر تم میری کزن نہ ہوتی تو میں خود تم پر کیس کر دیتا واللہ تم جانتی ہو حائل خان آج تک کوئی کیس نہیں ہارا" حائل کی بات پر جھٹ سے حیات نے جواب دیا۔

"جی میں جانتی ہوں آپ آج تک کوئی کیس نہیں ہارے لیکن صرف مجھ پر کیس کرنا تو زیادتی ہو گی سائل بھی میرے ساتھ تھا" حیات کو اس بات کا غم تھا کہ کہیں حائل صرف اس پر ہی کیس نہ کر دے۔

"ارے بچوں تم لوگ یہاں" ہیشم خان کی آواز پر سب نے انہیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماموں آپ اس وقت یہاں؟؟" حیات ان کو دیکھ کر خوش ہوئی حیات انکی بہن کی اکلوتی بیٹی تھی۔

"ہان چاچو آج آپ یہاں اس وقت کہیں میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا" سائل کو بھی انہیں دیکھ کر خوشی ہوئی تھی، سائل انکے بڑے بھائی فواد خان کا چھوٹا بیٹا تھا جو حیات کا ہم عمر تھا، جبکہ بڑا بیٹا عیان خان 28 حائل سے ایک سال بڑا اور منائل سے 3 سال۔

"بچوں اتنا حیران مت ہو میں ایک ضروری فائل لینے آیا ہوں ابھی واپس چلا جاؤنگا" ہیشم مسکرا کر انہیں اپنی آنے کی وجہ بتا رہا تھا۔

"تبھی میں سوچوں آج سورج کہاں سے نکلا ہے" حیات نے شرارت سے کہا۔

"سورج وہی سے نکلا ہے جہاں سے روز نکلتا ہے" انہوں نے مسکرا کر حیات کا سر تھپکا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''برخوردار آج تم کورٹ نہیں گئے؟''انہوں نے حائل سے پوچھا۔

''جی بابا بس جارہا ہوں''

''اچھا تم لوگ بیٹھ کر باتیں کرو مجھے واپس کمپنی بھی جانا ہے''ہیشم خان کہ کر اٹھ کھڑے ہوئے

۔

ان کہ جاتے ہی حیات نے حائل سے سوال کیا۔

''اپ بابا کو تو نہیں بتائیں گے؟''

www.novelsclubb.com

''اور چاچو کو بھی''سائل نہ بھی اپنا حصہ ڈالا۔

''نہیں بتاؤنگا''حائل کو اب ان پر رحم آرہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سائل تم اپنا چیک اپ کروالینا" حائل نے سائل کو مشورہ دیا، سائل سمجھ چکا تھا وہ کس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

"میں کورٹ جا رہا ہوں حیات چلو تمہیں بھی چھوڑ آتا ہوں"

"جی آپ جائیں میں سامان لے کر آتی ہوں"

"سائل میں جا رہی ہوں تم اپنا چیک اپ کروالینا۔" حیات شرارت سے کہتی وہاں سے چلی گئی

۔

www.novelsclubb.com

"یا اللہ یہ میرے ساتھ ہی ہونا تھا ہوا تو خیر لیکن کیا اس چڑیل کا وہاں ہونا ضروری تھا۔"

••••••••••••

وہ اونچے سے کانچ کہ بنی عمارت کہ باہر سنگلاسس لگائے اپنی پوری وجاہت کہ ساتھ کھڑا تھا، وہ لندن کی مشہور و معروف کمپنی تھی اس عمارت کی خوبصورتی دیکھنے لائق تھی وہاں پر ہر شخص اپنے کام میں مصروف آس پاس کی چیزوں سے بے نیاز وہاں کہ لوگوں کہ لیے زندگی ایک ریس تھی اور ہر کوئی بس ایک دوسرے کو مات دینے کے تگ ودو میں تھا۔۔

یوسف نے عمارت کی جانب دیکھا اور استہزاہیہ مسکرایا ان گلاسز کے پیچھے چھپی بھوری آنکھوں کو کوئی اس وقت دیکھ لیتا تو جان جاتا۔ وہ آنکھیں ٹوٹ رہی تھی اس سے منت کر رہی تھی کہ اس شخص کہ پاس نہ جاؤ، جس چیز کو وقت نے دفنا دیا ہے اس شخص کی پاس جا کر وہ یاد تازہ ہو جاتی تھی۔۔اس نے ان بھوری آنکھوں کی منت سنی نہ اس دل کی۔

کوئی اس سے پوچھتا وہ جب بھی اس شخص سے ملنے آتا اسے کیسی اذیت سے گزرنا پڑتا تھا وہ اپنے دل کو مار کر یہاں آتا تھا اور اس شخص سے مل کر وہ یادیں.....ہاں وہ یادیں اسے کتنی تکلیف

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیتی تھی اس کا دل بند ہو جاتا تھا جب بھی وہ اس رات کہ بارے میں سوچتا۔۔۔انسان کا ماضی کبھی اسے نہیں چھوڑتا!!!

عمارت کہ چمچماتے ٹائل لگے فرش پر مضبوط قدم اٹھاتا وہ جا رہا تھا وہاں پر کام کرنے والا ہر کوئی اسے دیکھ رہا تھا اور دیکھتا بھی کیوں نہیں وہ لوگوں کو مبہوت کرنے کا ہنر رکھتا تھا۔اس کے چلنے کا اعتماد اٹھی ہوئی ناک کہ ساتھ اٹھی ہوئی گردن لوگ اسکی خوبصورتی پر فدا ہو رہے تھے کیا ان میں سے کسی کو اسکی وہ پیاری بھوری آنکھیں نہیں دکھ رہی تھی جو اس وقت بلکل خالی تھی ہر جذبات سے یوسف حالم کو اپنے جذبات چھپانے بخوبی آتے تھے۔وہ ان لوگوں پر ایک نظر بھی ڈالے بغیر سیدھا لفٹ کی جانب گیا اور سب سے اوپر والے فلور کا بٹن پریس کیا۔۔۔لفٹ کل چکا تھا وہ اس جگہ پہنچ گیا تھا اس آفس کہ باہر جو اس کمپنی کہ مالک کا تھا جو عظیم حالم کا تھا جو اس کہ باپ کا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بغیر دستک دیے وہ اس آفس کہ اندر گیا جہاں عظیم حالم کسی لڑکی کا ہاتھ پکڑے اپنے لبوں سے لگا رہے تھے۔یوسف کو یہ دیکھ کر حیرت نہیں ہوئی وہ اپنے باپ کے کردار کہ بارے میں باخوبی جانتا تھا۔یوسف نے نظریں جھکادی وہ اتنا بغیرت تو ہر گز نہیں تھا کہ اپنے باپ کہ یہ کرتوت دیکھتا۔

اسے دیکھ کر عظیم حالم فوراً سیدھے ہوئے اور اس لڑکی کو جانے کا اشارہ کیا۔۔وہ لڑکی ان کا اشارہ سمجھ کر جانے کے لیے اٹھی۔۔یوسف ابھی تک دروازے کے پاس ہی کھڑا تھا وہ لڑکی جاتے ہوئے اس کہ پاس رکی۔

"یو آر ٹو ہینڈسم یو شڈ ٹیک یور فدرس پلیس سوون۔" وہ لڑکی اب اس سے گلے ملنے کے لیے آگے بڑی۔یوسف کی اب برداشت کے باہر ہوا یہ سب۔۔وہ اس لڑکی سے دو قدم پیچھے ہٹا، وارن کرتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آئندہ اگر آپ نے مجھے ہاتھ یا بات کرنے کی کوشش کی تو دوبارا اس انداز میں آپکو نہیں سمجاؤنگا مجھے عظیم حالم کی طرح بغیرت سمجھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"انتہائی ضبط سے کہا گیا۔۔

لڑکی کا چہرہ بیعیزتی کے مارے سرخ پڑ گیا وہ بنا کسی طرف دیکھے اس کمرے سے نکل گئی۔ عظیم حالم کی غصے بھری نگاہیں ہ خود پر باخوبی محسوس کر رہا تھا۔

وہ ان کے گھورنے کو کوئی اہمیت دیے بغیر ان کی ٹیبل کے سامنے والی کرسی گھسیٹ کر ٹانگوں میں ٹانگ جمائے بیٹھ گیا، آنکھوں سے چشمہ اتار کر ٹیبل پر رکھا اور کرسی سے ٹیک لگا کر انکی جانب اطمینان سے دیکھا۔

"گھورنا بند کریں کچھ غلط نہیں کہا میں نے"یوسف کا لہجہ اب بھی سنجیدہ تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اس بار لندن آنے کی کوئی خاص وجہ اور مجھے بتایا کیوں نہیں۔'' وہ نرم لہجہ میں اس سے پوچھ رہے تھے۔یوسف پر غصہ کرنے سے ان کا اپنا ہی نقصان ہونا تھا۔

"میں یہاں ایک بزنس میٹنگ آٹینڈ کرنے آیا ہوں آپ کو بتانا میں نے ضروری نہیں سمجھا۔''

''باپ ہوں تمھارا جاننے کا حق رکھتا ہوں۔''یوسف ہنس دیا۔

''کیا کہا باپ واؤ۔۔میرا کوئی باپ نہیں جس رات میری ماں مری تھی اسی رات عظیم حالم کہ لیے جو تھوڑی بہت عزت تھی اسے بھی یوسف حالم نے دفنا دیا۔''

www.novelsclubb.com

''پھر اپنے نام کہ ساتھ میرا نام کیوں لگاتے ہو جب مجھے اپنا باپ ہی نہیں مانتے۔'' عظیم حالم استھازیہ مسکرائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاہاہا سیریئسلی آپ کا نام؟؟ حالم آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کون ہیں اور میں بھی دوبارہ اس غلط فہمی کا شکار مت ہوئیے گا۔" یوسف نے جیسے یاد دلایا یہ ان کا نہیں اس کہ دادا شمشیر حالم کا نام ہے۔

"عظیم حالم کیا جانتے ہو میری مان کیا کہتی تھی؟؟" لہجہ اب بھی سفاٹ تھا۔

"لوگوں کہ خاندانوں سے کبھی اس بات کا اندازہ مت لگانا کہ یہ اس خاندان کا ہے یہ اچھا ہو گا یہ اس خاندان کا ہے یہ برا ہو گا جانتیں ہیں کیوں؟" اس نے ان کہ جواب کا انتظار بھی نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ میری ماں نے یہی غلطی کی تھی آپ کو حالم خاندان کا سمجھا، آپ کو شمشیر حالم کی اولاد سمجھا، جو اپنے وقار کو برقرار رکھنا جانتے ہیں، جو وفاداری کی اعلیٰ مثال ہے... لیکن انہیں یے بات اس وقت سمجھ نہیں آئی کہ کچھ ہیرے صرف اپنے چمک سے لوگوں کو متوجہ کرتے ہیں اور پر اپنی نوک سے ان کی گردنیں کاٹ ڈالتے ہیں۔ آپ نے شمشیر حالم کے خاندان کہ چمک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

استعمال کی لیکن کب تک خاندان کا برم رکھتے جو آپکا اصل تھا اسے تو سامنے آنا ہی تھا۔آپ حالم خاندان کہ لیے سیائی سے بڑھ کر کچھ نہیں"یوسف آج ہر بات کہ دینا چاہتا تھا ہر واسطہ توڑ دینا چاہتا تھا وہ انہیں کبھی نابلائے کبھی بھی نہیں۔

"تم اس دو ٹھکے کی عورت کہ لیے مجھ سے اس طرح بات کر رہے ہو۔"عظیم حالم گویا پٹ پڑے۔

یوسف کرسی سے اٹھ گیا ضبط کہ مارے اس کی رنگت ہلکی سے سرخ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"زبان سنبھال کر بات کریں میری ماں کے بارے میں۔"یوسف نے انہیں وارن کرتے کہا۔

"میں تمھاری شادی کرنا چاہتا ہوں۔"انہوں نے اصل مدعے کی طرف جانا بہتر لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے ماتھے پر بل ڈالے انہیں دیکھا جو ٹیبل کہ اس پار کھڑے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کر رہے تھے۔

''میں تمہاری شادی کرانا چاہتا ہوں۔''انہوں نے اپنی بات پر زور دیا۔

''اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں آپکی بات مانوں گا۔؟؟''ہاتھوں کو پینٹ کی جیب میں ڈالے وہ اطمینان سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

''اگر تم نہیں کرو گے تو میں شہیر کی کرادوں گا وہ لڑکی اسی گھر میں آئے گی۔''ان کا لہجہ ضد لیے ہوئے تھا۔

''عظیم حالم ہم دونوں بھائیوں کہ فیصلے آپ نہیں کر سکتے۔''دونوں ہاتھوں کو ٹیبل پر رکھے ان پر جھکا وہ گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یا تم اس سے شادی کرو گے یا شھیر فیصلہ تمھارے ہاتھوں میں ہے۔"

شھیر کو اپنے گھنونے کاموں سے دور رکھیں۔"

"تو تم کر لو۔"

یوسف بغور ان کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

"پراپرٹی۔" یوسف نے بس ایک الفاظ کہا۔

عظیم حالم کا رنگ فک ہو گیا وہ بنا بتائے ان کی باتوں کا صحیح انداز الگا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یوسف کو انکا چہرہ دیکھ کر یقین آ گیا تھا کہ اسنے بلکل صحیح انداز الگایا تھا۔

"مجھے اپنے ان گندھے کاموں میں ڈالنے کی کوئی ضرورت نہیں۔اور شھیر سے دور رئی یہ گا

۔۔"یوسف نے انگلی اٹھا کر انہیں وارن کیا اور آفس سے نکل گیا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شادی تو تم اسی سے کرو گے میں اپنی پراپرٹی کبھی باہر نہیں جانے دونگا۔" عظیم حالم کے عزائم پکے تھے۔

"یوسف اس عمارت سے دور چلا گیا بہت دور وہ ایک بس سٹاپ پر بیٹھا گہرے سانس لہ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی۔۔اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور ایک قطرہ اس کی آنکھوں سے بہ نکلا کتنا تکلیف دے ہوتا تھا اس کہ لیے اس شخص کو دیکھنا۔

"اللہ۔۔کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے نا اپنی ماں کہ بارے میں ایسے الفاظ سننا۔" وہ اللہ سے اپنی کیفیت بیان کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ وجیہہ شخص مضبوط جسامت اور شہزادوں جیسا دکھنے والا اس وقت بہت بکھرا ہوا تھا۔ کیا اس کہ باپ کو معلوم نہ تھی اس کی کیفیت؟؟ کیا باپ ایسے ہوتے ہیں؟؟

وہ لندن کہ بس اسٹاپ پر بیٹا اپنے رب سے اپنی باتیں کرنے میں مگن تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

••••••••••••••••••••

حائل نے گاڑی حیات کے گھر کے پاس روکی۔حیات کا دروازک کھولنے کہ لیے ہینڈل کی طرف بڑھتا ہاتھ دیکھ کر اس نے کانسا جیسے کچھ یاد دلانا چاہتا ہو۔

حیات نے اسکے یوں کانسنے پر اسکی طرف دیکھا سبز آنکھوں میں شرارت واضع تھی۔

"آپ کو بھی ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے۔" حائل کو حیرت کا جھٹکا لگا وہ جو شکریہ سننے کی توقع کر رہا تھا اور سننے کو ملا کیا؟

www.novelsclubb.com

"مجھے ڈاکٹر کے پاس کیوں جانا چاہیے." سبز آنکھوں میں حیرت لیے اس کی سبز آنکھوں میں دیکھا.

"کیونکہ آپ کا گلا خراب ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم سے کسنے کہا کہ میرا گلا خراب ہے۔"

"ابھی آپ کھانس رہے تھے اب کوئی ایسے ہی تھینک یو بلوانے کہ لیے تھوڑی کھانستا ہے۔"

حیات نے معصومیت سے جواب دیا حائل اسکی چالاکی پر مسکرایا۔

"اب اگر تم اتنی ہی سمجھ دار ہو تو بول کیوں نہیں دیتی۔" حائل اب پورا اسکی جانب مڑا ہوا تھا۔

"کیا بولوں...؟"

"وہی جو میں سننا چاہتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"آپ کیا سننا چاہتے ہیں وہ آپ کو پتا ہو گا؟؟۔" افف یہ معصومیت۔

"کیوں تمھیں نہیں پتا میں کیا سننا چاہتا ہوں؟۔" حائل بات کو طویل کرنا چاہتا تھا اسے اچھا لگتا تھا اس سے باتیں کرنا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے کیسے پتا ہو گا۔" اسی اب ہنسی بھی آ رہی تھی جسے وہ کنٹرول کر رہی تھی۔

"چلو بولو تھینک یو..... اب پتا چل گیا نہ۔" حائل نے ہار کر خود ہی بول دیا

وہ اب زور سے ہنس رہی تھی حائل مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔

"آپ اتنی جلدی تنگ ہو گئے...؟" وہ مسکرا کر اب اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

حائل نے کچھ کہنے کہ لیے لب کھولے ہی تھے کہ اس کا فون بجنے لگ گیا۔

"ہیلو سر کہاں ہیں آپ ہماری پیشی کا وقت اہے اور آپ ابھی تک نہیں پہنچے...؟" فون اٹھاتے ہی اس کے اسسٹنٹ نے ایک ہی سانس میں ساری بات بھلول دی۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ریلیکس.... میں بس راستے میں ہوں تم ٹینشن نہ لو حائل خان وقت کا پابند ہے میں وقت پر پہنچ جاؤنگا..." حائل نے اپنی بات کہ کر فون رکھ دیا اور حیات کی جانب دیکھنے لگا.... جو گاڑی کہ باہر شیشے پر جھکی ہوئی تھی۔۔

"آپ کا شکریہ آج کہ لیے۔" بلآخر اسنے شکریہ ادا کر ہی لیا... وہ شکریہ ادا کر کے گیٹ کہ اندر چلی گئی۔

حائل اسکی پشت کو دیکھ کر مسکرایا... اور پھر گاڑی وہاں سے فل سپیڈ میں بگھائی اسے ٹائم پر کورٹ بھی پہنچنا تھا۔۔

۔۔

www.novelsclubb.com

حیات گھر کہ اندر آکر سیدھا اپنے روم کی طرف جانے لگی کہ سامنے ہی اسے وردہ شاہ فل تیار اپنے پیچھے ملازم کو اپنا لگیج گاڑی میں رکھنے کی ہدایت دیتی اس کی جانب مڑی۔۔۔۔۔حیات کو ایک نظر دیکھ کر اس کہ پٹھے ہوئے ہونٹ کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

"کہاں سے آوارہ گردی کرتی آرہی ہو۔" حیات خاموش رہی کوئی جواب نہیں دیا۔اسے ان سے اسی سوال کی امید تھی۔

اسکی جواب نہ دینے پر انہیں مزید تاؤ آیا۔۔

www.novelsclubb.com

"کس کو قتل کر کے آرہی ہو اس بار۔" انہوں نے کر کہا جیسے مزاق کر رہی ہوں لیکن حیات جو ان کہ لہجے کی کاٹ کو محسوس کر سکتی تھی۔

"میں نے کسی کا قتل نہیں کیا۔" وہ بہت نیچے آواز میں بڑبڑائی جو بمشکل وہ خود سن پائی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی آنکھوں کی سامنے کہیں منظر لہرائے

رات کا وہ منظر تیار گھر گانے کی آواز لوگوں کی کلکاریاں سامنے پڑا شخص خون

وہ اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی گبرائی ہوئی سی سہمی سی لڑکی۔لوگوں کے شور

کی آوازیں۔ قاتل قاتل قاتل۔۔۔۔ایک ٹرانس کی طرح سارے منظر

اس کے سامنے گھوم رہے تھے چہرے پر ننھے ننھے قطرے نمودار ہوئے۔

"چٹاخ۔۔۔۔" وردہ شاہ سے پڑنے والے تپڑ نے اسے واپس حال میں

پہنچا دیا۔۔۔

اس کا دماغ سن ہو رہا تھا۔۔۔

"بتمیز لڑکی میرا جواب نہیں دے رہی—" وردہ شاہ کا ہاتھ اٹھا اور ایک اور

تپڑ حیات کو مارا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات خالی خالی نظروں سے انہیں دیکھتی اپنے روم میں چلی گئی

وہ چلانا چاہتی تھی کہ اسنے نہیں مارا کسی کو وہ نہیں ہے قاتل پر

ہمیشہ کی طرح اسکے حواس نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔

"بتمیز لڑکی۔۔" وردہ شاہ بڑبڑا کر نیچے چلی گئی۔۔۔

•••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

"مناہل تم رات کہ اس وقت کہاں تھی۔۔؟" انداز میں سختی تھی۔۔۔۔حائل کی بات پر مائل نے آنکھیں گھمائیں وہ ریڈ کلر کہ سلیولیس شرٹ اور جینز میں ملبوس ہیوی میک اپ کیے رات کہ گیارہ بجے اس کہ سامنے کھڑی تھی۔وہ کافی ماڈرن تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کم اون بھائی ابھی صرف گیارہ بجے ہیں۔اور عیان میرے ساتھ تھا سو ڈونٹ وری۔"

"منائل کیا تم مناسب کپڑے پہن کر باہر نہیں جا سکتی۔"وہ نرمی سے اس سے بات کر رہا تھا

۔۔

"بھائی ان کپڑوں میں کیا خرابی ہے؟"

"اب یہ بھی میں تمھیں بتاؤں..؟"اب کہ زرہ سا سنجیدگی سے کہا گیا۔

"افف بھائی ضرور آپ کا دماغ اس چڑیل نے ہی خراب کیا ہو گا۔۔"منائل زور سے کہنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"کون چڑیل۔۔۔؟"حائل کو سمجھ نہیں آیا چڑیل کا ذکر کہاں سے آیا۔

"ظاہر سی بات دی ون اینڈ اونلی آپ کی پیاری کزن حیات شاہ۔۔"

"منائل فار گاڈ سیک حیات کا یہاں پر کیا ذکر۔"حائل نے سختی سی کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بھائی آپ اس کی وجہ سے مجھ سے سختی سے بات کر رہے ہیں۔''

''منائل میں تمہاری بھلائی کہ لیے تمھیں ٹوکتا ہوں تم پر سکتی کرتا ہوں اس میں حیات کہاں سے آگئی۔۔''وہ منائل کی حالت دیکھ کر نرم لہجہ میں بات کر رہا تھا۔۔وہ جانتا تھا اس وقت اس پر سختی کرنے سے صرف نقصان ہی ہو گا۔

''جاؤ روم میں۔۔''حائل نے اسے روم میں بھیجنا ہی بہتر سمجھا وہ جی کہ کر اوپر سیڑیوں کی طرف گئی۔

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••••

''کہاں ہو یار میں تمہارے انتظار میں کھڑا کھڑا سوکھ جاؤ نگا۔''فیصل نے جنجلائٹ سے کہا۔

''آگیا ہوں تمہارے پیچھے ہی ہوں۔''یوسف کی گھمبیر مگر نرم آواز آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فیصل نے مڑ کر دیکھا تو وہ اسکے پیچھے ہی کھڑا تھا۔دونوں لندن کہ ایئرپورٹ کہ باہر کھڑے تھے

۔

"تمھیں پتا بھی ہے میں کب سے تمارا انتظار کر رہا ہوں کچھ احساس ہے کہ نہیں۔"یوسف اس کہ پاس آیا تو وہ پٹ پڑا۔۔

"کتنی دیر انتظار کیا۔۔۔؟"اسے شاید تھوڑا سا برا لگا تھا۔

"پورے پانچ منٹ سے کھڑا ہوں میں یہاں۔۔"

www.novelsclubb.com

"حیرت ہے تم نے اتنی دیر میرا انتظار کیا مشکور ہوں میں آپکا فیصل ہوت۔۔"اس کہ تنظ پر

فیصل تلملا اٹھا۔اس نے کچھ کہنے کہ لیے لب کھولے ہی تھے کی کسی کی آواز پر وہ رک گیا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

" yousif!....!!! " دور سے ایک لڑکی یوسف کا نام پکارتی غصے سے ان کی جانب آ رہی تھی۔ مغربی لباس میں موجود وہ لڑکی کافی پیاری تھی۔۔

دونوں نے چونک کر اس جانب دیکھا۔۔اور دونوں نے ایک ہی ساتھ اپنی آنکھیں گھمائیں۔۔

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔۔"یوسف کہ چہرے پر بیزاریت صاف دکھ رہی تھی۔

"مجھے کیا پتا تمہارے لیے ہی آتی ہے۔۔۔لو جی پہنچ بھی گئی تمہارے پاس۔۔۔۔کوٹن ہیں کیا ؟؟"فیصل نے جلدی سے یوسف سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کوٹن کی تو مجھے بھی ضرورت ہے ورنہ آج میں اس کی بکواس بلکل نہیں سنوں گا۔۔"

"یوسف تم لندن سے جا رہے ہو۔"ماریہ روتے ہوئے یوسف کہ گلے لگنا چاہتی تھی کہ۔فیصل بیچ میں آ گیا۔ماریہ نے ایک ناپسندیدہ نظر فیصل پر ڈالی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اٹھو مجھے یوسف سے ملنا ہے۔" ماریہ کو اسکی مداخلت بلکل اچھی نہ لگی۔۔ جبکہ یوسف داد دیتی نظروں سے فیصل کو دیکھ رہا تھا۔

(اگر میں ایسے تمھارے پاس نا آنے دوں تو میرید و دن کی چھٹی کیا کہتے ہو۔؟؟") فیصل بلوچی میں کہتا یوسف کی جانب دیکھنے لگا۔

یوسف جانتا تھا وہ بلوچی اس وجہ سے کہ رہا تھا کہ ماریہ نا سمجھ سکے۔۔اور ہوا بھی یہی تھا ماریہ کنفیوزڈ سی کبھی فیصل کو دیکھتی تو کبھی یوسف کو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ہمم ڈیل اچھی ہے پر مجھے اس سے بات کر کے سب کلیئر کرنے دو۔" یوسف فیصل کو سامنے سے اٹھاتا ماریہ کہ سامنے کھڑا ہو گیا۔

"تمھیں لگتا ہے یہ مانے گی۔؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوشش کرنے میں کیا ہرج ہے۔" وہ فیصل سے کہتا ساتھ میں ماریہ کو پاس میں کچھ فاصلے پر بینچ پر بیٹھنے کا اشارہ دیا۔۔چونکہ دونوں اردو میں بات کر رہے تھے تو ماریہ کو آسانی سے سمجھ آگئی۔۔

فیصل بھی خاموشی سے اپنا اور یوسف کا لگیج لے کر ایئرپورٹ کہ اندر چلا گیا۔۔

ماریہ بینچ پر بیٹھ کر یوسف کو دیکھنے لگی جو اسکے ساتھ آکر بیٹھ گیا تھا۔۔۔وائٹ شرٹ اس کہ اوپر وائٹ جیکٹ پہنے اور بلیک پینٹ میں آنکھوں پے سن گلاسس لگائے بال بکھرے ہوئے تھے جس سے لگ رہا تھا وہ کافی ہجلت میں وہاں پہنچا تھا وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔۔ماریہ اسے دیکھنے میں مگن تھی یوسف نے گلاسس اتار کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔

"کیا تم مجھ سے شادی نہیں کر سکتے۔۔؟"

"نہیں۔" ماریہ کو اس کا جواب پسند نہیں آیا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وجہ؟"

"مجھے تم پسند نہیں۔" وہ اب سامنے دیکھ رہا تھا جہاں سے لوگ آ جا رہے تھے۔

"مجھ میں کیا کمی ہے یوسف۔۔"

"تم میں کوئی کمی نہیں ہے ماریہ۔۔"

"پر مجھ سے شادی کیوں نہیں کر سکتے۔۔۔؟؟"

"ماریہ ضروری نہیں جو لوگ تمہیں پسند کریں ان سے شادی کی جائے۔۔ دنیا میں بہت سے لوگ ہونگے جو تمہیں کو پسند کرتے ہونگے۔۔ کیا آپ سب سے شادی کر سکتے ہیں۔۔۔۔؟" وہ تھوڑی دیر کہ لیے رکھا اور ماریہ کو ایک نظر دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یقیناً آپکو بھی بہت سے لوگ پسند کرتے ہونگے، کیا اس وجہ سے آپ انسے شادی کر لینگی ؟؟؟" ماریہ کو یاد تھا اس کے کئیں کلاس فیلوا سے پسند کرتے ہیں پر وہ ان میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی۔

"میں اپنے آپ کو تبدیل کر سکتی ہوں تمہارے لیے ویسی بن سکتی ہوں جیسی لڑکیاں تمہیں پسند ہیں۔۔۔"

اسے ماریہ سے اس جواب کی توقع بلکل نہیں تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ماریہ میں نرمی سے بات کر رہا ہوں سمجھ جاؤ۔ تم ایسا کر کے اپنی عزت نفس کو ختم کر رہی ہو ۔۔۔"

"میں تم سے محبت کرتی ہوں یوسف۔۔۔۔" یوسف جان گیا اس لڑکی پر کسی بات کا اثر نہیں ہونا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نہیں کرتا۔" آنکھوں پر گلاسس لگا کہ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور بغیر ماریہ کی طرف دیکھے جانے لگا۔

"بہت جلدی ملیں گے پاکستان میں مسٹر یوسف حالم اور اس وقت میں آپ کو کوئی راہ فرار نہیں دونگی۔" یوسف پلٹا تو ماریہ مسکرائی ہاتھ سینے پر باندے اسے دیکھا۔

"ضرور آیئے گا میری شادی کی بریانی کھانے۔" ماریہ کو شاک میں چھوڑ کر وہ چلا گیا۔

•••••••••

www.novelsclubb.com

"حیات بیٹا آجاؤ کھانا لگ گیا ہے۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بی دروازے پر دستک دیتی اسے ڈنر کہ لیے بلا رہی تھی۔بی کی آواز سن کر حیات نے اپنا سر اوپر اٹھایا۔۔وہ آس پاس دیکھنے لگی وہ نیچے فرش پر بیٹھی گھٹنوں میں سر دیے پتا نہیں کب سوئی تھی اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔

"حیات بیٹھا۔۔"حیات کے جواب نا دینے پر بی نے پرسے اسے پکارا۔۔۔

"آپ جائیں بی اماں میں فریش ہو کر آتی ہوں۔۔"حیات انہیں جواب دیتی اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''یوسف کیا تمھیں وہ اچھی لگتی ہے۔۔۔''

''کون؟''

''ماریہ۔''

''تمھیں کیا لگتا ہے۔۔۔''یوسف اور فیصل پاکستان آ گئے تھے وہ اب ایئرپورٹ سے نکل رہے تھے۔

''مجھے تو بہت کچھ لگتا ہے اجازت ہے تو بتا دوں۔۔۔''فیصل شرارتی لہجہ میں بولا۔۔۔

www.novelsclubb.com

''تمہارے منہ سے کبھی بکواس کہ علاوہ کچھ نکلا ہے۔۔؟''

''الحمدللہ نہیں۔۔۔''اس کہ لیے تو جیسے یوسف کا یہ کہنا ایک اعزاز کی بات تھی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف چلتے چلتے رکھا اس کی نظر سامنے کھڑے شخص پر تھی جو بلیک کلر کے سوٹ میں ملبوس ہاتھ میں بڑا سا کارڈ پکڑے ان کہ لیے ہی کھڑا تھا۔۔

"رک کیوں گئے۔۔۔؟؟"یوسف نے اسے دیکھا اور پر سامنے کی طرف اشارہ دیا۔۔۔جہاں حائل اپنی بتیسی نکالے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"اسے نہیں اس کہ ہاتھ میں موجود بورڈ کو دیکو۔۔۔۔"فیصل نے اسکے کہنے پر نظریں اس کہ ہاتھ میں پکڑے بورڈ پر ڈالی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ویلکم بیک ٹو پاکستان لیجنڈ پلس پاکستان کہ موسٹ ہینڈسم وکیل کے دوستوں۔۔۔۔"فیصل نی اونچی آواز میں بورڈ پر لکھے گئے الفاظ کو پڑا۔۔۔۔

"یے اپنی پروموشن کرنے آیا ہے یا ہمیں پک کرنے۔۔۔؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف اسکی بات پر مسکرا کر آگے بڑھ کر حائل سے بغل گیر ہوا۔۔۔

"کیسے ہو میرے شیروں۔۔" دونوں سے مل کر حائل نے پوچھا۔۔۔

"ہم تو بلکل ٹھیک ہیں تو بتا میرے گھوڑے کیسا ہے۔۔۔"

فیصل نے اپنی طرف سے بورڈ والا حساب لیا۔۔۔

"گھوڑوں کی طرح ہمیشہ معطاط اور فاسٹ۔۔۔" آنکھ ونک کرتا یوسف کے ساتھ باہر کی جانب نکل گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کمینہ مجال ہے جو کسی بات کا اثر لے۔۔۔" وہ پیچھے سے بڑبڑاتا اپنا لگیج اٹھا کر ان کہ پیچھے چل دیا۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بی باقی سب کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟" حیات نے بی سے پوچھا کیونکہ ڈنر پر صرف وہ اور بی ہی موجود تھے۔

"وہ بیگم صاحبہ اور صاحب باہر ملک گئیں ہیں کچھ کام سے۔"

حیات نے بی کی بات پر سر ہلایا اور کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔۔یہ نہیں بات توڑی تھی بچپن سے ہی وہ اکیلی تھی صرف بی ہی تو اسکے ساتھ تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہم کو بتاؤ نور بانو ورنہ اگر اس کے باگنے میں تمھارا ہاتھ ہوا تو ہم تمھیں جان سے مار دیگا۔۔''

شاھجان اس کے بالوں کو کھینچتے ہوئے اس پر چلا رہا تھا۔۔۔پاس کھڑا شہروز انہیں دیکھ رہا تھا اسے بھی اپنی ماں پر غصہ آ رہا تھا۔

''امان تم اسکو کیسے بگا سکتی ہو اسکی شادی تھی کل آپکو شرم نہیں آئی۔۔۔''وہ اونچی آواز میں چلایا ۔۔۔

''شرم۔۔۔ہاں کیسی شرم۔۔۔ہم کو تو اس بات پر شرم آ رہی ہے ہم نے تم جیسا اولاد پیدا کیا۔ ۔۔۔جو اپنی بہن کو اپنے ہی ہاتھوں ایک جہنم سے دوسرے جہنم بیچ رہا تھا۔۔

تمھیں زرا شرم نہیں آئی اس کا نکاح اس بیغیرت سے کرنا چاہتا تھا۔

شاھجان کو نور بانو کے یہ الفاظ اپنے بھانجے کہ لیے بلکل اچھے نہیں لگے۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماڑا کیا خرابی ہے ہمارے بھانجے میں بتا۔۔۔"ان کو واپس بالوں سے پکڑ کر ان کہ گال پر تمانچے مارتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"وہ شادی شدہ ہے دو بیویاں ہیں اسکی ان کا حال ہم سے چھپا ہوا نہیں وہ تو ہم سے بھی بری حالت میں ہیں۔۔"نور بانو خود نہیں جانتی تھی آج اس میں اتنی ہمت کیسے آگئی کہ وہ اتنا بول رہی تھی بنا کسی ڈر اور خوف کہ۔۔۔شاید اولاد پر جب بات آتی ہے تو مائیں شیر نیاں بن جاتی ہیں ۔۔

"دو ہیں نا اسلام نے تو چار شادیوں کی اجازت دی ہے۔۔"

"اسلام نے عورت کی رضامندی کا بھی کہا ہے اس کی عزت کا بھی کہا ہے ہم نہیں چاہتا جیسی زندگی ہم نے گزاری ہے ویسی ہماری بیٹی بھی گزارے۔شاھجان تم کو بس اپنے مطلب پر اسلام

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یاد آتا ہے ہم پر اور ہماری بیٹی پر تم نے جتنا ظلم کیا ہے ہم قیامت کہ دن تم سے ضرور حساب لے گا معاف نہیں کرے گا کبھی تمھیں۔۔۔"

"شہروز ہمارا پسٹل لاؤ بہت زبان چل رہی ہے اسکی۔۔۔ابھی بند کرتا ہوں۔۔۔اور تیری اس بغیرت کو اپنے ہاتھوں اپنے بھتیجے کے حوالے کرونگا چائے جان سے مار دے ہم کو فرق نہیں پڑتا ۔۔۔۔عورت ذات پاؤن کی جوتی کہ لیے بنا ہے یوں مرد سے زبان درازی کرنے کہ لیے نہیں ۔۔۔تم کو تو ہم بتائیگا مرد سے زبان درازی کرنے کا انجام کیا ہوتا ہے۔۔۔

شہروز نے پسٹل ان کہ ہاتھ میں دی نور بانو نے ایک آخری نظر اپنے بیٹے پر ڈالی کہ شاید اب وہ اپنی ماں کہ لیے کچھ کرے لیکن انہیں اس کی آنکھوں میں اپنے باپ کی کی گئی طربیت دیکھائی دی۔۔۔نور بانو نے آنکھیں بند کرلی ان کہ سامنے اشنہ کا چہرا لہرایا جسے وہ اپنے مرنے سے پہلے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس جہنم سے نکال چکی تھی۔نور بانو دل میں کلمہ پڑنے لگی کلمہ کے آخری کلمات ان کی زبان پر تھے اور وہ سیدھا نیچے گر چکی تھی۔ایک اور گولی چلی اور ان کی دنیا اندھیر ہو گئی۔۔۔

"جا جا کر علان کر دے کے مر گئی ہے ایک اور مرد کی نافرمان عورت مرد کو ناراض کر کہ اللہ کو بھی ناراض کر دیا۔۔۔"وہ شہروز سے کہتے وہاں سے نکل گئے۔

شہروز دو منٹ وہاں کھڑا رہا اور پر خود بھی اعلان کرنے کے لیے مسجد کی طرف چلا گیا۔۔۔

"کیسا رہا تم دونوں کا بزنس ٹرپ۔۔؟؟"

www.novelsclubb.com

"تم کو کیا لگتا ہے۔۔۔؟؟"جواب یوسف کی طرف سے آیا۔

"اس کہ پاس دماغ ہو تو اسے کچھ لگے۔۔"فیصل نے اسے چھیڑہ۔۔۔یوسف مسکرایا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زبان سمبھال کر بات کرو فیصل جانی تم پاکستان کہ موسٹ ہینڈسم وکیل سے بات کر رہے ہو ۔۔۔۔" بالوں میں ہاتھ پھیر کر ایک ادا سے بولا۔۔۔

فیصل نے اسکے جواب پر آنکھیں گھمائیں۔۔۔ جبکہ یوسف خاموش سا مبائل پر ٹائپنگ کر رہا تھا۔

۔۔

"بس کر اپنی محبوبہ کو دو منٹ کہ لیے چھوڑ دے۔۔ کہیں باغ نہیں رہی تیرے ہی جیب میں پڑی رہے گی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

یوسف نے حائل کی بات پر سر اٹھایا اور مبائل جیب میں ڈالا۔۔۔ وہ اور حائل فرنٹ سیٹ پر بیٹھے تھے جبکہ فیصل پیچھے۔۔۔ حائل ڈرائونگ کر رہا تھا۔۔۔

"کیوں جیلس ہوتا ہے میری محبوبہ سے تو اپنی لے آ۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میری تو بہت جلد آئے گی انشاللہ۔۔۔" حائل نے مسکرا کر جواب دیا۔

"خبردار اگر تم نے مجھ سے پہلے شادی کی۔۔۔۔بتا رہا ہوں بھابی کو پہلی رات میں بیوہ کر دونگا۔

"فیصل آگے جھک کر اسکی طرف منہ دیے سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"تیری شادی تک تو مجھے لگتا ہے میرے بچے بھی جوان ہو جائیں گے۔" حائل قہقہہ لگا کر بولا۔

"صحیح کہہ رہا ہے حائل تجھے ہی بڑا شوق تھا جلدی منگنی کا اب شادی کے لیے تو تجھے صبر کے گھونٹ پینے ہی پڑینگے۔۔"

www.novelsclubb.com

"یوسف تم بھی۔۔۔۔؟" اس سے پہلے کہ مزید وہ کچھ کہتے وہ دونوں کے گلوں کو ہاتھ سے پکڑے کھینچنے لگا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''یار کیا کر رہا ہے پاگل ہو گیا ہے ابھی سب مر جاتے۔۔۔''گاڑی ڈسبیلینس ہوتے دیکھ کر حائل نے ٹھوکا۔

''ابھی تک تو اسکی شادی بھی نہیں ہوئی۔۔۔''یوسف کی بات پر حائل نے قہقہہ لگایا۔

''تو تیری کونسی ہوئی ہے۔۔''گاڑی اب کہ سیدھے روڈ میں دوڑاتے اس نے کہا۔

''ابھے اس کا کا بہت سکوپ ہے انہیں تو لڑکیاں خود شادی کی آفر دیتی ہیں۔۔''فیصل چہکتا حائل کو بتانے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

''ایک ہم ہی بیٹھے ہیں کوئی پوچھتا ہی نہیں۔۔''حائل دکھی لہجہ میں گویا ہوا۔۔جس پر فیصل نے اس کا کندھا تپتپا کر دلاسہ دیا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تجھے پوچھنے والا کوئی نہیں ہے بھولو مت میری ایک عدد منگیتر ہے۔"فیصل فکر یہ بولا جیسے منگیتر نہیں کوئی خارون کا خزانہ ہو۔

حائل اور یوسف نے ساتھ میں قہقہہ لگایا اس کہ انداز پر۔انکو قہقہہ لگاتے دیکھ فیصل بھی مسکرانے لگا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات آئینے کے سامنے کھڑی اپنے گال کو دیکھ رہی تھی جو ابھی تک ہلکا ہلکا سرخ تھا۔۔۔۔۔وہ ڈنر کہ بعد سیدھا اپنے کمرے میں آگئی اور وہ اب آئینے کے سامنے کھڑی اپنے گال کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اللہ ظالم عورت کیسے مجھے تپڑ مارا ہے اللہ کرے اس کے ہاتھ ٹوٹھ جائیں بتمیز کے۔۔۔۔اللہ آپ دیکھ رہے ہیں میرا گال دیکھیے۔۔۔" وہ سر اوپر کیے کمرے کی چت کو گھورتے ہوئے اللہ سے مخاطب تھی۔۔

"میری باتوں کو سیریس مت لیجیے مجھے پتا ہے وہ میری ماں ہیں مجھے ایسا نہیں بولنا چاہیے پر آپ بھی تو دیکھیں انہوں نے کیا کیا ہے۔۔۔میں اب اگلی دفع انہیں ایسے جانے نہیں دونگی میں بتا رہی ہوں اور آپ مجھ سے ناراض بھی نہیں ہوں گے۔۔۔" وہ مسکراتی اللہ سے اپنے دل کی بات شیئر کر رہی تھی۔۔۔۔اس نے تو اللہ کو ان اندھیری راتوں میں ہی اپنا دوست بنالیا تھا جب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسکہ اتنا کہنے پر بھی کسی نے یقین نہیں کیا اسے اس اندھیرے میں اکیلا کر گئے تھی وہ یوں ہی اللہ سے باتیں کرتی کرتی سو جاتی تھی۔۔اور اب بھی اس نے اللہ کو اپنا راز دار بنایا تھا۔۔

"اللہ آپکو پتا ہے آپ میرے راز دار ہیں۔۔۔؟؟" وہ رکی تھوڑی دیر اس کی آواز میں نمی تھی ۔۔۔

"آپ کو تو پتا ہی ہو گا۔۔" جواب بھی خود ہی دیا۔۔۔

"میں تو آپکے سامنے رو سکتی ہوں نہ۔۔۔" اسکہ آنکھوں سے بے اختیار ایک آنسو نکلا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میں نے قتل نہیں کیا تھا۔۔۔آپ تو سب جانتے ہیں نہ میں نے نہیں کیا تھا۔۔۔میرے ساتھ پر بھی اتنا کچھ ہوا۔۔۔میں تو آپکی فیورٹ ہوں نہ آپ تو ستر ماؤں سے بھی زیادہ چاہتے ہیں اپنے بندے کو۔۔۔" وہ ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگا کر نیچے بیٹھی۔۔۔آنکھوں سے آنسوں جاری تھے۔۔۔ نظریں ہنوز چت پر مرکوز تھی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسکی سبز آنکھیں مسکرادی ایک جاندار مسکراہٹ جسے کچھ اہم چیز پالی ہو۔

"مجھے اس سب کہ بدلے آپ ملگئے۔اور مجھے جو ملا ہے اس سے بہترین چیز بھی بلا ہے کیا؟؟؟۔۔ ۔یہ تواللہ تیرے بندے تھے جنہوں نے مجھے اس اندھیرے میں پھینکا۔۔۔اللہ تیرے بندے بہت سنگدل ہیں۔۔۔آپ نے مجھے اپنا آپ دے کر وہاں سے نکال دیا بلکل ایک نیا انسان بنا کر۔۔"وہ ان دنوں کو یاد کر رہی تھی۔

"میں ستر اسال آپ سے دور رہی کبھی آپکی طرف نہیں پلٹی۔۔۔اور پلٹی بھی تو کس وقت جب یہ دنیا مجھ سے منہ موڑ چکی تھی۔۔۔لیکن آپ نے نہیں چھوڑا۔۔۔۔اللہ میں آج بھی تیری نافرمان بندی ہوں۔۔۔میں بہت گنہگار ہوں۔۔لیکن آپ تو رحیم ہین میں ناامید نہیں ہوں آپ سے۔"وہ اٹھی لائٹ اوف کر کہ بیڈ پر چھت لیٹ گئی۔۔۔کچھ دیر یوں ہی چھت کو دیکھتی رہی پر آسودگی سے مسکرا کر آنکھیں موند گئی اس کا دل ہمیشہ کی طرح اب حلقہ ہو گیا تھا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

•••••••••••••••••

صبح سورج اپنی آبوتاب سے چمکھ رہا تھا۔۔۔ لیکں اسے کوئی پروا نہیں تھی وہ مزے سے ترچھی لیٹھی خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔۔ سورج بے چین ساپردوں کہ پار حلقی سی روشنی بکھیر رہا تھا۔۔۔۔ وہ یکسر سورج اور دروازے پیٹھتے ساحل سے بے خبر سورہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات۔۔!!!!!"دانت پیس کر وہ چلایا۔۔۔اور پر دروازے کو خونخوار نظروں سے دیکھا۔۔

۔اور اگلے ہی لمحے اسے ڈول کی طرح پیٹھنا شروع کر دیا۔۔۔۔

"تمھیں شریفوں کی طرح اٹھانا ہی غلط ہے۔۔۔"دروازے پیٹھتے وہ ساتھ میں بڑبڑا بھی رہا تھا

۔۔۔

حیات شور کی آواز پر ذرا سا کسمسائی اور پر پوری آنکھیں کھول دی۔۔۔وہ جانتی تھی اس انداز میں

اسے کون اٹھا سکتا ہے۔۔۔اس کی تیوری چڑھ گئی اپنی نیند خراب ہونے پر۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اللہ میں کیا کروں اس لڑکے کا۔۔۔آ رہی ہوں دروازے توڑنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔"وہ

چلاتی دروازہ کھول چکی تھی۔۔۔ساحل کہ دروازہ پیٹھنے کے لیے اٹھے ہاتھ ہوا میں ہی مہلک

رے گئے۔۔۔

اور اسے یوں غصے میں کھڑا دیکھ کر پوری بتیسی دکھائی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات کا دل چاہا ایک مکا مار کر اسکی ساری بتیسی ہی توڑ دے۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ جنگلی انسان۔۔۔"

"مسئلہ تو کوئی نہیں۔۔ جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔"

"کیوں؟"

"کیا تم بھول گئی ہو حیات۔۔۔؟ کیا واقعی اوو میرے خدایا یہ کہنے سے پہلے تم گنگی کیوں نہیں ہوئی۔۔۔" ایک تو خوا بھٹوٹنے کا غم اوپر سے اس کی اداکارہ حیات کا دل کیا واقعی اسے ایک پنچ تو مار ہی دے۔

"گنگی نہیں ہوئی لیکن تمھیں بہرا ضرور کر سکتی ہوں۔۔۔ جلدی بتاؤ صباح صباح یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔۔؟؟"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کل کیا ہے پتا ہے؟"اس نے پر جوش ہو کر اس سے پوچھا۔

"کیا ہے۔۔۔؟؟"اس نے بیزاریت سے جواب دیا۔۔۔

"کل۔ہماری یونیورسٹی کا پہلا دن ہے ڈمبو۔۔۔"مسکرا کر اسے یاد دلایا۔

وہ سبز آنکھیں اب پوری کھول کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ہاں کل ہماری یونیورسٹی کا پہلا دن ہے افف خدایا میں کیسے بھول سکتی ہوں۔۔۔مطلب میں خود جا کر کلاسس لونگی ریگولر جاؤنگی کوئی مجھے وہاں قاتل نہیں بلائیگا۔۔"وہ روانی میں کہتی اس بات سے بی خبر کے وہ کیا بول رہی۔دونوں نے ساتھ ماسٹر کہ لیے ایڈمیشن کیس تھا بلکہ دونوں نے نہیں چاروں نے....

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساحل کو اسکی آخری بات ناگوار گزری۔ لیکن اس نے کہا کچھ نہیں۔ وہ اب پرجوش سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"جاؤ یہاں سے موٹے گینڈے مجھے تیار ہونا ہے اتنی ساری چیزیں لینی ہیں۔۔۔" وہ ساحل کو پیچھے دھکیلتی دروازہ اس کہ منہ پر بند کر کہ تیار ہونے چل پڑی۔

ساحل تو اسکا موٹا گینڈا کہنے پر صدمے میں چلا گیا۔۔

وہ آگے بڑا اور مبائل نکال کر فرنٹ کیمرہ اون کیا۔۔

www.novelsclubb.com

اپنے چہرے کو دائیں بائیں کر کہ دیکھا پر ایک نظر اپنی جسامت۔۔ وائٹ شرٹ اور بلو جینز پہنے اپنے کھڑے نکوش کے ساتھ وہ وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔ وہ موٹا تو نہ تھا وہ فٹ تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امم میں تو اتنا ہینڈسم ہوں کہاں سے لگتا ہوں اس اندھن کو موٹا گینڈا۔۔۔"مبائل جیب میں اڑسا۔۔۔

"بڑی آئی پھولی ہوئی آلو۔۔۔"

وہ اب سیٹھی بجھاتا سیڑیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔۔وہ کوئی دن بجا رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••

"اندر نہیں آئو گے حائل۔۔۔؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں ایک ضروری کیس ہے لیٹ نہیں ہو سکتا۔۔۔اور تمھیں تو پتا ہے حائل خان ٹائم کا کتنا پابند ہے۔۔۔"ایک ادا سے بول کر فیصل سے بگل گیر ہوتا پیچھے ہٹا۔۔

"فریش ہو کر چلے جانا کب سے ہمارے ساتھ خوار ہو رہے تھے۔"یوسف نے اس کہ تھکے ہوئے حلیے کو دیکھ کر کہا۔

حائل نے رسٹ واچ پر نظر گھمائی ابھی اسکہ پاس ایک گھنٹہ باقی تھا۔آدھا گھنٹا اسے جانے کا لگتا ۔

www.novelsclubb.com

"اوکے تم جلدی سے لنچ تیار کرو میں پانچ منٹ میں فریش ہو کر آیا۔"

"لنچ ابھی دو گھنٹے پہلے ہی تو کیا تھا۔۔"فیصل نے اس کہ پیٹھ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یوسف فیصل نہیں کھا رہا اس کا کینسل۔۔۔"اس نے بنا مڑے ہانک لگائی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کمینا!!۔۔"فیصل بڑبڑایا۔۔

اور پر اس نے اور یوسف نے حالم ولا کے اندر قدم رکھے۔۔مین گیٹ عبور کرنے پر ایک وسیع گارڈن تھا جہاں پر پھول اور کئی درخت ترتیب سے لگے تھے نہ تو وہ بڑے نہ چھوٹے،ایک جھولا رکھا ہوا تھا وہ بہت سکون والی جگہ تھا وہ اس گارڈن کو مزید خوبصورت بنا رہا تھا۔۔اور دوسری طرف صرف نرم گھاس بچھی ہوئے تھی اس طرف بس ایک ٹیبل اور کچھ کرسیاں رکھی ہوئی تھی۔۔۔وہ دنوں بیچ میں بنے راستے پر چل رہے تھے۔۔۔فیصل نے گردن گھما کر یہاں وہاں دیکھا۔۔۔اور پر گھر کہ اندر داخل ہو گئے۔۔

گھر بھی بلکل صاف ستھرا تھا لاؤنج کے بیچوں بیچ صوفوں کے درمیاں ایک گھول سی ٹیبل اور سامنے دیوار پر بڑی سی ایل ہی ڈی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شھیر نے بڑا اچھا خیال رکھا ہے گھر کا۔۔۔" وہ متاثر ہوا

کیونکہ اس نے آخری دفع گھر کو جس حالت میں دیکھا تھا وہ اب بھی ویسے ہی تھا۔

"شھیر میری غیر موجودگی میں ذمیدار ہو جاتا ہے۔۔"

"واقعی مجھے توقع نہیں تھی کہ وہ اتنا ذمہدار ہے۔۔۔مجھے اب سمجھ آرہا ہے۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟؟" یوسف مصروف سا بولا۔۔

"یہی کہ تم نے اپنا بزنس اسکے حوالے کیوں کیا۔۔۔" یوسف نے لندن جانے سے پہلے یہاں کے سارے کام شھیر کے حوالے کر دیے تھے جس کی فیصل کو کچھ بھی سمجھ نہیں آئی لیکن وہ وہاں سے یہاں کی ساری ڈیڈ یلز لیتا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اب جاؤ فریش ہو جاؤ تم بھی میں ناشتہ بناتا ہوں۔۔'' بلکل فرو فیشنل انداز میں کہا جیسے کوئی شیف ہو۔۔

''آملیٹ کہ علاوہ کچھ بنانا تو آتا نہیں تمھیں بڑا آیا ناشتہ بناتا ہوں۔۔۔''فیصل نے کہ کر آخر میں اسکی نکل اتاری

''شکر کرو مجھے وہ تو آتا ہے اپنی سوچ تجھے تو انڈا توڑنا بھی نہیں آتا۔۔۔''آخر میں اس پر طنز کیا۔۔

''میں جا رہا ہوں فریش ہونے۔۔''اپنے اوپر بات آتے دیکھ وہ جلدی نو دو گیارہ ہو گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

انشہ گھبرائی ہوئی سے ٹرین میں بیٹھی باہر دوڑتے نظاروں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔آنکھیں باہر کے مناظر پر ٹکھائے ہوئے دماغ کسی اور ہی سوچ میں مصروف تھا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اللہ اماں کی حفاظت کرنا۔''رہ رہ کر اپنی ماں کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی اس کا باپ ایسے چھوڑنے والا نہیں تھا اس کی ماں کو۔

اسے اپنی ماں سے آخری ملاقات یاد آ ہی۔۔۔

''انشہ میری بچی تو یہاں سے چلی جا باگ جا۔''انشہ جو کونے میں بیٹھی اپنی بد قسمتی پر رو رہی تھی ان کی بات پر حیرت سے چہرا اٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔۔

''اماں تو کیا بول رہی ہے کل میرا نکاح ہے۔۔۔''

www.novelsclubb.com

''یہ نکاح نہیں ہے انشہ تیری زندگی کی بربادی ہے تجھے بشیر کا پتا ہے وہ کتنا کمینہ انسان ہے۔۔۔ اس نے جو اپنی بیویوں کا حشر کیا ہے میں تجھے ایسے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔''وہ رونے لگی۔۔

''اماں۔۔۔''اس نے انکو روتے دیکھ تڑپ کر پکارا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو چلی جا میری بچی تو چلی جا۔۔۔" وہ اسکی منتیں کر رہی تھی۔

"اماں میں کیسے چلی جاؤں ابا لا کیا تجھے نہیں پتا وہ کیا حشر کریں گے میرا۔" زیادہ رونے کے باعث اسکی ناک اور آنکھیں گلابی ہو چکی تھی سفید رنگت میں ہر جگہ گلابی پن گل گیا تھا۔۔

"تیرا ابا بھائی انسان نہیں حیواں ہیں۔۔۔ انہوں نے تجھے کبھی خوش نہیں ہونے دیا انہوں نے تجھ سے تیرا بچپن چھینا میں کچھ نہیں کر پائی۔۔۔ تجھ پے ہاتھ اٹھایا میں کچھ نہیں کر پائی۔ لیکن اب تیری زندگی کہ ساتھ کھیل نے نہیں دے سکتی میں۔"

www.novelsclubb.com

انشہ کی آنکھوں میں بے اختیار بچپن کہ مناظر گھومنے لگے جب ساتھ سال کی انشا گلی میں بچوں کہ ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔ اچانک اس کے باپ نے آخر سختی سے اس کا بازو پکڑ کر اسے بالوں سے گھسیٹتا ہوا گھر کہ اندر لے گیا۔۔ وہ رو رہی تھی اسے درد ہو رہا تھا لیکن انہیں ان پر رحم نہیں آیا۔۔ گھر کے اندر آخر اس کو زمین پر پھینک دیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور پاس پڑا ڈنڈا اٹھا کر اسے مارنے لگ گئے۔۔۔۔

"بے شرم۔۔۔شرم نہیں آتا تمہیں باہر گلیوں میں آوارہ گردی کرتا ہے تم۔۔۔ہم تو کہتا تھا عورت ہوتی ہی پہر کی جوتی بنانے کہ لیے۔۔۔تجھے تو اسی وقت مار دینا چاہیے تھا جب تم پیدا ہوا تھا۔۔۔نہ جانے آگے کیا کیا گل کھلائے گی۔۔۔"اس کو مسلسل مارتے ہوئے وہ بول رہے تھے۔۔

نور بانو شور کی آواز سن کر باورچی کھانے سے باہر نکلی تو سامنے کا منظر دیکھ انکی ہاتھ پاؤں کانپنے لگئے۔۔

www.novelsclubb.com

"یااللہ خیر۔۔۔اب یہ اپنا غصہ انشہ پے اتارے گا۔"

وہ باگ کر سیدھا انشہ کو اپنی باہوں میں بر لیا۔۔۔جو ڈنڈھا انشہ کو مارنے کے لیے اٹھا تھا وہ سیدھا نور بانو کی پیٹ پر لگا وہ چلائی نہیں ہونے تو عادت تھی ان سب کی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''نور بانو سامنے سے ہٹو۔۔''

''شاھجان کیا ہوا ہے کیوں مار رہا ہے انشہ کو۔۔؟؟؟''

''یہ بغیرت گلی میں کیا کر رہی تھی ہم کو بتاؤ۔۔''

''یہ بچی ہے ابھی کھیلنے گئی تھی۔۔''انشہ کے لرزتے وجود کو سہلاتے بلکل دیمی آواز میں کہا۔۔

''اب تم ہم سے زبان درازی کریگا ہم کو پتا ہے یہ کتنی بچی ہے۔۔''ایک قہر برساتی نگاہ انشہ پر ڈال کر نور بانو کو بالوں سے پکڑ کر کمرے کے اندر لے گئے۔۔اور پر ان کی رونے کی آوازیں اور شاھجان کی مارنے کی آوازیں وہ باہر کھڑی سن رہی تھی۔۔۔یہ اسکے لیے نہیں بات نہیں تھی وہ مار تو بچپن سے ہی کاتی آرہی تھی اور اپنی ماں کو مار کھاتا دیکھتی بھی لیکن اس قدر کبھی مار نہیں کھایا تھا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے۔۔

"اماں میں نہیں باغ سکتی وہ تجھے مار دیگا۔۔" وہ خیالوں سے نکل کر اب حواس باختہ سی کہ رہی تھی۔۔

"تو چلی جاانشہ تو چلی جا اگر تو نہ گئی تو تجھے اس حالت میں دیکھ کر میں کبھی جی نہیں پاؤ نگی۔۔۔۔ ی۔۔یہ غم مجھے کبھی جینے نہیں دیگا کہ میں نے اپنی بیٹی کہ لیے کچھ نہیں کیا۔تو چلی جا تجھے میرا واسطا۔۔"

www.novelsclubb.com

رونے سے انکی اچکی بند گئی تھی۔۔

"ام۔۔۔ان۔۔" وہ بھی رو رہی تھی کیا باپ اتنے بے حس ہوتے ہیں کیا بھائی اتنے بی حس ہوتے ہیں۔۔۔یا پر مرد ایسے ہی بے حس ہوتے ہیں۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو چلی جا میں نے وسیع لالا سے بات کی ہے وہ ہماری مدد کرنے کہ لیے تیار ہیں۔۔۔" وہ جو سارے مردوں کو ایک جیسا سوچ رہی تھی اپنی ماں کی بات پر چہرہ اٹھا کر انکی طرف دیکھا۔۔۔

"وسیع لالا۔۔۔"

"ہاں تیرا باپ اور بھائی ابھی گھر میں نہیں ہے وسیع لالا باہر کھڑے تیرا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ تو اٹھ ابھی۔۔"

"اماں کیسے نہیں اماں میں تجھے چھوڑ کر کیسے چلی جاؤں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میری فکر مت کر ہم کو ہمارا انجام پتا ہے ہم سب کچھ سوچ کر یہ قدم اٹھایا ہے۔۔۔"

"اماں تجھے وسیع لالا پر اعتبار ہے۔۔۔؟؟"

"ہاں۔۔" وہ اب اسے اٹھا کر گھر کے پیچھے دروازے کی طرف لے جا رہی تھی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھ انشہ ہم نے وسیع سے ساری بات کرلی تو کراچی جائیگی وہاں پر تیری پڑائی لکھائی رہنے کا سب کا انتظام ہم کر چکا ہے تو بس اب کبھی یہاں لوٹ کر مت آ۔۔۔"

"اماں۔۔۔انشہ ضرور آئیگی اپنی ماں کو لینے۔۔"

نور بانو آسودگی سے مسکرادی۔۔۔وہ جانتی تھی آگے ان کا انجام کیا ہوگا۔

"جاؤ جلدی وسیع لالا کھڑا ہے۔۔۔"انشہ کو سینے میں بھینچے کچھ پیسے اور زیورات اس کے حوالے کر کے اس کا ماتا چھوما۔۔۔اور دل مضبوط کر کہ انشہ کو اللہ کی امان پے چھوڑ کر وہ پیچھے آٹی ۔۔انشہ خاموشی سے آخر گاڑی میں بیٹھ گئی اپنے گرد بڑی سی چادر لیے۔

وہ بس یہاں سے اپنی ماں کا آخری لمس لے کہ جا رہی تھی۔دور اندر اسے بھی یہ بات پتا تھی کہ وہ اب ان سے کبھی نہیں ملے گی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور پر وہی ہوا وسیع اسے سٹیشن چھوڑ کر اسکو ساری ضروری باتیں بتا کر ٹرین میں بیٹھا کر چلا گیا۔

۔

اب وہ بے صبری سے اپنی منزل کا انتظار کر رہی تھی۔۔نہ جانے اب اسکی زندگی میں کیا کچھ ہونا باقی تھا۔۔

شھیر فریش سا بلیک پینٹ پر بلیک شرٹ اور جیکٹ پہنے ہاتھوں میں گاڑی کی چابیاں پکڑے آنکھوں پے کالا چشمہ لگائے نیچے اتر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب سامنے تینوں کو آرام سے لنچ کرتے دیکھا اسکی پوری کی پوری آنکھیں کھل گئی۔۔۔تینوں نفوس بھی اب اسکی طرف متوجہ تھے۔۔

اسنے گلاسس آنکھوں سے اتاری تاکہ سامنے والے بھی اسکی پوری کھلی کالی آنکھیں دیکھ سکے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرے بھائی آ گئے۔۔۔۔دیکھو حائل بھائی میرے بھائی آ گئے۔۔۔"آنکھ کہ کونے سے نہ دکھنے والا آنسو صاف کر کہ وہ انکی طرف لپکا۔

اسکی بات پر سب ہی مسکرا دیے۔

فیصل سے مل کر اب وہ یوسف سے مل رہا تھا۔

"کیسے ہیں آپ بھائی؟"

"تمھیں کیسا دکھ رہا ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

"آپکا تو نہیں پتا لیکن مجھے آپکو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔۔"بتیسی دکھا کر گویا ہوا۔

"تم آفس پھر بھی جاؤ گے چاہے جتنی بھی خوشی ہو۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''خواب میں آپ کہ۔۔''وہ منہ بناتا ناشتے کی طرف متوجہ ہوا جہاں اسکے لیے پلیٹ پہلے سے ہی موجود تھی۔آملٹ کو دیکھ کر اسنے آنکھیں گھمائیں۔۔

''یہ کی نہ میرے شیر نے بات۔۔''حائل نے کہتے ساتھ ہی اسکی پلیٹ اپنی جانب کسکائی۔۔

''ہیں۔۔!!!حائل بھائی کونسی بات۔۔''اپنی پلییٹ کو پرے سے اپنی جانب کیا۔۔

''آنکھوں کی بات۔۔۔''اب کے فیصل نے اس کے ہاتھ سے پلیٹ جپٹ کر سیدھا آملیٹ منہ میں ڈالا۔۔

www.novelsclubb.com

شھیر کی تو ساری آنکھیں باہر نکل گئی مطلب اس کہ آملیٹ کہ ساتھ اتنی بڑی ناانصافی۔۔

اس کہ یوں کھانے پر حائل کو بھی دکھ ہوا۔۔اسی لیے جٹ سے فیصل کی پلیٹ سے اس کا رکھا ہوا آملیٹ اچک کر مزے سے منہ میں ڈالا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"فیصل بھائی۔۔۔!!!"شھیر کی صدمہ بری آواز نکلی۔۔

"حائل کہ بچے۔۔"فیصل نے غصہ سے اسے پکارا۔۔

"وہ ابھی نہیں ہوئے۔۔۔"انڈا چباتے بمشکل وہ بولا۔۔

"اگر تیری حرکتیں ایسی ہی رہی تو ہونگے بھی نہیں۔۔"یوسف مزے سے اپنے آملیٹ کا آخری نوالہ کھاتا گویا ہوا۔۔

"تیرے منہ میں ریت کی بوری۔۔۔"حائل نے مزے سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"فیصل بھائی آپکے بھی نہیں ہونگے۔۔"

"کیا۔۔۔؟؟؟"

"بچے۔۔۔"شھیر نے کندھے اچکائے کیونکہ حرکتیں تو اس کی بھی حائل جیسی تھیں۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمھارے منہ میں سیمنٹ کی پوری بوری۔۔"

ہاہاہا حائل کا قہقہہ سنجیدہ ماحول میں گونجا۔

"یار میرے فیوچر کے بچے تم لوگوں کو بددعا دے رہے ہیں۔۔۔"سب کی نظریں خود پر محسوس کر کہ اسنے وضاحت دی۔۔۔

"وہ اپنی قسمت پر پشتا رہیں ہونگے کہ کیسا باپ ملا ہے انہیں۔"

"اور پاگل بھی۔۔"یوسف کی بات پر فیصل نے ایک اور لفظ کا اضافہ کیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میرے بچے فخر کر رہیں کہ کتنا ہینڈسم ڈیڈ ملا ہے انہیں۔۔"کورٹ پہنتے ہوئے وہ بولا۔

"تیرے بچوں نے ابھی تک اپنے چاچو کو نہیں دیکھا اسی وجہ سے تجھے ہینڈسم بول رہے ہیں۔۔۔

"فیصل کا اشارہ اپنی جانب تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سوری ٹو سے فیصل۔۔"فیصل کہ کندھے کو تپتپا کر دو قدم پیچھے کی جانب لیے۔۔

"میرے بچوں کی ڈکشنری میں آٹھویں آجوبے کو ہینڈسم نہیں نمونہ کہتے ہیں نمونہ۔"وہ کہ کر سیدھا دوڑ لگا کر باہر کی جانب باگا۔اسے ٹائم پر کورٹ بھی پہنچنا تھا۔

"بتمیز کئیں کا اپنے بچے بھی اپنی طرح بتمیز پیدا کیئے ہیں۔"فیصل نے جل کر کہا۔

شھیر کا قہقہہ اس کی بات پر حالم ولا میں گونجا یوسف بھی اپنے دائنے طرف پڑھتے ڈمپل کی بھرپور نمائش کر رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بات کہاں سے شروع ہو کر اور کہاں پر ختم ہو رہی تھی۔۔

ناشتے کے باد فیصل بھی گھر کے لیے نکل گیا۔۔

"بھائی!!"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمم۔۔" دونوں صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔

"میں نے آپکو بہت مس کیا۔۔۔" یوسف ہولے سے مسکرایا۔۔

"آپ نے نہیں کیا۔۔۔؟؟"

"نہیں۔۔"

"کیوں۔۔؟؟" اس کا یوں سیدھے منہ انکار اسے پسند نہیں آیا۔

"تم میری بیوی ہو جو میں تمھیں مس کروں؟؟۔"

www.novelsclubb.com

"تو مطلب آپ میری بیوی ہیں۔۔۔"

"کیسے۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ نے ابھی کہا نہ کے میں آپکی بیوی تھوڑی ہوں جو آپ مجھے مس کریں گے مطلب آپ میری بیوی ہیں تبھی میں نے آپکو مس کیا۔۔۔"تفصیلی جواب پر یوسف نے بس کندھے اچکائے۔۔۔

"رشید اور آنٹی کہاں ہیں۔۔"رشید ان کا چوکیدار اور ماہناز انکی بیوی ان کہ گھر میں کام کرتے تھے اتنے بڑے ولا میں بس وہ دونوں ہی فرمنٹ کام پر تھے باقی نوکر آخر ماہناز کی نگرانی میں کام کرتے اور چلے جاتے۔۔

"ان کے بیٹے کی شادی ہے ایک سال کی چھٹی پر گئے ہیں۔۔"شہیر نے مزے سے کہا۔

"ایک سال؟؟؟"یوسف کو لگا شاید وہ مزاق کر رہا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی ایک سال بقول آنٹی کہ جب تکویا ہنے ہوتا پوتی نہیں دیکھ لیتی وہ نہیں آئیں گی۔"یوسف نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا مطلب اب ایک اور گارڈ ڈھونڈنا پڑے گا گھر کہ کام تو وہ ویسے بھی شہیر کہ ساتھ مل کر کر سکتا تھا۔

"تمھاری یونیورسٹی کب سے سٹارٹ ہے۔۔؟؟"شہیر نے معصومیت سے اسے دیکھا۔

بھائی میں نے فٹبالر بننا ہے پڑھ کر کیا کرنا ہے اور ویسے بھی گریجویشن تو ہو گئی ہے اب ماسٹر کی کیا ضرورت۔"

www.novelsclubb.com

"کل پہلا دن ہے۔۔"یوسف کی بات پر وہ رکا مطلب اب فرار کا کوئی راستہ نہیں۔

یوسف نے سر ہلایا جیسے اس کہ دل کی بات سمجھ گیا ہو اور اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا وہ بہت تک چکا تھا۔ شھیر نے بھی اسے روکنا مناسب نہیں سمجھا اور اٹھ کر باہر نکل گیا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

••••••••••••••••••••••

آنکھوں پر کالے گلاسس لگائے بلو کلر کے ہوڈی اور وائٹ پینٹ پہنے ماتھے پر بال گہرائے وہ حیات کو گھور رہا تھا۔۔ جس نے ابھی اس کے سلیقے سے سیٹھ کیے بالوں کا آشر بگاڑ دیا تھا۔۔

"اب تم زیادہ پیارے لگ رہے ہو۔۔" کندھے اچکا کر گویا ہوئی۔۔۔

حیات بھی وائٹ پینٹ اور بلو کلر کی ہوڈی پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے لائٹ سے میک اپ میں اس کہ سامنے کھڑی تھی وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ دونوں نے میچنگ کپڑے پہنے تھے کہ بھائی بہن والا لک آئے۔اب انہیں یہ بات کون سمجھائے وہ بہن بھائی کم اور کپل زیادہ لگ رہے تھے دونوں یونیورسٹی کے باہر لڑنے کے موڈ میں لگ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سائل آگے بڑااور اسکے بال بگاڑ کر اندر کی جانب دوڑ لگادی۔۔۔

"اب تم بھی زیادہ حسین لگ رہی ہو۔۔۔"بھاگتے ہوئے پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔

حیات کی سبز آنکھوں میں غصہ اتر گیا۔۔۔بلا لڑکیاں بگڑے بالوں کے ساتھ پیاری لگتی ہیں۔

۔۔۔؟؟اسے تو لڑکوں کے ماتھے پر گہرے بال اچھے لگتے تھے۔۔

"سائل کے بچے تم رکو آج نہیں چوڑو نگی میں تمھیں۔۔۔"اب وہ بھی اس کے پیچھے باغ رہی تھی آس پاس کی پرواہ کیے بغیر۔۔

www.novelsclubb.com

اور جو انہوں نے اتنے پلین کیے تھے کہ یونیورسٹی میں اینٹری ایسی مارینگے کے سب دیکھتے رہ جائینگے اور واقعی سب دیکھتے رہ گئے۔۔۔جو پاگلوں کی طرح یونیورسٹی میں باغ رہے تھے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اللہ حافظ بھائی۔۔۔"شہیر یوسف سے کہتا گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔

یوسف اسے چھوڑنے یونیورسٹی آیا تھا اور اب اسے چھوڑ کر وہ جانے لگا کہ اس کا فون بج گیا۔اس نے کال اٹینڈ کی۔۔۔

"اواو حسینہ کہاں باغ رہی ہو ذرہ ادھر تو آو۔۔"حیات نے مڑ کر دیکھا جہاں تین لڑکے اور دو لڑکیاں کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

حیات نے انگلی سے اپنی جانب اشارہ کیا انداز ایسا تھا کے جیسے پوچھ رہی ہو میں۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تم۔۔"ان میں سے ایک نے دانت نکال کر کہا۔

حیات کو ناگوار گزرا پر وہ بغیر چوں چراں کیے ان کی جانب گئی جانتی تھی یہ سینیئر تھے اور اب اس کے ساتھ ریگنگ کرنا چاہتے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انشہ بھی بڑی سی کالی کڑھائی کی ہوئی چادر میں ان کہ سامنے کھڑی تھی۔اس کو بھی انہوں نے

بلایا تھا۔۔اب حیات کو وہ ڈر رہی تھی کے جانے اب کیا ہو گا۔۔

آس پاس باقی سٹوڈنٹس بھی کھڑے خاموشی سے تماشہ دیکھ رہے تھے۔حیات نے ایک نظر

ڈری سہمی انشہ پر ڈال کر ان کہ پاس گئی۔۔

سائل اب وہاں لوگوں کے ہجوم میں آگیا تھا۔۔۔شہیر بھی یہاں رش دیکھ کر اس طرف چلا آیا

۔۔

www.novelsclubb.com

یوسف کال ڈسکبیں کٹ کرتا سامنے کا منظر دیکھ کر چونکا

انشہ کو وہاں دیکھ کر وہ گاڑی سے اترا اور ان کی طرف قدم بڑھائے۔۔

"جی بھائی۔۔۔"حیات نے سعادت مندی سے پوچھا کہ اسے بلانے کا مقصد۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھائی نہیں ہوں تمہارا۔"سامنے والے نے دانت پیس کر کہا اسے کہاں منظور تھا خوبصورت لڑکیوں کا بھائی ہونا۔۔۔

"اوکے.....جی ماموں۔"افف یہ فرمانبرداری سائل تو اسکے انداز پر غش پے غش کا رہا تھا۔

"ماموں نہیں ہوں۔۔ہاں چاہو تو کچھ اور بن سکتا ہوں۔۔"

آخر میں آنکھ دبا کر کہا۔۔

"سائل سے مزید برداشت نہیں ہوا تو آگے بڑھنے لگا لیکن اسکی اگلی بات وہ وہیں رک گیا۔

www.novelsclubb.com

"اوکے...باجی!"باجی کو خاصہ لمبا کینچا۔۔

اب کے ہجوم میں سب کی ہنسی کی آوازیں آرہی تھی۔۔

انشہ تو اسکی ہمت پر حیران تھی۔شھیر کو بھی شدید جھٹکا لگا حیات کو یوں وہاں کھڑا دیکھ کر۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو رکھ تجھے میں بتاتا ہوں ان میں سے ایک لڑکا اٹھا اور حیات کی جانب قدم بڑھائے۔۔"

حیات ہولے سے مسکرا دی۔

وہ جیسے ہی اسکے سامنے آیا

حیات نے ایک پاؤں پیچھے کی جانب لیا اور گھوم کر چلانگ لگا کر سیدھا اس کہ چہرے پر لات ماری۔

وہ کراہ کر زمین بوس ہو گیا سب ہکا بکا سے اسے دیکھ رہے تھے۔یوسف، سائل، شھیر جو اسکے قریب آ رہے تھے ان کے قدموں میں بھی بریک لگ گئی۔۔

"حیات شاہ سے پنگا نوٹ چنگا۔نوٹ کر لو اب تو ملاقات ہوتی رہی گی تم لوگوں سے۔۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمارے دوست کو مارنے کی۔۔"غصے میں اس کہ دوست اس کی طرف بڑے۔وہ اس تک پونچتے کہ یوسف معاملا بگڑتا دیکھ اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔

"یے یہاں کیا ہو رہا ہے۔"اس نے روبدار آواز میں پوچھا۔

"سامنے سے ہٹو ہمیں بات کرنی ہے اس سے۔"انہیں یوسف کا آگے آنے ناگوار گزرا۔

"جاؤ یہاں سے ابھی کے ابھی ورنہ ایک منٹ نہیں لگے گا مجھے تم لوگوں کو اس یونیورسٹی سے نکالنے میں۔۔"انگلی اٹھا کر انہیں وارن کیا اس کی بھوری آنکھوں میں اب کہ غصہ واضع دکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یوسف کو نیچے سے اوپر تک دیکھتے ہوئے انہیں بھی یقین ہو گیا کہ یے سوٹڈ بوٹڈ بندہ واقعی انہیں یہاں سے نکلوا سکتا تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کی گروپ کی لڑکیوں نے انہیں سمجھا بوجھا کر اور اپنے نیچے پڑے دوست کو اٹھا کر لے گئے۔

۔

یوسف نے اب کہ پیچھے مڑ کر اس لڑکی کو دیکھا جو اسکے سامنے آنے پر بلکل چپ سی گئی تھی۔۔

ایک نظر حیات پر ڈال کر وہ ڈری سہمی انشہ کے پاس گیا۔۔

سائل اور شھیر جلدی سے حیات کے پاس آئے۔۔

"تم ٹھیک ہو حیا۔۔۔" شھیر کی آواز پر دونوں نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"شیری۔۔۔" دونوں بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔

شھیر آن کہ شیری کہنے پر ہولے سے مسکرایا مطلب وہ اسے بولے نہیں تھے۔۔

"کیسے ہو تم دونوں۔۔؟؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اسے کوئی جواب دیتے یوسف انشہ کو لے کر ان کے پاس آیا۔۔

"شھیر اس کا تم نے دیان رکھنا ہے۔ تم دونوں کا ڈفارٹمنٹ ایک ہی ہے۔۔۔ دیان رہے کہ اسے کوئی تنگ نہ کر پائے۔"

حیات نے انشہ کی طرف دیکھا گوری سی معصوم سی پیاری لڑکی وہ دکھنے میں ہی پٹھان لگ رہی تھی۔۔

انشہ بھی اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔ حیات نے اسمائل پاس کی تو وہ بھی ہولے سے مسکرادی اس کو یہ لڑکی کافی پسند آئی۔۔

"تم دونوں کو کوئی مسئلہ تو نہیں اگر یہ ہمارے گروپ میں آجائے۔۔۔؟؟؟"

دونوں نے نفی میں سر ہلایا۔۔ اور پر یاد آنے پر بے اختیار ہاں میں سر ہلایا۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمیں اس کہ آنے سے کوئی مسئلہ نہیں البتہ تمھارے آنے سے ہے۔۔"سائل نے بھی حیات کی بات کی تائید کی۔۔

"نام کیا ہے تمھارا؟"حیات نے نرمی سے اس سے پوچھا۔

"انشہ۔۔۔"

"چلو ہمارے ساتھ۔۔"حیات کہ کر جانے لگی اس کے پیچھے سائل بھی ہو لیا۔۔

انشہ نے ایک نظر یوسف کو دیکھا یوسف نے ہولے سے سر ہلایا تو وہ بھی ان کہ پیچھے چلدی۔۔

www.novelsclubb.com

"میں اس کا خیال رکو نگا بھائی آپ ٹینشن نہ لیں۔۔"وہ جلدی جلدی کہتا ان کے پیچھے ہی چلدیا۔

۔

یوسف بھی اب گاڑی کی طرف چلا گیا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

••••••••••••••••••••

''عیان میرے ساتھ شاپنگ پر چلو گے۔۔۔؟؟؟''عیان اپنے کمرے سے نکلا تو اسے دروازے پے ہی مناہل کھڑی دکھی

یقیناوہ اسکی پاس ہی آرہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

''مجھے آفس جانا ہے مناہل۔۔۔۔''

''آوو کم اون عیان تم جس آفس جارہے ہو وہ میرے بابا کا ہے۔اگر تم انکی بیٹی اور اپنی فیئانسے کو تھوڑا ٹائم دو گے تو کچھ نہیں جائے گا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مناہل آج ضروری میٹنگ ہے میرا جانا ضروری ہے، تمھیں میں ویکنڈ پر ضرور لے کہ چلونگا پکا۔۔"

"میں کوئی بچی نہیں ہوں عیان تم ویکنڈ کا بولو گے اور میں یقین کر لونگی۔؟؟"

"مجھے ابھی جانا ہے مطلب ابھی انڈر سٹینڈ۔" آرڈر دے کر وہ وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تیار ہونے۔

"میں تو بیٹا ہی اسے شاپنگ کروانے کہ لیے ہوں آفس میں اس کہ باب کہ آرڈر گھر پر اس کہ۔ ۔" ٹائی کی ناٹ ڈیلی کرتے ہوئے وہ پرسے کمرے میں گھس گیا۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟" زارا کی صدمے برے آواز آئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کئی تم نے پانچ مہینے مجھے نہ دیکھ کر مر دا تو تصور نہیں کر لیا۔۔"فیصل جو بیزار سا اپنے چاچا اور چاچی کو اپنی شکل دکھانے آیا تھا زارا کو اس وقت گھر میں دیکھ کر ساری بیزاریت ہوا ہو گئی۔

"سوچا تو کچھ ایسا ہی تھا مگر افسوس تم تو سامنے زندہ کھڑے ہو۔۔"دکھ سے بولی۔۔

"فکر مت کرو ڈیئر اگر مر بھی گیا تو تمھارا پیچھا کبھی نہیں چھوڑونگا۔"آنکھ ونک کرتا زارا کو سائڈ کر کہ وہ اندر چلا گیا۔۔

زارا اسکی حرکت پر شل سی کڑی رہ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"بتمیز کہیں کا۔۔۔"

"صرف تمھارے لیے۔۔"جاتے ہوئے پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔

"اسلام و علیکم چاچی۔۔۔"انہیں سامنے ہی لاونج میں اسے چاچا چاچی مل گئی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وعلیکم السلام میرا بچہ کیسا ہے۔" وہ انہیں گلے لگاتی ان کا ماتھا چومتی پیار سے بولی۔۔۔۔

"الحمدللہ ٹھیک بس آپ لوگوں کو بہت مس کیا میں نے۔۔" زارا کو نظروں کے احصار میں لیے اس نے آخری بات کئی۔۔کسے مس کیا یہ تو زارا اچھے سے سمجھ گئی۔۔

اب وہ اپنے چچا وقار سے مل رہا تھا۔۔

"بیٹو برخوردار کیسا رہا تمارا بزنس۔۔"

"چچا آپ سب کی دعائیں ساتھ ہیں تو سرخرو تو ہونا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ، اللہ میرے بچے کو مزید کامیابی عطا کرے۔"

زارا تو اپنے ماں کی والہانہ محبت دیکھ کر حیران تھی۔

"کبھی مجھ سے تو اس طرح پیار سے بات نہیں کی۔۔؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بے اختیار ذہن میں آتے خیال کو زبان پر بھی لے آئی۔

اس کی بات پر وقار مسکرا دیے۔۔

"میں ہوں نا تم سے پیار سے بات کرنے کہ لیے۔"فیصل نے میسج ٹائپ کر کے اسے سینڈ کیا۔۔

زارا نے ایک نظر مبائل پے آتے نوٹیفیکیشن کو دیکھا اور پھر چہرا اٹھا کر فیصل کو۔۔۔ جس نے آنکھوں سے ہی میسج چیک کرنے کو کہا۔۔

میسج پڑتے ہوئے اسکی رنگت میں بے اختیار سرخی گل گئی۔۔

www.novelsclubb.com

فیصل اسکہ تاثرات سے لطف اندوز ہو رہا تھا اسے لگا شاید وہ بلش کر رہی تھی۔۔۔۔ لیکن اس کہ غصہ بری آنکھیں دیکھ کر اس کی ساری خوش فہمی ہوا ہو گئی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مورمانٹ۔۔" وہ ٹائپ کرتی وہاں سے اٹھی اور اپنے کمرے میں چلی گئی اس کہ سر میں درد ہو رہا تھا۔۔وہ بس اس وقت سونا چاہتی تھی۔

فیصل اسکا میسج پڑ کر مسکرا دیا۔

"تو میڈم کو میں مورمانٹ لگتا ہوں۔" وہ مزے سے کہتا۔۔۔چاچی کے لائے ہوئے لوازمات سے لطف اندوز ہونے لگا۔۔

مورمانٹ بلوچی کا لفظ ہے جس کو ان لوگوں کے لیے استعمال کرتے ہیں جو دکھتے معصوم ہیں اور ہوتے کچھ اور ہیں۔

سائل انشہ اور حیات کینٹین میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب شہیر آخر دب سے ان کہ بیچ بیٹھ گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہاں کیوں بیٹھے ہو۔۔۔؟؟" حیات نے ناگواری سے پوچھا۔

"اپنے دوستوں کہ پاس نہیں بیٹوں گا تو اور کس کہ پاس بیٹھو نگا۔۔؟؟" اس نے الٹا سوال کیا۔

"تم ہمیں چھوڑ کر جا چکے تھے۔۔" سائل نے اسے یاد دلانا ضروری سمجھا۔۔۔

"صحیح کہ رہا ہے سائل تم اگر ہمارے دوست ہوتے تو یوں چھوڑ کر نا جاتے۔۔۔" حیات نے سائل کی بات سے اتفاق کیا۔

"حیا۔۔۔" حیات کہاں اس کہ حیا کہنے کو اگنور کر سکتی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہمم۔۔۔"

"میں نے تم لوگوں کو بتایا تھا کہ میرے دادا کی طبیعت خراب تھی جانا پڑا تھا ایمرجنسی میں۔۔۔

"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"فون تو کر سکتے تھے نہ۔۔۔"اب کہ سائل کی طرف سے شکوہ آیا۔۔۔

"میری غلطی تھی جو میں نے تم دونوں سے کونٹیکٹ نہیں کیا معافی نہیں ملے گی۔۔۔"

"میں نے معاف کیا۔۔۔"سائل نے کھلے دل سے کہا۔۔۔حیات نے گھور کر اسے دیکھا۔۔

سائل نے کندھے اچکا دیے معاف تو کرنا تھا سو ابھی کیوں نہیں۔۔۔

"حیا۔۔۔"بہت آس سے اس کی جانب دیکھا گیا۔۔۔

شھیر اسے سائل کی طرح بہت عزیز تھا وہ کہاں اپنے بھائی جیسے دوستوں سے ناراض رہ سکتی تھی

۔۔۔جو سگے بھائیوں سے بھی بڑھ کر تھے۔۔۔

"معاف کیا پہلی اور آخری دفع تم جانتے ہو حیات شاہ صرف اپنے عزیزوں کو معاف کرتی ہے۔

"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ نے ہمیں یہ شرف بخشا ہم آپ کے مشکور ہیں ملکہ۔۔" سر جھکا کر اس کہ آگے کیا۔۔۔

"مشکور ہونے کی ضرورت نہیں ٹریٹ چاہیے ہمیں ٹریٹ پورے ایک ہفتے تک تم ہمیں لنچ کراؤ گے۔۔۔"

"اوکے مجھے منظور ہے۔۔"

انشہ ان سب کو بس خاموشی سے سن رہی تھی۔۔

"تم بھی کچھ بولو سفید بھوتنی۔۔۔" اسکی گوری رنگت کی وجہ سے اس کو یے لقب دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"گنگرالے بالوں والے خرگوش۔۔۔" اس نے کچھ بولنے کو کہا تھا لیکن جو اسنے بولا اس سے اسکا منہ کھل گیا۔۔اس نے پچھلے مہینے ہی ایئر سٹائل کرایا تھا جو ہلکے سے گنگرالے تھے لیکن اس پر جچھتے بھی بہت تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا کہا۔۔۔"اس کی صدمے بری آواز نکلی۔

"ہاہاہا گنگرالے بالوں والا خرگوش۔۔۔افففف کتنا اچھا نام ہے۔۔۔"حیات ہنستے ہوئے بولی۔۔

۔

"سفید بھو۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے آپ کہ منہ میں زبان بھی ہے۔۔"سائل اسے سفید بھوتنی بولنے والا تھا شھیر کا نام یاد کر کہ شرافت سے گویا ہوا۔۔۔

"یے بتاؤ میرے بھائی کو کیسے جانتی ہو تم۔۔"اب کہ حیات اور سائل بھی سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگے۔

۔

www.novelsclubb.com

"وہ۔۔۔وہ انہوں نے میری مدد کی تھی۔"اسے یہ لوگ اچھے لگے ایک تو بچپن سے اکیلی تھی وہ ایک باتونی لڑکی تھی لیکن گھر کہ ماحول نے اسے بلکل الگ شخص بنا دیا۔اسے خود نہیں پتا تھا لیکن اس کا دل کر رہا تھا انہیں سب کچھ بتا دے۔۔۔اور اس نے دل کی بات پر آمیں بھی کہ دیا۔

۔

"میں خیبر پختونخوا کہ ایک کٹر پٹھان کی بیٹھی ہوں۔"اور پر اسنے وسیع کے ساتھ ریلوے سٹیشن تک کا سارہ واقعا بتا دیا۔۔۔

"آگے کیا ہوا۔۔۔"سب بہت دلچسپی سے سن رہے تھے۔۔

"پھر سٹیشن پہنچ کر یوسف بھائی کھڑے میرا انتظار کر رہے تھے۔۔۔"

لمبی سی بلیک کلر کہ چادر میں نکلتی لڑکی کو دیکھ کر یوسف پہچان گیا کہ یہ وہی لڑکی تھی جسکہ لیے وسیع

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے اس سے مدد مانگی تھی۔وسیع کے ساتھ وہ بزنس کہ متعلق بہت سی ڈیکنگ کر چکا تھا جس وجہ سے دونوں کی اچھی کا سی جان پہچان بھی ہو گئی تھی۔

کچھ کالے چادر اور کچھ اسکی پٹھانی رنگت کی وجہ سے یوسف اسے جلد ہی پہچان گیا۔۔

اس کہ ہاتھ سے سامان لے کر اسے اپنے پیچھے چلنے کا کہا۔

انشہ مرتی کیا نا کرتی اس کہ پیچھے چلدی اس کہ ذہن میں کافی سوال اٹھ رہے تھے کہ یہ وہی لڑکا ہے بھی یا نہیں جسکا وسیع انکل نے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے ایک ریسٹورنٹ میں لے آیا۔

"میرا نام یوسف ہے۔"یوسف نے بات کا آغاز کیا۔۔

"جی پتا ہے وسیع بھائی نے بتایا تھا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمھیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں اپنی طرف سے پوری کوشش کرونگا تمھاری حفاظت کرنے کی۔۔"

یوسف بہت آرام اور نرم لہجے میں بات کر رہا تھا۔۔

انشہ نے پلیٹ سے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اسے کہاں عادت تھی مردوں کہ یوں نرم لہجہ کی۔

"آپ کا شکریہ سر۔۔۔"

یوسف اسکی بات پر ہولے سے مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے بھائی کہہ سکتی ہو۔"

انشہ نے محض سر ہلایا۔۔

"تمھاری ایجوکیشن کتنی ہے۔؟؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"گریجویٹ کر چکی ہوں۔۔۔"یوسف کو یہ ساری باتیں وسیع پہلے ہی بتا چکا تھا۔۔

"تمھارا ایڈمیشن ہو چکا ہے کل تمارا پہلا دن ہے۔۔۔"

"کل۔۔۔اتنی جلدی۔۔"یوسف جانتا تھا آج وہ آئی تھی اس کو ایڈجسٹ ہونے میں ٹائم چاہیئے تھا۔۔۔لیکن وہ نہیں چاہتا تھا وہ فارغ بیٹھ کر اپنے بے حس بھائی اور باپ کہ بارے میں سوچ سوچ کر ہلکان ہو۔

"فکر نہ کرو یونیورسٹی کے پاس ہی ہاسٹل ہے،وہاں تمہارا انتظام کر دیا میں تمھیں اپنے گھر لے جاتا لیکن وہاں ابھی کوئی عورت موجود نہیں اور تمہارا یہ بھائی بزی رہتا ہے تم گھر میں اکیلی ہوتی ۔۔"

"آپکو صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے یوسف بھائی میں ہاسٹل میں رہ لونگی۔۔۔"وہ مسکرا کر بولی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف اسے دیکھ کر ہولے سے مسکرا دیا۔۔اور یوں ہی چھوٹی موٹی باتوں کہ درمیاں انہوں نے ڈنر مکمل کیا اور پر اسے ہاسٹل چھوڑ کر واپس گھر کی جانب روانہ ہو گیا۔۔

"تمہاری ماں کتنی اچھی ہے۔۔"حیات کو اس کہ باپ اور بھائی پر بے حد غصہ آ رہا تھا لیکن اسکی ماں اسے بہت پسند آ ہی جانے اپنی بیٹی کی لیے کیا کچھ نہیں۔

"تم نے گریجویشن تک کیسے پڑائی

کی آئی مین ایسے ماحول میں۔"سائل پوچھ بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"میرے دادا کی وجہ سے وہ جب تک حیات تھے انہوں نے بابا سے لڑھ کر مجھے پڑھایا۔لیکن میرے گریجویٹ کرنے کہ باد ہی وہ دنیا سے چلے گئے۔۔"

"سو سیڈ۔"سائل کو اسکی دادا کی موت کا افسوس ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا سارے پٹھان ایسے ہوتے ہیں۔؟؟" اب کہ سوال حیات کی طرف سے آیا تھا۔

"نہیں سارے ایسے نہیں ہوتے تم وسیع لالا کو دیکھ لو وہ بھی تو پٹھان ہیں لیکن انہوں نے میری مدد بھی کی اور اپنی بیوی کو بھی بہت اچھے سے رکھتے ہیں۔" حیات نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"سفید بھوتنی تم نے بھی جو آرڈر کرنا ہے کر لو میری طرف سے ٹریٹ ہے۔۔" شہیر نے اسکا موڈ فریش کرنا چاہا۔ جو شاید پہلے ہی فریش فیل کر رہی تھی اپنے دل میں اتنی باتیں رکھ کر وہ واقعی تک گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"زارا کیوں نہیں آئی آج حیات۔۔۔؟؟؟" سائل نے زارا کا پوچھا کیونکہ اسے وہ صبح سے نہیں دکھی تھی اس نے بھی تو یہی ایڈمیشن لیا تھا اور ڈیفارٹمنٹ تو خیر سے سب کا ایک ہی تھا۔۔۔ سب ایم بی اے کر رہے تھے جیسے پاکستان کی ساری کمپنیاں انہیں ہی چلانی تھی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اسکی طبیعت نہیں ٹھیک کل سے آئیگی۔۔۔''

''زارا۔۔۔؟؟''انشہ نے پوچھا۔

''میری اور سائل کی....''وہ رکی اور شہیر کو دیکھا۔''اور شہیر کی بھی۔''

''حیا تم بہت بدل گئی ہو۔۔۔''شہیر کہ اس بات نے حیات اور سائل دونوں کو چونکایا۔۔

''وقت انسان کو ایک جیسا نہیں رہنا دیتا۔۔۔''

''مجھے اچھا لگا تمھیں یوں مضبوط دیکھ کر۔۔۔''

www.novelsclubb.com

حیات مسکرادی۔۔

''تم پہلی والی حیا نہیں جو چھوٹے سے چھوٹے معاملوں میں سب لوگوں کو اکٹھا کرلے اب تو تم خود ہی سب ہینڈل کر سکتی ہو۔۔۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات نے اب بھی کچھ نہیں بولا وہ ماضی میں نہیں جانا چاہتی تھی لیکن وہ پر بھی جا رہی تھی۔۔۔

"آج اسکہ کالج کا پہلا دن تھا وہ فل تیار اپنے یونیفارم میں موجود کالج جانے کا ویٹ کر رہی تھی۔

۔۔جب مناہل کی گاڑی آن کہ گھر کے سامنے رکی وہ باگ کر اسکی گاڑی میں بیٹھی مناہل کی

یونیورسٹی اس کہ کالج سے قریب تھی مناہل نے آگے سے اپنے کسی دوست کو بٹھایا اب وہ

دونوں ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے حیات کو کسی کی نظریں خود پر محسوس ہوئیں تو اسنے

مرر سے پیچھے کی جانب دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اور ہولے سے مسکرا دیا حیات مروتا مسکرا

بھی نہ سکی اسکا دیکھنا ایک آنکھ نہ بھایا۔۔۔

"تمہارا نام کیا ہے۔۔۔؟؟" حیات نے کوئی جواب نہیں دیا وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ گئی۔۔

"حیات نام ہے اس کا۔" حیات کو خاموش دیکھ کر منائل نے جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوو حیات بہت خوبصورت نام ہے تمہاری طرح۔" حیات کو اسکی بات نہ گوار گزری۔اس نے مناہل کی جانب دیکھا جو ڈرائونگ کرنے میں مگن تھی شاید اسنے نہیں سنا یا شاید سن کر انجان بن رہی تھی۔۔

"آپ مجھے آپ کہیں گے تو مجھے زیادہ اچھا لگے گا۔۔" بلکل سنجیدہ اور سخت لہجہ۔۔

وہ ابھی کہ اس کا جواب دیتا منائل نے گاڑی اس کہ کالج کہ سامنے روک دی۔۔۔۔وہ اپنا بیگ لے کر نیچے اتر گئی۔

www.novelsclubb.com

گاڑی زن سے آگے چلی گئی۔۔۔

"حیات...حیات....حیات کیا ہوا؟" سائل کہ بازو ہلانے پر وہ جیسے ہوش میں آئی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا ہوا حیا..."اس کہ جواب نہ دینے پر شہیر نے فکر مندی سے پوچھا۔انشہ نے پانی کا گلاس اس کہ سامنے کیا جسے تام کر وہ ہولے سے مسکرادی۔۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔۔"

.....☆.....☆.....☆.....

www.novelsclubb.com

"عیان یہ کیسا لگ رہا ہے۔۔؟؟"منائل اورنج رنگ کا فراک اپنے اوپر کیے عیان سے پوچھ رہی تھی۔۔

"ہمم اچھا لگ رہا ہے۔۔"ایک نظر مناہل کو دیکھ کر پرسے مبائل میں مصروف ہو گیا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"عیان۔۔!!!!"اس نے دانت پیس کر اسکا نام لیا عیان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تم یہاں میرے ساتھ شاپنگ کرنے آئے ہو مبائل رکو۔۔"عیان نے لمبی سانس کھینچ کر مبائل پینٹ کی جیب میں اڑسا

اور اب پوری طرح منائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"اوکے ریلیکس چلو دیکھاؤ تم نے کیا کیا لیا ہے۔۔"مناہل پر سے اسے اپنی سیلیکٹ کی ہوئی ڈریسز دکھانے لگی۔

www.novelsclubb.com

•••••••••

ہوسپٹل کے وسیع کمرے میں آکسیجن ماسک پہنے بیڈ پر چت لیٹے آنکھیں چت پر جمائے سائڈ سے مشینوں کی آواز آرہی تھی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نرس اندر داخل ہوئی،اس شخص کی آنکھیں کھلی دیکھ کر جلدی سے ڈاکٹر کو بلانے باغی اور کچھ ہی دیر میں ڈاکٹرز کا ایک فوج اس پر جھکا اسے چیک کر رہا تھا۔۔لیکن اس کا دماغ حال میں موجود نہیں تھا وہ تو بہت کہیں پیچھے چل رہا تھا۔۔

"منائل تمہاری کزن بہت خوبصورت ہے۔۔"حیات کے گاڑی سے اترنے کے بعد وہ مناہل سے بولا۔۔

"ہاں تو۔۔"مناہل نے موڑ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے وہ پسند آئی۔۔"

"شادی کرنا چاہتے ہو؟؟لیکن ابھی وہ بہت چھوٹی ہے۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''شادی سیریئسلی منائل میری دوست ہو کر ابھی تک مجھے جان نا پائی ہو تم۔۔''اس نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا۔

''تو پر کیا چاہتے ہو؟؟''

''اسے۔۔''وہ پر اسرار سا مسکرایا۔

''مجھے کیا فائدہ ہو گا۔؟؟''اب گاڑی یونیورسٹی کی پارکنگ میں پارک کر کہ وہ نیچے اتری۔۔

''عیان کی جان بچ جائے گی میرا اماما کبھی اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔''منائل اور وہ اب کلاس کی طرف جاتے بات کر رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ڈیل اچھی ہے سوچا جا سکتا ہے اس بارے میں۔۔" منائل کہ کر کلاس کہ اندر چلی گئی۔۔۔

اس نے عمیر سے دوستی بھی عیان کہ لیے کی تھی اگر اس میں حیات کی قربانی بھی دی جاتی تو اسے کوئی مسلا نہیں تھا۔۔

اب کہ ہاسپٹل کے اس کمرے میں کچھ لوگوں کا اضافہ ہو چکا تھا۔

ڈاکٹر زاب وہاں پر موجود آدمی کو اس کی صحت کے بارے میں اطلاع دے رہے تھے کہ وہ اب بلکل ٹھیک ہے۔ وہ دکھنے میں ہی ساٹھ کے قریب معلوم ہو رہے تھے۔ ڈاکٹر زاب کمرے سے چلے گئے اب وہ رسید عمر اسکی جانب آیا۔

اس کو دیکھا جو چت کو دیکھ رہا تھا۔

"پورے تین سال بعد تم ہوش میں آئے ہو ذرہ سا بھی اپنے باپ کا خیال نہ تھا" اسے ہوش میں آئے چار گھنٹے بیت چکے تھے لیکن اب تک وہ کچھ بھی نہ بولا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے بدلا لینا ہے۔۔"اور جو پہلی چیز اس نے کئی تھی وہ ششدر رے گئے۔

"کہاں ہو منائل..؟فارٹی سٹارٹ ہونے والی ہے۔"

"آرہی ہوں میں بس راستے میں ہوں۔"فون کان سے لگائے وہ ڈارائیو نگ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے جلدی کرو سب ویٹ کر رہے ہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اون مائے وے بیب۔" فون ڈیش بورڈ پر رک کر اسنے گاڑی کی سفیڈ مزید تیز کر دی.....

ریڈ لائٹ کو اگنور کر کے اسنے یوٹرن لینے کی کوشش کی یہ جانے بغیر کے سامنے سے بھی ایک گاڑی آ رہی ہے....

"اووشٹ..." شہیر کہ منہ سے بے اختیار نکلا اور خونخوار نظروں سے سامنے والی گاڑی کو دیکھا... منظر دوسری گاڑی کا بھی کچھ یہی تھا منائل کا جانے والی نظروں سے سامنے والی گاڑی کو گھور رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دونوں گاڑی سے نکل کر ایک دوسرے کے روبرو کھڑی ہوئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا آپ اندھی ہیں دیکھائی نہیں دیتا۔" سامنے لڑکی کو دیکھ کر شھیر نہایت ہی آرام مگر سخت لہجہ میں بولا۔

"اندھی میں ہو یا تم.... کار چلانے کے بھی میںرز نہیں ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"واؤ مطلب گاڑی چلانے کے لیے اب لائیسینس کی نہیں میںرز کی ضرورت ہے۔"

"یو بلاڈی..... خود کو سمجھتے کیا ہو تم۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم سے بہتر۔۔" وہ ڈائریکٹ آپ سے تم پر آ گیا کیونکہ سامنے والا عزت سے بات نہیں کر رہا تو وہ کس خوشی میں کرے۔

منائل کو جب اسکی بات سمجھ آئی تو غصہ سے چلا اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"تم..... تم سے اچھی کار تو جانور چلا لیتے ہونگے۔" وہ تو اسکہ جوابات پر ہی تلملا اٹھی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شھیر نے اسے اوپر سے لیکر نیچے تک ایک نظر دیکھا پارٹی لک میں ریڈ کلر کی ڈریس پہنے اس کہ ایٹیٹیوڈ سے لگ رہا تھا کہ وہ امیر گھر کی بگھڑی ہوئی لڑکی ہے۔

"ہاں یے تو ابھی میں نے لائو دیکھا۔ایک پاپا کی پری ہوا میں گاڑی آوو سوری سوری کار اڑا رہی تھی ہوا میں۔۔"آخر میں منائل کی نکل اتاری تو مناہل منہ کھولے اسے دیکے گئی۔

"یووووو۔"ابھی وہ کچھ کہتی کہ اسکہ دوست کی کال آنے لگی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تمہاری قسمت اچھی ہے کہ مجھے کہیں جانا ہے ورنہ اچھا سبق سکھاتی تمہیں۔'' وہ کہتی اپنی گاڑی کی طرف مڑی۔

''ڈیفینس کی شبانہ...'' نام تو اسکا پتا نہیں تھا اسی وجہ سے الگ الگ القابات اسے بخش رہا تھا۔

مناہل ایڑی کہ بل گوم کر اسے دیکھنے لگی جسے پوچھ رہی ہو کیا میں۔۔

www.novelsclubb.com

''جی ہاں تم... یہ (اس نے گاڑی طرف اشارہ کیا) جو میرا نقصان کیا ہے اسکی برپائی کون کرے گا۔۔؟؟''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

••••••••••

"چھوڑ دو اس سب کا پیچھا میں تمھیں کھونا نہیں چاہتا۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے وہ ہر حال میں چاہیے۔۔"اس کی آواز میں ضد تھی ہٹ دھرمی تھی جنون تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اپنے ماموں کی طرح نہ بنو۔۔۔تم نے اس کے ساتھ پہلے ہی غلط کیا تھا۔اب بخش دو بچاری کو

"۔

"آپ سے کچھ نہیں ہو گا ماموں کو بلائیں۔۔"وہ اونچی آواز میں دھاڑا۔امجد صاحب نے بی یقینی سے اسے دیکھا کیا ان کا بیٹا اس قدر ان کہ ہاتھ سے نکل چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ نہیں رہا اس کہ کسی دشمن نے اسے مار دیا ڈاکا دو سال پہلے۔" اب کہ عمیر نے بے یقین نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

"مطلب میرا باپ مر گیا۔" اس کی آواز میں کوئی دکھ نہ تھا اسے بس افسوس ہو رہا تھا جو کام ان کہ زندہ ہونے پر آسانی سے ہو سکتا تھا۔اب اسے تھوڑی مشکل ہو گی۔

"تمہارا باپ میں ہوں عمیر۔۔" ان ہوں نے شفقت سے اپنا ہاتھ اس کی سر جانب اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عمیر نے اپنا سر پیچھے کر دیا۔۔

"اتنے سال جب میں ماموں کے پاس تھا تو کبھی ہوش نہ آیا آپ کو کہ آپ میرے باپ ہیں۔"

"تم اپنی خوشی سے اپنے ماموں کے پاس گئے تھے۔"

خوشی سے سیریئسلی.... آپ کہ سوتیلے بیٹے کی کرتوتوں کی وجہ سے نکالا تھا آپ نے مجھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

امجد کو جی بر کر افسوس ہو رہا تھا اپنی لاپروائی پر۔

اس غنڈے نے تمہیں حیوان بنا دیا ہے عمیر اب لوٹ آؤ۔"

"وہ غنڈے تھے جو بھی تھے میری پرواہ تھی انہیں..... جائیں آپ یہاں سے..... چلے جائیں واپس مت آیئے گا... جائیں۔" وہ جنونی انداز میں چیخنے لگا۔

www.novelsclubb.com

امجد نے جلدی سے ڈاکٹرز کو بلایا۔

انہوں نے اسے بیہوشی کی دوا دی تو کچھ ہی لمحوں میں وہ حوش و حواس سے بے گانا ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مناہل اسے خون ہشام نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

"ایسے مت دیکھیے مجھے پتا ہے میں بہت پیارا ہوں۔" زرہ سا شرما کر کہا۔

مناہل تو اسکہ جوابات پر ہی حیران ہو رہی تھی۔

"کیا چیز ہے یہ۔" وہ صرف یہی سوچ سکی۔

"بہت پیاری چیز ہوں میں مجھے پتا ہے۔" گردن اکڑا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اب آپ جلدی سے جو میرا نقصان کیا ہے اسکی برپائی کریں۔" اس نے جیسے صلح کرنا چاہا۔

مناہل نے ایک نظر اسے دیکھ کر پرٹائم دیکھا اس کا ٹائم زایا ہو رہا تھا وہ بھی بجس کو سائڈ میں رک کر اپنے پرس سے پیسے نکالنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ غلطی بھی مت کریہ گا۔" مناہل جو ہاتھوں میں پیسے لیے اس کہ منہ پر مارنے کہ لیے تیار تھی ٹھہر گئی۔

"تمھیں کیا لگتا ایسے پیسے میرے منہ پر مارو گی تو میں اس سے ڈبل پیسے تمہارے منہ پر ماروں گا۔ کبھی نہیں نقصان تم نے کیا ہے اور تمیز سے پیسے دو ورنہ۔۔" شہیر دونوں ہاتھوں کو اپنی پشت پر باندھے اب آرام سے اس پاپا کی پری کو دیکھ رہا تھا۔

"ورنہ کیا ہاں۔۔ کیا کرو گے ابھی جانتے نہیں ہو مجھے یہ دھمکیاں کسی اور کو دینا۔" مناہل چیخ پڑی۔

www.novelsclubb.com

"لائیں پیسے دیں خود تو فارغ ہیں میرا وقت بھی ضایا کر دیا۔" اس کہ ہاتھ سے پیسے جھپٹ کر بنا اس کی طرف دیکھے۔ گاڑی چلا کر اس کہ پاس آخر ذرا سا رخ۔

ونڈو نیچے کر کہ مناہل کو ایک نظر دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"باجی آئندہ احتیاط کریں ورنہ ہر دفع میری طرح شریف لڑکا نہیں ملے گا۔" مناہل کو دل جلانے والی مسکراہٹ پاس کر کے وہ فراٹے بر تا ہوا وہاں سے نکل گیا۔

مناہل تو اسکہ باجی کہنے پر صدمے میں چلی گئی۔

.....

www.novelsclubb.com

"زارا!!!!!زارا!!!!" روم کا دروازہ دراڑم سے کولے وہ زارا کو اونچی آواز میں پکار رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا ہے ابتسام کونسی قیامت آگئی ہے۔۔"زارا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اسے تند نظروں سے دیکھنے لگی۔

"وہ زارا..... سکینہ اور بلو کی لڑائی ہو گئی۔۔"زارا نے ایک سخت نظر اس پر ڈالی۔

"ابتسام اگر میری سکینہ کو کچھ ہوا نہ تو میں لحاظ نہیں کرونگی تم میرے چھوٹے بھائی ہو بلو کے ساتھ تمھیں باہر کا راستہ نا دکھایا تو یاد رکھنا۔"سولہ سالہ ابتسام نے مسکین سی شکل بنا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپی....وہ.....وہ۔۔"اسکہ آپی کہنے پر زارا کو خطرے کی گھنٹی بجتی سنائی دی۔۔

ابتسام خدا گواہ ہے جب بھی تم نے مجھے آپی کہا ہے تماری کالی زبان نے ہمیشہ دھاکے کیے ہیں

۔"

آپی بس آپکو اپنی کالی زبان کے جوہر ہی دکھانا چاہتا ہوں۔"ابتسام نے ایک گہرا سانس ہوا کہ

سپرد کیا۔

www.novelsclubb.com

آپی آپ کی سکینہ اس دنیا میں نہیں رہی وہ بلو کہ ہاتھوں شہید ہو گئی۔"ابتسام نے ایک ہی سانس میں سب کچھ کہ ڈالا۔اور ساتھ میں سکینہ کو شہید کو رتبہ بھی دے دیا۔

اور زارا کو یقین نہ آیا کہ سکینہ اس دنیا میں نہ رہی۔

"کیا کہ رہے ہو ابتسام ابھی تو میری سکینہ پیدا ہوئی تھی تین مہینے پہلے اور تم کہ رہے ہو وہ مر گئی "۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"موت کو کون ٹال سکتا ہے بلا بس اسکی اتنی ہی عمر لکھی تھی۔" ابتسام کو بھی اسکی موت کا افسوس تھا۔

وہ کہاں ہے..؟؟" سرخ ہوتی آنکھوں سے اسنے سوال کیا۔

نیچے گارڈن میں....."

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زارا اسکی اگلی کوئے بات سونے بغیر نیچے گارڈن کی جانب باگی۔اسکی آنکھیں ساکت ہو گئی سکینہ وہیں اکڑوں لیٹی تھی اس کا جسم سخت ہو گیا تھا چاروں پاؤں اوپر کی طرف کیے گردن سائڈ پر ڈلکائے اسکی بڑی بڑی آنکھیں کھلی تھی بغیر کسی ہلچل کہ۔

سکیییییینہہہہ۔۔"زارا کی دلخراش چیک نکلی اس کی حالت دیکھ کر۔

www.novelsclubb.com

اس کی جانب بڑی لیکن کچھ ہی دوری پر رکھ گئی کیونکہ سکینہ کہ جسم سے سخت بدبو نکل رہی تھی اسنے دوپٹہ ناک پر جمہ دیا اور وہی کھڑی زور زور سے رونے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اللہ تمہیں پوچھے بلو پہلے جسٹن کو کاٹ گئی اس سے پیٹ نہ بر اپر میری چمپا کو کاٹ گئی اور اب میری سکینہ کو مار ڈالا۔۔"ابتسام نے افسوس سے اسے دیکھا اسے بھی بلو (کتے) پر بڑا غصہ تھا پہلے وہ اسکی بہن کہ طوطے (جسٹن) کو کاٹ گیا پر اسکی مچلی (چمپہ) اور اب سکینہ (بلی) لیکن وہ کیا کرتا وہ جیسے ہی بلو کو ڈانٹنے کا سوچتا اسکی معصوم شکل اور زبان نکال کر اپنی گول گول آنکھوں سے ابتسام کو دیکھتا کہ وہ چاہ کر بھی اس پر غصہ نہ کر پاتا۔

زارا صبر کرو کوئی بات نہیں تم بس اب سکینہ کہ لیے دعا کرو۔۔"

"ابتسام یہ سب تمہارے کتے کی وجہ سے ہوا ہے میں آج چوڑو نگی نہیں اسے کہاں ہے وہ۔"

زارا خونخوار نظروں سے ابتسام کو دیکھ رہی تھی جیسے سکینہ کو بلو نے نہیں اسکی بھائی نے مارا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بلو میرے دوست کہ پاس ہے۔"کان کجھاتے ہوئے اس نے کہا۔

وہ وہاں کیا کر رہا ہے۔۔؟؟؟"

جب تک تمہارا غصہ اتر نہیں جاتا وہ وہیں رہے گا۔"ابتسام جانتا تھا زارا جلد ہی باتیں بھول جاتی تھی دو دن میں اسکا غصہ بھی اتر جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ کیسی بدبو سارے گھر میں پھیلی ہے۔؟؟؟"اپنی ماں کی آواز پر دونوں نے مڑ کر اس طرف دیکھا جہاں سے انکی ماں ناک پر کپڑا رکھے انکی طرف آ رہی تھی۔

سکینہ کہ پاس سے آ رہی ہے۔"ابتسام نے ماں کو قریب آتے دیکھ کر بتایا۔

انہیں نے ابتسام کو دیکھنے کہ بعد پیچھے کھڑی اپنی بڑی بیٹی کو دیکھا جس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہوئی تھی پر اس سے کچھ دوری پر مردہ پڑی سکینہ کو۔

اووو سکینہ اللہ کہ پاس چلی گئی؟؟؟"انہوں نے ابتسام کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جی امی۔۔"انہیں افسوس ہوا لیکن یہ بدبو افففف۔

دیکھو زارا جو قسمت میں لکھا ہے اسے ہم روک نہیں سکتے،اور تم جا کر باہر پھینکو اسے۔"انہوں نے پہلا جملا زارا اور آخری جملا ابتسام کو دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

زارا تو انکہ پھینکنے والی بات پر تڑپ گئی جبکہ ابتسام کو بھی برا لگا۔

امی پھینکنا نہیں ہے۔"زارا کی بات پر انہوں نے ایک نظر زارا کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تو کیا جنازہ نماز پڑھ کر دفنانہ ہے۔"

جی"

کیاااااا"

میرا مطلب امی جنازہ نماز نہیں پڑھ سکتے دفنہ تو سکتے ہیں۔"زارا نے حل بتایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ سمجھ گئی اس معاملے انکی اولاد انکی ہر گز نہیں سنے گی۔

جو کرنا ہے جلدی کرو اگلے 5 منٹ میں یہ مجھے یہاں نہیں دکھنا چاہیے۔" وہ کہ کر چلی گئی۔

ابتسام اٹھاؤ سکینہ کو اور قبرستان میں دفنانہ۔"

www.novelsclubb.com

زار اب ابتسام کہ پاس کھڑی تھی۔

اور مجھے ساری وڈیوز بھیجنا کہ تم نے کہاں دفنایا ہے سمجھے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا مجھ پر یقین نہیں ہے۔"ابتسام نے ایک مان سے پوچھا۔

نہیں۔۔" بلکل ٹاک کر کے جواب آیا۔

زارا کو دیکھ کر وہ سکینہ کی طرف بڑا"افففف یے بدبو"ساتھ میں رومال نکال کر منہ پر بندھا ایک

ہاتھ سے سکینہ کہ اکڑوں وجود کو اٹھایا....اور ماتھے پر سیدھے ہاتھ کی دو انگلیاں لے جا کر

سلیوٹ کرتا یہ جا وہ جا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زارا بھی اپنے روم کی جانب چلی گئی آنکھیں سرخ تھی لیکن اب آنسو نہیں بہ رہے تھے۔

•••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

"افففف سائل جلدی کرو کمانڈو سر کلاس میں ہی ہونگے۔"

"میں تو جلدی ہی آیا تھا تم گھوڑے بھیج کر سو رہی تھی۔" دونوں بھاگتے ہوئے ایک دوسرے کو سنا بھی رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اچھانہ اب جلدی باگو۔۔"دونوں کلاس کی صنف باگ رہے تھے۔

حیات یہ کلاس میں اتنا سناٹا کیوں ہے۔۔؟؟ پکا کمانڈو اندر ہی ہو گا۔"دونوں کلاس کہ باہر کھڑے اپنا سانس درست کر رہے تھے۔

دکھ تو نہیں رہے۔"حیات نے ذرا کلاس میں جانک کر ہتلادی۔

www.novelsclubb.com

رسک نہیں لے سکتے نیچے جک کر چلتے ہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دونوں نے کلاس کہ اندر جانک کر ایک نظر دیکھا انہیں دوسری ہی سیٹ پر شھیر اور اسکی پیچھے زارا اور انشہ بیٹائی دیے۔

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلا کر نیچے جک گئے اب وہ دیرے دیرے قدم اندر کی طرف لے رہے تھے حیات آگے اور سائل اسکی پیچھے۔

www.novelsclubb.com

چشش.... چشششش کمانڈو ابھی تک نہیں آیا...؟؟" حیات شھیر کہ سامنے رک کر پوچھنے لگی مجبوراً سائل کو بھی رکنا پڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شھیر انہیں فل اگنور کرتا پرسے کچھ نوٹ ڈاؤن کرنے لگا۔

نہیں آیا ہے حیات کمانڈو یار اٹھ جاؤ پہلے لیکچر میں کیسے بول رہا تھا میں وقت کا پابند ہوں اگر ایک منٹ بھی کوئی لیٹ آیا تو مجھ سے اچھے کہ امید مت رکھنا۔"

سائل نے اسکی نکل اتار کر کہا۔

www.novelsclubb.com

حیات مسکرائی اور پیچھے مڑ کر اسے تالی دینے کہ لیے ہاتھ اٹھایا لیکن اس کا ہاتھ یوں ہی ہوا میں ٹھہر گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کمانڈووو.....آئی میں سرواٹ ہاسرپرائز"حیات نے ہڑبڑا کر اپنا جملا درست کیا۔

حیات کا سر کہنا تھا اور سائل کو اپنے کندھوں پر کسی نوکیلی چیز کا دباؤ محسوس ہوا تو اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

ہمم تو کمانڈو مجھے کہا جا رہا تھا ایم آئی رائٹ....؟؟"

نو....نو سر"حیات نے ہڑبڑا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہمم سٹینڈاپ بوت آف یو۔"دونوں کو ابھی تک اسی پوزیشن میں دیکھ کر وہ سخت لہجے میں بولے۔

دونوں تیر کی تیزی سے ایک دم سیدھے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

جی تو مس حیات اور مسٹر سائل آپ وجہ بتانہ پسند کرینگے اپنے لیٹ آنے کا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سر میں سکینہ کی قبر پر فاتحہ پڑنے گئی تھی۔" حیات کی بات پر زارا آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔

اور سر میں اسے چھوڑنے گیا تھا.."

"کہاں؟"

سکینہ کی قبر پر..."

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زارا کو تو منہ کل گیا حیرت سے دونوں نے اسکی سکینہ کو اپنے بہانے کہ لیے استعمال کیا انہیں تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ وہ کس قبرستان میں دفن ہے۔

سکینہہ ؟؟؟"

سر یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔"زارا فورا بولی اس کا گم ابھی تازہ تھا اور وہ اسکی سکینہ کا نام لے کر بچنا چاہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مس آپکو کیسے پتا کیا سکینہ آپکی فیملی میمبر تھی۔"سراب زارا کی طرف متوجہ تھے سر کیا پوری کلاس اب بڑے شوق سے انکی طرف متوجہ تھا۔

جی سر بلکل اسکی فیملی میمبر کی طرح تھی ابھی تو بس اسے تین مہینے ہوئے تھے پیدا ہوئے اور وہ اللہ کو پیاری ہو گئی۔"شھیر کو جتنی معلومات حاصل تھی اس نے سر کہ غوش گزار دی۔

www.novelsclubb.com

آو وسوری فار یور لوس۔۔"سر کا ارادہ اب دونوں کو بخشنے تھا۔

کیسے موت ہوئے اسکی...؟؟"سامنے بیٹی لڑکی نے افسوس سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بلو نے مار ڈالا۔"زارا کی آنکھیں اب ہلکی ہلکی نمی لیے ہوئے تھی۔

بلو کون ہے۔۔؟؟"اب کی بار سر نے دلچسپی سے پوچھا۔

میرے بھائی کا کتا۔"حیات شہیر سائل اپنی ہنسی دبا رہے تھے کیونکہ سر کہ تاثرات انہیں لطف دے رہے تھے۔

کیاا.....اور سکینہ کون تھی۔۔؟؟؟"مارے شاق کہ سر نے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میری بلی۔"اب کہ ایک آنسو بھی آنکھوں سے نکل کر نیچے گر گیا۔

پوری کلاس ہانک بنی اس لڑکی کی سٹوری سن رہی تھی۔

جسٹ شٹ اپ۔۔آووخدایا کن بیوقوفوں کو میں پڑا رہا ہوں۔۔"سر نے اس انداز میں کہا کہ بس بال نوچنے کہ ہی کمی رہ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات شھیر اور سائل کا چت پاڑ قہقہہ کلاس روم میں گونجا۔ کیونکہ اب ان سے ضبط کرنا مشکل ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتی پوری کلاس میں قہقہوں کی آوازیں سنائی دینے لگی بائر کوریڈور سے گزرتے شاگرد تعجب سے دیکھنے لگے کہ سر اختر کی کلاس میں ہنسنا منع تھا اور یہاں قہقہہ لگائے جارئے تھے۔

سر اختر کہ لب بھی بے اختیار ذرہ سا مسکرائے لیکن وہ جلدی چھپا گئے اب پہلی ہی سال میں سٹوڈنٹس کو اتنا فری تھوڑی کرنا تھا۔

زارا بھی اپنا رونا دھونا بھول کہ ان تینوں کو دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم چاروں ابھی کہ ابھی مجھے اپنے آفس میں دکھائی دینا۔"سران چاروں کو دیکھ کر پلٹ کر جانے لگے۔

یس سر رر"تینوں نے تعبیداری سے جواب دیا جبکہ زارا تو صدمہ میں چلی گئی مطلب یونیورسٹی کہ پہلے دن یہ ذلت بھی دیکھنا تھا۔۔ہائے اب وہ ابتسام کو یہ بتائے گی کہ اسکا بلوا سکی یونیورسٹی میں بھی فینس ہو گیا ہے۔

www.novelsclubb.com

سراختر اپنے آفس کی طرف جا رہے تھے جب گارڈ کو کسی پاگل کو اندر آنے سے روکتے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ سر جھٹک کر آگے بڑھے ہی تھے کہ چوکیدار کہ الفاظ نے انہیں روک دیا۔

کمانڈو دیکھ عزت سے سمجھا رہا ہوں یہاں سے باہر جاؤ۔"

نہیں نہیں میں یہاں کا استاد ہوں۔"

سراختر نے مڑ کر ایک نظر اسے دیکھا پرانے کپڑے پہنے بال گردن سے نیچے تک جاتے کالی آنکھیں سینے سے نیچے تک آتی داڑی... سراختر بغور اس کا جائزہ کے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی آنکھیں اور ناک مجھ سے تھوڑا تھوڑا ملتی ہیں۔انہوں نے سوچا۔

لاحولاولا قوت یہ میں کیا سوچ رہا ہوں"اپنے خیالات پر لانت بھیجتے اب وہ اپنے آفس کی طرف جا رہے تھے اب وہ ان چاروں کو بلکل بخشنے والے نہیں تھے یہ تو طے تھا۔

www.novelsclubb.com

یہاں کہ بچے روز مجھے سلام کرتے ہیں کہتے ہیں میں انکا استاد ہوں۔"پیچھے کمانڈو اب تک چوکیدار کو اپنا استاد ہونے کا یقین دلا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

•••••••••

یوسف تند نظروں سے اپنے سامنے صوفے پر بیٹھے ان دو ہجوبوں کو گھور رہا تھا جو مزے سے اپنے سامنے رکھی چیزوں سے انصاف کر رہے تھے۔

یوسف اپنی چیئر سے اٹھ کر اب دونوں کہ سروں کہ اوپر کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

دونوں نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو موت کہ فرشتے کی طرح ان کہ سر پر کھڑا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم بھی کھالو یار ایسے بوکھوں کی طرح تو نہ دیکھو۔"حائل نے اپنا آدھا بچا سینڈوچ اس کی طرف کیا۔

"شکر ہے تم لوگوں کو خیال آگیا کہ میں بھی موجود ہوں"حائل کہ ہاتھ سے سینڈوچ لیتے ہوئے وہ ان کہ پاس ہی بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"یار تیری یاد نا آتی تو اس وقت تیرے آفس میں بیٹھ کر تیرے پیسوں سے کھانا تھوڑی کار ہے ہوتے۔"فیصل نے بتیسی دکھا کر اس کا جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے کچھ نہیں کہا وہ دونوں تو تھے ہی ایسے اسے تو کبھی کبھی شک ہوتا کہ یہ اس کی بیویاں ہیں جیسے اس کی ہر چیز پر وہ حق جماتے تھے۔

"تم کو کسنے کہا کی یوسف کہ پیسوں سے ہم کار ہے ہیں...؟؟؟" حائل نے فرائز اٹھاتے ہوئے اپنی سبز آنکھوں میں معصومیت لیے فیصل کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

فیصل کو اپنے آس پاس کترے کی گھنٹی بجتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"ک..کیا مطلب..؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مطلب یہ کہ مسٹر فیصل یہ رہا آپ کا والٹ اور یہ رہا بل جو آپکہ پیسوں سے عدہ ہوا ہے۔"

حائل نے ایک ہاتھ سے اسکا والٹ ٹیبل پر رکھا اور دوسرے سے بل۔

فیصل کی شکل دیکھ کر یوسف کا جاندار قہقہہ گونجا۔ فیصل جو اتنی خوشدلی سے حائل کو چیزیں لانے کا کہ رہا تھا وہ اسکہ پیسوں کا تھا...اف یہ صدمہ۔

www.novelsclubb.com

"کمینوں میں تو کماتا ہی تم دونوں کہ لیے ہوں بیویاں لگتے ہو نہ تم دونوں میری۔" فیصل کہنیوں تک اپنی شرٹ کی آستینیں فولڈ کرتا دونوں کہ اوپر کھودا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب منظر کچھ یوں تھا کہ فیصل ان کہ اوپر تھا اور وہ دونوں اسکی نیچے ہنس رہے تھے ان کو فیصل سے بلکل یہی امید تھی۔

چاروں سر اختر کہ آفس کہ باہر کھڑے اکڑ بکڑ کر رہے تھے کہ کون پہلے اندر جائے گا اسکی پیچھے باقی سب۔

www.novelsclubb.com

یہ عظیم مشورہ بھی انشہ نے دیا تھا کلاس تو ختم ہو گئی تھی تو وہ بھی ان کہ ساتھ آگئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات تم پر ختم ہوا ہے تم جاؤ گی۔" حیات جو آنکھیں بند کیے یہ دعا کر رہی تھی کہ اس پر نہ آئے انشہ کی بات پر پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی۔

"آٹے کے بوری کیا آئیڈیا دیا تھا تم نے تم میں تو واقعی دماغ ہے۔" شہیر نے اسکی تعریف کی جو کچھ دیر پہلے اسے یہ آئیڈیا دینے پر بد دماغ کہ لقب سے نواز چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

سائل نے بھی سراہتی نظروں سے اسے دیکھا۔

جیسے اگر وہ آئیڈیا نہ دیتی تو چاروں سر کہ آفس کہ باہر کھڑے لڑتے ہی رہتے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب چلو ورنہ کمانڈو زیادہ سنائے گا لیٹ آنے پر۔" زارا نے سب کو اصل کام کی طرف متوجہ کیا جس کہ لیے وہ آئے تھے۔

حیات چلو آگے بڑھو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔" ایک ہاتھ کی مٹی بنائے جوش سے حیات کہ سامنے کیا۔

www.novelsclubb.com

حیات نے بھی مسکرا کر ہاتھ کی مٹی بنا کر سائل کہ ہاتھ پر مارا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شھیر نے یہ دیکھ کر اپنے ہاتھ کی مٹی بنا کر حیات کہ سامنے کیا اسے کہاں برداشت تھا حیات سائل سے زیادہ کلوز ہوا ایک تو رشتے میں سائل کی کزن بھی تھی بقول سائل کہ وہ اسکی زیادہ بہن لگتی تھی۔

حیات نے مسکرا کر اسکی ہاتھ کی مٹی پر بھی اپنے ہاتھ کی مٹی دے ماری اور مڑ کر سر کہ آفس میں نوک کر کہ اجازت طلب کی۔

www.novelsclubb.com

شھیر اسے دیکھتا رہا اسے خود نہیں پتہ تھا یہ لڑکی اسے اپنی سگی بہنوں سے بھی زیادہ عزیز تھی کیوں...

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خیر میری تو کوئی سگی بہن نہیں ہے ہاں اگر ہوتی بھی تو حیا کی اہمیت شاید زیادہ ہوتی۔" وہ خود سے بڑبڑا کر باقی سب کہ ساتھ آفس کہ اندر گھس گیا۔

انشہ وہی دروازے کہ سائیڈ پر کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"آ گئے تم چاروں میں تو شاہی سواری بھیجنے والا تھا تم لوگوں کو لانے کہ لیے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شاہی سواری سر ہم نے کبھی شاہی سواری پر سواری نہیں کی اگر آپ واقعی میں بھیجتے تو کتنا مزہ آتا مجھے پتا ہے آپ طنز کر رہے ہیں لیکن سر سوچ کر ہی کتنا مزہ آ رہا ہے۔" زارا نے پر جوش ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کیا

کتنا مزہ آتا نہ..... ہے نہ حیات" امیجنگ کرتے ہوئے اس نے حیات سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

حیات تو اپنے تصورات میں اپنی شاہی سواری پر سوار ہو کر اپنے ملک بھی پہنچ چکی تھی۔

"واقعی میں ہے نہ سائل.."

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتا نہیں میں نے امیجن نہیں کیا... کیوں شھیر۔" سائل نے کندھے اچکائے اور شھیر کی طرف دیکھا جو شاید اپنے امیجینیشن میں بہت آگے نکل گیا تھا۔

"جسٹ شٹ اپ۔" سراختر پوری قوت سے چلائے۔

www.novelsclubb.com

سائل کہ علاوہ تینوں پیچھے کو دبکے اپنے خیالات میں اتنے مگن تھے کہ سر کی دھاڑ پر فوراً ڈر کر پیچھے ہوئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم لوگوں کو میں کہاں سے کمانڈو دکھتا ہوں۔" سر اختر نے تینوں کو سخت نظروں سے دیکھا کہ اگر اب کچھ غلط کہا تو انکہ ہاتھ میں موجود اسٹک ان کہ سروں پر ہو گا۔

چور نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

خیر غلط تو وہ نہیں تھے سر اختر واقعی میں کمانڈو سے بہت ملتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"سر آپ کمانڈو دکھتے نہیں کمانڈو ہیں ہمارے کمانڈو ہمارے کمانڈر۔" شھیر نے بات سمبالنی چاہی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی سر بلکل آپ ہمارے کمانڈر ہیں بیسٹ ٹیچر.... سر آپ تو کمال ہیں پوری یونیورسٹی میں چراغ لیکر بھی گھومیں گے تو آپ جیسا کمانڈو ہمیں نہیں ملے گا" سائل کہ بھی منہ میں جو آیا وہ بول دیا۔

بس چھپ ہو جاؤ" حیات لب کھولے سر کی تعریفوں میں زمیں آسمان ایک کرنے والی تھی کہ سر بات پر چھپ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”میں نے یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کیے ہیں اچھے سے جانتا ہوں آپ سب کا کیا مطلب تھا ۔“اپنی کالے بالوں کی طرف اشارہ کیا۔

سب نے حیرت سے سر کو دیکھا سب کہنا چاہتے تھے کہ سر آپ کہ بال سفید نہیں ہیں لیکن سب خاموش رہے۔

www.novelsclubb.com

سر اختر دکھنے میں پچاس کہ لگتے تھے اوپر سے انکی فرسانلٹی انہیں اور زیادہ باوا قار بناتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم لوگوں کی یہ پہلی اور آخری وارننگ ہے آئندہ کلاس میں وقت پر پہنچنا اور ایسے بے فضول باتوں سے گریز کرنا۔" سر نے چاروں کو دیکھا اب کہ انکی آواز میں سختی نہیں تھی۔

"شکریہ سر۔" چاروں احترام سے شکریہ ادا کر کہ آفس سے باہر نکل گئے۔

سر اختر انکی پشت کو دیکھ کر مسکرائے وہ شرارتی ضرور تھے لیکن بتمیز نہیں ان کہ لہجے میں سر اختر نے اپنے لیے احترام واضع طور پر محسوس کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم جیسے سٹوڈنٹس نا ہو تو پڑانے میں کیسا مزہ" سر اختر سر جھٹک کر بڑبڑائے اور ٹیبل پر موجود کتاب اٹھا کر اسکا مطالع کرنے لگے۔

تینوں اب صوفے کی بجائے نیچے فرش پر بیٹھے گہرے گہرے سانس لے رہے تھے بال بکھرے ہوئے کپڑوں پر بھی سب کہ کئی سلوٹیں آچکی تھی چہرے کی رنگت ہلکی ہلکی سرخ ہو رہی تھی فیصل کی کچھ زیادہ ہی شاید مار کہ ساتھ ساتھ غصہ کی بھی سرخی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سالوں تم دونوں کو چور ہونا چاہیے تھا جتنی تم دونوں کہ ہاتھوں میں صفائی ہے۔" یوسف اور حائل نے ایک دوسرے کو دیکھ سمائل پاس کی یہ بات تو فیصل نے بلکل صحیح کئی تھی حائل اور یوسف اڑتی ہوئی چڑیا کہ پنک بھی چوری کرے تو کسی کو پتا نہ چلے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں روٹھی ہوئی محبوبہ کی طرح ناراض ہو رہا ہے یہ لے جا جا کر عیش کر۔" یوسف نے براؤن کلر کا پرس فیصل کی گود میں پھینکا۔

حائل آنکھیں پاڑے اس پرس کو دیکھ تھا رہا۔

www.novelsclubb.com

اس کا ہاتھ بے اختیار اپنے جیب کی جانب گیا اور اسکا شک یقین میں تبدیل ہو گیا۔

فیصل نے والٹ پورے اپنے قبضے میں لے لی جیسے اب کوئی نکال سکتا ہے تو نکال کر دکھائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار میں ایک غریب سا وکیل ہوں۔" اپنی سبز آنکھوں کو معصومیت کی حد تک لیجاتے ہوئے فیصل کو دیکھا۔

تو جتنا چاہے اپنی بلیوں والی آنکھوں کو معصوم کر لے تیری ان آنکھوں کا جادو ان پر چلے جو تجھے جانتے نہ ہو...

www.novelsclubb.com

اور میں تیری رگ رگ سے واقف ہوں۔" معصوم سبز آنکھوں کی التجا رد کر دی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مین کونسا بلگیٹ لگتاہوں تجھے۔"فیصل کی بات پر حائل نے جل کر کہا۔

ناشکرا جتنی زمینیں تیرے پاس ہیں اتنی تو بلگیٹس کہ پاس بھی نہیں۔"

یوسف ان دونوں کو دیکھ کر روم سے نکل گیا اسکی ضروری میٹنگ تھی اپنا ہلیا درست کرتے ہوئے چیئر سے کوٹ اتار کر پہنتا ہوا وہ ان دونوں کی طرف مڑا۔میٹنگ تو فیصل جو بھی اٹینڈ کرنے تھی لیکن کچھ بھی کر کہ اس نے یوسف کا منع ہی کیا تھا آج نہ جانے کہ لیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں میٹنگ سے آوں تو مجھے تم دونوں یہاں سے غائب دکھنا۔"اپنی بھوری آنکھوں سے دونوں کو دیکھ کر ایک طرفہ ڈمپل کی نمائش کرتا کمرے سے نکل گیا۔

بڑا آیا تم دونوں غائب دکھنا....ہاں تو ہم کہاں تھے۔"یوسف کی بات کو ہوا میں اڑاتے دونوں دربارہ وہی سے شروع ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

پے..."میری زمینوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

•••••••••

ڈاکٹر کو بلاؤ میں نے کہا تمہیں سنائی نہیں دیتا یو بلاڈی۔" سرخ آنکھیں لیے وہ سامنے کھڑی نرس پر غرایا۔

شور کی آواز سن کر آس پاس سے گزرتے کہیں ڈاکٹر اب اس پیشنٹ کہ روم میں موجود تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عمیر سرخ ہوتی آنکھوں کہ ساتھ ایک ایک ڈاکٹر کو دیکھ رہا تھا۔

میں کہ رہا ہوں ابھی کہ ابھی مجھے اپنا فون دو۔" وہ سامنے فیمیل ڈاکٹر کہ سامنے کھڑا سخت لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

وہ بنا چوچراں کیے اپنا مبائل اسکی حوالے کر چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے جان بوجھ کر فیمیل ڈاکٹر کہ پاس آخر اسکا مبائل مانگا کیونکہ مرد ہوتا تو اچھی کاسی بحس کرنی پڑتی جو وہ بلکل نہیں چاہتا تھا اس میں ابھی اتنی طاقت نہیں تھی کہ یوں اپنی ایز جی ضایع کرتا۔

اسنے مبائل اون کیا نمبر ڈایل کرنا چاہا لیکن اسے صحیح سے یاد نہیں آرہا تھا غصے سے مٹیاں بھینجے وہ دماغ پر زور ڈالنے لگا۔

www.novelsclubb.com

اس نے دو تین نمبر زپر کال ملائی جو بے سود ثابت ہوئے اب کی بار کال اٹھائی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیلو میں عمیر بات کر رہا ہوں۔" اسنے اپنا تعارف کرایا۔

سامنے کال پر موجود شخص کہ حواس کام کرنا چھوڑ گئے چند پل خاموشی کہ نظر ہوئے۔

عمیر کو یقین ہو گیا آگے اسکا ہی آدمی ہے۔

www.novelsclubb.com

پاکستان میں خبر پہلا دو عمیر آرہا ہے اپنی ماما کی جگہ لینے اس کا مالک واپس آرہا اپنے پرانے شکار کو پکڑنے۔" آگے سے کوئی جواب سنے بغیر اس نے فون بند کر دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔

عمیر نے مبائل سامنے کھڑی ڈاکٹر کہ حوالے کیااور خود جاکر سکوں سے بیڈ پر چھت لیٹ گیا۔

سب ہی نے اس خوبصورت پاگل سے پیشنٹ کو دیکھا سیاہ آنکھیں گھوری رنگت سیاہ بال فرنچ کٹ میں داڑھی بنائے کوما سے نکلنے کہ بعد سب سے پہلا کام اسنے اپنا حلیا درست کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اچھا نہیں کیا تھا تم نے حیات آرہا ہوں واپس تماری نیندیں غارت کرنے۔"آنکھیں موندے اسکہ عنابی لب مسکرائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پانچوں یونیورسٹی سے نکل رہے تھے جب سامنے فیصل اور حائل کو کھڑا دیکھا۔

فیصل کی نظریں زارا پر تھم گئی بلیک کلر کی چادر اوڑھے جس پر بڑی مہارت سے بلوچی کڑھائی کی گئی تھی دوپٹہ سر پر جمائے اٹھی ناک چھوٹے ہلکی گلابی لب اور بڑی سیاہ آنکھیں۔

www.novelsclubb.com

"بس کر اور بھی لوگ کھڑے ہیں." حائل نے کھونی مار کر اسے چھیڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زارا کی رنگت ہلکی ہلکی سرخ ہو گئی خوشش کہ باوجود بھی فیصل کو دیکھ کر اسکی رنگت میں سرخی گل جاتی تھی۔

اسلام و علیکم۔" چاروں نہ بیق وقت سلام کیا۔

جبکہ انشہ بس سب کو دیکھ رہی تھی اور پر اسنے سامنے کھڑے دونوں لڑکوں کو دیکھا اس نے فیصل کو دیکھا لمبا قد کھڑی ناک بھورے بال اور ہلکی ہلکی داڑھی وائٹ شرٹ بلیک پینٹ پہنے رف ساحلیہ اسے دیکھتے ہی اسے لگا وہ پٹھان ہے۔ خیر دکھنے میں تو زارا بھی پٹھان لگتی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب وہ فیصل کہ سائڈ پر کھڑے حائل کا جائزہ لینے لگی سیاہ چمکتے بال گلابی لب مغرور ناک جس

میں اس وقت سن گلاسس لگے ہوئے تھے۔

افف اللہ کیا یہاں کہ سب لڑکے اتنے ہینڈسم ہیں۔"اسنے بے اختیار سوچا۔

پہلے یوسف بھائی پر سائل اور شھیر اور اب یہ دونوں۔"ایک نظر سائل اور شھیر پر ڈالی۔

www.novelsclubb.com

چلیں محترمہ"فیصل نے اپنا ہاتھ آگے بڑایہ تاکہ اس سے پرس لے سکے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں میں نہیں۔"

تم نہیں تو کسی اور کو لے جاؤں۔"فیصل نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا۔

نہیں.... مطلب ڈرائیور آتا ہی ہو گا تم جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

وہ نہیں آئے گا۔"

کیوں...؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیوں کہ اسکہ گاڑی کا ٹائر بیچ راستے پر پنکچر ہو گیا ہے۔"اسنے کہتے ساتھ ایک ہی جھٹکہ میں اس سے بیگ لے لیا۔

اسے ڈرائیور کی کال آئی تھی کہ اس کا ٹائر آدھے راستے پنکچر ہو گیا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اب چلیں محترمہ۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں میں حائل بھائی کہ ساتھ آجاؤ نگی۔"اسے ہر حال میں فیصل کہ ساتھ گوارانہ تھااب کیا شادی سے پہلے وہ یوں منہ اٹھائے اس کہ ساتھ گھومتی پھرے گی۔

"حائل کی گاڑی میں جگہ نہیں ہے شھیر اور انشہ کو بھی وہ لیکر جارہا ہے تو تمھیں میرے ساتھ ہی چلناہو گا۔"

www.novelsclubb.com

زارانے ایک نظر حائل کو دیکھا جس نے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھائے کہ وہ واقعی میں کچھ نہیں کر سکتا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک نظر فیصل کو دیکھنے کہ بعد لٹ مار انداز میں وہ گاڑی کہ پچھلے حصے کا دروازہ کھولے اس میں بیٹھنے لگی تھی۔

"تمہاری جگہ پیچھے نہیں آگے ہے۔" ایک ہی جست میں بیک ڈور بند کرتے ہوئے اسنے فرنٹ ڈور کھولا۔

www.novelsclubb.com

زارا بنا کچھ کہئے اگے بیٹھ گئی۔ فیصل سب کو اللہ حافظ کہتا گاڑی وہاں سے لے گیا۔

اب ہم بھی چلیں۔" حائل نے ان چاروں کو کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جی چلیں۔"حیات نے اثبات میں سر ہلا کر انشہ کو اپنے ساتھ گاڑی کہ پچھلے حصے میں لے گئی۔

حائل ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان تھا جبکہ اسکہ سائڈ پر شھیر اور پیچھے انشہ سائل اور حیات ان دونوں کہ بیچ میں بیٹھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ کونتا۔؟؟"انشہ نے کونی مار کر حیات سے پوچھا۔

"وہ فیصل بھائی تھے زارا کہ منگیتر اور یہ...."

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ تمہارے بھائی۔" حیات کچھ کہتی اس سے پہلے انشہ نے بول دیا۔

"لاحولاولا قوت.... بھائی نہیں ہوں میں۔" زیرے لب لاحول پڑتے انشہ کو بتایا وہ اسکا بھائی بلکل نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

معذرت آپ دونوں کی آنکھیں ایک جیسی ہیں نہ بس ایسی وجہ سے۔" انشہ نے جھٹ سے معذرت کی حائل نے گاڑی میں بیٹھتے ہی گلاسس اتار دیے تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حائل نے ایک افسوس بری سانس ہوا کہ سپرد کی۔

افففف یہ آنکھیں۔" وہ بڑبڑایا ہمیشہ لوگ دونوں کو آنکھوں کی وجہ سے بھائی بہن بنا دیتے تھے

۔

حائل نے ایک نظر پیچھے بیٹھی حیات کو دیکھا جس نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کیا واقعی ہماری آنکھیں ایک جیسی ہیں؟؟ نہیں مجھے اپنی آنکھیں کبھی اتنی حسین نہیں لگی۔"

ایک نظر اپنی آنکھوں کو دیکھا اس کی آنکھوں میں ہمیشہ الگ سی چمک ہوتی تھی اسکی آنکھیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صاف شفاف تھی بلکل کانچ کی طرح اگر یہ آنکھیں کسی کو دو منٹ دیکھ لیتی تو اسے اپنا آسیر بنا دیتی۔

لیکن پر بھی اسے حیات کی آنکھیں زیادہ پیاری لگی۔

سر جھٹک کر اپنی توجہ ڈرائیونگ کی طرف کی۔

www.novelsclubb.com

زارا فرنٹ سیٹ پر بیٹھی سرخ و سفید چہرا لیے ایک غلط نگاہ بھی خود کو مسلسل دیکھتے فیصل پر ڈالے سامنے دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا یہ راستہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے۔؟؟"ابرو اٹھا کر سوال کیا۔

اس بات پہ تمھیں کوئی شق ہے کیا۔۔"

"اتنا ہینڈسم تو ہوں کہ تم مجھے رات دن دیکھ سکو.."وہ مسکرا دیا۔

دیکھ ہی نالوں تمھیں۔"زارا نے آنکھیں گمائی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بس تھوڑی دیر صبر کرو میں نے بات کی ہے سب سے ہمارے شادی کی۔"اسنے کہتے ساتھ

گاڑی کی سفیڈ بڑادی۔

"اللہ فیصل تمھیں شرم نہیں آتی خود اپنی شادی کی بات کرتے ہوئے۔"زارا نے اسے گھورا۔

"اپنی نہیں ہماری میرے ساتھ تمہاری بھی شادی ہو گی بیوقوف۔"

www.novelsclubb.com

"میں کوئی شادی نہیں کر رہی تم سے جب تک میری پڑھائی مکمل نہیں ہو جاتی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا کرو گی اتنا پڑھ کر میں اتنا پڑھا ہوں تمہارے لیے۔"فیصل نے شرارت سے کہا۔

"اللہ فیصل جھوٹ کم بولو(کانوں کو ہاتھ لگایا جیسے توبہ کر رہی ہو) تم نے اپنا بزنس اسٹار کرنے کہ لیے پڑھائی کی تھی"ہاتھ ہلا ہلا کر اسے یقین دلایا کہ اس نے اس کہ لیے نہیں کی تھی پڑھائی۔

فیصل اسکہ انداز پر کل کر مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"شادی کہ بعد کر لینا پڑھائی میں روکوں گا نہیں۔"موڑ کاٹتے ہوئے اسنے حل بتایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

افف فیصل افف تم ایک نمبر کے مطمئن ڈھیٹ ہو۔"

"تعریف کا شکریہ۔" بتیسی دکھا کر اسنے گاڑی فل سفیڈ میں آگے بڑادی۔

"فیصل۔" دانت پیس کر پکارا گیا۔

www.novelsclubb.com

ہاہاہا اب یہ سواری اپنی منزل پر ہی رکھے گی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات تم اپنا سامان پیک کر لو جب تک پھپھو اور انکل نہیں آجاتے تم ہمارے ساتھ رہو گی۔"

شہیر اور انشہ کو چھوڑنے کہ بعد اب وہ حیات کہ گھر کہ سامنے کھڑے تھے۔

کیوں... نہیں میرا مطلب ہے میں ٹھیک ہوں یہی۔"

میں تم سے پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں۔" حائل نے جیسے بات ہی ختم کر ڈالی۔

www.novelsclubb.com

چلو حیات میں تمہاری مدد کرتا ہوں کل ہم دونوں میچنگ پہنے گے۔" سائل پر جوش سا گاڑی

سے اتر کر سیدھا گھر کہ اندر گھسا حیات بھی اسکہ پیچھے چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حائل وہیں ڈرائیونگ سیٹ پر آنکھیں موند گیا۔

••••••••••••

www.novelsclubb.com

عظیم حالم اپنے آفس کی چیئر پر سر ٹکائے گہری سوچ میں گم تھے جب ان کہ آفس کا دروازہ ناک ہوا بغیر اجازت ملے ایک خوش شکل نوجوان اندر داخل ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

احمد کو سامنے دیکھ کر انکی آنکھیں چمک اٹھی۔

ارے احمد آؤ آؤ کہاں غائب ہو آج کل چکر ہی نہیں لگاتے۔" کھڑے ہو کر احمد سے ہاتھ ملایا اور سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

اب تو ملاقات ہوتی رہی گی۔" عظیم حالم خوشی سے مسکرائے

www.novelsclubb.com

تو کیا میں ہاں سمجھوں کہ تم نے ہماری آفر قبول کر لی۔" اپنی چیئر پر ٹیک لگا کر انہیں۔نے پوچھا

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ تو جانتے ہیں عظیم صاحب احمد صرف پیسوں کہ لیے کام کرتا ہے.... جہاں پیسہ وہاں احمد..."

مجھے تمہاری صاف گوئی بہت پسند آئی۔"احمد ہلکا سا مسکرایا..

www.novelsclubb.com

احمد تم نے ہماری پیشخش قبول کر کہ ہمیں بہت خوش کیا ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جی جانتا ہوں۔" احمد نے سر اثبات میں ہلایا جیسے جانتا ہوں ان سے اسے اسی جزبات کی توقع تھی۔

ہم نے سنا ہے تم کام کہ ساتھ ساتھ مشورے بھی بہت اچھے دیتے ہو۔" عظیم حالم تھوڑا آگے کو جھکے۔

www.novelsclubb.com

کوئی شک ہے آپ کو اس بات میں۔" دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے ابرو اٹھا کر پوچھا۔

ہاں۔" انہوں نے پرسے چیئر پر ٹیگ لگا کر احمد کو دیکھا جس کہ تاثرات بلکل ہی نارمل تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کبھی مشورے کی ضرورت ہوئی تو پوچھ لیجیئے گا شق دور ہو جائے گا آپ کا۔"

"کبھی کیوں ابھی کیوں نہیں۔۔؟؟"احمد مسکرایا۔

کسی کو کسی کام کہ لیے راضی کیسے کیا جا سکتا..؟؟"

www.novelsclubb.com

"وہ کسی کون ہے....میں نہیں پوچھونگا لیکں کیا وہ آپ سے نفرت کرتا ہے۔۔؟؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عظیم حالم لمحے بر کو ٹھہرے۔

"ہاں.."

"کتنی نفرت کرتا ہے..؟؟"

www.novelsclubb.com

"اتنی کہ دوبارہ میری شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا۔" یوسف سے ہوئی پچھلی ملاقات یاد کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ سے ملنے آتا ہے..؟؟" وہ سفاک لہجے میں ان سے سوال کر رہا تھا۔

"ہاں.."

"وجہ..؟؟" عظیم حالم کو جیسے اب سمجھ آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

عظیم حالم کو لمحے کہ ہزارویں حصے میں چونکے پر بات سمجھ کر مسکرائے۔

"ایک چیز جسے وہ بہت اہمیت دیتا ہے میرے پاس ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جب آپ اسے اس چیز کہ بدلے خود سے ملنے پر راضی کر سکتے ہیں تو کسی بھی چیز پر راضی کر سکتے ہیں۔" احمد مسکرایا اور اٹھ کھڑا ہوا مصافحہ کہ لیے ہاتھ آگے بڑھایا۔

امید ہے آپکا شق دور ہو گیا ہو گا۔" عظیم حالم نے مصافحہ کرتے ہوئے گردن ہاں میں ہلائی۔

www.novelsclubb.com

"بہت ذہین ہو تم۔" سر کہ خم سے تعریف وصول کرتے وہ اس کمرے سے نکل گیا۔

حالم انڈسٹری کا نیا مینیجر احمد۔۔پسند آئے تم مجھے۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

••••••••••••

www.novelsclubb.com

ہوررر مووی دیکھو گی..؟؟؟" دھپ کر کہ حیات کہ پاس صوفے پر بیٹھ کر سائل نے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوور دیکھ پاؤ گے..؟؟؟" حیات نے جیسے یقین دلایا وہ تو دیکھ لے گی کیا وہ دیکھ پائے گا۔

"بچہ بچہ جانتا ہے کہ ہوور موو سے حیات شاہ کی جان جاتی ہے۔" حیات نے برا سا منہ بنا کر اسے دیکھا۔

"تم پہلی انسان ہو جو اپنی بہرادری کہ لوگوں سے ڈرتی ہو۔" منائل اپنی چمچماتی ہیل کہ ساتھ ٹک ٹک کرتی ہاتھ میں ایک گلاس جوس لیے ان کہ سائیڈ پر سنگل صوفے پر بیٹھ گئی۔

"جب برادری کہ لوگ تم جیسے ہو تو ڈر نہ تو بنتا ہے." حیات نے مزے سے اس کا جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں بھی حیات کی بات سے بلکل اتفاق کرتا ہوں۔" منائل کچھ کرارا سا جواب سوچ رہی تھی کہ سائل کی بات پر اسکا منہ کل گیا۔

"تماری غلطی نہیں اچھی سنگت میں رہو گے تو اچھی باتیں سیکھو گے یوں ہیرے گیروں کہ ساتھ رہو گے تو یہی حال ہو گا۔" پوری بات سائل کو دیکھ کر جب کہ ہیرے گیروں پر حیات کی طرف دیکھ کر طنزیہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سائل چلو مناہل باجی کو پہلا کلمہ سناؤ.." سائل کو تو جیسے پوری زندگی بس اس ایک موقع کا انتظار تھا فوراً گلا کنکار کر شروع ہو گیا۔

"لاالہ الااللہ..."

"جسٹ شٹ اپ..... تم دونوں خود کو سمجھتے کیا ہو۔"

www.novelsclubb.com

"میں خود کو سائل کی بہن سمجھتی ہوں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور میں خود کو حیات کا بھائی۔" دونوں نے اپنی پوری بتیسی کی نمائش کی مناہل کا دل کیا انکی بتیسی تھوڑ ڈالے اگر پوری نا سہی کم از کم آگے کی دونوں دانت تھوز ہی دے۔

"ایک قاتل کو صرف تم ہی اپنی بہن بنا سکتے ہو۔"

مناہل نے نخوت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

حیات اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی شعلہ برساتی نگاہوں سے منائل کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"قاتل کا ٹیگ تو ویسے ہی لگ چکا ہے ایک اور قتل ہی سہی۔" وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی منائل کی جانب بڑی۔

مناہل نے بے اختیار دو قدم پیچھے لیے۔

"وہ....وہ....میری ضروری کال آنے والی ہے تم دونوں سے بادمیں نپٹتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"شیور ہم دونوں تمہیں یہی ملیں گے جب چاہے آجانا۔" منائل بنا پیچھے مڑے سیڑھیاں چڑھ کر اپنے روم کی جانب گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات تم ٹھیک ہو۔" سائل اسکی چہرے پر اداسی کہ سائے بقوبی دیکھ سکتا تھا۔

"سائل تم نے میرا یقیں کیوں کیا...؟؟" حیات نے تھکے لہجے میں پوچھا۔

"میرے پاس یقیں کرنے کہ لیے یہ جواز ہی خافی ہے کہ تم میری بہن ہو۔" سائل نے ہولے سے اس کا سر تھپکا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہاں تو پیار بانٹا جا رہا ہے ہمیں یہ پیار کب نصیب ہو گا۔" حائل دونوں کو دیکھتا صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ارے یہ بھی کوئی بولنے والی بات ہے۔" سائل حیات کو چھوڑ کر سیدھا جا کر حائل کے گلے لگا

۔

www.novelsclubb.com

"پرے ہٹو میں ابھی فریش ہو کر آیا ہوں." سائل نے اپنی گرفت مزید سخت کر لی۔

"اپنی محبوبہ سمجھ رہے ہو کیا۔" سائل لمحے کے ہزارویں حصے میں اس سے دور آٹا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پل بھر میں اس کا چہرا گلابی ہو گیا۔

جسے دیکھ کر حائل اور حیات دونوں کا قہقہہ گونجا۔

"ہمارا شرمیلہ بھائی۔" حیات اسکی دونوں گال کھینچ کر اپنی روم میں چلی گئی۔

"پہلا لڑکا دیکھا ہے جو اتنا شرماتا ہے.."

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایسا تو کسی بھی کتاب میں نہیں لکھا کہ لڑکے شرماتے نہیں۔۔" سرخ رنگت خفا خفا سا چہرہ

حائل ایک بار پر مسکرا دیا۔

"نہیں نہیں کسی کتاب میں نہیں لکھا تجھے جتنا شرمانہ ہے شرما لے۔" اسکہ کندھے کو تپتپا کر

حائل بھی اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے روم کی جانب چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

روم کہ اندر منائل کو غصہ سے چکر کاٹتے دیکھ کر حائل نے آرام سے روم کا دروازہ بند کیا اور

اسکی سامنے کھڑا ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھائی آپ اسے کیوں لائے ہیں۔۔"مناہل نے روہانسی ہو کر کہا۔

"کیوں کیا مطلب مناہل یہ اس کہ ماموں کا گھر ہے۔"

"بھائی مجھے وہ نہیں پسند آپ اسے یہاں سے لہ جائیں۔"

www.novelsclubb.com

"تم اسے ایک دن برداشت نہیں کر سکتی پوری زندگی کیسے کرو گی۔"ایک سرد سانس ہوا کہ سپرد کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مطلب..؟؟؟"

"کچھ نہیں کچھ دنوں تک حیات ہمارے ساتھ رہے گی اور تم اچھے سے پیش آؤ گی اس کہ ساتھ منائل۔"

"لیکن بھائی..."

www.novelsclubb.com

"لیکن ویکن کچھ نہیں منائل میں بہت تک گیا ہوں اگر کوئی اور بات نہیں تو میں سو جاؤں؟"

پیار سے منائل کہ بال سہلاتے آخر میں اجازت طلب کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مناہل بھی خاموشی سے وہاں سے نکل گئی۔

بھائیییییی۔۔۔!!!!"شہیر ہاتھ میں ٹیبلیٹ پکڑے بھاگتا ہوا سیڑھیوں کی طرف آیا۔

اوپر سے جانک کر دیکھا لاؤنج میں یوسف وہ نظر نہیں آیا، تو یقیناً اپنے کمرے ہو گا وہ بھاگتا ہوا

سیدھا اسکہ کمرے کی جانب بھاگا۔

"بھائیی....."

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شھیر جو فل سفید میں اسکہ کمرے کہ ہی جانب دوڑ رہا تھا اچانک دروازہ کلنے پر دھپ کر کہ زمیں بوس ہو گیا۔

ٹیبلیٹ اب بھی ہاتھ میں موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

یوسف مسکراہٹ دباتا اسے اٹنے میں مدد کرنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شھیر کیا ہوا....پر سے گر گیا....اللہ نے آنکھیں کس لیے دی ہیں بیٹا ان سے زمیں میں دیکھ کر چلا کرو۔"ٹیبلیٹ سے بوڑھی خاتوں کی آواز آئی۔یوسف نے شھیر کا بازو چھوڑ کر اس کہ ہاتھ سے ٹیبلیٹ لیا۔

شھیر ایک بار پر اوندھے میں گر افرش پر جا گرا۔

www.novelsclubb.com

"اب دادی کو کون بتائے میں زمیں کو کتنا دیکھ رہا ہوں۔"ناچار وہ خود ہی اٹھ گیا کیوں کہ سامنے والے کو تو اسکی کوئی فکر تھی ہی نہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوسف دیکھ تو سہی اسے چھوٹ تو نہیں آئی۔" دادی نے پریشانی سے کہا۔

"دادی کچھ نہیں ہوتا اسے...." قریب آتے شہیر کہ گلے میں اپنا بازو ڈالے دادی کو دکھایا۔

"بڑی ڈھیٹ ہڈی ہے اسے کچھ نہیں ہوتا دادی..... ویسے بھی آپ نے نہیں سنا مرد کو درد نہیں ہوتا۔" شہیر نے اسکا بازو اپنے گردن سے نکال کر اسے گھورا۔

www.novelsclubb.com

"وہ مرد الگ فیکٹری کہ بنے ہوں گے مجھے درد ہوتا ہے..... پتا نہیں کس بے وقوف نے کہا تھا مرد کو درد نہیں ہوتا مرد نا ہوا لوہا ہو گیا۔" شہیر نے جل کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''دادی دادا کہاں ہیں..؟؟'' بات کرتے کرتے اچانک اسے دادا کا خیال آ گیا۔

''وہ کھانا بنا رہے ہیں۔''

واااامیری حسینہ صحیح آپ نے قابو کر رکھا ہے انہیں اس عمر میں بھی آپ کہ آگے پیچھے گھومتے ہیں۔''شہیر نے شرارت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جب دادی ایسی ہوں آگے پیچھے گھومنا تو بنتا ہے۔" یوسف نے دادی کو دیکھا جو پورے دل سے مسکرائی تھی۔

"صحیح تو کہہ رہا ہے یوسف جب دادی ایسی ہوں تو آگے پیچھے گھومنا تو بنتا ہے۔" شمشیر حالم کے آواز گونجی پر انکا چہرا سکرین پر نمودار ہوا۔

www.novelsclubb.com

وہ سیدھا اپنی بیگم کہ باجو میں بیٹھ گئے۔

"دادا یہ اب کچھ زیادہ ہو رہا ہے دور ہو کر بیٹھیں۔" شہیر نے جل کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"برخوردار دادی ہیں تماری ہماری بیگم ہیں۔"اپنا بازو ان کہ شانو پر رک کر یقیں دلایا۔

"ہاں تو دادی ہیں ہماری۔"انہیں کہ انداز میں یوسف کی شانوں کہ گرد اپنا بازو رکھا۔

یوسف نے اسکہ سر پر چبت لگا کر اس کا ہاتھ اپنے شانوں سے اٹھایا۔

کیسے ہیں آپ دادا..؟؟"۔یوسف نے ان سے ان کا حال پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم میں سے کوئی کام کی بات نہیں کرے گا۔" وہ دونوں جو کام کہ سلسلہ میں بات کرنا چاہ رہے تھے مسکرا کر دادی کو دیکھنے لگے۔

"بلکل صحیح کہا دادی نے.....اب میری شادی کی باتیں کرینگے۔"

"پہلے شلوار میں پورا تو آجا پر تیری شادی کی بات کرینگے۔" دادی کی بات پر شہیر کا منہ کل گیا مطلب وہ چھے فٹ کا مرد ابھی تک شلوار میں پورا نہیں آیا تھا....

"جو شلوار میں پورا آیا ہے اسکی کونسی کرائی ہے۔" خفا خفا سا کہ کر یوسف کی جانب اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہاں اسے تو شلوار میں پورا آئے کافی حرصہ ہو گیا بیگم اس کہ بارے میں کچھ سوچھیں۔''شمشیر حالم نے بھی اپنی بیگم کا دھیان یوسف کی جانب کیا جو شلوار میں اوو سوری سوری مطلب جسکی عمر ہو رہی تھی شادی کرنے کی۔

''لو جی میں تو کب سے کہ رہی ہوں شادی کر لے لیکن یہ مانے تو نہ اسکی بھی غلطی نہیں آپ نے کم عمری میں ساری زمہداری اسکہ اوپر جو ڈالدی اپنی شادی کا سوچنے کا موقع ہی نہیں ملا ہو گا ''۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بلکل صحیح کہ رہی ہیں آپ دادی دادا کی وجہ سے ہی ایسا ہوا ہے۔"یوسف نے سنجیدگی سے کہا لیکن پر بھی اسکا گال میں پڑنے والا گھڑا اپنی جھلک دکھا رہا تھا۔

اور اب دادی کی توفوں کا رک شمشیر حالم کی جانب تھا جسے دونوں پوتے بڑے مزے سے دیکھ رہے تھے جسے کوئی موووی چل رہی ہو۔

www.novelsclubb.com

"اللہ تم نے چوری کی۔۔؟؟؟"ابتسام کی صدمہ بری آواز نکلی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمھیں پتا ہے چوری کی کیا سزا ہوتی ہے..؟؟؟" اپنے سامنے سر جھکائے وہ بلو پر برس رہا تھا جو کسائی کی دکھاں سے گوشت کا ٹکڑا لے کر بھاگ گیا تھا۔

"اسلام میں ہے کہ ان کہ ہاتھ کاٹ دیے جائیں لیکن تمھارے تو چار پیر ہیں۔۔" بلو نے زبان نکال کر دم ہلائی جیسے یقین دلانا چاہ رہا ہو کہ واقعی اسکی چار پیر ہیں۔

www.novelsclubb.com

"مل گیا بلو....؟؟؟" ابتسام کہ قریب ہی اسکہ دوست نو سانس بحال کرتے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں مل گیا۔" تلال نے سکوں کی سانس خارج کی کب سے اسے ڈھونڈنے میں وہ ہلکان ہو رہے تھے۔

"تم اسے لے جاؤ میں چھٹی میں آخر لے جاؤنگا اسے اب تک تو آپی کا غصہ ٹھنڈا ہو چکا ہو گا۔"

"یار پہلے تو اس کا نام تبدیل کر کیسا زنانہ نام ہے بلو گھر میں سب ہنستے ہیں کہ یہ لڑکا ہے نام زمانوں والا کیوں۔" تلال کی بات پر بلو زور زور سے بھونکنا شروع ہو گیا کیونکہ اسے بلو ہی پسند تھا جو اسکہ مالک نے اسے دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھا بلو کو بھی بلو پسند ہے جب دلھا دلھن راضی تو کیا کرے گا کاضی۔"اس نے جیسے بلو کہ دل کی بات کہی تھی وہ ایک دم خانش ہو گیا۔

"اتنا کوئی گھٹیا موہاورا استعمال کیا ہے نا تو نے توبہ۔" تلال نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"ویسے میرے ایک دوست کہ بھائی نے بھی ایسے توبہ کیا تھا پر اللہ کو وہ پیارا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"ابتسا ننسکراہٹ دباتے سنجیدگی سے گویا ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ذلیل انسان میری جگہ تم نہ ہو جانا اللہ کو پیارا۔" بلو کو گود میں اٹھائے ابتسام کو گھور کر دیکھتا وہ دھب دھب کرتا وہاں سے نکل گیا۔

"اسلام و علیکم..." ناشتے کی ٹیبل پر سب کو دیکھ کر سلام کرتی حیات کرسی کھینچ کر سائل کہ پاس ہی بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

وعلیکم سلام.." سب نے ایک آواز اس کہ سلام کا جواب دیا سوائے اسکی مامی عذرہ کہ۔

"بیٹھا کیسی ہو کل رات دیر سے آیا تھا تم سے مل نہیں پایا۔" ہیشم خان نے محبت سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''میں ٹھیک ہوں ماموں آپ کیسے ہیں؟؟''

''حیات تم کب آئی مجھے کسی نے بتایا نہیں۔''عیان سوٹڈ بوٹڈ سا آتا سیدھا حیات کی کرسی کہ پیچھے کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

''بھائی!!!!''دونوں بھائیوں کو اپنی یہ کزن بہت عزیز تھی جو کزن ہونے کی ساتھ ساتھ ان کی دودھ شریک بہن بھی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات پر جوش سی عیان کہ گلے لگی۔

"لو جی شروع ہو گیا ان کا ڈرامہ۔" عذرہ بیگم نے بول ہی دیا آخر کار جو کب سے زبان پر تالے لگائے بیٹی تھی۔

حیات انکی بات کو فل اگنور کرتی عیان کہ ساتھ بیٹھ کر ناشتا کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں جلدی ناشتہ کرو میں یونی ورسٹی چھوڑ آتا ہوں۔" حائل کہتے ساتھ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا جوس کا گلاس ایک ہی گھونٹ میں پی کر کھڑا ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان دونوں نے بھی اپنی سفید بڑادی اور اگلے پانچ منٹ میں وہ اسکہ ساتھ گاڑی میں موجود تھے۔

"حائل بھائی شادی کر لیں آپ۔۔؟؟" گاڑی چلاتے حائل نے نا سمجھی سے پیچھے بیٹھے اس عجوبے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تمھیں اچانک سے میری شادی کی فکر کیوں ہو رہی ہے۔" حائل نے ابرو اٹھا کر سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"فکر نہیں ہو رہی ہمیں بھائی۔۔۔کسی کی شادی ہو ہم بھی انجوائے کریں۔"سائل نے مسکرا کر کہا۔

"تماری انجوائمنٹ کہ لیے میں شادی کر لوں واؤ۔"موڑ کاٹتے ہوئے اسنے سائل کو داد دی۔

"ہاں تو کر لیں نا میرے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتے۔"

"نہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوئی بات نہیں انجوائے ہی تو کرنا ہے تماری کرادیتے ہیں۔" حیات شیطانی ہنسی ہستی اسکی شادی پہ آگئی۔

"گھر میں دو بڑے بیٹوں کی موجودگی تم چاہتی ہو میں شادی کرلوں تاکہ یہ ظالم سماج مجھے تانے دے دے کر مار دے۔" فل ایکٹنگ کرتے آخر میں سینے پر ایک گھونسا بھی دے مارا۔

www.novelsclubb.com

"افففف میرے بھائی ظالم سماج کا تو کام ہے کہنا تم انکی باتوں کو دل میں نالو۔" حائل نے پیچھے بیٹھے ان دو چلتے پرتے ڈراموں کو دیکھا جو بات کہاں سے شروع کر کہ اب دونوں کی ایکٹنگ پر ختم ہو رہی تھی وہ سر جھٹکتا ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا بتاؤں بہن ظالم سماج کی باتوں کو میری بیوی نے اتنا دل پے لے لیا کہ اسکا ہارٹ لیک ہو گیا ۔" حائل نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔

"بعد میں اسے کینسر بھی تو ہوا تھا۔" حیات نے اسکی بیماری میں اضافہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بکواس کر رہے ہو تم دونوں۔" حائل نے سخت لہجے میں دونوں کو ٹوکا۔

دونوں نے ہوش میں آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھے حائل کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ارے آپ نے پوری بات تو سنی ہی نہیں نا۔''سائل نے ہڑ بڑا کر کہا۔

''ہاں نہ پر بعد میں ہمیں پتا چلا کہ وہ اسکی بیوی تھی ہی نہیں وہ تو پتا نہیں کون تھی۔''حیات نے آگے بتایا حائل اسکہ اس ٹوسٹ پے آنکھیں پاڑے اسے دیکھنے لگا جو معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپا گئی۔

www.novelsclubb.com

''اور مجھے ہاسپٹل کہ باہر روتے ہوئے یاد آیا کہ میری تو شادی ہی نہیں ہوئی تھی۔''سائل نے اسے مزید آگے بتایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چپ تم دونوں ایک دم چپ۔" حائل کا تو سر چکرا گیا یہ کیسی کہانی تھی نہ سر تھا نا پیر۔

"وللہ کتنا گھٹیا لکھتے ہو تم لوگ اچھا ہوا تم دونوں رائٹر نہیں ہو ورنہ ایسے ٹوسٹ پر تم لوگوں کا تو نہیں پتا لیکن پڑنے والوں کا ہارٹ ضرور لیک ہو جاتا۔" اس نے لیک پر زیادہ زور دیا۔

www.novelsclubb.com

دونوں منہ کھولے اپنی بے عزتی سن رہے تھے اتنا اچھا تو ٹوسٹ تھا۔

واپس لینے میں آؤں گا تو کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دونوں گاڑی کی باہر کھڑے سر جھکائے اسکی نصیحت سن رہے تھے۔

ارے حائل بھائی چھٹی میں ہمیں کہیں جانا ہے آپ ان کو میرے حوالے کر دیں میں چھوڑ آؤں گا۔"شھیر سائل کہ گرد بازو پھیلائے گاڑی میں بیٹھے حائل سے کہا جو شیشے سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہ....."شھیر نے معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹھیک ہے زیادہ دیر نہیں ہونی چاہیے۔"

بلکل۔"سائل کی سر پر چبت لگاتے اس نے حیات کہ بال خراب کیے اور اندر کی جانب بڑھ گیا

۔

"حیاتیہ تتتتت!!!!!"وہ دونوں بھی اندر جانے کو موڑے کہ پیچھے سے زارا کی دل دہلاتی ہوئی آواز سنی۔

www.novelsclubb.com

رک جاؤ یار۔"ان کہ پاس پونچھ کر پھولی ہوئی سانس کہ ساتھ کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کونسے پاگل کانے سے باگ کر آرہی ہو۔۔؟؟؟"سائل نے اسکی حالت دیکھ کر کہا۔

پاگل کانے سے باگ کر آتی تو اس وقت تم میرے سامنے یوں صحیح سلامت کھڑے نہیں ہوتے

۔"تیکھے تاثرات کہ ساتھ سائل کو گھورا۔

www.novelsclubb.com

چلا تو ایسی رہی تھی کہ ناظم آباد کی سب سی بڑی پاگل کو آزادی ملی ہو(کہتے کہتے رکھا)واؤ یار

ناظم آباد کی پاگل کتنا اچھا نام ہے آج سے میں تمھیں یہی بلاؤنگا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور میں تمہیں چیچل واؤ کتنا پیارا نام ہے، ہے نا حیات" حیات اسکی بات پر مسکرا دی اسکو چیچل کا مطلب باخوبی پتا تھا۔

حیات اس نے کیا کہا ہے۔۔؟؟" اتنا تو سائل جانتا تھا اس نے بلوچی میں اسے کسی شرف سے نوازا ہے۔

www.novelsclubb.com

تماری تعریف کی ہے۔"

حیات اسے سائڈ پے کرتی آگے جانے لگی جہاں سامنے شہیر اور انشہ بھی کھڑے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

السلام و علیکم۔"سب کو اس طرف آتا دیکھ انشہ نے سلام کیا سب نے مسکرا کر اسکی سلام کا جواب دیا۔

کلاس شروع ہونے میں ابھی ٹائم جب تک کینٹین سے کچھ کھا آتے ہیں۔"شھیر نے گھڑی میں دیکھ کر کہا آج کلاس آدھے گھنٹہ بعد شروع ہونے والی تھی تو ان کہ پاس اچھا کا سہ ٹائم تھا۔

www.novelsclubb.com

شھیر ہم یونیورسٹی کہ بعد کہاں جا رہے ہیں..؟؟؟"حیات نے جوس کا سپ لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیاری...."اسکی بات پر سامنے بیٹھے سبھی کی آنکھیں چمکی سوائے انشہ کہ۔

لیاری؟؟؟"انشہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"آج چلیں گے نا تو تم دیکھ لینا۔"سائل نے اسے نرمی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"جائیں گے کیسے۔۔؟؟؟"زار اکی بات پر شھیر نے جیب سے چابی نکالی اور ہاتھوں پر گومانے لگا

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تماری گاڑی ٹھیک ہو گئی۔''اب کہ زارانے پر جوشی سے کہا۔

''ہاں کل ہو گئی تھی۔''

''چلیں کلاس کا وقت ہو گیا ہے''حیات نے کہتے ساتھ ہی سب کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

''مجھے تمہارا آئیڈیا پسند آیا لیکن۔۔۔''وہ تھوڑا سا اچکچائے۔

لیکن یہی کہ میں ابھی بہت چھوٹا ہوں ان معاملات کہ لیے۔''یوسف نے مسکراتے ہوئے ان کی بات مکمل کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپ بے فکر رہیں مسٹر اعظم ینگ ضرور ہیں لیکن بزنس میں اپنی نو عمری سے ہی کر رہا ہوں مجھے اسکی ہر اونچ نیچ کا پتا ہے سو آپ بے فکر ہو کر بات کریں۔"یوسف نے انہیں اطمینان سے جواب دیا۔

میں جانتا ہوں یوسف لیکن یہ پروجیکٹ ایک رسک ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

"بزنس کا دوسرا نام ہی رسک ہے اگر رسک نہیں لینا سیکھیں گے اعظم صاحب تو کامیاب کیسے ہوں گے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن۔۔"یوسف ان کا ڈر سمجھ سکتا تھا۔

"کوئی بات نہیں اعظم صاحب اگر آپ انویسٹ نہیں کرنا چاہتے۔"

نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا۔"انہوں نے ہڑبڑا کر وضاحت دی۔

"تو میں کیا آپکی ہاں سمجھوں..."یوسف نے گویا قسم کار کھی تھی آج ان سے ہاں کرا کر ہی رہے گا۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے گہرا سانس ہوا کہ سپرد کیا"ہاں.."۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گڈ مجھے آپ سے اسی جواب کی توقع تھی۔"

برخوردار تم لوگوں کو اپنی باتوں میں لانا بقوبی جانتے ہو۔"اعظم صاحب اس کی دادا شمشیر حالم کی جگری دوست تھے۔

بس دادا سے ہی تو یہ سب سیکھا ہے۔"یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

تم لندن میں عظیم حالم سے ملنے گئے تھے۔؟؟؟"ان کہ سوال پر وہ ٹٹکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوں۔"یوسف نے ہنکارہ بھرا۔

کیوں۔؟؟"یوسف نے انکی ضعیف آنکھوں میں دیکھا پر سر جھٹکا۔

بس یوں ہی ملنے بلایا تھا....زہن کہاں ہے آج کل دکھ نہیں رہا۔"اس نے بات بدلی وہ اپنی ذاتیات یوں ڈسکس کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

تم تو جانتے ہو ایک جگا ٹھک کر نہیں بیٹھ سکتا وہ۔"انہوں نے محبت سے چور لہجے میں اپنے پوتے کہ بارے میں بتایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حائل اپنے آفس میں بیٹھا کچھ فائلز کا معائنہ کر رہا تھا۔

سر مسٹر کوٹوال آئیں ہیں۔"اسکہ اسسٹنٹ نے اسے اطلاع دی۔

اسکی سبز آنکھوں میں دنیا جہاں کی بیزاریت آگئی۔

آنے دو۔"گہرا سانس لے کر اس نے خود کو پر سکوں کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حائل صاحب کیسے ہیں آپ..؟؟؟"

جی آپ کہ آنے سے پہلے تو بلکل ٹھیک تھا۔" حائل نے کرسی کی جانب اشارہ کیا۔

وہ بیٹھ گئے اور آنکہ ساتھ والی کرسی پر انکا بیٹا ڈیسنٹ سے ڈریسنگ کہ ساتھ آج اس کی سامنے موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

جی بتایئے کوٹوال صاحب کیا مدد کر سکتا ہوں میں آپکی..؟؟؟" حائل اچھے سے جانتا تھا وہ کس لیے آئے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ہماری زمین....“

آوو اچھا اچھا تو آپ اپنی زمیں کہ لیے آئے ہیں....“

جی..“

لیکن وہ تو جلد ہی کورٹ کی ہو جائے گی۔“ حائل نے افسوس سے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں.....وہ ڈرگھس ہمارے نہیں تھے۔" حائل نے تعجب سے انہیں دیکھا وہ اس بات پر

حیران نہیں ہوا تھا کہ ان کی زمیں سے جو ڈرگھس ملے تھے وہ انکہ نہیں تھے وہ

حیراں تو ان کہ لہجہ پے ہوا تھا۔

"جانتا ہوں کو ٹوال صاحب کہ وہ آپ کہ نہیں تھے۔"

www.novelsclubb.com

"تو پر ہماری زمین۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نکلے تو آپکی زمین سے ہی ہیں نا اور آپ جانتے ہیں یہ کسکا کیا دھرا ہے۔"اب کہ بیزاریت کہیں بھی نہیں تھی وہ پھوری سنجیدگی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"ہم نہیں جانتے۔"

ان کہ بیٹے نہ چہرا سائڈ پر کر کہ اپنے باپ کو دیکھا انہیں وہ آج پہلی دفع بہت کمزور دیکھے جن کی گردن کبھی نہیں جھکی تھی آج جھک گئی قصور کیا تھا ان کا؟؟؟ یہی کہ ان کہ زمیں سے ڈر گز برآمد ہوئے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں جانتا ہوں۔" وہ دس سالہ بچہ کہیں سے بھی دس سالہ نہیں لگ رہا تھا شاید حالات واقعی لوگوں کو بڑا ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

"حسن..... نہیں نہیں یہ نہیں جانتا۔"

میں نے کہا میں جانتا ہوں بابا۔" حائل نے مسکرا کر اس چھوٹے بچے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کوتوال صاحب آپ برا نہ مانے تو ہمیں دس منٹ کہ لیے اکیلا چھوڑ دیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوتوال صاحب نے ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھا جس نے سنجیدگی میں ہاں میں سر ہلایا تو وہ ناچار وہاں سے اٹھ گئے۔

"حسن رائٹ۔" حائل نے مسکرا کر اسکہ نام کی تصدیق کی۔

حسن نے محض اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"وہاں پر ایک قتل بھی ہوا تھا کیا تم اس بارے میں بھی جانتے ہو۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حسن کی آنکھوں میں بے اختیار وہ منظر لہرایا وہ خون سے لت پت وجود اس کہ زخموں پر ڈر گھس چڑ کتے ہوئے وہ لوگ.... وجود تڑپ رہا تھا۔

حسن کی ہتھیلیاں بھیگنے لگیں حائل نے بگور اس کہ تاثرات دیکھے اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی حائل نے افسوس سے اسے دیکھا وہ چاہے خود کو جتنا بھی مضبوط دکھاتا تھا تو وہ دس سال کا بچہ ہی۔

www.novelsclubb.com

حائل اپنی جگہ سے اٹھا اور اسکی چیئر کہ پاس آخر ایک گھٹنے کہ بل بیٹھ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ریلیکس حسن کچھ نہیں ہوا میں ہوں تمہارے ساتھ کچھ نہیں ہونے دونگا تمھیں۔" اسکی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے اسنے دباؤ دیا۔

"وہ.... وہ مار ڈالیں گے وہ سب کو مار ڈالیں گے۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

حائل نے اسکی ہتھیلیاں چھوڑ کہ اسے اپنے احصار میں لیا۔

www.novelsclubb.com

"ہششش کچھ نہیں ہوا کوئی نہیں مارے گا ہمارا حسن بہت مضبوط ہے ایسے روتے نہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم کونسی کلاس میں پڑتے ہو؟؟؟" حائل نے اسے ایسے ہی بیٹھے دیکھا تو خود ہی ٹیشو سے اسکہ آنسو پہنچنے لگا۔

"فائیو..."

تمہاری ایج میں میں نویں جماعت میں تھا۔" گردن اکڑا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

حسن نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آج مجھے یقین ہو گیا۔"

"کس بات پر...." حائل نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا۔

"یہی کہ وکیلوں کی آدھی سے زیادہ باتیں جھوٹی ہوتی ہیں..." حائل اسکی بات پر گہرا مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

۔"تو میرا جھوٹ پکڑا گیا

جھوٹ کہاں آپ کو تو جھوٹ بولنا بھی صحیح سے نہیں آتا"حسن اب رونا دھونا بھول کر اسے دیکھ رہا تھا۔

حائل اسکی بات پر ہنس دیا اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ دس سال میں نویں جماعت میں کوئی جن کا بچہ ہی ہو سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

شکریہ میرا دیاں بٹانے کہ لیے۔"اب کہ حائل حیران ہو گیا وہ بچہ واقعی بہت تیز تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حائل نے ایک نظر گڑی پر ڈالی "چلیں ہمارے دس منٹ پھورے ہو گئے اور حائل خان وقت کا بڑا پابند ہے۔" حائل نے کہتے ساتھ اسے ایک جھٹکے میں کرسی سے اٹھایا۔

میں تیار ہوں آپ کا کیس لڑنے کہ لیے۔"

کوٹوال صاحب نے تعجب سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

ایسے نا دیکھیں کوٹوال صاحب جانتا ہوں بڑا حسین ہوں۔" حائل کی بات پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاہاہا یہ بات تو آپ نے خوب کہی ہے حائل صاحب۔"انہوں نے بھی اس سبز آنکھوں والے شہزادے کی بات کی تصدیق کی۔

"آو وبڈھی کہ منہ کی دھی)۔"سامنے کھڑے بچے نے کہا باقی سارے بچے ہنس پڑے۔

www.novelsclubb.com

"ابھے نواز شریف کی بناد ھلی ہوئی ٹوپی۔"اب کہ سب نے بھرپور قہقہہ لگایا۔

تو چھپ کرو مریم نواز کا پھٹا ہوا دھپٹا۔"سامنے والے نے بھی کرارا سا جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابھے ہوئے چھپ کر علامہ اقبال کی ٹوٹھی ہوئی قلم۔"اب کہ سب بچوں کہ قہقہہ عروج پر تھے۔

زارااور حیات آگے سے کسی جواب کاانتظار کر رہے تھے کہ انکی گاڑی آگے بڑی دونوں نے برا سامنہ بنا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔ شہیر نے گاڑی کچھ دیر پیٹرول ڈلوانے کہ لیے روکی تھی جہاں پر کچھ بچے کھڑے ایک دوسرے کا ہانک لگا رہے تھے ہانک لگاتے پر سب ہنستے پر

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آگے سے کوئی لگاتا پر سب کلکلانے لگتے۔زارا اور حیات بڑے مزے سے ساری کاروائی دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ لوگ بلوچی میں بات کر رہے تھے جو ان دونوں کہ علاوہ کسی کو بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

زارا کیا بات ہے کیسے کیسے بچے ہیں یار۔"حیات نے زارا سے کہا۔

www.novelsclubb.com

ہاہاہا یے ان بچوں کہ کھیل ہیں۔"انکی گاڑی اب لیاری کہ حدود میں داخل ہو گئی۔

شہیر نے گاڑی ایک کھلے میدان میں پارک کی جہاں سے تھوڑی دوری پر ایک بڑا گراؤنڈ تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔" انشہ نے سوال کیا جس پر سب نے شھیر کی جانب دیکھا۔

"میچ دیکھنے۔" سب گاڑی سے اتر گئے۔

"کرکٹ...؟؟" سائل نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں فٹبال..." شھیر نے گاڑی کی ڈکی سے اپنا سامان نکالا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیاااا!!! فٹبال..."زارا کی آنکھیں چمکی وہ فٹبال کی دیوانی تھی۔

"تم بھی کھیل رہے ہو...؟؟؟"

"ہوں.."شہیر نے سائل کی بات پر صرف انکارہ بھرا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کب سے فٹبال میں انٹرسٹ آنے لگا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کافی عرصے سے کھیل رہا ہوں۔" دونوں چلتے ہوئے بات کر رہے تھے باقی تینوں چاروں طرف اسٹیڈیم کو دیکھ رہے تھے بڑے بڑے سپیکرز لگے ہوئے تھے، میدان میں پہلے سے ہی کچھ عوام موجود تھی اور کچھ آ رہی تھی۔

"شھیر آ گئے تم.." سامنے سے ایک نوجوان فٹبال کہ لباس میں موجود شھیر کہ پاس آیا وہ یقیناً کھلاڑیوں میں سے ہی ایک تھا۔

www.novelsclubb.com

"صلاح کیسے ہو۔" شھیر نے اس سے ہاتھ ملا کر کندھا مس کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صلاح شھیر ہی کی عمر کا سانولے رنگ اور گنگرالے بالوں والا کش شکل نوجوان تھا جو آج میچ میں شھیر کہ خلاف کھیلنے والا تھا۔

''ہم کیسے ہو آج کہ میچ کہ لیے ہارنے کو تیار ہو۔''اب کہ شھیر نے ذرہ شرارت سے کہا۔

''خواب دیکھنا چھوڑ دو شھیر ہم بچپن سے کھیل رہے ہیں بس قسمت خراب ہے ورنہ تم بھی جانتے ہو ہم انٹر نیشنل لیول تک کھیلنے کہ لیے بھی تیار ہیں۔''

اب کہ دونوں بلوچی میں بات کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سائل زار احیات انشہ سب منہ کھولے اسے فر فر بلوچی بولتا دیکھ رہے تھے۔

"تمہیں بلوچی آتی ہے۔" سائل کی صدمہ بری آواز نکلی۔

اب کہ شھیر کہ ساتھ ساتھ صلاح بھی انکی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ہاں...."

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمیں بتایا کیوں نہیں..."

"تم لوگوں نے پوچھا ہی نہیں۔" پوری بتیسی دکھا کر جواب دیا۔

"صلح میچ سٹارٹ ہونے والا ہے چلو۔"

www.novelsclubb.com

"آرہا ہوں۔" صلح نے شھیر کا کندھا تپتپایا اور خود جو اسے بلانے آیا تھا اسے چلنے کا اشارہ دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حود بغور انشہ کو دیکھ رہا تھا"چلو حود مجھے بلانے آئے تھے یہاں رکنے نہیں۔"ایک نظر انشہ پر ڈالے وہ صلح کے پیچے چلدیا۔

"تم لوگ وہاں بیٹھو میں بھی اپنی ٹیم کہ پاس جارہا ہوں۔"سائل نے انہیں پاس میں ہی سیڑیوں کی طرح پوری گراؤنڈ میں پہلے سیٹس کی جانب اشارہ دیا۔

www.novelsclubb.com

اب کہ شام کا وقت قریب تھا تو ہر طرف سائلا تھا بلی بلی سی چاؤں ٹھنڈی ہوائیں حیات کو بہت اچھا لگ رہا تھا اور میچ کہ لیے آئے ہوئے افراد بھی بہت کم تھے یا یوں کہاں جائے کہ صرف گنی چونی لڑکیاں تھی ان کی سائڈ پے بلکہ دوسری جانب لڑکی اور بھوڑوں کا کافی ہجوم تھا لڑکیاں اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سائڈ بٹھائی گئی تھی جہاں سے بمشکل ہی کوئی انہیں دیکھ پاتا جبکہ وہ ساری منظر آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔

"ہمیں اتنا دور کیوں بٹھایا ہے؟؟؟ آگے اتنی سیٹس خالی ہیں۔" انشہ نے معصومیت سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"تاکہ ہم مردوں کی نظر میں نہ آئے۔" زارا کہ جواب پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ بلوچوں کا علاقہ ہے...؟؟؟"آس پاس دیکھتے اس نے اندازہ لگایا۔زارا نے اثبات میں سر ہلایا

۔

"اششش اب کوئی کچھ نہیں بولے گا گیم سٹارٹ ہونے والا ہے۔"

"تمہیں فٹبال میں اتنا انٹرسٹ کیوں ہے مطلب مین نے جتنی لڑکیاں دیکھی ہیں ان میں تو کسی کو نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"گھر میں سب ہی لوگ شوق سے دیکھتے تھے شروع میں تو مجھے بوریت ہوتی تھی لیکن اب تو جان بستی ہے میری فٹبال میں اور یہاں پر جتنے بھی کہلاڑی ہیں آدھے سے زیادہ بلوچ ہیں۔"

انشہ نے ایک نظر سب کہلاڑیوں پر ڈالی جن میں زیادہ تر سبز رنگ کہ اور گنگرالے بالوں والے تھے۔

"اب کوئی کچھ نہیں بولے گا۔" زارا نے ان دونوں سے کہا۔

www.novelsclubb.com

گیم شروع ہو چکا تھا چاروں طرف صلاح کہ نام کی پکار تھی اور کچھ جملے بلوچی میں کہے جا رہے تھے شاید انکہ سپورٹ کہ لیے اب کہ حیات اور انشہ بھی بڑے انحاق کہ ساتھ میچ دیکھنے میں محو تھے اب کہ بال شھیر کہ پاؤں کی پاس تھی جسے وہ گھسیٹتا ہوا گول کی جانب لے جا رہا تھا لیکن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فل سفیڈ میں آتے صلاح نے بجلی کی سے رفتار سے اس سے بال لے کر ایک زوردار کک ماری گول کیفر نے برفور کوشش کی کہ وہ اسے روکھے لیکن افسوس اب کہ صلاح کی ٹیم کی خوشی سے اوٹنگ شروع ہوگئی تھی شھیر شکستہ سا اپنے ٹیم کی جانب کچھ ڈسکس کر رہا تھا پورے پندرہ منٹ میں صلاح کی ٹیم کا ایک سکور ہوا تھا واقعی فٹبال جتنا آسان دکھتا تھا اتنا بلکل بھی نہیں تھا۔اس میں بندے کو چوکنا رہنا ہوتا ہے اپنی پوری اینرجی لگانی ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"کتنا اچھا کھلتا ہے یہ۔"حیات نے تعریف کی۔

"ہاں واقعی۔"انشہ نے بھی اسکی تصدیق کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اچھا تو کھیلے گا ایسے ہی اسے پاکستان کا رونالڈو نہیں کہتے جب سے چلنا سیکھا ہے اسنے تب سے کھیل رہا ہے، میں نے تو آج اسے کھیلتا ہوا بھی دیکھ لیا گھر میں سب اسکہ بارے میں بات کرتے تھے لیکن کبھی دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔''زارا نے خوشی سے کہا۔

''اچھا کھیلا ہے تم نے آج...'' پانی کی بوتل شہیر کی جانب کرتے ہوئے اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

''طنز کر رہے ہو..؟؟''بوتل تھامتے ہوئے اس نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں پتا ہے نہایت ہی شریف بندھا ہوں ان سب چیزوں سے دور رہتا ہوں۔" صلاح نے مسکرا کر بتایا۔

"ہاں کتنے شریف ہو جانتا ہوں۔" شہیر نے آنکھیں گھمائیں۔

"ہار نے کہ لیے اب تیار ہو..؟؟؟" صلاح نے آگ لگانے والا سوال کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی بھی ایک گھنٹا باقی ہے دیکھتے ہیں کون کسے ہراتا ہے۔" شہیر نے بات ہوا میں اڑائی یہ تو وہ جانتا تھا صلاح اور اسکی ٹیم کو ہرانے مشکل تھا پر نا ممکن نہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''یوسف بھائی نہیں آئے..؟؟؟''

''ان کی شاید ضروری میٹنگ تھی شاید راستے میں ہوں یا شاید میچ ختم ہونے کہ بعد پہنچے۔''

شھیر نے کندھے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

میچ پر سے شروع ہو گیا اب کہ پھرتی سے شھیر کہ ساتھی نے بول چینی صلاح اپنی پوزیشن پر کھڑا تھا سب کی حرکات کو نوٹ کر رہا تھا اس کہ ٹیم میٹ نے اس سے بال لی اور سیدھا اپنے دوسرے ساتھی کو پاس کیا وہ بال لیتا اپنے آگے پیچھے شھیر کہ ساتھیوں کو چھوڑ تھا ایک مقام پر پہنچ کر اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے بال پاس کرنے کہ لیے جیسے ہی پاؤں اوپر کیا تو کسی نے بڑی پرتی سے اس کہ پاس سے بال لے لی وہ شھیر تھا اب کہ شھیر آگے باگتا تو کبھی گول گول گھوم کر اپنا راستہ صاف کر رہا تھا صلاح نے اپنے ساتھی کو گول کیپر سے کچھ فاصلے پر دائیں جانب کھڑے ہونے کا اشارہ دیا اور خود دھوڑتا ہوا اپنے ساتھی کی جانب دھوڑنے لگا جو فرتی سے شھیر کہ پاس سے بال لے چکا تھا اور اب اس نے بال صلاح کو پاس کی اب کہ دوسری ٹیم کہ ساری ساتھی صلاح کہ اطراف میں موجود تھے صلاح مسکرایا جیسے جانتا ہو یہ ہونا تھا۔ وہ فٹبال آگے بڑھاتا کہ اس سے بول لینے کی خوشش میں ہلکاں دوسری ٹیم کہ میمبر اس پر ٹوٹ پڑتے۔ بال کو آگے پیچھے کرتا وہ ان کو چکما دیکھے آگے کی جانب بڑھا۔ شھیر بڑی پھرتی سے اس کہ جانب باگا صلاح نے ایک نظر اسے دیکھ کر وکٹری کا سائن بنا کر سمائل پاس کی اور پاؤں اٹھا کر پوری طاقت کہ ساتھ اپنے ٹیم میٹ کی جانب پھینکا جو چکننا سا کھڑا اسی پل کا انتظار کر رہا تھا چونکہ اس کہ اطراف میں کوئی نہیں تھا اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے پھرتی سے بال پاؤں کہ ساتھ پکڑ کر کسی کو بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر دھوڑتا سیدھا گول کیفر کہ پاس جا کر کک ماری اور یہ ہوا دوسرا گول۔

سائل لڑکوں کی سائڈ میں دھبا ہوا چلا چلا کر باقی لڑکوں کی ساتھ صلاح اور اسکی ٹیم کا نعرہ لگا رہا تھا وہ بھی صلاح کہ گیم سے اور ٹیم ورک سے کافی امپریس ہوا تھا اور فٹبال کا شوکین تو وہ ہمیشہ سے تھا۔

www.novelsclubb.com

اور یوں ہی کھیلتے کھیلتے آخر کہ بیس منٹس میں کوئی گول نہ بن سکا اور یوں صلاح اور اسکی ٹیم جیت گئی دو سکور سے اور شھیر کی ٹیم زیرو سے مات ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میچ ختم ہوتے ہی سائل حیات لوگوں کہ پاس آیا جبکہ شھیر اپنے ٹیم کہ ساتھ بیٹھا تھا۔

خود سیدھا انشہ کی طرف بڑھا اور اسکی سامنے کھڑا ہو گیا انشہ نے بگھور اسے دیکھا۔

"انشہ....."

www.novelsclubb.com

"کیا ہے...." سائل نے اسکی سامنے کھڑے ہو کر ابرو سکھیڑ کر پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ سامنے سے ہٹیے مجھے اس سے بات کرنی ہے۔"حود نے اسے ہٹنے کا اشارہ کیا جو اس کہ اور انشہ کہ درمیاں سیناتا نے کھڑا تھا۔

"میں..."

"حود بھائی....؟؟؟"انشہ نے سوال کیا سائل کہ پیچھے کھڑے حود نے ہاں میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"تم اسے جانتی ہو۔؟؟"سائل نے گردن موڑ کر اس سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی.."

"کیا اب آپ سامنے سے ہٹیں گے۔" سائل ناچار سامنے سے ہٹ گیا۔

"میرے ساتھ چلو انشہ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" انشہ جو اپنی پیچھے آنے کا اشارہ کیا وہ ان سے تھوڑی دوری پر بیٹھے بات کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"انشہ کدھر ہے۔؟؟؟" شہیر نے انشہ کو نا پا کر سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زارا نے ہاتھ کہ اشارے سے تھوڑی دور بیٹھے ان کی جانب اشارہ کیا۔

"وہ خود کہ ساتھ کیا کر رہی ہے؟"

"مجھے لگتا ہے اس کا کوئی رشتہ دار ہے۔" زارا کی بات پر شہیر نے گردن پھیر کر سکوں سے بیٹھے دونوں کو باتیں کرتا دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تم لوگوں کو نہیں لگتا ہمیں اسکی مدد کرنی چاہیے اگر وہ اسے زبردستی لے گیا۔" سائل نے سب کو ایک تیز نظر سے نوازا جو سب سکوں سے بیٹھے ہوئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کم اون سائل تمہیں کیا لگتا ہے وہ انشہ کو کچھ کرے گا اور ہم یوں ہی بیٹھیں رہیں گے۔۔

۔؟؟؟" شہیر نرمی سے کہتا حیات کہ سائڈ والی خالی جگہ پر بیٹھا۔

"لیکن...."

www.novelsclubb.com

"سائل یہاں بیٹھو۔" حیات نے اپنی دوسری طرف خالی جگہ پر اشارہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ان دونوں کو دیکھو وہ سکوں سے بیٹھے بات کر رہے ہیں کیا تمھیں انشہ ڈری ہوئی یا پریشان لگ رہی ہے؟؟؟ نہیں نہ، تو تم ٹینشن نہ لو دونوں کو بات کرنے دو شاید انشہ کی کچھ مدد ہی ہو جائے وہ اپنی ماں کہ لیے بہت فکر مند تھی شاید اس سے اسے کوئی مدد مل جائے۔" حیات نے تعمل سے اسے سمجھایا۔

"حیات وہ دیکھو صلاح یہی آ رہا ہے۔" زارا نے چیخ کر اسے بتایا۔

www.novelsclubb.com

صلاح وہاں آتا گہرا مسکرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"السلام علیکم بھابی۔۔"اس کہ یوں بھابی کہنے پر زارااور حیات نے حیرت سے اسے دیکھا جب کہ سائل انشہ لوگوں کہ طرف سے چہرا موڑے اسے تعجب سے دیکھنے لگا۔

"بھابی...؟؟؟"زارا نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا۔

"آپ فیصل بھائی کی منگیتر ہیں نہ۔"

"تمھیں کیسے پتا؟؟"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شھیر نے بتایا تو میں نے سوچا آپ کو سلام کر لوں۔"اس نے معذب سا کہہ کر چہرا موڑ کر شھیر کو دیکھا۔

"بھائی، فیصل کو آپ کیسے جانتے ہو؟؟؟"اسکہ بھائی کہنے پر سب نے اپنی مسکراہٹ دبائی زارا کی عادت تھی وہ ہر کسی کو بھائی بلاتی تھی سوائے شھیر اور سائل کہ بقول اس کہ دو پاگل کبھی اس کہ بھائی نہیں ہو سکتے۔

www.novelsclubb.com

"فیصل اور یوسف دونوں اس فٹبال ٹیم کو سپانسر کرتے ہیں اور کوشش بھی کر رہے ہیں کہ انٹرنیشنل لیول تک بھی پاکستان کی فٹبال ٹیم ہو بس اگر حکومت ساتھ دے۔"شھیر نے جوتے کہ تسمے باندھ تھے ہوئے جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بہت اچھا کھیلتے ہیں آپ..'' حیات نے کھلے دل سے تعریف کی اسکی آواز پر صلاح نے ایک پل کو نظریں اٹھا کر اسے دیکھا پر نظریں جھکا دیں۔

''واقعی یار میں تو تمہارا فین ہو گیا ہوں۔'' سائل دو قدم اس سے قریب ہوا۔

www.novelsclubb.com

''اللہ تمہیں جلد ہی ایئر کنڈیشنر میں تبدیل کر دے گا۔'' شہیر نے جل کر کہا۔

صلاح اسکہ جلے کھڑے انداز پر مسکرا کر وہاں سے چلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار جل مت تو کہے تو تیری بھی تعریف کر دوں۔"

"میری تعریف کی لیے پہلے ہی لوگ بہت زیادہ ہیں سستی تعریفیں مجھ سے ہضم نہیں ہوتی۔"

گردن اکڑا کر جواب آیا۔

www.novelsclubb.com

"انشہ رو رہی ہے...." زارا نے ان تینوں کو انکی طرف متوجہ کیا۔

تینوں اسی طرف بھاگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا کیا ہے تم نے.." سائل نے تند نظروں سے حود کو دیکھا۔

حیات زار اسید ھا انشہ کہ پاس چلی گئی جو بچوں کی طرح گھٹنوں میں منہ چھپائے رو رہی تھی۔

"حود تم نے کیا کہا ہے۔" اب کہ شہیر نے سنجید گی سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حود نے دونوں کو دیکھا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"بہنوں جیسے ہی میری تم لوگوں سے زیادہ فکر ہے مجھے اس کی۔" حود نے بھی سختی سے کہا اور انشہ کی پاس آیا۔

"میں نے تمہیں اس لیے نہیں بتایا کہ تم رو رو کر ہلکاں ہو خالہ نے آخری بار فون پر کہا تھا کہ انشہ سے کہنا اسے مظبوط بننا ہے تاکہ وہ اس دنیا میں سروائیو کر سکے۔"

"بابا نے اچھا نہیں کیا لالا..." انشہ نے بھیگی ہوئی پلکیں اٹھا کر حود کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم میرے ساتھ چلو اماں کو پتا لگے گا تم یہاں ہو تو وہ بہت خوش ہو نگی۔" انشہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"خالو کو پتا لگے گا تو وہ ابا کو بتا دیں گے۔" انشہ کہ بات پر اس نے گہرا سانس بھرا۔

www.novelsclubb.com

"انشہ کو ہمارے ساتھ جانے دیں۔" حیات نے حود کو دیکھ کر کہا جس پر بس وہ لب بھینچ گیا صحیح تو کہ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انشہ ہم سے بد گماں مت ہو تم بابا کو جانتی ہو انکی وجہ سے اتنے سالوں تک ہم خالہ سے اور تم سے رابطے میں نہیں تھے۔"

نہیں لالا ہم آپ سے بد گماں نہیں ہیں اور نہ ہی کبھی اماں تھی۔"انشہ نے مسکرانے کی کوشش کی لیکن وہ مسکرانا سکی۔

www.novelsclubb.com

"ہمیں اب چلنا چاہیے۔"زارا نے انشہ کی حالت کہ پیش نظر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انشہ تم آج رات میرے ساتھ چلو میرے گھر یقیں کرو بہت مزہ آئے گا۔" زارا نے خوشدلی سے کہا انشہ منع کرنا چاہتی تھی۔

صحیح کہہ رہی ہے زارا تمہیں چلنا چاہیے" حیات نے کہا۔

مس حیات آپ بھی ہمارے ساتھ جا رہی ہیں آج گرلز نائٹ ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

انشہ بس خاموش سی دونوں کو سن رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیوں نہ آج شھیر کی ہار کی خوشی میں ہم بھی بوائز نائٹ رکھیں۔"سائل نے شھیر کو دیکھا جو روڈ سے نظریں ہٹائے اس کو گھور رہا تھا۔

تم لوگوں کو لانا ہی نہیں چاہیے تھا۔"وہ بڑبڑایا۔

•••••••••••••••

www.novelsclubb.com

تم لوگ بیٹھو میں اماں کو بتا کر آتی ہوں۔"انشہ اور حیات دونوں صوفے پر بیٹھے گھر کا جائزہ لینے لگے۔حیات تو آتی رہتی تھی آج انشہ کا پہلی بار آئی تھی۔

ابتسام بلو کہ ساتھ آتا سیدھا ٹک کر رک گیا۔

حیات کیسی ہیں آپ۔"وہ قدم قدم چلتا سیدھا حیات کہ صوفے کہ پاس بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

کیسی لگ رہی ہوں تمھیں؟؟"حیات نے الٹا اس سے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہمیشہ کی طرح خوبصورت۔" کہتے ساتھ وہ خود مسکرانے لگا حیات بھی کلکلا کر ہنسنے لگی۔

حیات..!!!اسے دور ہٹاؤ۔" انشہ کہ چلانے پر ابتسام نے بھی اس جانب دیکھا اور پر ماتھے پر ہاتھ مارا۔

بلو اپنی تمام کیوٹنس لیے اپنی گول گول آنکھوں سے زبان نکالے انشہ کہ پاؤں کی پاس مسلسل اس کی گود میں بیٹھنے کی تگودو میں تھا۔

www.novelsclubb.com

انشہ اتنا کیوٹ تو ہے تم اس سے ڈر رہی ہو۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ کاٹے گا.."انشہ نے روہانسی ہو کر کہا۔

ارے نہیں کاٹتا یہ.."حیات نے کہتے ساتھ بلو کو اٹھا کر انشہ کی گود میں دے دیا جس سے بلو پر سکوں ہو کر اسکہ گود میں بیٹھ گیا البتہ انشہ کی چیخ ضرور نکلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"معضرت یہ تھوڑا چھچھورا ہے خوبصورت لڑکیوں سے زیادہ چپکتا ہے۔"ابتسام کہتے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور اسکی طرف بڑھا انشہ آنکھیں کو لے اس ننھے سے سفید بالوں سے بھرے کتے کو دیکھ رہی تھی وہ پیارا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انشہ نے ایک ہاتھ سے اس کی بال سہلائے ابتسام اپنی جگہ کھڑا رہا۔

"حیات اس کہ بال دیکھو کتنے سوفٹ ہیں۔"خوشی سے کہتی وہ حیات کو بتانے لگی حیات مسکرادی۔

www.novelsclubb.com

"ایسے ہی چھچھورا نہیں آپ لڑکیاں اسے سر پر چھڑا کر رکھتی ہیں۔"ابتسام آنکھیں گھماتا واپس سے اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابتسام کی بات پر اب کہ انشہ بھی کھلکھلا کر ہنسی۔

"آپ زارا کہ بھائی ہیں...؟؟؟" اسکہ آپ کہنے پر ابتسام ایک دم سیدھا ہو کر روب دار انداز میں بیٹھ گیا۔

"جی اور آپ یقیناً اس کی دوست..."

www.novelsclubb.com

"اس کا نام کیا ہے...؟؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بلو۔"اب کہ انشہ نے ناگواری سے بلو کو دیکھا۔

"دکھنے میں تو یہ لڑکا لگتا ہے۔"اس نے معصومیت سے بتایا۔

"دکھنے میں ہی نہیں محترمہ یہ لڑکا ہی ہے۔"انشہ نے ناسمجھی سے اس بچے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"بلو تو لڑکیوں کا نام ہوتا ہے، ہے نا حیات۔"معصومیت سے کہتی حیات سے پوچھا حیات نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن ہمارے بلو کا نام بلو ہے.....ہے نا بلو۔" حیات نے انشہ سے کہتے ہوئے پیار سے بلو کو دیکھا جو چلانگ لگا کر اپنے چھوٹے چھوٹے پاؤں سے حیات کہ پاس آیا حیات نے اسے اٹھا کر گود میں بیٹھا دیا۔

"السلام و علیکم بچوں.." نرم آواز پر حیات اور انشہ نے مڑ کر دیکھا زارا اپنی امی کہ ساتھ ان کی طرف آ رہی تھی اور یہ سلام بھی نائمہ بیگم نے ہی کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

بلوچی کپڑوں میں ملبوس وہ عورت انشہ کو بہت پسند آئی وہ انہیں دیکھ کر ہی بتا سکتی تھی کہ زارا پوری انکی کاپی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دونوں محدب سا کھڑی ہو گئی انہوں نے پہلے انشہ کو گھلے لگایا اس سے حال حوال پوچھنے کہ بعد اب حیات کو گلے لگا رہی تھی۔

ان کو دیکھ کر ہی حیات کہ چہرے پر انجانی سی مسکراہٹ آجاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہے میری بیٹی..؟؟آج کل آتی کیوں نہیں ہو..؟؟"انہوں نے سامنے بیٹھتے ہی حیات سے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات ان کہ اس قدر محبت پر خوش ہوئی۔

"آنٹی ٹائم ہی نہیں ملتا آج رات یہی رک رہیں ہیں نا آپ کا درد سر بننے۔" حیات نے شرارت سے کہا۔

"تم بھی کچھ کہو اس قدر خاموش کیوں ہو بچے۔" انہوں نے انشہ کو دیکھ کر کہا جو بس انہی کو دیکھے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ادھر آؤ..." انہوں نے اپنے پاس خالی جگہ کی طرف اشارہ کیا اور ساتھ میں زارا ابتسام اور حیات کو باہر جانے کا اشارہ دیا زارا انہیں پہلے ہی انشہ کی امی کا بتا چکی تھی وہ اسے تسلی دینا چاہتی تھی۔ اکیلے میں جانتی تھی سب کہ سامنے رونا ازیت ناک ہوتا ہے اور کسی سامنے اگر بندہ ایک دفاع رونے لگ جائے تو دوسری دفع وہ تھوڑا اچکچائے گا تیسری دفع وہ اچکچاہٹ بھی ختم ہو جائے گی اور پر وہ ساری زندگی روتا رہے گا لیکن جو آنسو وہ ابھی اپنے اندر اتار رہی تھی اس کا سب کہ سامنے یا اکیلے میں بس نکلنا ضروری تھا ورنہ کچھ آنسو جو آنکھوں کہ بجائے دل پر گرتے ہیں وہ دل کو مار دیتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

انشہ سیدھا ان کہ سامنے بیٹھ گئی۔ اس کا چہرہ جکا ہوا تھا وہ خود نہیں جانتی تھی انہیں دیکھ کر اسکی پلکیں کیوں بھیگ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"رولو کچھ آنسوؤں کا بے جا نادل کا بوجھ ہلکا کر دیتا ہے۔" انہوں نے انشہ کو اپنے سینے سے لگایا انشہ سہارا پا کر اب کہ بلند آواز میں رونے لگی۔

"وہ.....وہ میری وجہ سے۔" انشہ اچکیوں کہ درمیاں بمشکل بول پائی۔

www.novelsclubb.com

"ہشش ایسا نہیں بولتے موت تو برحق ہے میں یقیں سے کہ سکتی ہوں اگر وہ تمہیں وہاں سے نہ نکالتی تب بھی جو دن ان کا لکھا گیا تھا انہیں اس دن یہاں سے جانا تھا تمہاری امی بہت خوش ہو نگی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہ انہوں نے اپنی آخری لمحات میں تمہیں وہاں سے نکال دیا۔"انشہ کی پیٹھ سہلاتی وہ آہستہ آہستہ کہ رہی تھی۔

"کیاواقعی...؟؟؟"

"بلکل تماری امی بہت خوش ہو نگی اگر تم کچھ بن جاؤاپنے آپ کواتنا مضبوط کرو کہ کوئی تمہیں دوبارہ کبھی توڑ نہ سکے نا تمہارا باپ نا بھائی نا کوئی اور..."انشہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"خود کو مضبوط کیسے کرتے ہیں۔؟؟"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اللہ کو اپنا محافظ بنا کر اس پر یقین رکھ کر، اللہ کی چاہت پر راضی ہو کر۔''

''ہمیں کیسے پتا چلے گا کہ یہ اللہ کی چاہت ہے..؟؟؟''

''صبر سے۔''اب کہ وہ مسکرائی۔

''صبر۔؟؟؟''انشہ نے ناسمجھی سے پرسے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں پتا ہے جب اللہ کچھ کرتا ہے جو بندے کو ناپسند ہو تو اس وقت بندے کہ دماغ میں بہت سے خیالات آتے ہیں اس پر شیطان حاوی ہو جاتا ہے کہ میں کیوں۔۔؟؟ وہ ایسا کیوں نہیں سوچتا کہ میں ہی کیوں اللہ نے مجھے اس چیز کہ لیے کیوں چنا میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا اور جو لوگ صبر کر لیتے ہیں انہیں حقیقت پتا چل جاتی ہے کہ اللہ کی رضا میں ان کہ لیے بس نعمت ہی نعمت تھی۔"

"اللہ کی چاہت کو فراموش کرنے سے لوگوں کو کیا ڈر نہیں لگتا۔؟؟" اس بار بھی وہ نرمی سے مسکرائی۔

"ڈر نہ تو اس بات سے چاہیے کہ اللہ ہمیں فراموش نہ کر دے۔" محبت سے انشہ کا ماتھا چوما۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ اللہ کی امانت تھی دنیا میں اللہ نے لے لی یقین جانو یہ اللہ کی چاہت تھی ورنہ کیا پتا آگے ان پر کیا ظلم ہوتا۔" انشہ نے اب کہ سکوں سے اس عورت کو دیکھا کتنی گہری باتیں کرتی تھی یہ واقعی میں شاید اب اس کہ ماں پر سکوں ہو گی۔

تم انکی لیے دعا کرو اگر کبھی رونا بھی ہو تو اللہ کہ سامنے رونا.....اللہ سے بد گماں مت ہوں نا۔"

www.novelsclubb.com

شکریہ آپ کا۔" وہ مسکرا کر اٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم باہر جاؤ میں کھانے کا انتظام کرتی ہوں۔" وہی نرم لہجہ نرم مسکراہٹ۔

میں ابتسام کہ ساتھ ہر گز ایک ٹیم میں نہیں ہو نگی۔" زارا نے نفی میں گردن ہلائی۔

انشہ سیدھا ان کہ طرف گئی۔

www.novelsclubb.com

تم اور انشہ۔" ابتسام نے جیسے مسئلے کا حل پیش کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کتنی دفع کہا ہے آپی بولا کرو ہم کو تم سے بڑے ہیں۔"زارا نے اس کہ ہاتھ سے بال لے کر اسے جھڑکا۔

میں کیوں آپی بولوں صرف پانچ چھے سال ہی تو بڑھی ہیں۔"ابتسام نے بھی آنکھیں نکال کر اسے چڑیل کو دیکھا جو اسکی بہن تھی۔

www.novelsclubb.com

بس کرو تم دونوں اب ہم گیم کھیلیں۔"حیات نے جنگ عظیم شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کر دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابتسا ممم!!!!اب اگر تم نے خود کو آوٹ نہیں کیا تو یہ بول سیدھا تمھارے سر پے مارو نگی۔"

زارا نے چلا کر کہا جو پچھلے آدھے گھنٹے سے کھیل رہا تھا اور آؤٹ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

کیسے مارو گی ایسے.."حیات نے اس کہ ہاتھ بول لیکر کر زارا کہ سر پر دے مارا۔

حیات!!!اب تم بچ کر دکاؤ۔"وہ حیات کو وارننگ دیتی اس کی پیچھے بھاگنے لگی۔

www.novelsclubb.com

حیات سیدھا انشہ کہ پیچھے کھڑی ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انشہ سامنے سے ہٹو۔"

نہیں انشہ۔"انشہ کو ادھر ادھر گھماتی وہ مسلسل ہنس رہی تھی۔

"بلو مجھے یہ لوگ ایسے ہنستے ہوئے اچھے نہیں لگ رہے۔"بلو نے باؤ باؤ کیا جیسے کہ رہا ہو تو مجھے کیوں بتا رہے ہو۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں بھی تو کھیلنا تھا جاؤ ان کہ پیچھے باگو تم کیوٹ جتنے بھی ہو لیکن پیچھے بھاگتے ہوئے ڈراؤنے لگتے ہو۔" ابتسام نے مسکرا کر ان کی جانب اشارہ دیا تو بلو بلکل سفید سے بھاگتا ان کی جانب دوڑا

۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ وہ تینوں باگتی ابتسام کو سلوتیں سنا رہی تھی اور بلو مزے سے ان کہ پیچھے باگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

زارا باگتے باگتے تک کر رک گئی تو اس کہ پیچھے آتا بلو بھی رک گیا اس کہ لیے تو یہ کھیل تھا جب تک وہ بھاگتی وہ ان کہ پیچھے باگتا یا وہ اسے پکڑتے لیکن اب وہ رک گئے ہیں تو بھاگنے کا فائدہ اس کہ رکنے پر حیات اور انشہ بھی رک گئے اور وہی گھاس پر بیٹھ گئے پر تینوں گہرے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گہرے سانس لیتے زور سے ہنسنے لگے۔

انشہ بھی کھلے دل سے مسکرائی۔حیات بھی اپنی زندگی کی تلکیاں بلائے پورے دل سے ہنس رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم سب چیزیں لائے ہو؟؟"سامنے کھڑے شخص نے محدب سے ایک مبائل پاسپورٹ اور گن اس کی بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رک دیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گڈ جلد پاکستان پہنچ جاؤ نگا بس کچھ دن اور اطلاع دے دینا۔"سامنے کھڑے شخص نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔اس نے بیڈ پر لیٹے گن اٹھائی اور اس کا معائنہ کرنے لگا کہ دھڑام سے دروازہ کھولتے امجد غصے سے اسے گھورنے لگے اس نے بے اختیار گن سیدھا ان کی طرف تھانی

امجد نے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھا اور چلتا ہوا اس کی بیٹھ کہ پاس آگیا اس نے گن رک دی کمرے میں خاموشی تھی بلکل خاموشی اس خاموشی کو امجد صاحب کی دھاڑتی آواز نے تھوڑا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم اخر کرنا کیا چاہتے ہو۔" وہ پھوری قوت سے دھاڑے کہ انکی دھاڑ پر ایسا لگا کہ ماحول میں بھی ایک دم سناٹا چھا گیا لیکن سامنے بیڈ پر لیٹے شخص پر کوئی فرق نہیں پڑا۔

کیوں اپنا بی پی شوٹ کر رہے ہیں.." اس نے آرام سے کہا۔

www.novelsclubb.com

تم پاکستان نہیں جاؤ گے عمیر.." ان کا لہجہ ہتمی تھا۔

کوئی روک سکتا ہے مجھے؟؟" ابرو اٹھا کر سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عمیر خدا کا واسطہ اب میں بوڑھا ہو رہا ہوں تم یہ کن معاملات میں پڑ گئے ہو۔" ہاتھ جوڑ کر اس کے سامنے کیے۔

میں ماموں کی جگہ لے کر رہوں گا وہ جگہ میری ہے اب آپ کی جگہ لینے کہ لیے میرے سوتیلے بھائی ہیں تو سہی۔" اب کہ وہ بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

عمیر وہ تمھارے بھائی ہیں اور وہ تمہاری ماں ہے تم ہمارے ساتھ رے سکتے ہو۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں اتنا بے غیرت نہیں ہوں جو اس گھر میں واپس آ جاؤں جہاں سے مجھے دھکے مار کر نکالا گیا تھا

"سرخ ہوتی آنکھوں سے اس نے گہرے ضبط سے کہا۔

ل"اکھ برا سہی گنہگار سہی لیکن جس جگہ میری ماں کو کوئی عزت نا دی گئی اس جگہ میں کبھی

واپس نہیں جاؤنگا کاش کہ آپ اس وقت میرے ساتھ ہوتے تو آج میں یوں گنہگار نا ہوتا یوں

سنگ دل نا ہوتا کاش آپ نے اس وقت میرا یقیں کر لیا ہوتا تو اس وقت میرا مقدر کچھ اور ہوتا

میں سیاہ نہ ہوتا۔"اس کی آواز میں کرب تھا بہت کچھ کھونے کا۔

"تم ہمیشہ سے سیاہ تھے عمیر۔"انہوں نے دلیل دی وہ ہنس پڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”سیاہ تھا تو آپ نے کونسا سفید بننے دیا۔“

میں آخری بار آیا ہوں عمیر تمھیں اپنے ساتھ لے جانے۔“عمیر نے انہیں دیکھا بلکل جذبات سے ہاری آنکھوں سے۔

www.novelsclubb.com

چلے جائیں۔“”عمیر....“انہوں نے کچھ کہنا چاہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں نے کہا چلے جائیں ورنہ ایک پل نہیں لگے گا مجھے آپ کو مارنے میں۔"امجد صاحب نے اسے دیکھا کیا وہ اتنا آگے بڑھ گیا تھا کہ اپنے باپ کو مارنے کی دھمکی دے رہا تھا وہ بنا کچھ کہے مڑ گئے۔

عمیر نے سرد سی سانس ہوا کہ سپرد کی اس کی آنکھوں میں کرچیاں سے بھرنے لگی تھی۔۔

عمیر میرا بیٹھا فوخ میں جائے گا اپنے ملک کی حفاظت کرے گا۔"اسے وہ نرم سی آواز سنائی دی اس کا دل ڈھوب گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اماں میں سیاہ تھا آپ نے کیسے مجھ سے امید لگالی کہ میں ملک کی خدمت کرونگا میں نے تو ملک کو تباح کرنا ہے۔" وہ خود بولا اور پاگلوں کی طرح ہنس دیا۔

تینوں زارا کہ روم میں بیٹھے مزے سے ابتسام کی کہانیاں سن رہے تھے۔

جب میں ٹو میں تھا تو میں نے ہو مورک نہیں کیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

بچپن سے ہی تم کام چور تھے۔" زارا نے اسے سنایا زارا کی بات کو اگنور کرتا وہ آگے سنانے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب ٹیچر ہوم ورک چیک کر رہی تھی تو انہوں نے مجھے بلایا ہوم ورک تو میرا تھا نہیں تو میں رونے لگ گیا زور و شور سے ٹیچر بوکلا کر مجھے چپ کرانے لگی اور مجھ سے پوچھنے لگی کہ میں کیوں رو رہا ہوں پھر میں نے بولا دیا میری بہن مر گئی۔" زارا نے آنکھیں پاڑ کر اسے دیکھا وہ کیسے بھول سکتی تھی یہ واقعا جب وہ اس کہ اینول فنکشن میں گئی تھی تو سب اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"ہاہاہا اور پر ٹیچر نے مجھے کہا تم ایک ہفتے کی چھٹی کر لو آرام سے ہوم ورک کر کہ کے آنا اور میں نے اسی رات بیٹھ کر سارا ہوم ورک کر کہ دوسرے دن ٹیچر کو چیک کرایا تھا۔" آگے بھی تو بتاؤ ارے تم کیا بتاؤ گے میں بتاتی ہوں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اس کہ اینول فنکشن میں، میں اور اماں گئے تھے تو ٹیچر نے مجھ سے پوچھا میں اس کی کوں ہوں تو میں نے بولا بد قسمتی سے اس کی بہن ہوں پھر ٹیچر نے اسے بلا کر اسے ایسے ذلیل کیا اور اماں کی ہاتھوں اس نے اتنی مار کئی اور ٹیچر مجھ سے بول رہی تھی میں نے آپ کی مغفرت کی لیے بہت دعائیں کی ہیں۔" زارا کی بات پر سب قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔

ابتسام اب جا کر سو جاؤ اور لڑکیوں تم لوگ بھی سو جاؤ رات بہت ہو گئی ہے۔" وہ سب ہی خوش گپیوں میں مصروف تھے کہ نائمہ بیگم کہ حکم پر ابتسام ان کی پاس سے گزرتا ان کہ گال چوم کر شبہ خیر بولتا چلا گیا۔

وہ بھی سب کو شبہ خیر کہتی چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمھارا بھائی بہت پیارا ہے زارا۔"انشہ نے کھلے دل سے تعریف کی۔

"نہ کرو اس بندر نے اس لیا تو سارا دن چلانگے مارتا رہے گا۔"

"بندر کی بہن پھر بندر کہلائی جائے گی۔"حیات نے شرارت سے کہا حیات کی بات سمجھ کر انشہ ہنس پڑی جب کہ زارا تکیا اٹھا کر اسے مارنے لگی"اور تم تماری بھی بتیسی بڑی نکل رہی تھی ادھر آؤ تم بھی۔"اب کہ تینوں ایک دوسرے پر حملا آور تھے ایک طرف زارا اکیلی جبکہ دوسری طرف حیات اور انشہ مل کر اس پر حملہ کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

••••••••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیلو کیا میں یہاں بیٹھ جاؤں...؟؟؟" پانچوں کینٹین میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک لڑکی آخر چیئر گھسیٹ کر بیٹ گئی۔

آپ پہلے سے ہی تشریف رک چکی ہیں پوچھنے کی زیمت نہ کریں۔" زارا نے ناپسند دیدگی سے کہا لڑکی نے بال جھٹکے جیسے زارا کی بات کو جھٹکنا چاہتی ہو۔

www.novelsclubb.com

جینٹلمین کیا آپ پڑھائی میں میری مدد کریں گے؟؟" اس نے اپنا پورا رک شہیر اور سائل کی طرف کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر آپ مجھ سے مخاطب ہیں تو معذرت میں بلکل بھی جینٹلمین نہیں ہوں۔"شہیر نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھائے۔

ہاں البتہ میرا دوست بڑا جینٹلمین ہے۔"سائل کو کونی ماری۔

www.novelsclubb.com

انشہ نے ایک نظر سائل کو دیکھا جس کہ چہرے پر بس ناگواری ہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں آپ کی مدد ضرور کرتا لیکن مجھے بہت سے کام ہیں۔"اس نے درمیانہ راستہ اختیار کیا جس سے اسے برا بھی نہ لگے اور وہ بچ بھی جائے۔

کوئی بات نہیں آپ مجھے اپنا نمبر دے دیں مجھے جو چیز سمجھ نہیں آئے گی میں آپ سے کال پر پوچھ لونگی۔"سائل نے مدد طلب نظروں سے حیات کو دیکھا حیات نے کندھے اچکا دیے۔

www.novelsclubb.com

آپ میری بہن کا نمبر لے لیں وہ پڑھائی میں بہت تیز ہے آپ کی زیادہ اچھے سے ہیلپ ہو جائے گی۔"سائل نے فوراً حیات کی طرف اشارہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لڑکی نے ایک نظر حیات کو اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

آپ وہی ہیں نہ جس پر مرڈر کا کیس تھا؟؟" حیات کا سانس خشک ہو گیا۔

زارا اور سائل نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

آپ جا سکتی ہیں۔" زارا نے سنجیدگی سے کہا جیسے اگر اب وہ کوئی لفظ ادا کرتی تو اس کا منہ توڑ دیتی

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات کا تنفس تیز ہونے لگا وہ خود کو کمپوز نہیں کر پا رہی تھی۔

میں واشروم ہو کر آتی ہوں۔" وہ مسکرا کر وہاں سے تیز تیز قدم اٹھاتی اٹھ گئی زارا اس کہ پیچھے چلدی۔

انشہ اور شہیر نہ سمجھی سے یہ سب دیکھنے لگے "یہ سب کیا تھا سائل۔"

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں۔" پانی کی بوتل کو منہ سے لگائے اس نے جواب دیا۔ شہیر نے بھی اس وقت زیادہ خریدنا مناسب نہیں سمجھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم لوگ کلاس میں جاؤ میں آتا ہوں۔"شہیر کہتا وہاں سے اٹھ گیا سائل اٹھ کر حیات کہ پیچھے جانا چاہتا تھا لیکن انشہ کو یوں چھوڑ نہیں سکتا تھا تو ناچار اسے لے کر وہ کلاس کی طرف چل دیا۔

حیات یونیورسٹی کی بیک سائڈ پر بیٹی خاموشی سے پیڑ کو تک رہی تھی اس کی سوچوں کو رخ کہیں دور پیچھے تھا۔

www.novelsclubb.com

مس حیات رائیٹ..؟؟؟"حیات سائل اور زارا کہ ساتھ بریک کہ وقت چہل قدمی کر رہی تھی کہ سامنے منائل کہ اسی دوست کو دیکھ کر ناگواری سے اسے دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں یہاں کچھ کام سے آیا تھا تو آپ کو دیکھ لیا سوچا مل لوں۔"

جی آپ مل گئے اب۔" حیات نے اشارہ دیا کہ اب وہ جا سکتا ہے۔

کیا بات ہو سکتی ہے تھوڑی دیر۔" وہ مسکرا رہا تھا حیات کو اس کی مسکراہٹ زہر لگی۔

جی فرمایئے۔" اس نے ایک نظر سائل اور زار اپر ڈالی "اکیلے میں۔" عمیر نے اس سے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جو بات کرنی ہے یہیں پر کرو حیات کہیں نہیں جائے گی۔"سائل نے سنجیدگی سے کہا

اکیلے میں بات کرنی ہے فکر نا کرو کڈنیپ نہیں کرنا۔"

اس نے اس سے بھی زیادہ سنجیدگی سے کہا حیات کو اس سے خوف محسوس ہوا۔"آپ نے جو

بات کرنی ہے یہی پر کریں ہم اپنی دوست کو آپ کی ساتھ جانے نہیں دیں گے۔"زارا کی بات

پر وہ مسکرایا لیکن اسکی آنکھوں میں غصہ صاف دیکھا جا سکتا تھا"پشتاؤ گے۔"وہ کہتا پلٹ گیا۔

کون تھا یہ حیات..؟؟"زارا نے شل کھڑی حیات سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مناہل آپی کا دوست۔"

حیات میں تم سے کہہ چکا ہوں مناہل سے دور رہو۔" سائل نے اسے جھڑکا۔

مجے ڈر لگ رہا ہے۔"

ارے ڈرنے کی کیا بات ہے میں ہوں نہ۔" زارا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دلاسہ دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور میں بھی۔"سائل نے اس کی بال بگاڑے۔

حیات کو خیالوں سے بے اختیار زارا کی آواز نے نکالا"تم یہاں ہو میں کہاں کہاں ڈھونڈتی پر

رہی ہوں۔"

حیات نے درخت کو ایک نظر دیکھا جہاں ہر کچھ کوے بیٹھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

کچھ واقعے زندگی کو تبدیل کر دیتے ہیں۔اور کچھ واقعے انساں کو تبدیل کر دیتے ہیں حیات نے

اپنی زندگی اور اپنے آپ دونوں کو تبدیل ہوتے دیکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات تم مضبوط ہو کچھ نہیں ہوا وہ خود کو یقین دلاتی خود کو کافی حد تک کمپوز کر چکی تھی۔اس کی آنکھوں کے گوشے لال ہو رہے تھے۔

لوگ بھول کیوں نہیں جاتے..؟؟؟"زارا اس کہ پاس بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

لوگ تماشے والی باتیں بھولتے ہیں کیا..؟؟؟"حیات نے گہرا سانس ہوا کہ سپرد کیا۔

سنی سنائی باتوں پر کیوں یقین کر لیتے ہیں..؟؟"زارا نے اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر تم انہیں سارے صبوت بھی دکھادو تمھاری بے قصوری کا یقیں بھی کر لیں لیکن پر بھی وہ تمھیں قصوروار کہیں گے جانتے ہو کیوں (وہ ہنسی) تماشہ لگانے کہ لیے انٹرٹینمنٹ کہ لیے۔"

کیا دوسروں کی زندگی بس ان کہ لیے انٹرٹینمنٹ کا سامان ہے؟؟"

www.novelsclubb.com

کچھ لوگ ہوتے ہیں خود غرض انہیں بس اپنی ذات سے مطلب ہوتا ہے دوسرے کی ذات کی کرچیاں کرنے سے انہیں تسکیں ملتی ہے۔" حیات نے کہتے ساتھ اٹھ کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زارا اس کہ ہاتھ کی مدد سے اٹھ گئی اور اس کہ ساتھ ہم قدم ہوتی آگے چلتی گئی۔

تم لوگوں کی باتوں پر دھیان مت دیا کرو۔"اس کہ ساتھ ہم قدم چلتے زارا نے کہا۔

زارا جو لوگ کہتے ہیں انہیں لوگوں کی باتوں سے فرق نہیں پڑتا وہ جھوٹ بولتے ہیں۔" وہ تھوڑی دیر کہ لیے رکھی۔

www.novelsclubb.com

فرق پڑتا ہے کچھ لوگ ان کی باتوں پر روتے ہیں کچھ اپنے آپ کو ان کہ سانچے میں ڈال دیتے ہیں اور کچھ بس سن کر تھوڑا سوچ کر سر جھٹک دیتے ہیں لیکن دور اندر ان کہ اندر انسیکیوریٹی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پیدا ہو جاتی ہے بہت سے ایسے کام کرنے سے وہ خود کو روک لیتے ہیں اگر ہم یہ کریں گے تو

لوگ کیا کہیں گے انہیں دوسروں کی ججمنٹ سے فرق پڑتا ہے.....زارا فرق پڑتا ہے۔"

کیا تمھیں ہماری باتوں سے فرق نہیں پڑتا حیات ہم تمہارے ساتھ ہیں۔"

تماری باتوں سے فرق نہ پڑتا ہوتا آج میں کسی اندھیرے کمرے میں خود کو قید کر کہ بیٹھی ہوتی۔

"اس نے مسکرا کر کہا اس کی سبز آنکھیں بھی مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چلو و جلدی کرو سر اختر کی کلاس ہے لیٹ ہو گئے تو لینے کہ دینے پڑ جائیں گے۔"زارا نے بے

اختیار ماتھے پر ہاتھ مارا۔

شھیر پیچھے کھڑا پر سوچ نگاہوں سے

دونوں کی پشت کو دیکھ رہا تھا پر سر جھٹک کر آگے بڑ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

.....☆☆☆☆☆.....

حیات پوری آنکھیں کھولے چھت کہ فرش پر لیٹی ہوئی چاند کو دیکھ رہی تھی۔ابھی تک چھت

کے اس صاف فرش پر دوپہر میں پڑنے والی دھوپ کی وجہ سے تھوڑی تھوڑی حرارت باقی تھی

جو اسکہ وجود کو بہت بلی لگ رہی تھی۔آسمان کی طرف دیکھتے باہر سے گاڑیوں اور ہوا کہ شور کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

محسوس کرتے ہوئے وہ اپنا پسندیدہ کام کر رہی تھی وہ اس شام میں اتنی کوئی تھی کہ اس کو اپنے پاس کسی کہ بیٹھنے کا بھی احساس نہ ہوا۔

"کیا دیکھ رہی ہو..؟" کسی مردانہ آواز پر وہ چونکی پر یوں ہی لیٹے ہوئے اس نے گردن پیر کر اپنے سائڈ پر بیٹھے ہوئے اپنے باپ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

وہ یوں ہی چند پل قاسم شاہ کو دیکھتی رہی وہ اس عمر میں بھی بڑی گریس فل پر سنیلٹی رکھتے تھے لیکن وہ سوچون میں گم ہو گئی کہ اس کہ پاس آنے کی ان کی کیا وجہ ہو گی؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ چند پل حیات کو یونہی دیکھتے رہے ان کہ دل سے آواز نکلی کہ کیا وہ جو اس کہ سات کرنے جا رہے تھے وہ صحیح تھا وہ یوں ہی اسے دیکھتے رہے اور ہر بار کی طرح اپنے ضمیر کو صلا کر گلا کنکار کر اپنی بات کا آگاز کیا۔

"تم ہم سے ملنے نہیں آئی؟؟" وہ آج ہی اپنی بیگم کہ ساتھ لندن سے واپس آئے تھے لیکن اس بار حیات کو ہر دفع کی طرح اپنا منتظر نہیں پایا۔

www.novelsclubb.com

"آنے کا کیا فائدہ ہوتا..." اس نے جیسے انکی بات کو ہوا میں اڑایا جیسے وہ کھڑی ہوتی تو وہ ان پر پیار نچاوڈ کرتے بس ایک نظر حیات پر ڈال کر دونوں میاں بیوی اپنے کمرے میں گھس جاتے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ بتائیں کیا کام تھا آپ کو..؟"اس نے ڈائیریکٹ مدعے پے آنا زیادہ بہتر سمجھا۔

قاسم شاہ چند پل لب بھینچے اسے دیکھتے رہے جیسے الفاظ تلاش رہے ہوں اپنا مدعا بیان کرنے کہ لیے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہارا نکاح ہے پرسوں.." حیات جو پھر سے اس چاند کو دیکھنے میں مگن تھی ایک دم کرنٹ کا کرانکی طرف دیکھنے گی۔

"یہ کیا بکواس ہے آپ کو لگتا ہے میں کسی سے بھی نکاح کر لونگا آپ کہ کہنے پہ۔" یوسف غصے کی شدت سے دھاڑا عظیم حالم نے مبائل ذرہ کان سے دور کیا انگلی اپنے کان کہ اندر ڈال کر تھوڑا ہلایا جیسے یقین کرنا چارہے ہوں کہ انکی سماعت ٹھیک ہے پر مبائل کان سے لگائے گلا کنکار کر یوسف کی طرف متوجہ ہوئے۔

یوسف اپنے بالوں میں ہاتھ پھرتا جیسے اپنے غصے کو کم کرنا چارہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تمھیں یہ کرنا ہو گا یوسف۔''ان کہ لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ یوسف اسکی بات سے انکار نہیں کر پائے گا۔

''میں ایسا کچھ نہیں کرو نگا یوسف حالم آپ کا پابند نہیں۔''اس نے بھی جیسے یقین دلایا کہ کروا سکتے ہیں تو کروا کر دیکھ لیں۔

www.novelsclubb.com

''بابا یے آپ کیا کہ رہے ہیں میرا نکاح۔''حیات کی مدہم آواز نکلی اس کہ لیے یقین کرنا مشکل تھا جو اسنے ابھی سنا کیا ٹھیک سنا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہاں تمہارا نکاح ہے پرسوں..'' قاسم شاہ نے اپنی بات دہرائی۔

''نہیں۔۔۔ نہیں.... میں نہیں کرونگی کبھی نہیں بلکل نہیں..'' قاسم شاہ کو حیات کی بات بہت ناگوار گزری اب بس ایک ہی طریقہ تھا جس سے وہ اسے راضی کر سکتے تھے..... حیات کے دونوں ہاتھ پکڑ کر نرمی سے دباؤ دیا جیسے حیات کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہ رہے ہوں۔ حیات ان کہ ہاتھ پکڑنے پر جیسے برف کی ہو گئی یہ پہلی بار تھا کہ اس نے ان کا کا لمس محسوس کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں مجبور ہوں حیات..... میں مجبور ہوں تمہارا باپ مجبور ہے۔" انہوں نے بے بسی سے کہا

۔

"کیسی مجبوری بابا....؟"

"میں مجبور ہوں حیات تمہارا نکاح کرنے کہ لیے ورنہ میں کبھی تمہاری شادی اتنی جلدی نہ کرتا

۔" قاسم شاہ نے حیات کی آنکھوں میں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم اپنے باپ کی یے خواہش پوری نہیں کرو گی حیات...." حیات کا دل کیا کہ دے نہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن وہ نہ کہ پائی ان کا لمس پا کر وہ سکون محسوس کر رہی تھی اس کہ دماغ نے اسے دلائل دی کہ یہ فریب ہے دو کھا ہے یہ محبت نہیں ہے..... لیکن اس کا دل اس دو کھے میں رہنا چاہتا تھا ان کی محبت پانے کہ لیے کتنا کچھ نہیں کیا تھا اگر اس کہ ہاں کہنے سے اسے ان کی محبت مل جاتی تو حیات شاہ اپنا آپ قربان کر دے...

www.novelsclubb.com

"میں راضی ہوں بابا۔" فیصلہ سنا دیا گیا۔

"میں راضی ہوں۔۔۔" یوسف نے گہرا سانس ہوا کہ سپرد کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عظیم حالم گہرا مسکرائے۔

"مجھے پتا تھا تم کیسے مانو گے اور دیکھو عظیم حالم ایک بار پر جیت گیا۔۔"

"آپ نے اچھا نہیں کیا عظیم حالم یوسف حالم عزتوں کہ ساتھ کھیلتا نہیں ہے بیشک خون آپ کا ہوں لیکن پرورش میری ماں کی ہے اور میری دسترس میں آئی چیزوں کو نگاہ اٹھا کر بھی آپ نے دیکھا تو لحاظ نہیں کرونگا یاد رکھیے گا یہ بات..." یوسف نے کہتے ساتھ رابطہ منقطع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس لڑکی کہ پاس ایسا کیا تھا جو اسکا باپ ایسے مرے جا رہا تھا اسکی شادی کرانے کی لیے اسے

سارے سوالوں کہ جواب چاہیے تھے۔

اب وہ کسی کو کال ملا رہا تھا۔

"آپ جیت گئے بابا آپ جیت گئے۔" حیات قاسم شاہ کی چھوڑی پشت کو دیکھ کر بڑبڑاہی جو

آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں سے دور ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا انکی محبت پانے کہ لیے میں اپنا آپ داعوپے لگا رہی ہوں اللہ؟؟؟"اب وہ چاند کو نہیں بس خالی آسمان کو دیکھ رہی تھی۔

اللہ اگر یہ آپکی چاہت ہے تو حیات شاہ دلوں جان سے راضی.....کیونکہ قسمت تو آپ نے لکھی ہے نہ اگر نئے فرد کا اس طرح میری زندگی میں آنا لکھا ہے تو مجھے قبول ہے۔۔"سب کچھ بس اللہ کہ سپرد کر کہ وہ حلکا محسوس کرنا چاہتی تھی لیکن وہ کیا کرتی اللہ نے کچھ چیزیں انسانوں کہ اختیار میں دی ہے اگر یہ اللہ کی چاہت نہ ہوئی تو۔۔۔؟؟؟اس کا دل گبرا رہا تھا اس کہ ساتھ کیا ہونے جا رہا تھا اسے خود اندازہ نہیں تھا۔

•••••••••••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''حیات کیا تم مزاق کر رہی ہو۔؟؟''

''سائل تمھیں لگتا ہے کہ میں ایسا مزاق کرونگی؟؟؟''حیات نے الٹا سوال کیا۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے تمہارے بابا ایسے اچانک تمہارا نکاح کیسے کر سکتے ہیں۔''سائل کا دل کیا اپنے بال نوچ ڈالے۔

''انکا اپنا کوئی مفاد ہو گا۔''حیات نے کندھے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم کیا پاگل ہو گئی کون ہے کیسا ہے کچھ نہیں پتا ہمیں۔"

"تو میں کیا کروں سائل۔" حیات نے جل کر کہا۔

"تم منع کر دو..... شادی کوئی چھوٹی بات نہیں ہے حیات۔" سائل نے اب کہ تعمل سے کہا۔

"سائل میں نہیں کر سکتی بابا نے پہلی بار کچھ کہا ہے مجھ سے۔" حیات نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سائل نے اب کہ لب بھینچ لیے اسے قاسم شاہ پر حد سے زیادہ غصہ آ رہا تھا لیکن وہ کچھ نہیں کر پا رہا تھا اسے اپنی بے بسی پر زیادہ غصہ آ رہا تھا۔

"حیات تم جانتی ہو کوئی اور بھی ہے جو تمہارے اس فیصلے سے بری طرح ٹوٹ جائے گا۔"

سائل کہتے ساتھ کمرے سے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

حیات کہ آنکھوں میں بے اختیار وہ سبز آنکھیں آئی۔ "مجھے معاف کر دو.." اس نے یہ لفظ کیوں ادا کیے وہ خود نہیں جانتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات نے اپنے آپ کو ایک نظر آئینے میں دیکھا وہ بلیک کلر کا سوٹ زیب تن کیے ہوئے تھی بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے اس نے دوپٹہ اٹھا کر سر پر جمایا اور باہر نکل گئی جہاں سائل اس کا انتظار کر رہا تھا۔

"ناراض ہو۔" اس نے ڈرائیو کرتے سائل سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں..." اس نے موڑ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"پر یہ چہرہ کیوں بگاڑا ہوا ہے۔" اپنے سیٹ پر سر ٹکائے چہرا سائل کی طرف موڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے فکر ہو رہی ہے تمہاری نہ جانے کون ہے کیسا ہے۔"

"کل آئیگا دیکھ لینا۔"اس نے سکوں سے جواب دیا۔

"حیات تمہیں ذرہ بھی اندازہ ہے کل کیا ہونے جا رہا ہے۔"

" مجھے اندازہ ہے..."

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"منع کر دو ابھی بھی وقت ہے۔"

"نہیں کر سکتی پہلی دفع بابا نے کچھ مانگا ہے سائل میں کہتی ہوں مجھے ان سے محبت نہیں اور شاید یہ بات سچ بھی ہے لیکن پر بھی ان کہ پوچھنے پر میں منع نہیں کر پائی۔" حیات نے بے بسی سے کہا ۔سائل نے گہرا سانس بھرا۔

www.novelsclubb.com

"اگر حیات وہ بڈھا نکل آیا تو۔" سائل نے ماحول کو ہلکا کرنا چاہا۔

"اللہ سائل توبہ کرو۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہم نے تو نہیں دیکھا اسے کیا پتا اگر بڈھا ہوا تو۔''سائل کی بات میں وزن تھا۔

''تو پر تم میرا ہاتھ پکڑ لینا اور مجھے بگا دینا۔''

''تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں ایسا کروں گا..؟؟''سائل نے سفید بڑاتے ہوئے پوچھا۔

''کیوں کہ تمھیں بھی ہر گز ایک بڈا بھنوئی قبول نہیں ہو گا۔''

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہاہاہا بات میں وزن ہے تماری ویسے۔''سائل ہنس پڑا۔

''یوسف میرے بھائی دیکھو ہم آ گئے۔''فیصل حائل کہ ساتھ داخل ہوتا اونچی آواز میں بولا۔

''اس میں نئ بات کونسی ہے ایک دن چھوڑ کر ہر دوسرے دن تم لوگ میرے آفس میں پائے جاتے ہو۔''

www.novelsclubb.com

''یہ تمھیں کام چور کہ رہا ہے فیصل۔''حائل نے ساری بات فیصل پر ڈال دی۔جو ہر وقت اس کہ آنے پر کام چھوڑے اس کہ ساتھ یوسف کہ آفس میں پایا جاتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جاسوس ہوں کیا پتا تمہاری جاسوسی کہ لیے آتا ہوں۔"فیصل شاہانہ چال چلتا سیدھا ٹک کر کہ چیئر پر پاؤں کہ پاؤں رکھے بیٹھ گیا۔خود کو جاسوس کہ لقب سے بھی نوازا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے تو جاسوس صحاب آپ کو یہ بھی پتہ ہونا چاہیئے کہ کل کیا ہے۔"

یوسف نے دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کل ہفتہ ہے۔"فیصل نے فوراً جواب دیا یوسف ہنس دیا اب کہ حائل بھی اسے دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آیا بڑا جاسوس اگر اسے یہی پتا کرنا ہوتا تو کیلینڈر اس کہ سامنے پڑا ہوا ہے بیوقوف۔" حائل فیصل کہ سر پر چپت لگاتا اس کی پاس والی چیئر گھسیٹ کر بیٹ گیا۔

"تو پر کیا کل تمہارا بر تڈے ہے، یا پر تمہارا۔" باری باری یوسف اور حائل کی جانب اشارہ کیا۔

"کل میری شادی ہے۔" دونوں آنکھیں پاڑے اسے دیکھنے لگے پر فضا میں دونوں کہ بھرپور قہقہوں کی آوازیں گونجنے لگی۔

www.novelsclubb.com

یوسف دونوں کو حیرت سے دیکھتا رہ گیا اس نہ اپنے حساب سے بمب پوڑا تھا اور وہ دونوں پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہاہاہا حائل سنا تو نے اس نے کیا کہا۔'' حائل کا کندھا ہلایا۔

''ہاں میرے بھائی یوسف شادی کر رہا ہے ہاہاہا کہتے ہوئے بھی کتنا مزاحیہ لگ رہا ہے۔''

''میں سیریئس ہوں۔'' یوسف نے ایک آخری کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

دونوں اسے دیکھا جو کہیں سے بھی مزاق کہ موڈ میں نہیں لگ رہا تھا۔اب کہ دونوں کی بتیسی آہستہ آہستہ کر کہ غائب ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''پوری بات بتاؤ یوسف ہمیں؟؟''سوال کرنے والا حائل تھا۔

''پوری بات مجھے خود نہیں پتا عظیم حالم چاہتے ہیں کہ میں شادی کر لوں۔''

''اور تم عظیم حالم کہ اتنے سگے کی ان کی بات پر آمیں کہ دیا۔''فیصل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"واپس بیٹھ جا اچھے سے جانتا ہوں تجھے کس بات کا غم ہے۔" حائل نے اسے واپس کرسی پر بٹھایا۔

"کس بات کا غم ہے۔؟؟" فیصل نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"یہ کہ یوسف تجھ سے پہلے شادی کر رہا ہے۔" حائل نے مسکراتے ہوئے کہا یوسف مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"کمینہ اس بات کا غم ہوتا اگر یوسف اپنی مرضی سے کرتا لیکن یہاں تو ابا کا سارا معاملا ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بس کرو تم دونوں کبھی سنجیدہ نہ ہونا۔"یوسف نے دونوں کو جھڑکا۔

"لڑکی کوں ہے یوسف..؟؟"حائل نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"پتا نہیں۔"یوسف نے کندھے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

"شادی تمہاری ہو رہی ہے اور تمہیں لڑکی کا ہی نہیں پتا۔"فیصل نے طنزیہ کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں بس اتنا جانتا ہوں وہ لڑکی بہت خاص ہے عظیم حالم کہ لیے۔"اس نے کہ دیا لیکن شاید وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ لڑکی آگت کس کہ لیے خاص ہونے والی تھی۔

"خیر کل شادی ہے تم دونوں آجانا۔"

"بھلا تو ایسے رہا ہے جیسے میت ہر جانا ہو بھائی شادی ہے تماری ذرہ خوشی سے بلاؤ۔"فیصل نے اس سے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہاں پر اتنی ساری چیزیں مجھے پریشان کر رہی ہیں اور تم چاہتے ہو میں خوشی سے بنگڑے ڈالوں۔" یوسف نے بھی اسی کہ انداز میں جل کر کہا۔

"احمد....احمد....احمد تم نے سہی کہا تھا وہ مان گیا ہے۔" وہ خوشے سے احمد کا نام پکارتے وائن کا گلاس لبوں سے لگا گئے۔

www.novelsclubb.com

"جانتا ہوں۔" احمد نے سر ہلایا۔

"کیسے..؟؟" اب کہ احمد مسکرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"احمد نے مشورہ دیا تھا آپ کو..... یا تو آپ کا کام بن جانا تھا یا...." وہ رکھا۔

"یا...." عظیم حالم نے ابرو اٹھا کر آگے کا پوچھا۔

"یا آپ کا کام سرے سے ہی ختم ہو جانا تھا۔" اب کی عظیم حالم ٹٹک کر اسے دیکھنے لگے انہیں سمجھ نہ آیا کہ وہ کام کی بات کر رہا تھا یا ان کی۔

"عظیم صاحب ایک سوال ہے جو مجھے پریشان کر رہا ہے۔" احمد نے تھوڑا سا جھک کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ لڑکی اس میں ایسا کیا ہے۔" اب کہ وہ رک کر جواب کا منتظر ہوا۔

"تمہیں اس لڑکی کا کیسے پتا احمد۔" عظیم حالم نے مشکوک ہو کر پوچھا۔

احمد مسکرایا "کیا آپ کو نہیں پتا احمد مشورے دینے کہ ساتھ اس معاملے کی تہہ تک بھی جاتا ہے

۔

www.novelsclubb.com

"بہت خطرناک ہو تم احمد سمبھل کر رہنا پڑے گا تم سے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سمبھل کر رہ سکتے ہیں تو رہلیں.....آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا؟؟؟"احمد نے گردن ان کی جانب پیری۔

"تم مشکوک لگ رہے ہو احمد۔"عظیم حالم نے اب کہ وائن کا گلاس ٹیبل پر رکھا۔

"جب معاملے کی تہہ تک نہیں پہنچتا تو بیچینی سی ہوتی ہے عظیم صاحب عادت سے مجبور ہوں۔

www.novelsclubb.com

"احمد نے کندھے اچکا کر کہا۔

"عظیم صاحب کلائنٹ کب آئیں گے ٹائم ہو چکا ہے۔"احمد نے وقت دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''آتے ہی ہونگے۔''احمد نے سر ہلایا وہ اس وقت کلب میں موجود تھے عظیم حالم اس کہ پاس سے اٹھ کر کچھ لڑکیوں کی جانب گئے۔

''کمینہ۔''احمد بڑبڑایا اور آنکھیں گھما کر پورے کلب کا جائزہ لینے لگا۔

www.novelsclubb.com

حیات نے ان تینوں کی شکل دیکھی جو آنکھیں پاڑے اور منہ کھولے اسے دیکھ رہے تھے سائل نے مبائل نکالا اور کلک کی آواز کی ساتھ ان کی تصویر کھینچی تینوں نے اسی حالت میں منہ موڑ کر اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"قسم سے بہت منعوص لگ رہے ہو شکلیں درست کرو اپنی ایسا لگ رہا ہے گدھے نے لات ماری ہو۔" سائل نے تینوں کو اب بھی بت بنا دیکھ کر کہا۔

"حیات یہ کیا کہہ رہی ہو۔" زارا نے سب سے پہلے منہ کھولا اور کچھ کہا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا نہیں ہو سکتا۔" شہیر نے حیرت میں ڈھوبے ہوئے لہجے میں کہا اب کہ حیات اور سائل نے انشہ کی طرف دیکھا جیسے کہ رہے ہوں تمھیں کچھ کہنا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مبارک ہو.." انشہ نے ذرہ سا مسکرا کر کہا۔

انشہ کی بات پر سائل کا قہقہہ گونجا جب کہ زارا اور شھیر کا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لیں۔

"خیر مبارک.....اور میں نے وہی کہا جو تم نے سنا۔" اب کہ زارا کا جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا ہو چکا ہے۔" اب کہ شھیر کو دیکھ کر کہا۔

"حیا کل تک ایسا کچھ نہیں تھا ایک دن میں یہ سب کہاں سے کیسے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں حیات تمہارا تو منگیتر بھی نہیں ہے کہیں تم حائ...."

"زارا بابا نے رات کو مجھ سے پوچھا اور میں نے ہاں کہ دی۔" زارا اس سے پہلے کہ حائل کا نام لیتی حیات نے فوراً کہا۔

www.novelsclubb.com

"کون ہے وہ.." اب کہ زرا نے سنبھل کر سوال کیا۔

"پتا نہیں۔" حیات نے کندھے اچکائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''نام کیا ہے اس کا۔''اب کہ شھیر نے پوچھا۔

''پتہ نہیں۔''

''تو تمہیں پتا کیا ہے جب کچھ پتا ہی نہیں تو شادی کہ لیے ہاں کیوں کیا۔''شھیر نے پریشانی سے پوچھا اس کی پریشانی ہر حیات مسکرادی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کل سب پتا چل جائیگا۔"حیات نے تسلی دی جسے سب سے زیادہ تسلیوں کی ضرورت تھی وہ بیٹھی سب کو تسلی دے رہی تھی۔

"تم لوگ بس دعا کرو کہ وہ بڈھا نا نکلے۔"سائل نے جوس کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

"ہائے ہمارا جیجا بڈھا ہو گا۔"زارا نے اب کہ دکھ سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اگر گنجا نکل آیا تو۔"شہیر نے ایک اور خوفناک خیال کا اظہار کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اللہ حیات نہیں توبہ ہمیں ہر گز بڑھا اور گنجا جیجا قبول نہیں میں پہلے سے بتا رہی ہوں میں اور انشہ تمہارے ساتھ جا رہے ہیں آج اور اگر کل وہ بڑھا یا گنجا نکلا تو میں نے بہت بڑا ہنگامہ کھڑا کر دینا ہے۔" زارا نے اپنے منصوبے سے آگاہ کیا۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں اس معاملے میں زارا۔" سائل نے اپنے ساتھ کا یقین دلایا۔

www.novelsclubb.com

"ہم بھی.." انشہ نے بھی اپنے ساتھ کا یقین دلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں بھی ظاہر سی بات ہے اب ہم اتنے ڈیشنگ ہیں تو جیجا بھی ہیرو جیسا ہونا چاہیے۔" شہیر نے کہتے ساتھ ہاتھ اٹھا کر بالوں میں پیرا اس کہ انداز پر سب ہی مسکرا دیے۔

اب وہ انہیں کیا بتاتی اسے اپنے پیرنٹس سے کسی بھی چیز کی امید تھی وہ لنگڑے لولے سے بھی اس کی شادی کرا دیتے وہ اپنے مفاد کہ لیے کچھ بھی کر سکتے تھے لیکن حیات کو یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ان کہ ایک بار پوچھنے پر اس نے ہاں کیوں کر دی کیا وہ ان کی محبت پانے کہ لیے کچھ بھی کر سکتی تھی۔؟؟ حیات اپنی سوچوں میں گم ان کہ ساتھ کلاس کی طرف جا رہی تھی کہ ایک دم کسی سے ٹکرانے پر ہوش میں آئی۔

"آئی ایم سوری.." اس نے نیچے جھکے شخص سے معذرت کی جو اپنی کتابیں اٹھا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کتابیں اٹھا کر وہ حیات کہ سامنے کھڑا ہوا۔

"تم..!! آخر کار آج ملاقات ہو ہی گئی۔" حیات نے غور سے اسے دیکھا جیسے یاد کرنے کی خوشش کر رہی ہو اسے کہاں دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم انہی میں سے ہو نہ جو پہلے دن سٹوڈنٹس کی ریگنگ کر رہے تھے۔" اسے جیسے ایک دم یاد آیا

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں اور اب تم ہم سے بچ کر دکھاؤ اس دن تو بچ گئی تھی آج کہاں جاؤ گی۔" اس نے دو قدم حیات کہ قریب لیے۔

"کیا کر رہے ہو تم۔" شہیر دونوں کہ بیچ کھڑا ہوا۔

"میری بہن سے دور ہی رہنا اسی میں تمہاری بلائی ہے۔" سائل نے اس کہ پاس آخر غرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

زارا انشہ بھی حیات کہ پاس اخر کھڑی ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ارے ہم تو بس بات کر رہے تھے ہے نہ مس....؟''اس نے بات سنبھالنی چاہی۔

''جو بات کی ہے اس پر عمل کرنے سے پہلے دس دفع سوچنا جانتے نہیں ہو تم میرے والد کوں ہیں۔''شھیر نے اسے کولر سے پکڑا۔

''ڈی آئی جی کا بیٹا ہوں ایک منٹ نہیں لگے گا مجھے تمہیں اور تمہارے آوارہ دوستوں کو جھیل بھیجنے میں۔''شھیر نے اس کا کالر چھوڑا اور درست کرنے لگا۔

''سمجھ آئی میری بات۔''شھیر نے ابرو اٹھا کو پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ج ج جی۔''اسنے کہتے ساتھ وہاں سے جانے میں اپنی آفیت جانی۔

''ڈی آئی جی کا بیٹا۔''زارا نے آنکھیں چھوٹی کر کہ کہا۔

''ایسے تو نہ دیکھو نظر لگا دو گی مجھے۔''شہیر نے معصومیت سے کہا پہلے والی سنجیدگی کہیں زائل ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شکل تمھاری چوروں جیسی ہے نظر لگادو گی ہنہہ.." زارا نے آخر میں اس کی نکل اتاری زارا کی بات پر سائل نے چھڑانے والے انداز میں قہقہہ لگایا۔

"اور تماری بکری کہ پاسپورٹ جیسی اور تم چپ کرو چیچل کہیں کہ۔" شھیر نے اپنا حساب بے باک کیا۔اور ساتھ میں سائل کو ایک بار پر چیچل کا لقب ملا۔

www.novelsclubb.com

"اس نے مجھے بکری کا پاس پورٹ کہا۔" زارا نے صدمے سے کہا۔

"تم اسے پھٹے ہوئے دودھ کی دہی بول لو۔" حیات نے مشورہ دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور تم سائل کہ گندے جراب.." سائل نے صدمہ سے اسے دیکھا وہ شھیر کی بے عزتی کر رہی تھی یا اس کی۔

"اور تم...." شھیر نے کچھ کہنے کہ لیے منہ کھولا تھا کہ پاس کھڑی انشہ کو ہنستا دیکھ کر رک گیا۔

www.novelsclubb.com

"ارے تمھیں تو کوئی نام دیا ہی نہیں۔" سب کو عجیب و غریب ناموں سے نوازا جا چکا تھا صرف انشہ کہ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم افریکہ کی سفید بندریا۔" انشہ نے ،ں،ہ پھولا کر اسے دیکھا۔

"ہاہاہا پولی ہوئی بندریا۔" سائل نے ہنستے ہوئے کہا اب کہ سب مسکرانے لگے اور کلاس کی جانب جانے لگے۔

"تمھیں چیچل کا مطلب پتا ہے۔۔؟؟" سائل نے پاس میں چلتی انشہ سے دھیمی آواز میں پوچھا کیوں کہ آگے کھڑے تینوں کو بلوچی آتی تھی وہ اسے نہیں بتانے والے تھے۔

"نہیں میں پوچھ کر بتاؤنگی آپ کو۔" سائل اس کہ آپ کہنے پر مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

••••••••••

"قاسم اتنی جلدی یہ سب۔"ہیشم خان نے نہ گواری سے کہا۔

قاسم شاہ اپنی بیگم کہ ساتھ اس وقت ہیشم خان کہ گھر کل حیات کی شادی کا بتانے آیا تھا جہاں منائل اور مسز ہیشم کو خوشی ہوئی تھی وہیں ہیشم خان کو یہ بات شدید ناگوار گزری۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"منائل اپنی امی کو لے کر کمرے میں جاؤ۔" انہوں نے مناہل کو اشارہ دیا جس پر منائل سر ہلاتی اپنی والدہ کو لے جانے لگی جنہوں نے ایک ناگوار نگاہ ہیثم خان پر ڈالی۔

"یہ سب کیا کہہ رہے ہو قاسم۔" اب کہ انکی آواز میں سختی تھی۔

"وہ حیات کی شادی..."

www.novelsclubb.com

"تم اسکی شادی کسی اور سے کیسے کر سکتے ہو ہاں۔" انہیوں نے تھوڑا اونچی آواز میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قاسم شاہ نے ایک نظر اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھی اپنی بیگم پر ڈالا۔

"بھائی وہ ہمارے حائل کہ لائق نہیں ہے..." وردہ شاہ نے فوراً کہا۔

"وردہ میں اچھے سے جانتا ہوں کوں کس کہ لائق ہے تمہیں یہ بات آج نہیں جب بچپن میں ہم نے ان کا رشتہ کیا تھا تب کہنی چاہیے تھی۔"

www.novelsclubb.com

"بھائی وہ لڑکی منحوس ہے قاتل ہے آپ تو جانتے ہیں۔" اب کہ ہیثم خان خاموش ہو گئے اور حیرت سے اپنی بہن کو دیکھنے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم ایک ماں بننے کی لائق ہی نہیں ہو وردہ خدا نے تمہیں ایک اولاد دی اور تم۔" وردہ شاہ نے پہلو بدلا۔

"بھائی آپ..."

www.novelsclubb.com

"جا سکتے ہو تم دونوں ہمارے گھر سے کوئی تشریف نہیں لائے گا کل۔" وہ کہتے ساتھ کھڑے ہو گئے اور وہاں سے چلے گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہارا بھائی کچھ زیادہ ہی ہائپر ہو رہا ہے۔" قاسم شاہ نے کھڑے ہوتے کہا۔

"فکر نہ کریں جب بھائی کو حقیقت پتا چلے گی تو ہمارے ساتھ ہی ہونگے وقتی ناراضگی ہے اب اس کہ لیے اپنا اتنا نقصان تو نہیں کرا سکتے۔" وہ انسے کہ رہے تھی۔

.....

www.novelsclubb.com

"کیسے ہو چھوٹے میاں۔" حائل نے اس کہ بال بگاڑ کر پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔" حسن نے مسکرا کر جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مرد اتا دوسرے کا حال بھی پوچھ لیتے ہیں۔" حائل کہ بات پر اس نے گردن اٹھا کر اس لمبے مرد جو دیکھا۔

"میرے پوچھنے پر آپ نے صحیح ہوں ہی تو کہنا ہے جب جواب پتا ہے تو پوچھنے کا فائدہ۔" حسن کی بات پر حائل مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"میں ٹھیک نہیں ہوں۔" حائل نے اس سے اس کا بیگ لیا اور قدم گاڑی کی جانب لیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن اگر حسن مجھے سب بتادے گا تو ٹھیک ہو جاؤنگا۔" حائل نے اس کہ لیے دروازہ کھولا اور خود دوسری طرف سے آخر بیٹھ گیا۔

"حسن اس رات کیا ہوا تھا۔؟؟؟" حائل نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں اپنی آپی کہ ساتھ فٹبال کھیل رہا تھا اور پر...."

www.novelsclubb.com

"حسن اتنی دور شاٹ کیوں مارتے ہو بول لینے مجھے جانا پڑتا ہے۔" اس کی سولہ سالا بہن حسن پر چلائی اور بال لینے چلے گئی وہ اپنی بہن کہ ساتھ اپنی زمیں پر کھیل رہے تھے جہاں کچھ حصے پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کھیت تھے اور ایک حصہ صاف رات کہ وقت وہ لائٹس کی روشنی کی مدد سے وہاں کھیل رہے

تھے ان کا گھر یہاں سے تھوڑی دوری پر تھا۔

شاہتاج بول لینے کہ لیے کھیتوں کی سائڈ پر گئی لیکن کچھ عجیب آوازیں سن کر تھوڑا آگے گئی۔

"جلدی یہاں پر گاڑدو پولیس کہ ہاتھوں نہیں لگنا چاہیے یہ مال ورنہ تم سب مارے جاؤ گے۔"

www.novelsclubb.com

ایک آدمی باقی سب سے سے کہ رہا تھا جو ان کی زمیں کودنے میں مصروف تھے۔

شاہتاج نے ذرہ سا خود کو چھپایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''پولیس کو کس نے بتایا..؟؟''ان میں سے ایک آدمی نے پوچھا۔

''اسی وڈیرے کا کام ہو گا ایک دفع بچ کر نکل جائیں اسے اچھا سبق سکاؤنگا۔''اس آدمی نے پکے عزائم سے کہا۔

www.novelsclubb.com

پولیس کہ سائرں کی آواز پاس آنے لگی.....اب کہ باری قدموں کی آوازیں وہ ان کی طرف آرہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میری بات دیاں سے سنوا گر کوئی بھی پکڑا گیا تو خود جو خود مار دو یہی تم لوگوں کہ حق میں بہتر ہو گا۔" وہی پہلے والے آدمی نے کہا شاید وہ ان سب کا باس تھا شاہتاج کہ ہاتھ میں ٹنڈھے پسینے آنے لگے تازی ہوا ہونے کہ باوجود بھی وہ پوری پسینے سے بھیگ رہی تھی۔

اب کہ باری قدموں کہ آواز بہت قریب سے آنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"باگو سب جلدی.." اس آدمی نے سب کو بھاگنے کا اشارہ دیا سب اپنا کام چھوڑ کر بھاگنے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ.... وہاں پر کوئی لڑکی ہے۔" شاہتاج کا خون خشک ہو گیا اسے بے اختیار بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

وہ آدمی اب اس کی جانب آ رہا تھا وہ بھاگنا چاہتی تھی لیکن اس کہ قدم..... اس کہ قدم اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے وہ پوری زلزلوں کہ زد میں تھی بمشکل اپنے وجود کو گھسیٹتے اس نے دو قدم لیے تھے کہ اسے اپنی پشت پر کوئی چیز گھستا ہوا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"معاف کرنا حسینا ابھی پولیس کی وجہ سے جلدی میں ہوں ورنہ فرصت سے تمہیں مارتا۔" اس نے چانکو اس کی پیٹ سے نکالا یہ وہ آخری آواز تھی جو شاہتاج نے سنی تھی اس کی آنکھیں بند

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہو گئی۔وہ زمیں بوس ہو چکی تھی۔اب کہ اس کہ پاس باری قدموں کی آوازیں آ رہی تھی اسے اٹھایا جا رہا تھا۔

چھ فاصلے پر کھڑا احسن یہ سب دیکھ کر اپنے آپ میں نہیں رہا تھا وہ چلانا چاہتا تھا اپنے بابا کو بلانا چاہتا تھا اس کی آپی اس کی آپی کو مار رہا تھا اور اس کی آواز ہی مفلوج ہو چکی تھی وہ اپنے آنکھوں دیکھے پر یقیں کر تا زمیں بوس ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"حسن تو بہت بہادر ہے۔" حائل نے اس کی پیلی ہوتی رنگت دیکھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نہیں ہوں بہادر میں اپنی آپی کو نہیں بچا سکا۔" اس کی آنکھوں سے بے اختیار دو آنسو اس کی ہتھیلی پر گرے۔

"تم نہیں جانتے حسن تم کتنوں کی آپیوں کو بچاؤ گے۔" حائل نے مسکرا کر کہا حسن نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے یہ بتا کر بہت مدد کی چھوٹے میاں تمہارے اس انفارمیشن سے ان تک پہنچنے میں آسانی ہو گی۔" حائل نے اسے سمجھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا اس انفارمیشن سے ہماری زمین ہمیں مل جائے گی؟" حائل نے اسے دیکھا پر اثبات میں سر ہلایا۔ زمین تو وہ ویسے ہی انہیں دلوا سکتا تھا اس کہ لیے اس انفارمیشن کی ضرورت نہیں تھی لیکن شاید اس کہ ارادے کچھ اور تھے...

"کیا تم انہیں پہچان پاؤ گے..؟؟"

www.novelsclubb.com

"جو آپی کو مارنے آیا تھا اس کی شکل دیکھی تھی میں نے۔" حائل نے گاڑی ایک آئسکریم پارلر کہ سامنے روکی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"گڈ...آپی کیسی ہیں تمہاری..؟؟"

"وہ ٹھیک نہیں ہیں۔"اداسی اس کی آواز میں صاف ظاہر تھی۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گی حسن، حسن کی بہن حسن کی طرح مضبوط ہے۔"حائل نے سیٹ بیلٹ کھولا۔

www.novelsclubb.com

"کونسا فلیور لاؤں تمہارے لیے..؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چاکلیٹ..." حائل بے اختیار مسکرا اٹھا۔

"مجھے لگا تھا تم تھوڑے نکتے کرو گے ارے نہیں اس کی ضرورت نہیں..... یا آپ اپنی پسند سے کچھ لے آئیں۔" حسن اس کی بات پر مسکرایا۔

"تم یہی بیٹھو میں آتا ہوں۔" وہ آئسکریم فارلر کہ اندر چلا گیا۔ حسن وہی گاڑی میں بیٹھا رہا۔

www.novelsclubb.com

"عمیر کہاں ہے میں نے واضع طور پر کہا تھا 24 گھنٹے اس کہ ساتھ رہنا۔" انہوں نے سامنے کھڑے گارڈ کا کالر پکڑ رکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''سر میں یہی تھا وہ کمرے سے باہر نہیں نکلے تھے۔''گارڈ نے صفائی دی۔

''میری شکل پر تمہیں بیوقوف لکھائی دکھ رہا ہے وہ یہاں سے نکلا نہیں تو کمرے میں ہونا چاہیے تھا اس کا کیا مطلب سمجھوں میں ہاں۔''وہ ہاسپٹل کہ اسی کمرے میں چکر لگانے لگے۔

www.novelsclubb.com

''سر آپ فکر نہ کریں وہ یہی ہونگے۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چپ ہو جاؤ ایک دم چپ وہ ایک نمبر کا بیوقوف ہے پتا نہیں اب کونسا طوفاں لائے گا۔"

انہوں نے اپنا ماتا مسلا۔

واشروم سے نرس کہ کپڑوں میں ایک نوجوان نکل کر سب کو ہیلو کرتا آگے بڑھتا جا رہا تھا وہ بہت خوش لگ رہا تھا سب نے مڑھ کر اسے دیکھا کپڑے تو نرس کہ پہنے تھے لیکن دکھنے میں وہ نرس نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آہہہہ۔" لڑکی کی چیک پر اس نے کانوں میں ہاتھ ڈالے "افف کتنا چیکتی ہیں یہ عورتیں۔"

آس پاس کہ لوگ باگ کر واشروم میں طرف بھاگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ لاپرواہ بنتا اپنے منزل کی طرف جا رہا تھا۔

سارے لوگ واشروم کہ اندر کہ منظر کو دیکھ رہے تھے جہاں واشروم کو صاف کرنے کہ لیے ہائی ہوئی آنٹی کونے میں چپک کر کھڑی سامنے کی طرف اشارہ کر رہی تھی جہاں ایک شخص اوندھے منہ پڑا کرا رہا تھا جس کہ بدن پر کپڑوں کہ نام پر بس ایک چھوٹی سی شارٹ تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ چلتا کاؤنٹر پہ کھڑے لڑکے کہ سر سے کیپ اتارتا اچھے سے اپنے سر کہ اوپر کیا اور آگے سے زرہ سا جھکا یا اس سے پہلے وہ لڑکا کچھ سمجھتا وہ وہاں سے اوجھل ہو گیا ان سڑکوں پر وہ بلکل ہاسپٹل کے باہر سیدھ میں چل رہا تھا ایک جگہ رک کر اس نے چہرہ موڑ کر سائڈ پر ہو کر دیکھا سائڈ میں ایک گلی تھی وہ اس کی اندر چلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو آ گیا آخر کار تمھیں ہوش۔" اس کہ پیچھے سے آواز آئی۔

"پتہ تھا تم ضرور آؤ گے۔" عمیر مسکرا کر اس سے بغل غیر ہوا۔

"دور ہٹو تم سے بدبو آ رہی ہے۔" اس نے ناک پر ہاتھ رکھ کر اس کو دور دھکیلا۔

"یار نرس کہ کپڑے پہن کر آیا ہوں اب دوائیوں کی خوشبو تو آئے گی۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''انکل تمہیں اس بار اتنی آسانی سے جانے نہیں دیں گے؟؟''اس نے ہڈی تھوڑا سا اوپر کسکائی اس کا چہرہ اب بھی واضع نہیں تھا تنگ گلی ہونے کی وجہ سے وہاں پر اندھیرا تھا۔

''اب اں کہ روکنے کا کوئی فائدہ نہیں جب روکنا تھا تب انہوں نے نہیں روکھا۔''عمیر نے گہرا سانس بھرا سامنے والے شخص نے اپنے دوست کو دیکھا جو کہنے کو تو گینگسٹر تھا۔

www.novelsclubb.com

''تم معصوم ہو بہت عمیر۔''

''لوگوں کہ قاتل معصوم نہیں ہوا کرتے۔''عمیر نے مسکرا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم ایسے نہیں ہو اپنے دل کی کیئے پر عمل کرو پہلے تم نے اپنے ماموں کی وجہ سے اپنی زندگی طبع کر دی اب ایسا کچھ مت کرنا۔" اس کہ لہجے میں ایک وارننگ سی عمیر نے محسوس کی۔ شاید اس کا وہم ہو اس نے سر جھٹکا۔

"تم جانتے ہو میں ہمیشہ سے سیاہ تھا میں کبھی سفید نہیں بن سکتا چاہ کر بھی نہیں میں خود کو سدار بھی لوں لیکن میری نیت کبھی بدل نہیں سکتی۔" اس نے افسوس سے اسے دیکھا پر سر جھٹک کر آگے چلنے لگا عمیر بھی اس کہ پیچھے پیچھے چلدیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات کچھ کھانے کو ہی لادو کب سے آئے ہیں۔" سائل نے بھوکوں والی شکل بنائی۔

"ابھی بیس منٹ بھی نہیں ہوئے اور تمھیں بھوک لگ گئی جاؤ جا کر کچن سے لے لو اور ہم سب کی لیے بھی کچھ لے آؤ۔"

"یار اس کو بھی بھیجو میرے ساتھ میں اکیلے کیسے کرونگا سب۔" اس نے زارا کی طرف اشارہ کیا

۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں بہت تک گئی ہوں انشہ تم چلی جاؤ اس کہ ساتھ۔" زارا نے انشہ سے کہا جو بنا کسی چوں چراں کہ کھڑی ہو گئی اور پر سائل کو دیکھنے لگی جیسے پوچھ رہی ہو کچن کہاں ہے سائل کھڑا ہوتا اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ دیا۔

دونوں کچن کہ اندر گئے تو ملازمہ پہلے سے وہاں کھڑی بریانی بنا رہی تھی اور سامنے ہی ٹیبل پر ہی فروٹس فرائز چاٹ پاستہ سموسے اور نمکور کھے ہوئے تھے سائل کی آنکھیں چمکی۔

www.novelsclubb.com

"آپ یہ سب وہاں کیوں نہیں لائی..؟؟" سائل نے ملازمہ سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات بی بی نے کہا تھا سب تیار رکنا ہم خود لے جائیں گے۔" انشہ اس کی بات پر مسکرائی۔

"حیات کو شاید پہلے سے پتا تھا آپ خود کھانے کی طرف چلے آئیں گے." انشہ کی ساتھ لوازمات اٹھاتے ہوئے وہ مسکرایا۔

"ہاں شاید.... آپ چائے بنا لیجیئے گا۔" انشہ کو جواب دیتا اس نے ملازمہ کو ہدایت دی۔

www.novelsclubb.com

"تم چاہے پیتی ہو...؟؟" سائل نے اس سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پاکستانیوں سے یہ سوال نہیں کرنا چاہیے۔"انشہ نے چلتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔

"کیوں.."اس کا مطلب سمجھ کر سائل نے مسکرا کر پوچھا۔

"پاکستانیوں پر چائے لازم ہے جو نہیں پیتے وہ کچے پاکستانی ہوتے ہیں۔"اس نے رازداری سے بتایا کہیں کوئی کوفی پینے والا نہ سن لے۔

www.novelsclubb.com

"اووو پر تو میں بہت سے کچے پاکستانیوں کو جانتا ہوں۔"اس کی بات پر اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''زارا بیٹی تم آئی ہو...'' وردہ شاہ اندر داخل ہوتی حیات کہ ساتھ زارا اور کسی لڑکے کو دیکھ کر ان کی طرف آئی۔

''جی آنٹی کیسی ہیں آپ۔'' اس نے زرہ سا مسکرا کر پوچھا۔

''میں ٹھیک حیات بیٹا یہ کون ہے؟؟'' انہوں نے محبت پاش لہجے میں حیات سے پوچھا حیات نے کوئی تاثر نہیں دیا وہ دوسروں کہ سامنے یوں ہی اچھی ماں بن جاتی تھی۔

''یہ شھیر ہے میرا دوست...''

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"السلام علیکم آنٹی.." شھیر نے سلام میں پہل کی۔

"وعلیکم السلام تم لوگ بیٹو باتیں کرو مجھے کہیں جانا ہے میں تیار ہو کر آتی ہوں۔" شھیر نے حیرت سے ان کی جاتی پشت کو دیکھا جو اتنا تیار ہو کر بھی کہہ رہی تھی تیار ہو کر آتی ہوں۔

www.novelsclubb.com

سب بیٹھے مزے سے لوازمات سے لطف اندوز ہو رہے تھے ساتھ میں سامنے ایل ہی ڈی پر کوئی ہورر موووی چل رہی تھی حیات نے ایک نظر سب کو دیکھا جہاں شھیر اور سائل مزے سے بیٹھے موووی دیکھ رہے تھے وہی انشہ کی پوری آنکھیں بند تھی اس نے گردن موڑ کر زارا کو دیکھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جو اس کہ پاس ہی بیٹی ہوئی تھی جو انہی کی طرح مزے سے مووی دیکھنے میں مگن تھی اس نے بے اختیار اپنے رب کا شکر ادا کیا جس نے اسے ایسے دوست دیے تھے اگر وہ نہ ہوتے تو کل کا سوچ سوچ کر ہی اس کی جان چلی جاتی لیکن ان کی موجودگی میں وہ اس موضوع پر سوچ ہی نہ سکی لیکن اس کا دل بے چین تھا۔

"حیات تم جانتی ہو حائل بھائی تمہیں پسند کرتے ہیں۔" زارا اس کی سامنے بیڈ پر بیٹی پوچھ رہی تھی انشہ واشروم میں فریش ہو رہی تھی سائل اور شہیر جا چکے تھے۔

"جانتی ہوں۔" حیات نے مصروف سا جواب دیا اور مبائل میں گسی رہی زارا نے اس کی ہاتھ سے مبائل لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات...." حیات نے ایک گہرا سانس لیا اور زارا کو دیکھنے لگی۔

"زارا میں نے سوچا تھا کہ وہ مجھے اگر کبھی شادی کہ لیے پروپوز کریں گے تو منع نہیں کرونگی .....میں انہیں پسند نہیں کرتی لیکن وہ مجھے برے بھی نہیں لگتے میرے دل میں ان کہ لیے کوئی خاص جذبات نہیں ہیں۔" حیات نے اپنی بات کئی لیکن اندر ہی اندر وہ اس گلٹی فیل کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ تو خاص جذبات رکھتے ہیں حیات۔" زارا نے اسے یاد دلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زارا میں قسمت سے نہیں لڑ سکتی.....اور نہ ہی وہ لڑ سکتے ہیں.....لوگوں کو قسمت کہ لکھے کو قبول کر لینا چاہیے ورنہ وہ لوگ بیت رلتے ہیں اس دنیا میں۔"اس نے رک رک کر کہا۔زارا نے گیرا سانس بھر کر خود کو پر سکوں کیا وہ کیا کہتی اب۔

انشہ بھی فریش ہو کر سیدھا ان کی جانب آئی۔

www.novelsclubb.com

"تم کل کیا پہنو گی حیات..؟؟"اس نے ایکسائیٹڈ سا پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کچھ نہ کچھ پہن لو نگی انشہ اب تم دونوں بھی سو جاؤ میں بہت تک گئی ہوں۔" دونوں کو باتوں کہ موڈ میں دیکھ کر اس نے سونے میں ہی ہافیت جانی تینوں حیات کہ کمرے میں ہی سوئے تھے

۔

کڑکی کہ پردوں سے آتی ہلکی ہلکی سی چاند کی روشنی نے انہیں دیکھا جہاں ایک پریشان سی ساری رات جاگنے کا ارادہ رکھتی تھی تو دوسری طرف ایک پریشان سی سونے کی خوشش میں تھی اور ایک مزے سے خواب گرخوش کی مزے لوٹ رہی رہی تھی چاند نے اپنی روشنی مانند کر دی جیسے ان کہ سوچوں میں خلل نہ ڈالنا چاہتا ہو۔

"ہیلو حائل..." سائل نے فون کان سے لگا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمم بولو سائل.." اس نے مصروف سا جواب دیا اور ساتھ میں فائل کہ ورق پلٹنے لگا۔

سائل نے لب بھینچ لیے وہ سوچ میں پڑ گیا کہ آیا وہ اسے بتائے یا نہیں۔

"آپ گھر نہیں آئیں گے؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں ضروری کیس کہ مطالق سٹڈی کر رہا ہوں اگر اور کوئی بات نہیں تو میں فون رک رہا ہوں۔" سائل نے فون کو دیکھا جہاں اس کا جواب سنے بغیر ہی کال کاٹ دی چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کل میری شادی ہے شھیر۔" پانی پیتے شھیر کہ منہ سے پانی پوارے کی طرح نکلتا ہوا فرش پر گر چکا تھا وہ بری طرح کھانسنے لگا۔

"کک.... کیا کہا۔"

"کل میری شادی ہے۔" یوسف نے سنک میں برتن جما کرتے ہوئے پرسے اپنی بات دہرائی۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا آج کل نیا ٹرینڈ چل رہا ہے اچانک شادی کرنے کا؟؟؟" شھیر نے خود سے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹرینڈ کا تو پتا نہیں لیکن میں تمھیں بتائے بغیر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن سوچا اکلوتا بڑا بھائی ہوں تمہارا تمہارے بھی ارماں ہوں گے میری شادی پر ڈانس کرنے کے۔" یوسف نے احسان کرنے والے لہجے میں کہا۔

"آپ یہ احساں نہ کرتے تو بہتر تھا۔" شھیر نے منہ بگاڑ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

یوسف نے اس کہ قریب آخر برتن دھونے کا شیمپو اور سفنج اس کہ ہاتھ میں دیا اور خود مڑ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شھیر نے دونوں چیزیں سامنے رکھی ''میں برتن نہیں دوؤں گا۔''اس کا یہ کہنا تھا کہ یوسف نے جھوتا اتار کر نشانہ باندھا اور یہ لگا جو تا سیدھا شھیر کہ سینے پر شھیر نے شولہ برساتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

''بھولو مت کھانا میں نے بنایا ہے برتن تم نے دھونے ہیں۔''یوسف نے وہی کھڑے ہوتے اس سے کہا۔

www.novelsclubb.com

''ہاں تو جا رہا ہوں پیار سے بھی بتا سکتے تھے ایک تو یہ آنٹی پتا نہیں کب آئیں گی۔''شہیر نے جل کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پہلی مرتبہ پیار سے تمہارے ہاتھ میں دیے تھے لیکن تمہیں وہ طریقہ زیادہ پسند نہیں آیا۔"

یوسف نے جلانے والی مسکراہٹ سے کہا۔

شھیر برا سا منہ بنا کر سنک کی طرف گیا۔

www.novelsclubb.com

"کل تیار ہونا تمہارے بھائی کا نکاح ہے۔" یوسف نے ہانک لگائی برتن دھوتے شھیر ایک دم ٹھٹک کر رک گیا "کہیں بھائی اور حیا... نہیں نہیں استغفرُللہ شھیر حالم کیا کیا سوچتے ہو۔" اپنا خیال جھٹک کر اب وہ پرسے برتن دھونے میں مصروف ہو گیا اور ساتھ ساتھ آنٹی کو بھی یاد

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرنے لگا جو اپنے بیٹے کی شادی پر جا کر واپس آنا ہی بھول گئی تھی۔اس کہ کیے جیسے ابھی سب سے ضرور کام ہی یہی تھے یوسف کی شادی تو اسے مسئلہ ہی نہیں لگی جیسے اسے امید تھی ایک دن ایسا ہونا ہی تھا۔

یوسف تولیے سے بال خشک کر رہا تھا جب اس کا مبائل رنگ ہوا اس نے مبائل کان سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

"بولو نوید کچھ پتا چلا وہ لڑکی کون ہے؟"اس نے فون اٹھاتے ساتھ ہی سوال کیا نوید اسکہ باپ کا وکیل تھا اگر پراپرٹی کا معاملا تو یقیناً اسے کچھ نہ کچھ پتا ہونا ہی تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ سر وہ لڑکی اس کہ نام کچھ جائیداد ہیں لیکن میرے پاس اس حوالے سے کوئی بھی کاغذات نہیں یہ بات بھی مجھے کسی دوسرے وکیل سے پتا چلی ہے۔"نوید بولتا گیا اور یوسف کے تاثرات سنجیدھا سے سنجھیدھا ہوتے گئے۔

"سر بس اتنا معلوم ہوا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تمہارا شکریہ نوید"یوسف نے کہتے ساتھ کال کاٹ کر مبائل بیڈ پر پھینکا اور خود بھی بیڈ پر بیٹھ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوسف تم اس کی حفاظت کرنا..." یوسف کہ کانوں میں بے اختیار نے نرم آواز گونجی اس نے گردن یہاں وہاں پھیری لیکں کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھا وہ آواز تو ماضی سے آرہی تھی اس کی آخری ملاقات کی اس کی ماں سے۔

"ماما آپ کو کچھ نہیں ہو گا ماما مجھے دیکھیں میں آیا ہوں یوسف۔" وہ اپنی ماں کا ہاتھ پکڑے سٹریچر گھسیٹتے نرسوں کہ ساتھ تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایمرجنسی روم کہ اندر انہیں لے جایا گیا اسے وہیں دروازے پر کھڑا رہنا پڑا اس کہ آنسوں بہ رہے تھے اس نے اپنے آنسو پونچھے اس کہ پاس کوئی آنسو پونچھنے والا نہ تھا جو تھی وہ اس وقت سٹریچر پر لیٹی خود زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دس سالہ یوسف نے سر اٹھا کر بڑی امید سے ہاسپٹل کی چھت کو دیکھا پھر سر جھکا دیا۔

"میں کیوں گیا تھا انہیں چھوڑ کہ اللہ میں کیوں گیا تھا۔" وہ وہی فرش پر بیٹھتا چلا گیا۔

"کیا یہ میری سزا ہے انہیں چھوڑ کر جانے کی؟؟" اس نے چہرہ اپنی ہتھیلیوں میں چھپایا۔

"اللہ اماں کہتی ہیں آپ مجھ سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔" اب کہ اس نے اپنا چہرا گھٹنوں میں چھپا دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''کرتے ہیں نا؟؟؟''اس نے پرسے پوچھا لیکن کوئی جواب نہیں آیا بھلا ایسے جواب یونہی تو نہیں آتے ان کا جواب تو بس دل میں ہی آتا ہے۔

''میری اماں کو ٹیک کر دیں میں پر کبھی انہیں چھوڑ کر نہیں جاؤنگا میں کبھی سکول ٹرپ پر بھی نہیں جاؤنگا۔''اس کا وجود لرز رہا تھا اس وقت کوریڈور میں کوئی نہیں تھا اگر کوئی ہوتا تو اسکی یوں معصومیت بھری باتیں سن کر اس کا دل ضرور پھٹ جاتا۔کوریڈور میں کسی کا ہیولا سا نظر آیا یوسف نے اسی وقت گردن موڑ کر اس جانب دیکھا سیاہ جیکٹ....یوسف فورا سے اٹھا اور اس کی جانب بھاگا وہ فوراً وہاں سے غائب ہو گیا یہ وہی سیاہ جیکٹ تھا جو اسنے اس حادثے میں دیکھا تھا

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوں ہو تم سامنے آؤ میں نے دیکھا تھا تم نے مارا تھا میری ماں کو، تم نے جلایا تھا ہمارا گھر۔"

یوسف ہاسپٹل کہ باہر کھڑا چلا رہا تھا اس کی آنسو اب بھی بہ رہے تھے شمشیر حالم تین سالہ شھیر کو اٹھائے اسی جانب آ رہے تھے انہوں نے یوسف کو اپنے سینے میں بھینچ لیا وہ سیاہ جیکٹ ہلکی سی دکھی اور پر غائب ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"دادا اماں...." وہ شمشیر حالم کہ احصار میں مچلا اور ہاسپٹل کہ اندر کی طرف دوڑ لگائی جہاں سے ڈاکٹر زاب باہر نکل رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شمشیر حالم سید ھا ڈاکٹرز کی طرف گئے۔

"میری بہو..."

"ان کی کنڈیشن بہت کریٹیکل ہے اور وہ مسلسل بس یوسف کو بلا رہی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"کیا میں ان سے مل لوں۔" ڈاکٹر نے گردن موڑ کر اس چھوٹے بچے کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں یوسف ہوں۔" ڈاکٹر نے اسکی حالت دیکھی لال سوجھی ہوئے آنکھیں کپڑوں پر جگا جگا سیاہی ڈاکٹر نے ترحم بری نظروں سے اسے دیکھا۔

"تمہارا جانا ٹھیک نہیں ہو گا وہ شاید اپنی آخری سانسیں لے رہی ہوں اس حالت میں بچے کا ان کہ پاس جانا..." یوسف نے اپنے دادا کو دیکھا انہیں بھی ڈاکٹر کی بات سے متفق تھے لیکن کیا وہ ان آنکھوں کی التجا کو اگنور کر سکتے تھے؟؟

www.novelsclubb.com

"جانے دیں اسے..." ایک گہرا اور افسردہ سانس خارج کر کہ انہوں نے ڈاکٹر سے کہا ڈاکٹر کا جواب سنے بغیر یوسف سیدھا آپریشن تھیٹر کی اندر گیا وہاں بیڈ پر مشینوں میں جکڑی زندگی کی جنگ لڑتی اس کی ماں تھی۔ وہ کیسے یقیں کر لیتا وہ تو انہیں اس حالت میں چھوڑ کر نہیں گیا تھا پر وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیسے اس حالت میں پہنچ گئی...اسے اپنا ہر قدم باری لگ رہا تھا اسے سب اپنا جرم لگ رہا تھا کہ اگر وہ اس وقت اپنی ماں کی پاس موجود ہوتا شاید یہ حادثہ نہ ہوتا شاید...

ہانیہ نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اس حالت میں بھی وہ مسکرا دی یوسف سیدھا ان کہ سامنے کھڑا ہو گیا...

www.novelsclubb.com

یوسف نے ایک گہرا سانس ہوا کہ سپرد کیا اور پر اپنی روم کی چھت کو دیکھ کر مسکرایا اس کا ایک طرفہ گھڑا اپنی جھلک دیکھا کر چھپ گیا وہ اٹھا اور سامنے پڑے کافی کہ مگ کو دیکھا بلیک کلر کا وہ مگ نہایت ہی خوبصورت تھا وہ اس کی ماں کی نشانی تھی اس نے کبھی شہیر تک کو اسے چھونے کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اجازت نہیں دی تھی اس نے اسے دیکھا اور اٹھا کر اس نے اس میں پانی بھرا اور گھونٹ گھونٹ پینے لگا۔

"یوسف حالم اپنی زندگی سے زیادہ اس جگہ کی حفاظت کرے گا... میں کبھی اسے برے ہاتھوں۔ میں نہیں جانے دونگا۔" اس نے خود سے کہا۔

www.novelsclubb.com

حیات وضو کر کہ باہر نکلی اور ان دونوں کی طرف آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ آخری دفع ہے میں تم دونوں کو اٹھا رہی ہوں پر جو میں کرونگی تو شکایت مت کرنا۔" حیات نے انہیں وارننگ دی جوٹس سے مس نہ ہوئے اس نے ٹیبل پر آدھے بھرے جگ کو اٹھایا۔

"ون..." اس نے دو قدم ان کہ قریب لیے "ٹو۔" ان کہ سر کہ پاس کھڑی ہوئی اور آدھے بھرے جگ کو اوپر کیا "تری۔" سارا پانی ان کہ اوپر پھینکا۔

دونوں ہڑبڑاہ کر اٹھ گئی۔

"حیات!!!!" زارا نے دانت پیس کر اسے پکارہ۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے پہلے ہی وارن کیا تھا چلو جلدی سے چینج کرو ورنہ نماز قضاء ہو جائے گی۔" حیات نے کہتے ساتھ ان کہ اوپر سے بلینکٹ اٹھایا۔

دونوں اب کہ خاموشی سے اٹھ گئیں۔

شہیر سیڑھیوں سے اترتا ٹریکنگ سوٹ پہنے نیچے آرہا تھا کہ صوفے پر حائل کو لیٹے دیکھ کر ٹھٹک کر رک گیا اور پر اس کی جانب گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شہیر نے ہاتھوں کی مدد سے اسے ہلایا حائل نے زرہ سا کسمسا کر آنکھیں کھولی اور اپنے اوپر جھکے ہوئے شہیر کو دیکھ کر ہڑ بڑا کر اٹھ گیا۔

"کیا کر رہے ہو ڈرا ہی دیا تم نے۔" اسے وہ ڈرہ ہوا نہیں لگ رہا تھا۔

"اتنے حسین مکڑے سے کوں ڈرتا ہے بھلا۔"

www.novelsclubb.com

"اللہ معاف کرے اگر حسین اسے کہتے ہیں تو میں تو فرہلڑہ حسین ہوں۔" سامنے بھی حائل خان تھا شہیر نے مسکرا کر اسے دیکھا اس سے اسی جواب کی توقع تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''میں پرہلڑہ فرومیکس حسیں ہوں۔''یوسف آخری سیڑھی سے اتر کران کہ طرف آیاہوااور ایک نظران کہ پیچھےاتے مسکراتے فیصل کودیکھا۔

''واؤ صبح صبح تین حسیناؤں کودیکھنے کاشرف ملاہے مجھے۔''حائل کے پاؤں صوفے سے نیچے پھینکتے ہوئے فیصک نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

''حسینا کامذکر کیاہوتاہے..؟؟میں وہی ہوں۔''فیصل نے پرسوچ نگاہوں سے تینوں کودیکھ کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمیں دیکھنے کا شرف حاصل کر لیا ہو تو وجہ بیان کرنا چاہیں گے اپنا بنا دلا ہوا منہ اٹھا کر لانے کا۔"

"فیصل نے بدمزہ ہو کر حائل کو دیکھا۔

"یار کیا کروں بنا دلہے ہوئے ہی اتنا ہینڈسم لگتا ہوں تو دو کر تم لوگوں کو پیچھے نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔" زرہ سا کالر جاڑ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری شادی نہیں ہو رہی ہے۔" حائل نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا کریں دوست ہی اتنا دغا باز ملا ہے۔" اس نے دکھ سے حائل کہ کندھے پر مکھا مارا۔

"کہتا تھا تم سے پہلے شادی نہیں کروں گا اور اب دیکھ۔"

"اپنے ڈرامے بند کرو اور تم دونوں بغیر کچھ کھائے آ گئے کیا ان کپڑوں کہ ساتھ چلو گے۔"

یوسف نے دونوں کو ان کہ ہلیے کا بتایا۔

www.novelsclubb.com

فیصل اور حائل نے ایک دوسرے کو چمکتی آنکھوں سے دیکھا یوسف ان سبز اور خالی آنکھوں کی گفتگو باخوبی سمجھ گیا اور فورا سے بیشتر سیڑھیاں چڑھتا اپنے روم کی جانب بھاگا دونوں اس کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پیچھے بھاگے فیصل نے اس کہ پاؤں پر پاؤں مارا تو وہ خود کو بمشکل گرنے سے سنبھالتا پرے بھاگنے لگا دروازے سے تھوڑا دور ہی تھا کہ دونوں اسے ونک کرتے دروازہ لاک کر چکے تھے۔

"اللہ پوچھے تم دونوں سے کھولو دروازہ۔" یوسف نے دروازہ پیٹھ کر کہا۔

"اللہ تم سے بھی پوچھے گا اتنے سارے تمہارے نئے سوٹ دوستوں کے ساتھ شیئر نہ کرنے پر۔" یوسف نے حائل کی آواز سنی۔

"یہ براؤں والا میں لونگا۔" حائل نے فیصل کہ ہاتھوں سے وہ سوٹ چینا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوسف تمہیں میں خود کروں گا تیار۔"فیصل نے جھٹکے سے دروازہ کھولا یوسف پر سے گرتا گرتا بچا۔

"نہیں میں بس شلوار قمیض پہنوں گا."فیصل نے مسکرا کو اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میری گاڑی میں ہے شلوار قمیض تم وہی پہنو گے۔"یوسف نے حیرت سے اسے دیکھا مطلب وہ کپڑے لایا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" بلیک کلر کی پاؤن کو چھوتی فراک پہنے میک اپ سے پاک چہرا لیے زارا نے کہا۔

"مجھے بھی۔" انشہ نے بھی بلیک کلر ہی پہنا تھا۔

ریڈ کلر کہ سمپل سی پاؤں کو چھوتی کا مدار فراک میں ملبوس ان دونوں کہ لحاظ سے تھوڑا سا میک اپ کیے وہ سر پر دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی اپنی سبز آنکھوں سے اس نے آئینے سے نظر اتھے ان دونوں کی عکس کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ڈر تو مجھے بھی لگ رہا ہے۔" حیات نے گہرا سانس ہوا کہ سپرد کیا وہ اب اور بہادر نہیں بن سکتی تھی اس نے اپنی دل کی بات کہی۔

زارا نے قریب آخر اسے گلے لگایا "تم فکر نہ کرو میں ہوں نہ اپنی دوست کہ لیے کچھ غلط نہیں ہونے دونگی۔" زارا نے محبت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

انشہ نے بھی قریب آخر دوسری طرف سے اسے ہگ کیا۔

حیات اتنی اداسی کے باوجود مسکرا دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''جلدی کرو بھائی مجھے اپنے دوست کے نکاح میں بھی جانا ہے۔''شہیر نے چلا کر کہا جو آدھے گھنٹے سے تیار بیٹھا ان تینوں کہ انتظار میں تھا۔

''یوسف ڈریسنگ روم سے باہر نکلا وائٹ کلر کہ کاٹن کہ شلوار قمیض میں وہ بھلا کا ہینڈسم لگ رہا تھا فیصل نے بے اختیار ماشاءاللہ کہا۔

www.novelsclubb.com

حائل نے بھی اسے دیکھا جو آج حقیقتاً کہیں کا بادشاہ لگ رہا تھا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر آپ دونوں نے بھائی کو دیکھ لیا ہو تو تیار ہو جائیں۔" شہیر نے دونوں کی منت کی۔اسے تو حائل پر حیرت بھی ہو رہی تھی آج حیات کا نکاح تھا اور وہ یوسف کی شادی کہ لیے آیا تھا خیر مجھے کیا ان کو یوسف زیادہ عزیز ہوں گے خود ہی جواب دیتا وہ اٹھا۔

"یار کتنا ہینڈسم لگ رہا ہے۔" فیصل نے اس کی تعریف کی۔

www.novelsclubb.com

"واقعی...ء" حائل نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی دونوں خود بلیک کلر کہ شلوار قمیض میں تھے۔فیصل نے ضد کر کہ سب کو شلوار قمیض پہنایا تھا اور جچ بھی سب پر بہت رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جبکہ شھیر نے گرے کلر کا شلوار قمیص پہنا ہوا تھا سب ہی بہت اچھے لگ رہے تھے۔

"اب چلیں بھی بھائی میں لیٹ ہو جاؤ نگا۔" شھیر نے بے چارگی سے کہا یوسف نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے بال بنائے پر خود پر سپرے کرتا واچ ٹیبل سے اٹھا کر پہننے لگا اور گاڑی کی چابی اٹھا کر شھیر کی طرف قدم بڑائے۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں اگر دو منٹ کہ اندر نیچے نہ پہنچے تو میں چلا جاؤ نگا۔" حائل اور فیصل نے صدمے سے اسے دیکھا "اگر ہمیں ایڈریس پتا ہوتا تو کبھی یوں تماری بات نہ مانتے۔" حائل اس کی پاس سے گزر کر اس سے پہلے نیچے چلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور دیکھتے ہی دیکھتے تیں گاڑیاں آگے پیچھے نکلی سب سے آگے والی میں یوسف اور شہیر بیٹھے ہوئے تھے اس سے پیچھے فیصل کی گاڑی تھی اور اس کہ پیچھے حائل کی۔

"یار میرے کتنے ارماں تھے یوسف کی شادی کہ سب نکے کہ نکے رہ گئے۔" حائل کی صدمہ بری آواز دونوں گاڑیوں میں گونجی۔کیوں کہ تینوں ایک ساتھ گروف ک میں تھے۔

www.novelsclubb.com

"ارماں تو میرے بھی بہت تھے حائل بھائی پر کیا کریں.." شہیر نے ایک افسردہ سانس بھرا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فیصل تمہارے بھی ارماں تھے تو بتادو۔"یوسف نے فیصل کو بھی دعوت دی کہ جو کہنا ہے کہ "

لو۔

نہیں میرے سارے ارماں میری اپنی شادی کہ لیے ہیں۔"فیصل نے شرارت سے کہا۔"

سب مسکرادیے یوسف نے آگے سے موڑ کاٹا حائل نے چونک کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"یوسف یہی راستہ ہے۔"حائل نے نہ محسوس انداز میں پوچھا ان کی گاڑی حیات کی گھر کی

سامنے جارہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں ایڈریس تو یہی کا ہے۔" یوسف نے سیدھا گاڑی اس گھر کے سامنے روکھی اور ہارن بجایا

..... ہورن کی آواز پر چوکیدار نے فوراً آخر دروازہ کھولا۔

فیصل یوسف اندر داخل ہو گئے حائل نہ ہو سکا اسے بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔" وہ گاڑی وہیں چھوڑتا ایسے ہی باہر نکل آیا اور اندر کی جانب قدم

لیے جہاں اس کی پوپھی اور پوپھا مسکرا کر انہیں اندر آنے کا اشارہ کر رہے تھے حائل نے مٹیاں

بھینچ لی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قاسم شاہ نے ٹھٹک کر حائل کو دیکھا انہیں ہر گز امید نہیں تھی کہ حائل وہاں آئے گا یوسف اور فیصل کو اندر بھیج کر وہ سیدھا اس کی طرف آئے وردہ شاہ بھی ان کہ پیچھے تھی۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔" اس نے بڑے ضبط سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"حائل یہاں سے چلو.." وردہ شاہ نے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بھائی!!''شہیر نے صدمے سے سامنے صوفے پر بیٹھے یوسف کا پکارا وہ اب بھی آنکھیں پھاڑ کر گھر کا جائزہ لے رہا تھا جیسے یقیں کرنا چاہتا ہو یہ حیات کا ہی گھر ہے یا...

''بھائی کیا واقعی یہی گھر ہے؟؟؟''اس کا صدمہ اب بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔

''کہیں یہ تمہاری گرلفرینڈ کا گھر تو نہیں۔''فیصل نے شرارت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

''استغفرُللہ فیصل بھائی یہ میری دوست کا گھر ہے۔''اس کا صدمہ اب بھی کم نہیں ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کونسی دوست؟؟؟"اب کہ یوسف نے پوچھا۔

"حائل بھائی کی کزن حیات... تبھی میں سوچوں وہ اپنی کزن کی شادی چھوڑ کر آپ کی شادی پر کیوں آئے۔"شہیر نے اپنے مطابق کڑیاں جھوڑیں۔

"حیات کی بات کر رہے تم؟؟؟"فیصل کی بات پر شہیر نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"تم اسے جانتے ہو؟؟؟"یوسف نے ابرو اٹھا کر اس سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں زارا کی دوست ہے بہنوں جیسی ہے میری."

"حائل کہاں رہ گیا..." یوسف نے دروازے کی طرف دیکھ کر کہا اور پر کچھ ہی دیر میں وہاں سے قاسم شاہ اور وردہ شاہ کہ ساتھ حائل ان کے پیچھے آ رہا تھا بلکل شکستہ سا جیسے اپنی زندگی کی بہت قیمتی چیز گوانے جا رہا ہو یہ قدم اسے بہت مشکل لگے اسے ایسا لگ رہا تھا وہ کسی بھی پل گر سکتا تھا لیکن اس نے اپنے آپ کو گھسیٹا اسے اپنے دل میں جلن سی محسوس ہونے لگی یوسف نے بغور اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"حائل کیا ہوا ہے طبیعت ٹھیک ہے۔" حائل نے بس سر ہلانے میں اکتفا کیا اس کی آواز تو جیسے کہیں اندر ہی دب گئی تھی یاد بادی گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ کیا ہو رہا تھا؟؟ یہ کیوں ہو رہا تھا؟؟؟ اس کا دماغ جیسے ہٹھمے والا تھا۔

سائل نے اوپر سیڑھیوں سے نیچے جھانک کر دیکھا اور پر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی وہ فوراً اندر کی جانب بھاگا۔

www.novelsclubb.com

"حیات.... حیات..." اس نے دھڑام سے دروازہ کھولا۔

"کیا بات ہے سائل..." اس نے دھڑکتے دل کہ ساتھ پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا وہ واقعی میں بڈھا ہے۔" زارا نے چیک کر کہا اس کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ کر اس نے یہی اخذ کیا تھا۔

"نہیں..."

www.novelsclubb.com

"مولوی صاحب آ گئے ہیں چلو نیچے۔" وردہ شاہ نے چاروں کو نیچے جانے کا کہا۔

حیات نے دوپٹہ سہی سے سر پر سیٹ کیا اور ان کی ہمراہ باہر کی سمت بڑھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب نے گردن موڑ کر سیڑھیوں کی جانب دیکھا لیکن دو لوگوں کی نظریں وہاں پر جم سی گئی تھی سبز آنکھیں بہت درد سے اسے دیکھ رہی تھی اسے اس لباس میں دیکھ کر یا پر اس بات پر کہ آج وہ کسی اور کی ہونے جا رہی تھی وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا اسے خود بھی محسوس نہ ہوا کہ وہ اسے بغیر پلکے جھپکے دیکھ رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

زارا اور انشہ نے ایک ساتھ یوسف کا نام لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اووو میرے اللہ حیات تمہاری شادی یوسف بھائی سے ہو رہی ہے۔" زارا نے خوشی سے چہک کر کہا کچھ دیر پہلی والی رنجیدگی جیسے کہیں غائب ہو چکی تھی۔

"حیات مجھے یقین نہیں آ رہا تم اور یوسف بھائی...." انشہ نے خوشی اور صدمے کہ ملے جلے تاثرات لیے کہا۔

www.novelsclubb.com

حیات ان کی کسی بات کا جواب دیے بغیر آگے آخر صوفے پر بیٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی قریب آنے پر یوسف نہ نگاہیں پہری حیات نے اسے دیکھ کر شکر کا سانس کیا کم از کم وہ ہینڈسم تھا۔

"حیا...حیا..."شہیر نے تھوڑا سا اس کی طرف جھک کر آہستہ آواز میں کہا۔

"شہیر تم..."اسے حیرت ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"اب ہمارا رشتہ اور مضبوط ہونے جا رہا ہے۔"شہیر نے مسکراتے ہوئے کہا حیات نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب تم میری بھابی بن جاؤ گی۔" شہیر نے اس کی نا سمجھی دور کی حیات نے اپنی پوری سبز آنکھیں کول کر اسے دیکھا پر گردن پیر کر اپنے سائڈ پر بیٹھے یوسف کو اس کہ دیکھنے پر یوسف نے سمائل پاس کی حیات نے فوراً اپنا چہرا واپس موڑ لیا۔

"تبھی وہ مجھے جانا پہچانا لگ رہا ہے۔" حیات اس سے پہلے کچھ اور کہتی مولوی نے گلا کنکار کر اپنی طرف متوجہ کیا اب کہ وہ نکاح کی کلمات پڑھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات بنت قاسم شاہ کیا آپ کو یہ نکاح یوسف حالم سے حق مہر بیس لاکھ قبول ہے.."حیات نے نروس سا یہاں وہاں دیکھا لیکن اس کی سبز آنکھیں ان دو سبز آنکھوں پر جم گئی جو اسی کو دیکھ رہی تھی.....کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں اور آج پہلی بار اس سبز آنکھوں والے نے اس سبز آنکھوں والی سے نگاہیں پیر لی۔

حائل نے بے اختیار نگاہیں پھیری اور بنا چاپ پیدا کیے وہاں سے نکل گیا وہ یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ بچپن سے جس کو دل میں بسایا آج وہی کسی اور کہ نام ہونے جا رہی تھی حیات کی آنکھوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا وہ غائب ہو گیا۔۔۔۔مولوی نے اپنے کلمات دوبارہ دہرائے حیات نے انہیں دیکھا۔حیات نے ایک نظر اپنے ماں باپ کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"قبول ہے۔"اس نے گہرا سانس بر کر کہا اس کی زندگی اب نئے صفر پر گامزن ہو چکی تھی۔

نکاح ہو چکا تھا سب ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔"فیصل موقع پاتے ہی زارا کہ پاس آخر کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"تم...."زارا نے ایک نظر پاس کھڑی انشہ پر ڈالی انشہ سمائل پاس کرتی حیات کی طرف چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم دور کھڑے ہو۔" آنکھیں دیکھا کر کہا۔

فیصل نے ڈرتے دو قدم پیچھے لیے

"اب ٹھیک ہے۔" دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر کہا۔

زارا نے مسکرا کر اسے دیکھا وہ پہلے بھی اس سے کافی فاصلے پر کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"فیصل یہ کیا ہو رہا ہے تمہیں پتا تھا یوسف بھائی کی شادی کا؟؟"

"نہیں..."

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا واقعی تمہیں کچھ نہیں پتا۔"اس نے اب کہ مشکوک انداز میں پوچھا۔

"افف زارا تم میں شقی بیویوں والا کیڑا ہے۔"اس نے جلانے والی مسکراہٹ سے کہا۔

"تو نا کرو اس شقی کیڑے والی سے شادی۔"اس نے جل کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"مشکل ہے پر برداشت کر لینگے اس شقی کیڑے کو۔"فیصل آنکھ ونک کرتا یوسف کی طرف چل دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زارا اسے صلوتیں سناتی وہاں سے اٹھ گئی۔

"حیات میں خوش ہوں تمہارے لیے۔" زارا اسے گلے لگاتی بولنے لگی۔

"یوسف بہت اچھا ہے مجھے یقین ہے وہ تمہیں خوش رکھے گا۔" حیات نے بس سر ہلانے میں اختفا کیا۔

"حیات آج دو نفلیں زیادہ پڑنا۔" حیات نے ناسمجھی سے سائل کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تمارا نکاح کسی بڈھے سے نہیں ہوا۔''اس کی بات پر سب مسکرا دیے۔

''مجھے آج ہی رخصتی چاہیے۔''سب کی آواز کو اس ایک آواز نے دبا دیا۔

قاسم شاہ نے حیرت سے اسے دیکھا عظیم حالم نے تو بس نکاح کا کہا تھا پر یہ رخصتی انہیں اپنا سارہ گیم خراب ہوتا ہوا دکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن بیٹا ابھی رخصتی... میرا مطلب ہے کچھ دن ہماری بیٹی کو ہمارے پاس رہنے دو پر تمارے پاس ہی آنا ہے اسے۔" وردہ نے مسکرا کر کہا۔

"اتنے سالوں سے آپ کہ پاس تھی اب میں چاہتا ہوں وہ اپنے گھر آ جائے" یوسف کسی بھی صورت ماننے والا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

وردہ شاہ اور قاسم نے صبر کے گھونٹ بھرے۔

"جیسے تمہاری مرضی.." قاسم شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میری ایک ضروری میٹنگ ہے میں دو گھنٹے میں آؤں گا تب تک آپ اپنا ساماں پیک کر لیں۔

"اب کہ وہ سیدھا حیات سے مخاطب ہوا۔

سب کی نظریں خود پر محسوس کر کہ حیات سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

www.novelsclubb.com

یوسف کہ ساتھ فیصل بھی اس کہ پیچھے نکل گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب میں چاہتا ہوں وہ اپنے گھر آ جائے.....یوسف حالم نے یہ کہا ہے مجھے یقین نہیں آ رہا حائل سن لیتا تو تیسرے مالے سے چلانگ لگا لیتا۔"اس کہ ساتھ گاڑی کی طرف جاتے فیصل نے اس کی نکل اتاری۔

یوسف مسکرا کر اس کی طرف پلٹا"وہ اب تمارے بھابی ہے اور بھابی اپنے شوہر کہ گھر میں ہی دکھتی ہوئی اچھی لگے گی۔"اس نے مڑ کر گاڑی کا دروازہ کولا اور زناٹے برتا گاڑی وہاں سے نکال لے گیا۔

www.novelsclubb.com

"کتنے کول لگ رہے تھے یوسف بھائی میری ایک ضروری میٹنگ ہے میں دو گھنٹے میں آؤ نگا تب تک آپ اپنا ساماں پیک کر لیں۔"زارا یوسف کی ایکٹنگ کرتی ہوئی بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے تو اب بھی یقین نہیں آرہا کہ بھائی نے ایسا کہا ہے۔"شہیر کی آواز سے ہی لگ رہا تھا کہ وہ اب تک صدمے میں ہے۔حیات کا کپڑے سوٹکیس میں ڈالتا ہاتھ رک گیا اس نے گردن موڑ کر شہیر کو دیکھا۔

"شہیر تم نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟"اب کہ سب سنجیدگی سے شہیر کو دیکھنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"ایسے مت دیکھو مجھے خود ابھی پتا چلا ہے،مجھے کیا بھائی کو بھی ابھی پتا چلا ہے کہ جن سے ان کا نکاح ہو رہا تھا وہ تم ہو۔"اب کہ سب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مطلب؟؟یوسف بھی نہیں جانتا تھا۔"سائل نے مشکوک سا پوچھا۔

"نہیں.."شہیر نے کندھے اچکائے۔

"کیا تمارے پیرنٹس نے بھی اسے فورس کیا ہے؟"حیات نے پوچھا۔

"شاید ہاں.."شہیر نے جواب دیا اور ساتھ ہی حیات کو دیکھا اس کہ چہرے پر کوئی اتھار چڑھاؤ نہ آیا شاید اسے اندازہ ہو چکا تھا پہلے ہی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھابی..." شہیر نے حیات کو پکارا وہ بغیر دیان دیے پیکنگ میں مصروف رہی۔

"بھابی.." ایک اور خوشش کی اب کہ سب کہ ہونٹوں پے مسکراہٹ آگئی۔

"حیات تمھیں شپیر بلا رہا ہے." انشہ نے اس کا کام آسان کیا۔

"میں نے سنا نہیں بولو۔" حیات سب کو دیکھتی حیرت سے بولی جو سب اسے شرارات سے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھابی...."سب نے ایک آواز ہو کر کہااور قہقہہ لگایاحیات انہیں دیکھ کر مسکرادی واقعی کچھ لوگ نعمت ہوتے ہیں ورنہ اس سچویشن کو وہ لوگ اتنے آرام سے لے رہے تھے جیسے بڑی بات نہ ہو واقعی انسان کہ اوپر ہے کہ وہ چھوٹے سے چھوٹے معاملے کو بھی سنگین کر سکتا ہے اور سنگین سے سنگین معاملے کو بھی آسان حیات نے اوپر دیکھ کر اپنے رب کا شکر ادا کیا کہ اس نے جیسا سوچا تھا ویسا کچھ نہیں ہوا۔

www.novelsclubb.com

"اے میرے رب مجھے اپنی چاہت میں راضی رکنے کی توفیق دے۔"حیات دل میں دعا مانگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''میں حیات ہوں حیات سمجھے تم سب اور اگر کسی نے مجھے بھابی کہا تو اس کی ساتھ دوستی کا رشتہ ختم۔'' انگلی اٹھا کر سب کو یقین دلایا شہیر کو کچھ زیادہ ہی گھورا۔

''حیا تم ہماری گھر چلو گی افف سوچ کر ہی کتنا مزا آئے گا۔'' صاف ظاہر تھا وہ سائل کو جلانا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

''میں ہر روز آجاؤنگا۔'' سائل نے گردن اکڑا کر کہا۔

''بن بلائے مہمان کسی کو پسند نہیں آتے۔'' شہیر نے بھونویں اٹھا کر جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مہمان کون؟؟ جیسے سالی آدھی گھر والی ویسے سالا آدھا گھر والا۔" شہیر نے حیران ہو کر اسے دیکھا واقعی اس کی بات میں وزن تھا۔

"یار بات تو سہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہیلو حائل کہاں ہو..؟؟"یوسف ڈرائیو کرتے ہوئے بولا۔

حائل نے دو پل کچھ نہ کہا یوسف نے حیراں ہو کر کان سے فون اٹھا کر مبائل کی سکرین کو دیکھا جہاں کال آن تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو...."

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا نکاح ہو گیا..." وہ نہیں جانتا تھا اس نے یہ سوال کیوں کیا لیکن اس کہ دل سے شدید خوائش نکلی کہ وہ کہ دے نہیں۔

"ہاں تم نکاح کہ وقت اچانک کہا چلے گئے تھے۔" وہ تو یوسف کہ ہاں پر ہی تم گیا تھا جیسے اس کی ساری دنیا ساخت ہو گئی تھی جیسے ابھی دل بند ہو جائے گا جیسے بس سب کچھ اس سے تھا اور اسی پر ختم ہو جاتا۔

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو.." اب کہ یوسف اس کہ لہجے پر ٹھٹکا وہ خود نہیں جانتا تھا اس نے یہ الفاظ کیسے آدھا کیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''مبارک ہو یوسف...''اس نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔

''مبارک ہو تمہیں حیات شاہ۔''وہ جیسے بار بار کہہ کر خود کو یقین دلانا چاہتا تھا اس نے سامنے بہتے سمندر کو دیکھا ایک سیلاب تھا جو وہاں بہ رہا تھا اور ایک سیلاب تھا جو اس کہ دل میں گر رہا تھا ۔

www.novelsclubb.com

''حائل تم ٹھیک ہو..''یوسف نے گاڑی سائڈ پے روک دی۔

''مجھے کیا ہو گا کچھ چیزیں ہمارے لیے نہیں بنائی گئی ہوتیں..''وہ تھوڑی دیر کو رکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جب وہ چیزیں ہمارے لیے نہیں ہوتی تو یوسف وہ کیوں ہمیں چاہیے ہوتی ہیں کیوں آخر کار کیوں، کیوں اس چیز کی محبت دل میں بیٹھ جاتی ہے۔" اب کہ اس کی آواز کی نمی یوسف نے باخوبی محسوس کی تھی۔

"تم کہاں ہو.." حائل کا جواب سن کر اس نے کال کاٹ دیا یوسف کی سمجھ سے باہر تھا کیا وہ جو سوچ رہا تھا وہ صحیح تھا کیا حائل....

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آو وخدایا میں نے کبھی اس کی خوائش نہیں کی تھی۔" یوسف نے ایک ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرا۔

"اس کو تو آپ نے میری قسمت میں ڈالا تھا۔" وہ کیا کرے اسے سمجھ نہیں آیا۔

"دادا دیکھیں میری ٹوائے ٹھوٹ گئی۔" حائل نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں اسے جھوڑ دیں گے۔" سامنے کھڑا شخص شاید اس بچے کا دادا تھا انہوں نے اس کھلونے کا ٹوٹا جوا حصہ جھوڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن دادا یہ پہلے جیسے نہیں رہی اب تو۔" بچے نے نم آنکھیں لیے اپنے دادا کو دیکھا۔

"ٹوٹی ہوئی چیزیں کبھی پہلے جیسے نہیں ہوتیں لیکن...." حائل نے ان کہ مزید کہنے کا انتظار کیا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن کیا دادا؟؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن ہمیں پر ان کی قدر ہونے لگتی ہے پر ہم احتیاط کرتے ہیں انہیں تکلیف دینے سے۔" بچے نے معصومیت سے اپنے دادا کو دیکھا۔

"تمہیں پتا ہے اللہ ٹوٹے ہوئے لوگوں کو بہت پسند کرتا ہے۔" دادا نے مسکرا کر اس سے کہا حائل سانس روکے انہیں سنے گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں دادا؟؟ ٹوٹی ہوئی چیزیں تو کسی کو پسند نہیں آتی۔" اب کہ دادا ہنس دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرے بچے جو چیز ٹوٹی نہیں ہوتی اس کہ پاس سب کچھ ہوتا ہے پھر وہ کس چیز کہ لیے خدا سے سچے دل سے دعا کرے گا جب اللہ نے اسے سب کچھ دیا ہے اللہ انہیں توڑتا ہے تاکہ وہ پورے خلوص سے اس کہ پاس آئے۔" دادا اس بچے کو اٹھا کر باتیں کرتے وہاں سے لے گئے۔

حائل نے دور تک انہیں جاتے ہوئے دیکھا وہ کچھ پل کو حیراں ہوا تھا لیکن پر سر جھٹک دیا اب کہ ساحل پر سرد ہوا کہ جونکوں کا راج تھا۔

www.novelsclubb.com

ضروری نہیں کہ کوئی صرف محبت میں ٹوٹے..... بہت سے طریقوں سے انسان ٹوٹتا ہے ۔۔۔۔۔۔ لیکن ہمیشہ انسان دوسرے انسان کی وجہ سے ٹوٹتا ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف آخر سیدھا اس کہ سائڈ پر بیٹھ گیا۔

"تم ٹھیک ہو...؟؟"اس نے فکر مندی سے پوچھ۔

"ہمم..."

www.novelsclubb.com

"بتایا کیوں نہیں تم نے مجھے کہ.... تم اسے پسند کرتے ہو؟"یوسف نے نظریں بہتے سمندر پر رکھ کر پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا اتنا واضع دکھ رہا ہے...؟؟ بتانے سے کیا ہو جاتا؟؟" یوسف نے اسے دیکھا۔

"میں نہ کرتا نکاح اگر تم وقت پر مجھے بتا دیتے۔" یوسف نے گہرا سانس بر کر کہا۔

اس نے یوسف کو بھڑے گھور سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تو اب چھوڑ دو۔" یوسف نے جھٹکک سے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ ناممکن ہے اب حائل خان اب وہ یوسف حالم کی دسترس میں ہے۔"اب کہ آواز حد سے زیادہ سخت تھی۔حائل مسکرادیا۔

"میں مطمئن ہوں یوسف.."یوسف نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا۔

"میں مطمئن ہوں کہ اس کا نکاح تم سے ہوا،مجھے یقیں ہے تم اس کی قدر کروگے۔"حائل نے اب کہ زرہ سا مسکرا کر کہا وہ واقعی مطمئن تھا کہ وہ شخص یوسف تھا اس کی جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف اسے دیکھ رہا تھا۔

"یار اب ایسے نہ دیکھو جوان مرد ہوں ایسی چیزیں نہیں تھوڑتی مجھے۔"اب کہ وہ زرہ سا ہنسا

لیکن وہ کیا جانے کہ وہ اس وقت سب سے بری اداکاری کر رہا تھا۔

"اداکاری مت کرو.... تم بہت برے اداکار ہو۔"یوسف نے اس سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی میں اپنی ایکٹنگ پر آیا نہیں ہوں یہ تو بس ایسے ہی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کافی دیر بعد اس نے سوال کیا۔

"حائل تم پیچھے کیوں ہٹے؟؟؟" یوسف نے وہ سوال کیا جو اسے پریشان کر رہا تھا اگر وہ اس کی وجہ سے اپنی محبت سے دستبردار ہوا ہے تو؟؟؟

"میری امی اور بہن کی وجہ سے..."

www.novelsclubb.com

"یہ سب کیا ہو رہا ہے پھوپھا؟؟؟" حائل نے قاسم شاہ کو سرد نگاہوں سے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں یہ نکاح ہر گز نہیں ہونے دونگا۔"

"حائل ایسے مت کہو جیسے تم جانتے نہیں۔" وردہ شاہ کی بات پر حائل نے ناسمجھے سے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"ہم گئے تھے تمہارے گھر تمہاری اور حیات کی شادی کی بات کرنے۔" اس نے حیران ہو کر ان دونوں کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''جانتے ہو ہمیں کیا کہا گیا؟؟؟''ایک ابرو اٹھا کر وہ ذرہ حائل کہ قریب آئی۔

''نائمہ نے ہمیں دکھے دے کر نکالا، میں تمہاری بد کردار بیٹی کو کبھی قبول نہیں کرو نگی اس قاتل کی شادی کسی قاتل سے ہی کرانا میرا بیٹا اسے کبھی قبول نہیں کرے گا یہ سب کہا اب تم ہی بتاؤ ایک ماں ہونے کہ ناتے میں اپنی بیٹی کا رشتہ ایسی جگہ کیسے کرا دیتی۔''انہوں نے آنکھوں میں آنسو لیے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حائل چھپ ہو گیا وہ ان کی یہ بھی نہ کہ سکا کہ وہ غلط کہ رہی تھیں جانتا تھا اس کی ماں کچھ بھی بول سکتی ہے۔

"لیکن پوپھو میں اس کا بہت خیال رکو نگا۔" اس نے آرام سے کہا اب کہ نہ آواز میں سختی تھی نہ آنکھوں میں۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو حائل تم اپنی ماں کو جانتے ہو ہماری بچی بہت مشکل سے اس ٹراما سے نکلی ہے اور اب نارمل زندگی گزار رہی ہے تم چاہتے ہو کہ ہم اسے اپنے ہاتھ سے جہنم بیج دیں۔" قاسم شاہ نے ذرہ سا سخت آواز میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم میرے بھتیجے ہو مجھے بہت عزیز ہو حائل لیکن میں اپنی بیٹی کہ ساتھ یہ نہیں کر سکتی۔"

انہوں نے نرمی سے حائل کی چہرے پر ہاتھ رکھا۔

حائل ان دونوں میاں بیوی کی فکر پر قہقہہ لگانا چاہتا تھا انہیں بتانا چاہتا تھا کہ دیکھو ان کے مکرو چہرے پر وہ کیسے کرتا ان کی جھوٹی فکر ہی صحیح بات تو ان کی درست تھی کیا وہ اپنی خوشی کہ لیے حیات کہ ساتھ ایسا کر سکتا تھا اس نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا اور گہرا سانس بر کر ان دونوں میاں بیوی کو دیکھا جنہوں نے اندر چلنے کا اشارہ دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم حیات کو ان کہ پاس مت چھوڑنا وہ لوگ اسے بہت ہرٹ کرتے ہیں۔" حائل نے سری بات اسے نہیں بتایا۔یوسف نے شکر کا سانس خارج کیا مطلب وہ اپنی امی اور بہن کہ وجہ سے پیچھے ہٹا تھا۔

"میری رخصتی کا وقت ہو گیا ہے جاتا ہوں... تم چلو گے؟؟" یوسف کہتے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

حائل گہرا سانس ہوا کہ سپرد کر کہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو..." وہ مرد تھا اسے ٹھوٹنا نہیں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات سب سے مل کر اب اپنے ماں باپ کہ سامنے کھڑی تھی۔

وردہ شاہ نے یوسف کو دیکھ کر مسکرا کر اس کی سر پر ہاتھ پھیرا حیات نے گہرا سانس برا ان کہ لمس میں کوئی محبت نہیں تھی اس کا دل دکھا۔

قاسم شاہ نے اسے سینے سے لگایا حیات شاک سے ان کہ سینے سے لگی رہی انہوں نے آج پہلی بار اسے یوں گلے لگایا تھا۔

www.novelsclubb.com

حیات نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہاں پر خوش رہنا۔"انہوں نے محبت سے کہا۔

حیات مسکرادی آخر کار اسے انکی محبت مل رہی تھی دل کہ کونے میں جو بھی چینی تھی اپنے فیصلے پر اب وہ بھی زائل ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک نظر حائل کو دیکھا کتنا عجیب تھا نہ دونوں کی آنکھیں اتنی ملتی تھی یوں کہ اگر کسی نے حائل کی آنکھیں دیکھ لی تو گویا حیات کی دیکھ لی ہوں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حائل مسکرا کر اس کہ پاس آیا"ہمیشہ خوش رہنا یوسف بہت اچھا ہے مجھے یقیں ہے تمارا خیال رکھے گا۔"حائل کا یہ کہنا تھا کہ حیات سے دل سے آخری بوجھ بھی نکل گیا۔

حیات گاڑی کہ پیچھے بیٹھی سامنے ڈرائیو کرتے یوسف کو مسلسل دیکھ رہی تھی شہیر اس کہ ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے کچھ کہنا ہے؟؟"یوسف نے فرنٹ مرر سے اسے دیکھ کر پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟؟"اس نے بھونویں اٹھا کر سوال کیا کب سے گونگی بن کر بیٹی تھی اب اس کی بس سے باہر ہو گیا۔

"ایسا تمہیں کیوں لگتا ہے؟؟"وہ بھی آپ سے تم پے آ گیا تھا دونوں بھائی ایک جیسے تھے آپ سے تم تک آنے میں بس سامنے والے کہ تم کہنے کی دیر ہوتی تھی۔

www.novelsclubb.com

حیات نے اسے دیکھا مانا کہ نکاح اس کی بھی مرضی سے نہیں ہوا تھا لیکن رخصتی تو اس کی ہی مرضی سے ہو رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم نے رخصتی کا کیوں کہا؟؟"شھیر نے بھی اب کہ دلچسپی سے اپنے بھائی کہ جواب کا منتظر ہوا

۔۔

"ایسے ہی شہیر کو ایک بھی کی ضرورت تھی۔"اس نے کندھے اچکا کر جواب دیا اب کہ حیات نے بے اختیار شھیر کو دیکھا شھیر نے یوسف کو۔

www.novelsclubb.com

"بھائی مجھے بھابی نہیں مجھے بھی ایک اپنی ذاتی بیوی کی ضرورت ہے۔"شھیر نے پھولے ہوئے منہ کہ ساتھ کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے ایک نظر حیات پر ڈالی اور روڈ پر نظریں جمالی وہ اسے یہ نہ کہ سکا کہ اسے اپنے باپ کہ فلین کو ہر گز کامیاب نہیں ہونے دینے تھا اور وہ ایک لڑکی کو نکاح کر کہ چھوڑ بھی نہیں سکتا تھا اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ حیات کہ ماں باپ بھی کافی حد تک عظیم حالم سے ملے ہوئے ہیں۔

لیکن اس کہ ذہن میں اب بھی کہیں سوا ٹھ رہے تھے کڑیاں نیں مل پا رہی تھی ایک دوسرے سے۔

www.novelsclubb.com

ائیر پورٹ سے نکلتے اس نے چہرے پر لگے ماسک کو درست کیا اور کیف ذرہ اور نیچے کر دیا اور سیدھا چلتے ہوئے سامنے کھڑی بلیک گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گاڑی میں بیٹھتے اس نے ماسک منہ سے ہٹھایا اس کا چہرا اوا ضع ہوا سفید رنگت کالی بڑی بڑی آنکھیں جن پر بڑی پلکوں کی جھالر تھی سیدھے ابرو ہوا ایک کٹ اس نے ذرہ سا آگے آخر فرنٹ مرر سے اپنے آپ کو دیکھا پر گردن پھیر کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے اس شخص کو جو اس کا ڈرائیور تھا۔

اس کی چہرے پر پسینہ دیکھ کر اس نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"فکر نہ کرو کچھ نہیں کرونگا تمہیں۔" واپس سے بیک سیٹ پر سر ٹکا کر اس نے آنکھیں موند کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈرائیور نے بغیر کچھ کہے گاڑی سٹارٹ کر دی

اس نے فوراً آنکھیں کھول کر ایک چھوٹی سی چٹ اس کی جانب بڑھائی۔

"پہلے یہاں پر جانا ہے۔" ڈرائیور نے گردن پیر کر اسے دیکھا اور پر ڈرتے ڈرتے اس سے چٹ لے لیا۔

"اپنی دشمن جان کو بتا تو سکوں کہ اس کا یہ دشمن زندہ ہے۔" وہ مسکرا کر آہستہ آواز میں بڑبڑایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات شہیر کہ ساتھ صوفے پر بیٹھی سامنے لیف ٹاف پر کال ملنے کا انتظار کر رہی تھی۔

"شہیر مجھے بھوک لگی ہے۔" حیات نے آہستہ سے اسے کہا شہیر نے اسے دیکھا۔

"ہاں بھوک تو مجھے بھی لگی ہے۔" حیات کہ کہنے پر اسے اپنی بھوک بھی یاد آگئی۔

www.novelsclubb.com

"کال کر لیا تم نے۔؟؟" یوسف ہاستھینوں کہ کف فولڈ کرتا سیڑھیوں سے نیچے اتر کر ان کہ قریب آیا وہ آتے ساتھ ہی فریش ہونے چلا گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں اٹھا رہی شاید اس دفع اصلی والا ناراض ہیں۔" شہیر نے اس کا جواب دیا۔

"صحیح وقت آنے پر میں خود انہیں بتا دیتا تم کو کیا ضرورت ٹانگ اڑانے کی۔" یوسف نے پاس پڑا کشن اٹھا کر اسے دے مارا۔

www.novelsclubb.com

"آپ آرام سے شادی منائے اور بچارے دادا دادی کو خبر ہی نہ ہو سوری مسٹر یوسف میں اپنے دادا دادی کہ ساتھ اتنا بڑا ظلم ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔" حیات ان دونوں کو دیکھ رہی تھی اسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عجیب کیوں نہیں لگ رہا تھا وہ یہ سمجھ نہیں پا رہی تھی عجیب جگہ تھی نیا رشتہ تھا لیکن پر بھی اسے کچھ عجیب نہیں لگ رہا تھا شاید شہیر کی وجہ سے وہ خود سوچتی جواب دیتی کندھے آچکا گئی۔

"بھائی ہمیں بھوک لگی ہے۔"اب کہ اس نے معصومیت سے کہا۔

"ہمیں؟؟ کس کس کو۔"اس نے شہیر کو دیکھتے ساتھ حیات کو دیکھا حیات نے نظریں پھیر لی۔

www.novelsclubb.com

" مجھے اور حیا کو."

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو جاؤ بنا کر کھالو۔"یوسف نے کندھے آچکا کر انہیں حل پیش کیا۔

"میں چینج کر کہ آتی ہوں۔"حیات دونوں کو وہاں چھوڑ کر یوسف کہ روم کی جانب بڑی جو آتے ساتھ ہی شہیر نے اسے دکھایا تھا اور جواب سے اس کا بھی کمرہ تھا۔

نرم سا ہلکے گلابی رنگ کا لباس پہنے وہ اب نیچے آرہی تھی ٹیبل پر کھانا لگ چکا تھا اس نے ایک نظر کھانے پر ڈالی پھر دونوں کو دیکھا جو اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے بیچ میں سربرائی کرسی پر یوسف جب کہ اس کی بائیں جانب سائڈ پر اس کہ ساتھ شہیر بیٹھا تھا یوسف کہ دائیں جانب اب بھی دو کرسیاں خالی تھی جب کہ بائیں جانب شہیر کہ ساتھ ایک کرسی خالی تھی اس نے قدم اٹھائے اور شہیر کہ پاس والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھنے لگی تو دونوں بھائیوں نے چہرا اٹھا کر اسے دیکھا اس نے نا سمجھی سے دونوں کو دیکھا۔ شہیر نے کرسی واپس اندر کسکائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہاری جگہ یہ نہیں وہ ہے حیا۔" شہیر نے مسکرا کر یوسف کی دائیں جانب والی کرسی پر انگلی سے اشارہ کیا۔ حیات نے حیرت سے اسے دیکھا پر یوسف کو اس نے کچھ نہ کہا تو وہ چلتی وہاں ہر بیٹھ گئی۔

اس نے نوٹ کیا تھا اب تک دونوں میں سے کسی نے کچھ نہیں کا یا تھا وہ بیٹھی تو شہیر اس کہ پلیٹ میں چاول ڈالنے لگا۔

"تمہیں ایڈجسٹ ہونے میں ٹائم لگے گا لیکن فکر نہ کرو میں ہوں نہ میں تمہاری مدد کرونگا اور یوسف بھائی بھی تو ہیں۔" وہ مسلسل مسکرا رہا تھا شاید حیات کی موجودگی اسے اس گھر میں کافی اچھی لگ رہی تھی۔ جبکہ یوسف خاموش سا کھانے میں مصروف تھا۔ شہیر جلدی جلدی کھاتا دو منٹ میں اٹھ گیا اب وہ دونوں وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

حیات نے گردن ترچھی کر کہ اسے دیکھا وہ کھانا کا رہا تھا اسے عجیب لگ رہا تھا اتنی خاموشی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ شادی نہ میری مرضی سے ہوئی ہے نہ تماری مرضی سے لیکن....."اس نے آخری نوالا لے کر بات شروع کی تھی لیکن بات ختم ہی نہیں ہوئی تھی کہ حیات پہلے ہی بول اٹھی۔

"تو آپ کہنا کیا چاہتے ہیں مسٹر یوسف کہ یہ نکاح آپ کہ لیے کوئی مانے نہیں رکھتا کل کو مجھے کچھ پیپرز تھمادیں گے اور کہیں گے ان پر سائن کرو یہ کانٹریکٹ میرج ہے میں اس نکاح کو نہیں مانتا میری رضامندی سے نہیں ہوا یہ سب کیا کیا جواز پیش کریں گے آپ مجھے۔"وہ جذبات کی عالم میں بولتی بولتی ٹٹکی اس کی آواز تیز تھی لہجے میں غصہ غم افسوس سب تھا لیکن سب کا سب جیسے ایک دم غائب ہو گیا وہ اسی کرسی پر ٹیک لگائے دونوں ہاتھوں کو سینے پر لپیٹے بڑے سکوں سے اسے سن رہا تھا۔

"کچھ اور بھی کہنا ہے؟"حیات نے سر جھکا دیا اب اتنا کہ دیا تھا اور کیا کہتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھیں مس حیات یہ نکاح بھلے ہماری مرضی سے نہیں ہوا لیکن ہمارے بیچ نکاح جیسا پاک رشتا ہے جسے میں کانٹریکٹ میرج یا ایسا کچھ کہہ کر اس کی توہین نہیں کر سکتا نہ میں بچانہ ہوں تم ہم دونوں جانتے ہیں نکاح شادی کیا ہوتی ہے۔" وہ رکھا۔

"ہم خوشش کر سکتے ہیں اس رشتے کو مضبوط بنانے کی۔" حیات نے بے یقینی سے اسے دیکھا پر اچانک ان آنکھوں میں شرمندگی آ بسی اسے اس کی پوری بات سننی چاہیئے تھے اسے اپنی جلد بازی پر پشتاوا ہوا۔

"دوستی سے شروعات کریں؟" وہ مسکرا رہا تھا حیات مسکرا بھی نہ سکی۔اس نے ہاتھ آگے بڑایا ۔

"میں ہوں یوسف عالم۔" دوستی کا پہلا ہاتھ آگے بڑھ چکا تھا۔حیات کل کر مسکرا دی۔

"میں ہوں حیات شاہ۔" اس نے ہاتھ تام لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ویسے مجھے لگا تھا تم بہت کھڑوس ٹائف ہو گے لیکن تم تو بہت اچھے ہو۔"اس نے کھلے دل سے تعریف کی اب اس سے دوستی جو ہو گئی تھی یوسف مسکرایا یک طرفہ گھڑا واضع ہوا۔

"تعریف کا شکریہ میری نہیں دوست لیکن یہ برتن اب تم اٹھا کر دو ہو گی کیوں کہ شہیر ابھی کافی بنائے گا میں نے کھانا بنایا ہے تو تم بھی تو کچھ کرو گی۔"حیات کی آنکھیں بڑی ہوئی مطلب اسے آئے ابھی کچھ گھنٹے ہوئے تھے اور وہ اس سے برتن دلوائے گا۔

"میں اپنی کہی بات واپس لیتی ہوں تم بلکل بھی اچھے نہیں ہو۔"اس نے ٹیبل سے فلیٹ اٹھائے یوسف وہاں سے چلا گیا۔

اس نے ایک دکھ بری نگاہ اپنے فون پر ڈالی جو اس وقت ٹیبل ہر پڑا ہوا تھا اس نے کتنے کال کیے تھے اپنے باپ کو لیکن ایک دفع بھی اس کا فون نہیں اٹھایا گیا۔

"شاید بزی ہوں۔"وہ بڑائی اور برتن اٹھا کر وہاں سے لے گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

••••••••••••••••••

"کھانا بن چکا ہے ٹیبل پر لگا دو میں حیات کو بلا کر آتا ہوں۔" یوسف نے صوفے پر لیٹے شہیر کو دیکھ کر کہا جس نے اس کی بات پر اوکے کا سائن بنایا۔

حیات لائٹ سے بلیک کلر کی گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تک آتی فراک پر بلیک کلر کا کھلے پائنچوں والا شلوار پہنے واشروم سے باہر نکلی اس نے ایک نظر مسلسل اپنے بجتے فون کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات..."یوسف نے دروازہ کھول کر اسے دیکھنے لگا حیات نے فون کھانوں سے لگا کر اسے دیکھا۔

"وہ کھانا.."وہ حیات کی چہرے کہ بدلتے رنگ دیکھ کر ٹٹکا۔

وہ اس کی سامنے آ کھڑا ہوا اس کی ہاتھ سے مبائل چھوٹ چکا تھا وہ بھی زمیں بوس ہو چکی ہوتی اگر یوسف نے کندھوں سے اسے تھام نہ لیا ہوتا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا ہوا ہے... کس کا فون تھا؟؟" ذرہ سا اس کی بازوؤں پر دباؤ ڈال کر اس نے اسے ہوش دلانا چاہا۔

"امی ابو...." اس نے نظریں اٹھا کر یوسف کو دیکھا اسے جیسے ہوش آیا دماغ بیدار ہوا وہ فوراً اس کا ہاتھ جھٹک کر نیچے کی جانب بھاگی۔

www.novelsclubb.com

یوسف اس کی پیچھے بھاگا شہیر اسے یوں دھوڑتا دیکھ کر حیران پریشان سا اپنے بھائی کو دیکھنے لگا جو اسے پر سکوں ہونے کا اشارہ دیتا خود اس کہ پیچھے چل دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات رکو..."یوسف نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے میں اسے اپنے طرف موڑا۔

"چھوڑو مجھے جانا ہے... جانے دو۔"اس نے روتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے...؟؟"اس کا پریشان چہرہ دیکھ کر اس نے نرمی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ان کہ پاس جانا ہے۔"

"چلو میں لے جاتا ہوں.."یوسف اسے گاڑی کی طرف لایا اور فرنٹ ڈور کھول کر اسے بیٹھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاسپٹل چلو...."حیات نے فوراً کہا۔

یوسف نے گاڑی کی سفیڈ بڑادی۔

ایمر جنسی وارڈ کہ سامنے پریشانی سے ٹہلتے حائل کو دیکھ کر دونوں اس کی جانب بھاگے۔

www.novelsclubb.com

"کیاہواہے...؟؟"یوسف نے اس سے پوچھاحیات سیدھا بینچ ہر بیٹھی بی اماں کہ پاس چلی گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"گھر میں اچانک آگ لگ گئی تھی گھر میں جتنے بھی لوگ موجود تھے سب زخمی ہیں۔" حائل نے اسے بتایا۔

"آگ.... کیسے؟" یوسف ایک پل کو ٹھٹکا۔

"گیس لیک ہو گئی تھی۔" حائل بھینچ پر بیٹھ گیا یوسف اس کہ قریب بھینچ پر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیا لگتا ہے...؟؟" یوسف نے مشکوک سا پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حادثا ہی تھا میں نے سب کچھ چیک کیا ہے" حائل نے گہرا سانس بر کر کہا۔

آپریشن تھیٹر کا دروازہ کولا ڈاکٹر ہاتھوں سے گلوز نکالتا باہر آیا حیات فوراان کی جانب لپکی حائل اور یوسف بھی اسی طرف آ گئے۔

"آپ...؟؟؟" اس کہ یوں آنے پر آنکھوں نے پوچھا کیوں کہ جب انہیں کا یا گا یا تھا تو اس نے اس لڑکی کو یہاں نہیں دیکھا تھا۔

"میں ان کی بیٹی ہوں.." ڈاکٹر نے ترحم بری نگاہوں سے اسے دیکھا حیات کا دل رک گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آئی ایم سوری لیکن انکی جلد بری طرح سے جل چکی تھی انہیں سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی ہم نے اپنی بھرپور کوشش کی لیکن ہم انہیں بچا نہیں پائے۔" حیات کو اپنے قدموں پر کھڑا رہنا محال ہو گیا اس نے بے اختیار دیوار کا سہارہ لیا۔

"نہیں ایسے کیسے ہو سکتا ہے وہ ابھی تو زندہ تھے.... ابھی تھوڑی دیر پہلے تو انہوں نے مجھے گلے لگایا تھا۔" حیات کی مری ہوئی آواز نکلی ڈاکٹر نے دونوں کو اسے سنبھالنے کا کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات سیدھا اس کمرے کی جانب گئی جہاں دو وجود بے جان پڑے تھے یوسف اس کہ پیچھے گیا۔

"بابا..... بابا میں آگئی اٹھیں نہ ابھی تو آپ نے مجھ سے بہت باتیں کرنی ہیں۔" وہ قدم قدم چلتی ان کہ پاس آئی اس کہ ہاتھ میں لرزش تھی اس کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں تھا۔

"اماں دیکھیں نہ آپ کو نہیں پسند میرا بابا کہ قریب جانا دیکھ۔یں میں ان کہ پاس جا رہی ہوں۔

www.novelsclubb.com

"دوسری طرف لیٹے وجود کو دیکھ کر اس نے کہا۔

"اٹھیں آئین مجھ پر چلائیں.." اس نے ہچکی بھری۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اٹھیں نہ آپ دونوں..."اس نے اپنا لرزتا ہاتھ آگے کیا ان کہ چہروں تک سفید چادر تھی شاید وہ آخری دفع انہیں جی بر کر دیکھنا چاہتی تھی۔

اس نے چادر اپنے ہاتھوں کی مٹھی میں بھری یوسف اس کہ پیچھے آخر کھڑا ہو گیا اس نے آہستہ سے چادر تھوڑا کھینچا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں..... نہیں..."اس نے بے ساختہ دو قدم پیچھے لیے اس کی پشت یوسف کے سینے سے لگ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں یہ میرے بابا نہیں ہیں... یہ میرے بابا نہیں ہو سکتے آپ ڈاکٹر کو بلائیں انہیں بلائیں یہ میرے بابا نہیں ہیں۔" وہ چلا چلا کر کہنے لگی۔

یوسف نے گہرا سانس بر کر اسے دیکھا "حیات میری طرف دیکھو۔" اس نے حیات کا رخ اپنی طرف کیا۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں.... نہیں یہ میرے با..." اس کہ الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے کہ اس کی آنکھیں بند ہو گئی ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ڈاکٹر کیا ہوا ہے...''ڈاکٹر کہ فارغ ہوتے ہی یوسف ان کہ سامنے کھڑا ہو گیا۔

"کھانا نہ کھانے کی وجہ سے اور زیادہ سٹریس کی وجہ سے ہوا ہے کوئی مسلے والی بات نہیں ہے میں نے دوائی لکھ دی ہے۔''ڈاکٹر اس کا شانہ تپک کر روم سے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ حیات کی پاس آخر بیٹھ گیا لیکن اس کی سوچ کہین دور اپنے ماضی میں ہی کو گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہنستا مسکراتا ہوا دس سالا یوسف اپنے دوستوں کی ساتھ مسکرا کر باتیں کرتا آگے بڑھ رہا تھا سب اپنے اپنے مقام پر اپنے اپنے گھر کہ راستوں کی طرف چل دیے اور وہ بھی اپنے گھر چل دیا۔

گھر سے تھوڑا دور پہنچ کر اس نے وہ سیاہ مگ نکالا تا کہ اپنی ماں کو دکھا سکے اس نے اسے کیسے سنبھال کر رکھا تھا لیکن اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اپنی ماں کو یہ کبھی نہیں دکھا پائے گا۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔" اپنے گھر میں بھڑکتے آگ کو دیکھ کر وہ بے اختیار اس جانب بھاگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جانے دو مجھے.....مجھے چھوڑ دو.." وہ مسلسل اپنے آپ کو ان لوگوں سے چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا جو اسے اس کہ اپنے گھر نہیں جانے دے رہا تھے۔

"چھوڑو مجھے میرے امی وہاں ہے جانے دو۔" وہ پھوری قوت سے چلایا کہ سامنے والے کی گرفت ہلکی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

بغیر کسی چیز کی پرواہ کیے اندر کی جانب باگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن کسی کو اپنے گھر سے باہر نکلتے دیکھ وہ ایک دم ٹھٹکا اس کہ ہاتھ میں بڑی سی بوتل اور ماچس کا ڈبا جسے وہ مسلسل اپنے ایک ہاتھ سے گھما رہا تھا۔

"کون ہو تم.." وہ اس کی جانب باگا سیاہ جیکٹ والے نے ایک نگاہ اٹھا کر اس بچے کو دیکھا اس کہ چہرے پر سیاہ نقاب تھا یوسف کو اپنی طرف آتا دیکھ وہ فرطی سے باگا اور اگلے ہی پل وہ اس دھویں میں کئی غائب ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہر طرف ایمبولینس کی سائیرن کی آوازیں گونجنے لگی اس کی ماں کو کچھ لوگ سٹریچر پر لٹھا کر ایمبولینس میں رکھ رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف ان کہ ساتھ بیٹھ گیا اس نے اپنی ماں کو ایک نظر دیکھا پر جیسے وہ سانسیں لینا بھول گیا ان کا جلا ہوا وجود اس کی آنکھوں میں جیسے جلن سی ہونے لگی اگر اس سے کوئی اس وقت پوچھتا کہ زندگی کا سب سے تکلیف دے لمحہ کیا ہوتا ہے تو وہ کہ دیتا اپنی ماں کو اس حالت میں دیکھنا۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھا کہ فون پر آتی کال نے اسے خیالوں سے نکالا۔

www.novelsclubb.com

"بولو حائل..." حائل کچھ سیکنڈ خاموش ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''حیات کیسی ہے اب؟؟''

"ابھی تک ہوش میں نہیں آئی۔'' حائل نے اس کہ جواب پر گہرا سانس بھرا۔

''ہم جنازہ نماز ادا کر رہے ہیں ابھی۔''

www.novelsclubb.com

"لیکن....'' یوسف نے کچھ کہنا چاہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوسف ان کی حالت ایسی نہیں کہ انہیں مزید ایک منٹ بھی رکھا جائے۔" یوسف خاموش ہو گیا حائل کی بات درست تھی۔

فون رک کر اس نے حیات کو دیکھا جو آنکھیں موندے اس دنیا سے بے خبر تھی۔

اس نے حیات کا ایک ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں کی احسار میں لیا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی میرے پاس آئی ہو اور دیکھو کیا ہو گیا۔" وہ طنزیہ مسکرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے نہیں پتا میں کیا کروں لیکن میں اپنے اس رب کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے صحیح موقعے پر تمہیں میری قسمت میں لکھا.... ورنہ نا جانے اس گھر میں اور کون کون ہوتا۔" اس کا ہاتھ اس نے یوں ہی پکڑے رکھا۔ نہ جانے کیوں اسے اس لڑکی سے الگ قسم کی انسیت محسوس ہوئی وہ کبھی انجان لگی ہی نہ تھی۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" عمیر نے زور سے فون دیوار پر دے مارا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے وہ زندہ چاہیے..... زندہ مطلب زندہ۔" وہ انگلی اٹھا کر اپنے سامنے کھڑے ہر شخص کو سخت نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"عمیر اس کا کچھ پتا نہیں چلا وہ اپنے ماں باپ کے دفنانے کی وقت تک وہاں پر نہیں تھی۔" پیچھے سے آتے سہیل نے اسے اطلاع دی۔

"وہاں ہر نہیں تھی تو کہاں تھی پتا کرو۔" وہ دھاڑا۔

"عمیر وہ لڑکی ہمیں مل جائیگی، اب ہم دوسرے معاملات پر بات کریں؟؟" اس نے ایک سخت نظر سے اسے نوازا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تھک گیا ہوں جو بات ہو گی اب کل ہو گی۔" وہ کہتے ساتھ پلٹا۔ سہیل مٹھیاں بھینچے وہی کھڑا رہا۔

اس وقت ہیشم خان لوگوں کے ہجوم میں کھڑے سب سے تازیت وصول کر رہے تھے ان کہ چہرے پر ایک گہرا قرب تھا اپنی بہن سے آخری دفعہ اس لہجے میں بات کرنے کا۔

www.novelsclubb.com

حائل ان کہ پاس آخر کھڑا ہو گیا۔

"حیات کیسی ہے...؟؟؟" انہوں نے اپنے بیٹے سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہتر ہے۔"

"ہیثم صاحب اللہ کا شکر ہے کہ بچی وہاں نہیں تھی ورنہ نہ جانے کیا ہوتا۔" ایک آدمی نے کہا باقی سب نے بھی سر ہاں میں ہلا کر اس کی بات سے اتفاق کیا۔

www.novelsclubb.com

"خدا کا شکر ہے۔" ہیثم خان نے ذرہ سا مسکرا کر کہا۔

"میری بھتیجی بلکل ٹھیک ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''عیان.!!!''مناہل سیدھا اس کی سامنے کھڑی ہو گئی۔

"کیا بات ہے مناہل؟؟''عیاں نے اسے اپنا راستے روکنے کی وجہ پوچھی۔

"کیا تم حیات سے ملے؟؟''اس نے ذرہ سا ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔

''نہیں مصروفیات کی وجہ سے ٹائم نہیں ملا.''اس کہ لہجے میں زرہ سا دک تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم جانتے ہو اس کا نکاح ہو گیا ہے۔" منائل نے اپنی طرف سے بم پوڑا تھا لیکن سامنے والے کے تعصرات سے لگا نہیں تھا کہ یہ واقعی بمب تھا۔

"نکاح بھی ہو چکا ہے اور رخصتی بھی اب ہٹو سامنے سے۔" مناہل کو بازوؤں سے پکڑ کر سائڈ پر کیا

۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیسے پتا؟؟؟" منائل اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔

"تمارے کہ ابا حضور نے نظر رکھنے کو کہا تھا۔" اس نے بھی بغیر پلٹے جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تو تم جانتے ہو وہ کون ہے؟؟''منائل نے اشتیاق سے پوچھا۔

''حائل کا دوست ہے۔''عیاں اپنے کمرے کہ اندر دروازے پے ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بھائی کا دوست کون''منائل وہی باہر کھڑی رہی۔

"یوسف۔''اس نے کہتے ساتھ دروازہ بند کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مناہل ہاں میں سر ہلاتی وہاں سے جانے لگی وہ چند قدم ہی چلی تھی کہ سب سمجھ کر اسکی چیخ نکلی۔

"کیا یوسف کیسے؟؟" وہ خود سے بڑبڑاتی وہاں سے چلی گئی۔

یوسف اس کہ پاس بیٹھا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا اس کی آواز دھیمی تھی۔

www.novelsclubb.com

حیات نے آنکھیں کھول کر چند پل اسے دیکھا جیسے پہچاننے کی خوشش کر رہی تھی اس کہ ذہن میں دھیرے دھیرے ساری باتیں چلنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے کال کاٹ کر اس کی طرف دیکھا اسے آنکھیں کھول کر اپنی جانب متوجہ پا کر اس نے سائل پاس کی اس کا یک طرفہ گھڑا وا ضع ہوا۔

"امی...ابو...؟" وہ دھیرے دھیرے الفاظ ادا کر رہی تھی جیسے کسی بات کا خدشہ ہو۔

"دماغ پہ زور نہ ڈالو پہلے کچھ کھالو۔" یوسف نے سائڈ پر رکھا ٹرے اٹھا کر اس کے سامنے کیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں کھانا مجھے ان کہ پاس لے چلو۔" یوسف نے اس کی سبز آنکھوں میں دیکھا جو اس وقت زندگی کی رمق اور جذبات دونوں سے خالی تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کھانا کھالو پھر میں لے جاؤنگا۔"یوسف نے ٹرے مزید آگے کی۔

حیات کچھ پل اسے دیکھتی رہی پر سینڈوچ اٹھا کر کھانے لگی یوسف نے اطمینان کا سانس خارج کیا۔

www.novelsclubb.com

"اب چلیں.."یوسف نے ایک نظر ٹرے کو دیکھا جہاں ابھی تک آدھے سے زیادہ کھانا بچا تھا۔

"چلو..."اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھنے میں مدد دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''سر وہ قاسم شاہ اور ان کی بیوی کا ڈیتھ ہو چکا ہے۔''احمد نے عظیم حالم کو اصطلاح دی۔

"کیسے؟؟''انہوں نے تعجب سے احمد کو دیکھا۔

"ان کہ گھر میں آگ لگ گئی تھی۔''عظیم حالم کچھ پل کو ٹھٹکے پر جلد ہی خود پر قابو پا کر احمد کو دیکھا۔

''کیا وہ لڑکی بھی..؟؟''انہوں نے اپنا سوال ادھورا چھوڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں سر وہ یوسف کہ ساتھ ہے یوسف نے نکاح کہ بعد سیدھا رخصتی کا کہا تھا۔"احمد ان کی سامنے کھڑا ان کی سوالوں کا جواب دے رہا تھا۔

"رخصتی..."روکنگ چیئر پر ٹیک لگا کر وہ بڑبڑائے۔

www.novelsclubb.com

ایک نظر احمد کو دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھی بات ہے احمد ان کی ڈیتھ ہمارے لیے فائدہ مند صابت ہو گی جس پر اپر ٹی کا ہم نے ان سے وعدہ کیا تھا اب وہ ہماری ہی رہے گی۔" عظیم حالم نے مسکرا کر کہا۔

"سر آپ کو نہیں لگتا یہ کچھ گھڑ بڑ ہے۔" احمد نے اندر پلتے سوال کو زبان دی۔

"کیا گھڑ بڑ ہو سکتی ہے احمد وہ ایک حادثہ تھا بات ختم ہمیں ان سے کوئی لینا دینا نہیں... تم میٹنگ کی تیاری کرو۔" احمد اثبات میں سر ہلاتا وہاں سے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات ان کی قبر کے سامنے گھٹنوں کی بل بیٹھ گئی اس کی آنکھیں اب خشک تھی یوسف نے پریشانی سے اسے دیکھا قبرستان سے تھوڑے فاصلے پر بچے کرکٹ کھیل رہے تھے

وہ کچھ نہ بولی کہیں پل یوں ہی خاموشی میں بیت گئے کہ گیند اڑتی ہوئی سیدھا حیات کی ماتھے پے لگی بچے اس جانب آئے اپنی گیند لینے۔

www.novelsclubb.com

حیات ماتھے پر ہاتھ رکھے باآواز زور زور سے رونے لگی اتنی زور سے کہ وہاں آتے بچے ڈر کر یوسف کو دیکھنے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"باجی غلطی سے لگا ہم نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔"ان میں سے ایک بچے نے شرمندگی سے کہا

۔

یوسف نے جھک کر بال اٹھا کر ان کی جانب پھینکا بول ملتے ہی سارے بچے نو دو گیارہ ہو گئے۔

یوسف نے اسے بازوؤں سے اٹھا کر اس کا ہاتھ ماتھے سے ہٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"درد ہو رہا ہے..؟؟"اس نے نرمی سے پوچھا۔حیات کے رونے میں اور شدت آ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہت درد ہو رہا ہے۔" یوسف جانتا تھا یہ درد کہاں ہو رہا ہے۔

حیات اس کی سینے میں منہ چھپا کر رونے لگی یوسف کا سانس تک رک گیا وہ کچھ پل یوں ہی کھڑا رہا پر اسے اپنے بازوؤں میں بھر کر اس کی پیٹ تپکنے لگا۔

"کچھ نہیں ہوا ابھی درد ختم ہو جائے گا۔" اس کی پیٹ سہلاتے اس نے نرمی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے کم نہیں ہو گا وہ کیسے جا سکتے ہیں ابھی تو انہوں..... انہوں نے مجھ سے محبت کرنی تھی

.... مجھے محبت سے گلے لگانا تھا... وہ کیسے ایسے جا سکتے ہیں..... وہ کیسے... انہوں نے کہا تھا

..... انہوں نے کہا تھا میں تم سے شادی کر لوں..... میں نے ان کی بات مان لی میں نے مان لی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انکی بات.....اب ان سے کہو نا کہ اٹھ جائے.....مجھے ان کی محبت کی ضرورت ہے..."وہ

ہچکیوں کے درمیاں بولتی مسلسل رو رہی تھی اب کہ بولنا دشوار ہو گیا تو وہ بے آواز رونے لگی۔

یوسف اسکی پیٹ تھپکھتا رہا اس نے اسے رونے دیا۔

جب وہ رو رو کر تھک گئی تو وہ اس کی حصار سے نکلی سبز آنکھوں میں آتی نمی کو صاف کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف غور سے اسے دیکھنے لگا۔پر اس سے دعا کا کہا حیات نے ہاتھ دعا کہ لیے اٹھائے۔اس نے دعا مانگ کر یوسف کو تلاشنا چاہا جو اس کہ پاس نہ تھا وہ دور کہیں کسی قبر کہ سامنے کھڑا دعا کر رہا تھا...شاید کسی جاننے والے کا تھا حیات اس طرف بڑی۔

اس نے قبر پر نام پڑھ کر نا سمجھی سے یوسف کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہانیہ عظیم حالم؟"یوسف نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"میری امی ہیں.."

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایسی باتیں مسکرا کر نہیں بتائی جاتی۔" حیات کو اس کی مسکراہٹ بہت عجیب لگی۔

"مسکرانے سے شاید آپ کا غم کسی پر عیاں نہ ہو۔" یوسف نے کندھے اچکا کر اس کا جواب دیا۔

"مصنوئی مسکرائٹیں آپ کو عیاں کر دیتی ہیں۔" حیات کی جواب پر وہ کچھ پل ٹھٹکا پر مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مصنوئی مسکراہٹیں انہی کہ سامنے عیاں ہوتی ہیں جو انہیں پڑھنے کا ہنر رکھتے ہوں۔" حیات نے اسے دیکھا جواب اپنی ماں کہ قبر کہ سامنے گھٹنوں کہ بل بیٹھ گیا اور ایک ہاتھ بڑا کر حیات کی طرف ہتھیلی پھیلائی۔

حیات نے ایک نظر اس کی اپنی جانب کھولی تھیلی پر ڈالا پر اس نظر انداز کرتی اس کی ساتھ آخر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

یوسف ایک بار پر مسکرا دیا اب کہ اس کہ ڈمپل نے بھی اپنی جلک دکھائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کی بہو حیات یوسف حالم..." اس نے جیسے اس کا تعارف کرایا۔ حیات نے اس کی بات پر اسے دیکھا پر سر جھٹک گئی کونسا غلط کہ رہا تھا۔

یوسف نے گردن پھیر کر اسے دیکھا.... کیا یہ چاہتا ہے میں کچھ بولوں؟

"السلام و علیکم آنٹی..." حیات اس کہ دیکھنے پر فوراً بولی یوسف نے اپنے قہقہہ کا گہلا گھونٹا اور پر سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مجے کچھ اور بھی کہنا چاہیے؟؟" حیات نے معصومیت سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ تمھارا جواب نہیں دیں گی دیاں رکھنا اگر واقعی جواب آگیا تو تم گونگی ہو جاؤ گی۔"یوسف کی بات کا مفہوم سمجھ کر وہ فوراً کھڑی ہوئی اور آس پاس دیکھنے لگی مغرب کا وقت ہو چکا تھا، قبرستان میں ان کہ علاوہ کوئی بھی نہیں تھا اس نے اپنے قدم گاڑی کی جانب لیے۔

پیچھے یوسف چہرہ جھکا کر ہنس پڑا"ڈرپوک..."وہ بڑبڑاتا ہوا اس کہ پیچھے چلدیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے ایک نظر اپنے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی حیات پر ڈالی جواب کافی پر سکوں دکھ رہی تھی

شاید وہ جلدی باتیں بھول جانے والوں میں سے تھی یا قسمت کو قبول کرنے والوں میں سے

یوسف نے پر سوچ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"کافی بہتر لگ رہی ہو.." اس نے بل آخر کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم چاہتے ہو میں بس روتی رہوں؟؟ قسمت کہ ساتھ تو میں لڑھ نہیں سکتی اللہ کی چیز تھی اللہ

نے لے لی اور اپنا غم دوسروں پر عیاں کرنے سے انسان کمزور پڑ جاتا ہے۔" اس نے سکوں سے

جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"روتی ہوئی زیادہ اچھی لگتی ہو.."یوسف نے اسے چھڑانے کی لیے کہا۔

"مطب ویسے اچھی لگتی ہوں اور روتے ہوئے زیادہ اچھی تو مطلب تمہیں میں اچھی لگتی ہوں۔

"یوسف نے حیراں ہو کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ویسے بس ٹھیک ہی ہو۔"اس نے سمبھل کر جواب دیا۔وہ اتنی جلدی اس سے فرینک ہو جائیگی اسے امید نہ تھی اور نہ ہی خود سے کہ وہ اتنی جلدی اس سے گل مل جائیگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا...."اس نے اچھا ہر کافی زور دیا۔

حیات نے اسے دیکھا پر سر کھڑکی پر ٹکا کر باہر گھومتے نظاروں کو دیکھنے لگی۔

کیا کچھ۔ہو گیا تھا اتنی جلدی اس کی زندگی میں اس کہ ماں باپ جنہوں نے اسے پالا اب دنیا میں نہیں رہے تھے اس کی زندگی میں یوں ایک نئے شخص کا آنا...

www.novelsclubb.com

اسکی آنکھیں سرخ ہونے لگی تھی وہ جتنا خود کو کمپوز کرتی لیکن کیا اتنی جلدی اتنے سارے غم بلائے جا سکتے تھے؟؟اس نے آنکھیں موندلی شاید ان سبز آنکھوں کی سرخی چھپانے کہ لیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بند آنکھوں سے اسکہ لبوں پر ہلکی سی جنبش ہوئی شاید وہ شکر ادا کر رہی تھی لیکن کس بات کا؟؟؟

یا کس کس بات کا۔

"اللہ آپ جو کرتے ہیں وہ ہمیشہ بہتری کہ لیے ہوتا ہے میرا اس گھر سے جانا...اگر میں بھی وہی ہوتی تو شاید میری بھی لاش ابھی ایسی جلی ہوئی ملتی اے میرے رب مجھے تیری چاہ میں راضی ہونے کی توفیق دے مجھے صبر دے یااللہ جو میرے عزیز تیرے پاس آچکے ہیں ان کی مغفرت فرما۔" وہ بند آنکھوں سے بغیر لبوں کو جنبش دیے اپنے رب سے ہم کلام تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی تو سب کہ ساتھ نائمہ بیگم کو دیکھ کر سیدھا جا کر ان سے گلے ملی۔

"کیسی ہے میری بیٹی.."، انہوں نے محبت سے پوچھا۔ حیات نے کوئی جواب نہیں دیا یوسف نے سب کو باآواز سلام کیا۔

"کیا تم ٹھیک ہو..؟؟" انہوں نے حیات کی لرزتے وجود کو دیکھا شاید وہ رو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو انشہ...؟؟" اس نے سب کا دھیان اس طرف سے ہٹانا چاہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہوں یوسف بھائی۔" انشہ کی بھی آنکھیں ذرہ سی لال ہو گئی اسے حیات کو یوں دیکھ کر اپنی امی کی یاد آ گئی۔

نائمہ بیگم نے ایک ہاتھ سے سب کو باہر جانے کا اشارہ دیا جسے سب سمجھ کر وہاں سے چلے گئے انہیں خدشہ تھا کہ وہ سب کہ سامنے اپنے اوپر بہت ضبط رکھے گی جو یقیناً اچھا نہ تھا سب چلے گئے یوسف وہی کھڑا رہا۔

www.novelsclubb.com

نائمہ بیگم نے ایک ابرو اٹھا کر اسے دیکھا وہ مسکرا کر ان سے تھوڑے فاصلے پر سنگل صوفے پر بیٹھ گیا اب کہ نائمہ بیگم بھی مسکرا دی وہ اس کی آنکھوں میں حیات کہ لیے فخر بخوبی دیکھ سکتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہششش بیٹا کیا ہوا ہے...؟؟" انہوں نے ابھی تک اپنے سینے سے لگی حیات کا پیٹ تھپک کر نرمی سے پوچھا۔

"مجھے.... کچھ س سمجھ نہ... نہیں آرہا." وہ ہچکیوں کی درمیاں بمشکل بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیا سمجھ نہیں آرہا...؟؟" انہوں نے اس کو چہرا اٹھا کر اپنے ہاتھ کے پیالے میں بھرا حیات نے اپنی روئی روئی سے سبز سوجھی آنکھیں اٹھا کر انہیں دیکھا وہ ان کی سامنے ہمیشہ ہار جاتی تھی اور سب کچھ بیاں کر دیتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے...." اب کہ آنسوؤں کی روانی میں زرہ سا ٹھہراؤ آ گیا تھا۔

نائمہ کچھ نہ بولی اس کے آگے بولنے کا انتظار کیا.

"پہلے نکاح.....پر رخصتی پر ماما بابا...مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔"

"یہ سب ایسے ہی ہونا لکھا تھا۔" حیات نے انہیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"موت تو برحق ہے اور اس کا جو وقت مقرر ہے وہ اس وقت ہر ہی آتا ہے..." انہوں نے حیات کو دیکھا۔

"اللہ تمہیں کسی مظبوط رشتے میں باندھ کر تمارے امی ابو کو لے گئے..." انہوں نے پیار سے کہا حیات جیسے جیسے ان کی بات سمجھ رہی تھی وہ دل ہی دل اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"حیات تم ان کی مغفرت کی دعا کرو اور اگر ہو سکے تو ان کو معاف کر دو..." نائمہ نے اسے محبت سے دیکھ کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں انہیں پہلے ہی معاف کر چکی ہوں چاہے انہوں نے جو بھی کیا تھے تو وہ میرے ماں باپ ہی ..."حیات کہ کر پرسے ان کہ گلے لگی۔

یوسف نے ایک نظر اسے دیکھا۔

"تمہیں یوسف کیسا لگتا ہے..؟؟؟"ان کی اس بات پر جہاں یوسف نے بمشکل اپنی کھانسی روکی وہی حیات فوراان سے الگ ہوئی۔

"مجھے نہیں پتا...."دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملائے اس نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب تمارا شوہر ہے تمہیں اس کا خیال رکھنا چاہیے.." وہ کسی ماں کی طرح اسے ہدایت دے رہی تھی۔

"مجھے یہ سب قبول کرنے کہ لیے وقت چاہیے۔" اس نے وہی بات کئی جو اس کی دل میں تھی یوسف اسے دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم اسے جتنا جلدی قبول کرو گی اتنی ہی جلدی اپنی نئی زندگی کا آغاز کر سکو گی۔" حیات نے ان کی بات پر یہاں وہاں دیکھا اور اس کی نظر دوسرے صوفے پر آرام سے بیٹھے یوسف پر پڑی جو بڑے مزے سے ان کی بات سن رہا تھا۔

"تم ہماری باتیں سن رہے تھے؟؟" یوسف نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"تو یہاں بیٹھ کر کیا کر رہے تھے؟؟" اس نے ابرو اٹھا کر سوال کیا۔

"کھانا بنا رہا تھا۔" یوسف نے جل کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے ایک نظر نائمہ بیگم پر ڈالی اور ضبط کے گھونٹ پیتی چپ ہو گئی۔

"حیات!!"سائل دروازے سے تیز تیز قدم اٹھاتا سیدھا اس کی طرف آیا تھا اس کے پیچے ہی حائل تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو؟؟؟"سائل کی فکر مند آواز پر وہ مسکرا دی۔

"کیسی ہو اب حیات...؟؟"اب کی حائل نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں ٹھیک ہوں..."اس کا جواب سن کر وہ یوسف کی جانب متوجہ ہوا اس نے کچھ کہا دونوں سب سے معذرت کرتے اوپر ٹیرس کی جانب چلے گئے۔

"یوسف تمارے کہنے پر میں نے دوبارہ چیک کیا لیکن وہ ایک حادثہ ہی تھا۔"حائل نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے وہاں ایک گاڑی کڑی دیکھے تھی جب ہم نکاح کہ لیے گئے تھے تب بھی وہ وہی کھڑی تھی اور جب واپس رخصتی کہ لیے گیا تھا تو تب بھی وہی کھڑی تھی۔"یوسف دماغ پر زور ڈالتا نمبر یاد کرنے لگا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا تمہیں اس گاڑی کا نمبر یاد ہے؟؟" حائل نے پوچھا۔

"نہیں.... لیکن میں اسے دیکھ کر ہی پہچان لو نگا وہ پرانے طرز کی کالی گاڑی تھی۔" اس کی بات پر حائل نے ٹھٹک کر اسے دیکھا اور پر دماغ پر زور دیا پر سر جھٹک کر یوسف کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم ڈونڈ لیں گے اسے..." حائل نے اس کا کندھا تپتپایا۔ حائل جو اس بات پر یقین تھا کہ وہ ایک حادثہ ہی تھا لیکن پر بھی وہ یوسف کی مطمئن کرنے کہ لیے جی سب کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیا تم کافی پیوٗ گی؟؟؟" حیات اب کہ کھل کر ہنس پڑی۔

سب اسے نہ جانے کب سے کیا کیا کھانے کی آفر کر رہے تھے حیات ان کی اتنی محبت پر دل سے خوش تھی۔

"بنا کر پہلا دو..." حیات نے اسے دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

شھیر نے بے ساختہ نظریں گھما کر ادھر ادھر دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سائل آج سب کو کافی پلائے گا۔"اس نے چمکتی آنکھوں سے سب کو سائل کی طرف متوجہ کیا حیات اس کی چالاکی پر مسکرا کر اسے دیکھنی لگی۔

" مجے تو کافی بنانا آتا ہی نہیں۔"سائل نے سہولت سے ٹھک کر کہ انکار اس کہ منہ پر مارا شھیر کی چمکتی آنکھوں سے اب کہ زارا کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں.... بلکل بھی نہیں۔"اس کہ کچھ بولنے سے پہلے ہی زارا نے لال جھنڈا دکھایا۔

اب کہ آخری امید اس کی انشہ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمیں تو چائے بنانا آتا ہے وہ بنا دیں؟؟؟"اس نے معصومیت سے کہا۔

نائمہ بیگم سب کو دیکھ کر مسکرا کر اٹھی۔

"تم سب بیٹھو میں بنا کر لاتی ہوں۔"شہیر نے محبت پاش نظروں سے انہیں دیکھا شہیر کے یوں دیکھنے پر وہ مسکراتی کچن کی طرف بڑ گئی۔

"تمارے کیس کا کیا ہوا..؟؟"یوسف نے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

" صحیح ہے ان کی زمیں ان کو مل جائے گی پر میں فرسنلی اس کیس کو آگے بڑاؤنگا۔"یوسف سمجھ گیا وہ کیا کرنا چاہ رہا تھا۔

حائل سیڑھیوں سے نیچے اتا ایک دم ٹھٹک کر حیات کو دیکھنے لگا جو مسکرا رہی تھی یوسف اس کی باجو میں بیٹھا تھا اس نے نظرے پھیر لین اور سر جھکا کر سب سے خدا حافظ کہتا نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

ہلکی ہلکی سی ہوائیں ہلکی ہلکی تاریکی میں کہیں دور سے مغرب کی اذان اس کہ کانوں میں آئی اس نے گردن پھیر کر ارد گرد دیکھا اسے دور ہلکی سی عمارت دکھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور یہ پہلی بار تھا کہ حائل خان نے یوں مغرب کی آزان اتنے دیہاں سے سنی تھی۔

اسے عربی آتی تھی لیکن اسنے کبھی ان الفاظ پر غور نہیں کیا تھا آج اس کی ہر اک سماعت اس آواز پر جیسے ٹھہر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سر جھٹک کر اٹھا اور قدم اس عمارت کی طرف لیے وہ خود نہیں جانتا تھا اس کی ساتھ کیا ہو رہا تھا کیوں ہو رہا تھا لیکن اس کہ قدم جیسے اس کہ اختیار میں نہ تھے اسے بس وہاں پہنچنا تھا اسے یہ مصافت تھے کرنی تھی۔

"بچے یہاں کیا کر رہے ہو آؤ اندر.." ایک ادھیڑ عمر شخص نے اسے دروازے پر ہی کھڑا دیکھ کر اندر بلایا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں پتا میں یہاں کیوں آیا ہوں۔" حائل نے جھکے سر کہ ساتھ کہا اسے واقعی اندازہ نہیں تھا آذان کی آواز کسی مسجد سے نہیں ایک چھوٹے سے گھر سے آ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آو یہاں پر آس پاس کوئی مسجد نہیں ہے سب یہاں نماز پڑتے ہیں۔" انہوں نے اس کا شانہ تھپک کر اندر آنے کا کہا۔

اب وہ لوگوں کی صف میں کھڑا نماز پڑ رہا تھا وہ کیوں یہاں آیا تھا اس کے قدم اسے اپنے بس میں نہیں لگ رہے تھے نہ دل بس میں تھا نہ قدم۔

www.novelsclubb.com

نماز ختم ہو چکی تھی لوگ جا چکے تھے وہ وہیں بیٹھا تھا دماغ کہیں اور تھا تو دل کہیں اور۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ادھیڑ عمر شخص اس کہ پاس آخر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا ہے بیٹا ایسے کیوں بیٹھے ہو..؟؟" حائل جیسے اپنے خیالوں سے نکلا تھا۔

حائل نے اپنی ہلکی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھوٹے ہوئے لگتے ہو.." انہوں نے شفقت سے کہا۔

"بہت زیادہ ٹوٹ چکا ہوں۔" وہ اب اور زیادہ مضبوط خود کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمارے دل کو تھوڑا ہی اس لیے جاتا ہے کہ تم دل بنانے والے کہ قریب آسکو.....

ٹھوٹے ہوئے دل والوں کی دو اقسام ہوتی ہیں جانتے ہو" انہوں نے حائل کو دیکھا پر شفیق سے مسکرائے۔

"ایک وہ جو دنیا سے دل ٹھوٹنے کی باوجود خدا سے نہیں جوڑتے اور اسی دنیا میں سکوں تلاش کرتے ہیں اور.....اور ایک وہ جو اپنے رب کی پاس سکوں تلاش کرنے پہنچ جاتا ہے اور یقیں جانو وہ سکوں بخشنے والا ہے۔" حائل جیسے برف کا مجسمہ بن گیا انہوں نے ٹہر کر اس مجسمے کو دیکھا ۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جانتے ہو اللہ کو ٹوٹے ہوئے لوگ کیوں محبوب ہوتے ہیں؟؟؟ کیوں کہ وہ ایک آزمائش سے ہو کر اس کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کہ پاس پہنچتے ہیں۔" وہ بہت نرمی سے کہ رہے تھے ان کہ بات کرنے کا انداز ایسا تھا کہ آگے والا انہیں بناٹو کے ان کی بات سن سکتا تھا۔

"لیکن کچھ دلوں کو ٹھوٹنا انسان کو ناشکرا بنا دیتا ہے" حائل نے اب ان کہ ظعیف چہرے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرا دیے تمہیں ایک شعر سناتا ہوں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اے ابن آدم...." انہوں نے رک کر حائل کو دیکھا جانتے ہو اللہ کس سے مخاطب ہیں۔

حائل نے ہاں میں سر ہلایا "کس سے..؟؟" حائل نے ایک نظر انہیں دیکھا "ہم سے آدم کی اولاد سے اللہ اپنے تمام بندوں سے مخاطب ہے." وہ مسکرا دیے۔

"صحیح کہا تم نے لیکن میں اس کو الگ نظریے سے دیکھتا ہوں۔" حائل نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس میں اللہ اپنے ٹوٹے ہوئے بندوں سے مخاطب ہے جو اپنے چاہ کہ لیے تڑپ رہے ہیں لیکن کیا انہیں یہ اندازہ نہیں کہ اللہ کی چاہت میں اگر وہ راضی ہو جائیں تو انہیں اس چیز کی چاہ باقی ہی نہیں رہے گی..... آگے سنو۔" وہ اب آگے سنانے لگے۔

"اک تیری چاہت ہے اور اک میری چاہت ہے۔" اب کہ انہوں نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری چاہت کیا ہے۔"

"وہ..." بغیر تردید کہ اس نے فوراً جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اور اللہ کی...؟؟''اب کہ وہ گہرا مسکرائے جیسے جانتے ہو آگے سے کیا کہا جائے گا۔

''میں...''حائل بے اختیار بول اٹھا پر نفی میں سر ہلانے لگا''نہیں میں نہیں..''

''مگر ہو گا وہی جو میری چاہت ہے..''انہوں نے حائل کو دیکھا جو بس انہیں سنے جا رہا تھا۔

''پس اگر تو نے اپنے آپ کو سپرد کر دیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کہ جو میری چاہت ہے۔"

"اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر کہ دیکو ایک بار۔" انہوں نے مسکرا کر کہا "کوئی تمہاری اتنی قدر نہیں کرے گا جتنی وہ..."

"اور اگر تو نے نافرمانی کی اسکی جو میری چاہت ہے" وہ ٹھہر ٹھہر کر الفاظ ادا کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تو میں تکا دونگا تجھ کو اس میں جو تیری چاہت ہے" حائل اس شعر میں خود کو جکڑا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پر ہو گا وہی جو میری چاہت ہے۔" حائل کی آنکھ سے بے اختیار ایک قطرہ نکلا۔

چند پل خاموشی کہ نظر ہو گئے وہ آنکھوں میں نرمی لیے اپنے سامنے بیٹھے اس جوان کو دیکھ رہے تھے پر انکی نرم آواز نے خاموشی کو پھر سے دھکیلا۔

www.novelsclubb.com

"جانتے ہو تم میرا عکس ہو.." اب کہ حائل نے ٹھٹک کر انہیں دیکھا وہ اور ان کا عکس؟؟۔

"میں بھی محبت میں ہار گیا تھا" انہوں نے گہرا سانس بھرا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''خدا سے تو پہلے ہی بہت دور تھا اور اس حادثے کی وجہ سے اور زیادہ دور ہو گیا.... میں حرام چیزوں میں مبتلا ہو گیا تھا۔'' حائل نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

''شراب پینے لگ گیا تھا جوان تھا مجھے لگتا تھا شراب کے نشے سے میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا لیکن اس بات سے بے خبر تھا کہ گناہوں کا بوجھ کیسے کم ہو گا؟؟'' وہ مسکرا رہے تھے حائل نے ان کی آنکھوں میں دیکھا جہاں ہلکی سی نمی جلک دکھا رہی تھی لیکن وہ آنکھیں مسکرا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن نشے میں بھی میں اسے بلا نہ سکا بس اگر کسی کی ذات یاد تھی تو مجھے وہ..... میں اپنی زات تک کو بلا بیٹھا تھا۔" انہوں نے گہرا سانس بھرا آج وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کر رہے تھے۔

"ایک دن نماز پڑھنے گیا تھا میرے ایک دوست نے کہا تھا تم اللہ کے سامنے جاؤ ان سے کہو کہ تمارا بوجھ ہلکا کر دے۔" وہ ٹھہرے..

www.novelsclubb.com

"میں نہیں گیا.... میں نہیں گیا۔" ان کی آواز میں گہرا دکھ تھا حائل نے غور سے انہیں دیکھتا رہا انکی آواز انکی ساری کیفیت بیان کرنے کہ لیے کافی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پر ایک دن یونہی نشے کی حالت میں مسجد جا پہنچا....پتا نہیں کیسے میرے قدم اس طرف گئے تھے....اس رات میں خدا کہ حضور بہت رویا اتنا کہ میرے دل کا سارہ بوج ہلکا ہو گیا...اس دن میں نے اپنی ساری باتیں کر ڈالی تھی سارے شکوے شکایات۔" وہ تھوڑی دیر کہ لیے رکے حائل کو دیکھا۔

"صبح میں وہی مسجد میں اٹھا تھا لوگ اطراف میں تھے لیکن کسی کو مجھ سے کوئی سروکار نہ تھا نشے کی بو میرے جسم سے اٹھ رہی تھی...وہ صبع میر لیے ایک نہیں صبح تھی ایک نئے صفر کا آغاز تھی...."

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جانتے ہو آج مین بہت خوش ہوں میری بیوی بچے میرا خاندان سب کہ ساتھ اور مجھ پر خدا نے یہ بات عیاں کر دیتی تھی کہ وہ میرے لیے نہیں تھی میرے لیے وہ تھی جواب تک میرے بڑھاپے میں میرے ساتھ ہے۔" حائل نے گہرا سانس بر کر انہیں دیکھا۔

"آپ کو لگتا ہے خدا نے آپ کو معاف کر دیا؟؟" حائل نے نجانے یہ سوال کیوں پوچھا.

www.novelsclubb.com

"پتا نہیں... لیکن امید یہی ہے۔" انہوں نے مسکرا کر جواب دیا۔

"یہ امید کیوں ہے؟؟" حائل بے ساختہ پوچھ بیٹا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کہتے ہیں تم اللہ کو جیسا تصور کرو گے وہ تمہیں ویسا ملے گا میں اللہ کو رحیم سمجھتا ہوں میں اس سے اپنے لیے رحم کا دعا گو ہوں۔"

"کیا اب آپ اپنی پہلی محبت کو یاد نہیں کرتے؟" وہ مسکرائے اس کہ سوال پر۔

www.novelsclubb.com

"نہیں اللہ نے مجھے بہتریں سے نوازا ہے بے شک اس نے جو میرے لیے چاہا تھا وہ میری چاہت سے بہتریں تھا۔" حائل نہ جانے کیوں بس انہیں سننا چاہتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ جگہ....؟؟" حائل نے چاروں طرف دیکھ کر اس مسجد نما گھر کہ بارے میں پوچھا۔

"یہاں پر اس پاس کوئی مسجد نہیں نہ ہی کوئی ایسی جگہ جہاں بندہ سکوں سے نماز پڑ سکے میرا گھر یہاں سے زرہ سے فاصلے پر ہے یہ مکان خالی رہتا تھا تو سوچا کیوں نہ تھوڑی نیکی کمائی جائے۔"

اب کہ حائل ان کی بات پر مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا نام کیا ہے؟؟"

"امیر الدین اور تمہارا..."

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادا.....دادا ابو بلا رہے ہیں آپ کو۔" حائل نے اس چھوٹے بچے کو آتے دیکھا یہ وہی تھا اس دن بھی اسے تو امیر الدین صاحب کو دیکھ کہ ہی یاد آ گیا تھا کہ یہ وہی ہیں وہ اس بچے کو دیکھ مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

●●●●●●●●●●

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات نے فرائز کھاتے ہوئے شہیر کو ایک بھرپور گھوری سے نوازہ جو اسے دیکھے بغیر سامنے چلتے فلم کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

"شہیر تم نے یہ کیسی موووی لگائی ہے۔"اس نے کشن اٹھا کر اسے مارا۔

"ہوررر موووی ہے."شھیر نے اس کہ علم میں اضافہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا کر رہے ہو تم دونوں۔"یوسف تھکا تھکا سا آتس ان کہ درمیاں بیٹھ گیا۔وہ ابھی افسسے آیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات اب کہ کافی ایڈجسٹ اوچکی تھی ان کہ درمیاں اتنے دنوں میں اس نے سب کچھ قبول کر لیا تھا۔

"موووی دیکھ رہے ہیں بھائی.."اس نے مزے سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

یوسف ٹائی کی ناٹ ڈیلی کرتا ان کی ساتھ ہی بیٹھا رہا۔

"لیکن حیات کو ڈرل...."

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں میں تو دیکھ رہی ہوں...." حیات نے شہیر کو گھور کر کہا۔

"اچھا پر دیکھتے ہیں۔" سب موی کی طرف متوجہ ہو گئے۔

موی ختم ہونے پر حیات نے شکر کا سانس خارج کیا وہ صوفے سے اٹھنے لگی۔

"بوو...." شہیر نے پیچھے سے آخر اسے ڈرانا چاہا اس کا پاؤں سلف ہوا اور وہ نیچے گری۔

اب کہ یوسف کا بھرپور قہقہہ گونجا جبکہ شہیر پریشانی سے نیچے پڑی حیات کو دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات نے خونخوار نظروں سے یوسف کو دیکھا اسے رونا بھی آرہا تھا ایک تو وہ گری تھی اوپر سے وہ قہقہہ لگائے جارہا تھا۔

اس کی سبز آنکھوں میں زرہ سے نمی کی جلک دیکھ کر یوسف سنجیدہ ہوتا اس کہ سامنے ہاتھ پھلا کر کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

حیات اس کہ ہاتھ کو اگنور کرتی خود جیسے تیسے کر کہ اٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیٹھ کر قہقہہ لگاؤ تم.." وہ غصے سے اسے کہتی آگے بڑی شہیر کو گھری سے نوازنا نہ بولی۔

"شہیر یہ کیا حرکت تھی اسے لگ سکتی تھی۔" اب کہ اس نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا." اس نے شرمندگی سے کہا یوسف اوپر کمرے کی جانب گایا۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں آکر اس نے بیڈ پر بیٹی حیات کو دیکھا اور اس کی طرف چلا ایا۔

"زور سے تو نہیں لگا...؟؟" اس کی بات پر حیات نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات نے نفی میں سر ہلایا۔

"دادی دیکھیں آپ کی بہو بلکل ٹھیک ہے میں کہ رہا ہوں نہ بس زرہ سا سلف ہوئی تھی۔" شہیر برے برے منہ بناتا ان کی طرف آیا اور مبائل کا سکرین اس کی جانب کیا۔

www.novelsclubb.com

"حیات تجھے لگا تو نہیں شہیر بتا رہا تھا کہ تم گر گئی تھی۔" دادی نے پریشانی سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم نے یہ نہیں بتایا کہ گری کیسے۔"اس نے آہستہ آواز میں شہیر کو دکھی دی شہیر نے بیچاری نگاہوں سے اسے دیکھا۔

اب تو ویسے بھی حیات دادی کی فیورٹ تھی بقول ان کہ ان کی اکلوتی بڑی بہو تھی۔

"نہیں دادی کچھ نہیں ہوا۔"اس نے مسکرا کر جواب دیا یوسف انہیں چھوڑتا فریش ہونے چلا گیا۔

"یوسف کہاں ہے؟؟"دادی نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ فریش ہونے گئے ہیں۔" حیات سے پہلے شہیر نے جواب دیا۔

"تو اس کی بیوی ہے یا یہ.." انہوں نے بتیسی نکالے شہیر کو جھڑکا جسکی بتیسی اب بھی باہر نکلی ہوئی تھی۔ فون کٹ چکا تھا شاید انٹرنیٹ کی وجہ سے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے دادی سے تمہیں بچایا میرا انعام؟" اس نے فون رکھ کر اسے دیکھ کر کہا۔

"ضرور چلو چلیں پر آئسکریم کھانے..."

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوئی کہیں نہیں جارہا..."یوسف نے ان کی بات سن کر سنجیدگی سے کہا پر ان دونوں کو دیکھا۔

"میرے بغیر.."اب کی دونوں نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

شہیر آئسکریم پارلر سے آئسکریم لینے گیا تھا۔

حیات اور یوسف یوں ہی روڈ پر چہل قدمی کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوسف..." حیات نے اسے پکارا وہ رک گیا پر اسے دیکھا حیات نے آنکھوں سے سامنے کی طرف اشارہ کیا جہاں چودہ پندرہ آدمی ان کی طرف آرہے تھے۔

یوسف نے بے اختیار حیات کو اپنے پیچھے کیا اور خود سامنے کھڑا ہو گیا۔

"ہمیں لڑکی کو لے جانے دو ہم کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔" ان میں سب سے چھوڑی جسامت لیے شخص نے سامنے آ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

حیات نے ضبط سے اسے ان عجیب شکلوں کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں؟"یوسف نے کہتے ساتھ حیات کا ہاتھ پکڑا اور اس کو دباؤ دیا جیسے کوئی اشارہ دے رہا ہو

حیات تن کر کھڑی ہو گئی اور خود کو لڑنے کہ لیے تیار کرنے لگی۔

یوسف نے حیرت سے اسے دیکھا"یہ کیا کر رہی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"لڑنے کی تیاری۔"یوسف کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم ایسے نہیں مانو گے (اس آدمی نے کچھ قدم پیچھے لیے) اسے اور اس لڑکی کو لے کر آؤ۔" اس کہ کہنے کی دیر تھی کہ اس کہ آدمی ان کی جانب لپکے لیکن یوسف حیات کو کھینچ کر گھولی کی سفیڈ سے باگا۔

"ہم باگ کیوں رہے ہیں.؟؟؟" حیات نے بھاگتے بھاگتے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تو کھڑے رے کر تم میرا قیمہ بنتے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی۔" یوسف نے جل کر کہا۔

"لیکن ہم لڑ سکتے ہیں۔" یوسف نے سفیڈ بڑادی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا تمہیں میں اک ہیرو دکھتا ہوں۔"

"تو پر اتنی بوڈی بنانے کا کیا فائدہ..." حیات نے آنکھیں گومائی یوسف نے بھاگتے بھاگتے پلٹ کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

سہی کہتے ہیں لڑکیوں کہ پاس دماغ کم ہوتا ہے یوسف نے بے اختیار سوچا۔

یوسف حیات کہ ہاتھ پکڑے ایک گلی کہ اندر گھسا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دونوں گلیوں سے ہوتے ہوئے واپس اسی روڈ پر آ گئے اور سیدھا اپنی گاڑی کی طرف گئے جہاں شہیر پہلے سے بیٹھا ہوا تھا یوسف بغیر اس کی کچھ سنے گاڑی بگا لے گیا۔

"کیا ہوا ہے...؟؟ تم دونوں کہاں غائب ہو گئے تھے۔" شہیر نے ڈرائیو کرتے یوسف سے پوچھا۔

"کچھ لوگ پیچھے پڑ گئے تھے۔" حیات نے جواب دیا۔

"کچھ لوگ؟؟؟"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتہ نہیں کون تھے۔" حیات نے کندھے اچکائے اب کہ وہ بلکل سنجیدہ تھی۔

"یوسف..." حیات نے اسے پکارا۔

"ہنہہ..." یوسف نے ڈرائیو کرتے انکارہ برا۔

www.novelsclubb.com

"وہ لوگ مجھے لینے آئے تھے...." حیات نے گردن موڑ کر اپنے سائڈ پر بیٹھے یوسف کو دیکھا جو

ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگا حیات نے گہرا سانس برا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نہیں چاہتی میری وجہ سے تمہاری یا شہیر کی جان کترے میں ہو۔"اس نے نظریں جھکا دی۔

"تمہاری حفاظت مجھ پر فرض ہے حیات...."حیات نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیوں؟؟"شہیر پچھلی سیٹ پر بیٹھا مزے سے دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیا لگتا ہے...؟؟"اس نے الٹا سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے..." اس کی بات پر یوسف کہ لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی گال میں پڑتا یک طرفہ گھڑا اس کی مسکراہٹ کا ثبوت تھا۔ حیات محو سی اس منظر کو دیکھنے لگی

۔

اس کی آواز میں شرارت یوسف نے بخوبی محسوس کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کہ تم میری بیوی ہو۔" وہ جواب دے کر پرسے ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

حیات نے اس کہ جواب پر مسکرا کر اسے دیکھا پر سر جھٹک دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر تم دونوں کا ہو گیا ہو تو آپ کو اطلاع دے دوں کہ ایک عدد آپ کا بھائی اور آپ کا دیور بھی موجود ہے۔" شہیر نے دونوں کو شرمندہ کرنا چاہا جس کا دونوں پر رتی برابر بھی اثر نہ ہوا۔

"یوسف...!" تھوڑی دیر بعد پر حیات نے اسے پکارا۔

"وہ لوگ کون تھے؟؟ کس نے بھیجا تھا انہیں؟؟" اس نے گاڑی روک دی وہ گھر پہنچ چکے تھے شہیر گاڑی سے نکل گیا اب وہ دونوں تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے اس کی سبز آنکھوں میں پریشانی واضع طور پر دیکھی۔۔"وہ لوگ جو بھی تھے تم ٹینشن نہ لو میں ہوں نہ..... کس نے بھیجا تھا اس کا بھی پتا لگا لونگا...."اس کی سوالوں کہ جواب دیتے وہ ایک پل کو رکا۔

"کیا تمہیں کسی پے شک ہے؟؟"حیات نے چند پل کو ٹک کر اسے دیکھا پر نفی میں سر ہلا کر گاڑی سے اتھر گئی۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زارا.....!!!"ابتسام چلتا دراڑم سے اس کی روم کا دروازہ کول کر اس کہ روم میں داخل ہوا۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا کوئی بھی نہیں تھا وہ دھیے پاؤں چلتا اس کی الماری کی طرف گیا اور اس میں سے نہایت ہی نفیس لائٹ پنک کلر کا جوڑا نکالا جس پر بڑی نفاست سے ہاتھ کی کڑھائی کی گئی تھی ابتسام ادھر ادھر دیکھتا دبے پاؤں خاموشی سے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ جیسے ہی واپس گھر کہ اندر داخل ہوا تو زارا سامنے کھڑی اسے خونکار نظروں سے دیکھ رہی تھی

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرا سوٹ تم نے لیا ہے نہ..." اس نے آستینیں اوپر کو چڑھائی ہوئی تھی۔

"استغفر اللہ آپی میں کیا کروں گا آپ کہ سوٹ کا۔" معوومیت سے کہتا وہ پاس سے جانے لگا۔

"وہ سوٹ فیصل کی امی... تمہاری پھپھو نے مجھے دیا تھا شادی کہ سوٹ کہ طور پر اگر وہ مجھے ایک گھنٹے میں نہ ملا تو تم اپنی خیر منالو۔" اب کہ ابتسام نے آنکھیں ٹپٹپا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا ارادہ تمہیں بتا کر لے جانے کا تھا تم یہاں نہیں تھی تو میں نے اپنی پسند سے اٹھالیا۔" اس نے اعتراف کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ سوٹ ڈیڑھ لاکھ کا تھا ابتسام کس مہارانی کو گفٹ کیا ہے تم نے۔" اس کہ ڈیڑھ لاکھ کہنے پر ابتسام نے اپنا ہاتھ دل کی مقام پر رکھا۔

"آپی وہ بس ایک غریب کو دیا تھا۔" اس نے یہاں وہاں دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"جس بھی غریب کو دیا ہے واپس لا کر مجھے دوا بھی کہ ابھی۔" وہ کہ کر مڑ گئی۔

ابتسام نے بالوں میں ہاتھ پھرا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مصیبت ہے ابتسام تمہیں ہی اسے فرفار مینس کہ لیے سوٹ دینا تھا.....اور دیا بھی تو اتنا مہنگا۔" وہ واپس گھر سے باہر چلا گیا سوٹ لانے۔

"حیات تم خوش ہو..." سائل اس کی سامنے صوفے پر بیٹھتا پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

حیات نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"بہت خوش ہے۔" حیات کی بدلے لوازمات ٹیبل پر رکھتے شہیر نے جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات دونوں کو مزے سے دیکھنے لگی۔

"زیادہ بک بک مت کرو یہ لو سموسہ کاؤ۔"اس نے سموسہ سائل کہ منہ میں ٹھونسا۔

"شہیر تمہارا اگلا میچ کب ہے؟؟"حیات نے یاد آنے پر پوچھا۔

"اگلے ہفتے۔"سموسوں کہ ساتھ انصاف کرتے اس نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں بھی آؤنگا..."سائل نے سموسہ نگلتے ہوئے مشکل سے کہا۔

"اگر صلح کو سفورٹ کرنا ہے تو شکریہ کوئی ضرورت نہیں۔"شہیر جو پچھلی دفع سب کا اسے سپورٹ کرنا یاد آیا۔

"نہیں کرتا میں سپورٹ یار.."سائل کہ بات پر اس نے سن کا اشارہ کیا اوکے آسکتے ہو۔

www.novelsclubb.com

"حیات...!!"نسوانی آواز پر سب نے گردن موڑ کر داخلی دروازے کی طرف دیکھا جہاں منائل اپنی ہیل کو ٹک ٹک دیتی ان کی طرف آرہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات اور سائل نے منہ بگاڑا جبکہ شہیر بگھورا سے دیکھنے لگا۔

"کیسی ہو...؟؟دراصل میں تمہیں مبارک باد دینے آئی تھی۔"حیات نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا پر بیٹھنے کا اشارہ دیا۔

www.novelsclubb.com

منائل ایک نظر سب کو دیکھتی بیٹھ گئی۔

"یہ کوں ہے.."شہیر نے سائل سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حائل بھائی کی بہن۔"

"اووو..."اس نے اوو کو کافی لمبا کھینچا۔

"مناہل تم کس کہ ساتھ آئی ہو...؟؟"اب کی سائل نے اس سے پوچھا۔

"عیان کہ ساتھ آئی تھی اسے کچھ کام تھا تو وہ کر کہ پر آئے گے۔"سائل نے دل ہی دل میں اپنے بھائی کو داد دی جو اس آفت کی پڑیا کو ان کہ سروں پر مسلت کر چکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بڑی خوش دکھ رہی ہو..."اس نے مسکرا کر کہا۔

"کیا ان سب کو تمہاری حقیقت کا پتا ہے۔"اس کہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ در آئی۔حیات کا رنگ یکدم سفید پڑا لیکن وہ کسی کہ نوٹس کرنے سے پہلے خود کو کمپوز کر چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"منائل یہاں تماشہ مت لگاؤ..."سائل نے سنجیدگی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''حقیقت بتا رہی ہوں اس میں تماشے والی کیا بات ہے۔''اس نے جلا دینی والی مسکراہٹ سے کہا۔

''مناہل یاد رکو یہ میرا گھر ہے تمہاری پھپو کا نہیں جہاں تم آخر اپنی مرضی چالایا کرتی تھی..''

حیات نے اسی کی طرح جلا دینے والی مسکراہٹ سے کہا۔

www.novelsclubb.com

''دو منٹ بھی نہیں لگیں گے مجھے تمہیں یہاں سے دھکے دلوا کر نکالنے میں۔''اب کہ منائل کی رنگت میں سرخی گل گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اپنی اوقات میں رہو تمہیں کیا لگتا ہے اس گھر کہ فرد تماری حقیقت جاننے کے بعد بھی تمہیں یوں سر پر بٹھا کر رکیں گے اگر دھکے دے کر تمہیں باہر نہ نکلوا دیا تو تم یاد رکھنا۔'' وہ صوفے سے کھڑی ہوئی۔

''ڈیفینس کی شبانہ اتنا ایٹیٹیوڈ کہاں سے لاتی ہو حالانکہ تم پر بلکل سوٹ نہیں کرتا۔'' شہیر کہ اچانک بولنے پر سب نے اس کی طرف دیکھا حیات سائل اس کی بات سمجھ کر مسکرا دیے جب کہ مناہل کو دونوں کی پہلی ملاقات یاد آگئی۔

''یو بلاڈی چیپسٹر تم خود کو سمجھتے کیا ہو۔'' منائل نے غصے سے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ سے بہتر.." وہی پرانا جملا سائل اور حیات کا قہقہہ چھوٹا جس سے منائل کو مزید تپش آیا

۔

"تم بتمیز کہیں کہ بڑوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں تم میں۔" کوئی اور جواب نہ بن پایا تو اس نے اپنی عمر کا فائدہ اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"تو تم میں بڑوں والا تمیز نہیں کہ چھوٹوں سے پیار سے بات کرتے ہیں۔" اس نے الٹا جواب دیا

۔ منائل غصے سے ہانپتی اسے دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ کیا ہو رہا ہے...؟؟؟" عیاں ان کی طرف آتا مناہل کو یوں غصے میں دیکھ کر پوچھ بیٹا۔

"بھائی..." حیات کی پکار پر وہ مناہل کو بھولتا سیدھا اس کی طرف گیا جس سے منائل کو مزید تپش آیا۔

www.novelsclubb.com

"اب یہ کون ہے۔" شہیر نے پرسے سائل کی کان کہ قریب ہو کر آہستہ سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھائی ہے میرا.." شہیر نے اس کی بات پر ایک بھرپور نظر سے عیاں کا جائزہ لیا لمبا قد سفید رنگت ہلکے ہلکے براؤں بال ہاتھ میں واچ بلیک کلر کہ تری پیس پہنے شاید وہ سیدھا کسی میٹنگ سے یہاں آیا تھا۔اس کی فرسانلٹی واقعی شاندار تھی اس نے عیان کو دیکھنے کہ بعد سائل کو دیکھا دونوں کافی ملتے تھے۔

"یوسف دکھائی نہیں دے رہا۔" عیان نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ آفس گئے ہیں۔" حیات ان کہ سوالوں کا جواب دے رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"عیان چلو...." منائل نے کھڑے کھڑے کہا۔

"کیا ہوا منائل ابھی تو آئے ہیں۔" اس کا یوں ارڈر دیتا لہجہ اسے بلکل پسند نہ آیا۔اس نے نرم لہجے میں کہا۔

"عیان چلو میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔" منائل نے ضبط سے کہا۔

www.novelsclubb.com

مناہل کو دیکھ کر اس نے معذرت خواہ نگاہوں سے حیات کو دیکھا جس پر وہ مسکراتی انہیں جانے کی اجازت دے گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شہیر نے حیرت سے دونوں کی پشت کو دیکھا۔

"تمارا بھائی اس کی ایک بات پر یوں اٹھ گیا۔"

"منگیتر ہے وہ اس کی.." شہیر نے اب کہ آنکھیں پوری خول دی۔

"مطلب تماری بھابی۔" حائل نے بے بس سا سانس خارج کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں بد قسمتی سے...."

یوسف اپنا کام سمیٹتا گھر جانے کی تیاری میں تھا۔

"سر آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔" یوسف نے اپنے ورکر کو دیکھا پر اسے اندر بلانے کا اشارہ دیا

تھوڑی دیر بعد منائل اپنی ہیل کو ٹک ٹک دیتی اس کہ آفس کہ روم میں بغیر دستک دیے اس کہ سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے حیرت سے منائل کو دیکھا"خیریت مناہل تم یہاں..؟؟"مناہل نے یوسف کو دیکھا پر بولنا شروع کیا۔

"میں حیات کی بارے میں کچھ بتانے آئی ہوں آپ کو۔"یوسف نے دونوں ہاتھ ملا کر ٹیبل پر دھرے اور پوری توجہ سے اسے سننے لگا۔

www.novelsclubb.com

"بولو..."منائل نے ایک نظر اس کہ سنجیدہ چہرے کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کو پتا تو ہو گا آپ سے شادی سے پہلے اس کا رشتہ بچپن میں ہی بھائی سے طے ہو گیا تھا۔"

اس نے رک کر یوسف کہ رد عمل کا انتظار کیا جو سکوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"جہاں تک میرے علم میں ہے کہ اسے اس معاملے کا کچھ نہیں پتا۔"

"صحیح کہ رہے ہیں آپ.... لیکن اگر میں کہوں وہ ایک قاتل ہے..."یوسف نے کرسی سے ٹیک لگائی۔

"کیا ثبوت ہے...؟؟"منائل اسے دیکھتی مسکرائی اور پر مبائل نکال کر اس کی سامنے رکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے مبائل اٹھا کر ویڈیو پلے کی۔

جس میں کسی نیوز چینل کی ویڈیو تھی۔

"جی تو ناظرین جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں تصویر میں دکھائی جانے والی اس لڑکی نے ایک لڑکے پر بری طرح حملہ کر کہ اس جگہ سے باگ گئی لڑکے کی حالت بڑی تشویش ناک ہے ذرائع سے معلوم ہے ہوا ہے کہ وہ لڑکا ہمارے سابقہ پی ایم سہیل احمد کا بھانجا ہے ذرائع کہ مطابق یہ بھی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

معلوم ہوا ہے کہ پولیس اس کی تلاش میں ہے۔"اس ویڈیو میں حیات کی تصویر تھی اور ایک جگہ اوندھے منہ گہرے لڑکے کی جس کہ سر سے خون نکل رہا تھا۔" ویڈیو ختم ہو گئی۔

ایک اور ویڈیو ہے مناہل نے ایک اور ویڈیو پلے کی... جہاں ہر کچھ پولیس اہلکار بازو سے پکڑے گھسیٹنے کہ انداز میں اسے لے جا رہے تھے یوسف کی گرفت سخت ہوئی اس کہ ہاتھوں میں ہتھکڑی تھی وہ معصومیت اپنے آس پاس دیکھ رہی تھی شاید کسی کہ مدد کا انتظار کر رہی تھی اس کی سبز آنکھو سے آنسو پانی کی طرح بہ رہے تھے یوسف نے وڈیو پوس کر دی وہ اسے کیسے دیکھ سکتا تھا اس حالت میں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

منائل اس کہ ویڈیو پوس کرنے اور اس کی ہاتھوں کی ابھرتی رگوں کو دیکھ کر فاتحانہ مسکرائی مطلب میں جس مقصد کہ لیے آئی تھی وہ پورا ہوا وہ سوچتی گہرا مسکرائی لیکن یوسف کی بات نے اس کی مسکراہٹ غائب کر دی۔

"میں نے صبوت کہا تھا مناہل یہ تم مجھے کیا دکھا رہی ہو۔" منائل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ صبوت ہی ہیں ساری دنیا جانتی ہے اس بارے میں ساری دنیا اسے قاتل مانتی ہے کیا یہ کافی نہیں؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''یوسف حالم ساری دنیا جیسا نہیں ہے منائل خان...''اس نے رک کر منائل کو دیکھا۔

''اور اپنی بیوی کہ لیے بلکل بھی نہیں...''منائل کا رنگ فق ہوا۔

''آپ پشتائیں گے...''اس نے آخری کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

''اگر وہ واقعی میں بھی کسی کا قتل کر دے تب بھی یوسف حالم اس کہ ساتھ کھڑا رہے گا کیوں کہ وہ میری بیوی ہے۔''منائل کو یہاں آنا اپنی ہی بے عزتی محسوس ہو رہی تھی وہ پرس اٹھاتی کرسی سے اٹھ گئی اسے بلکل یوسف سے اس رد عمل کی توقع نہیں تھی وہ تو کچھ اور سوچ کر آئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آئندہ میری بیوی کہ بارے میں کچھ بولنے سے پہلے دس بار سوچیے گا اب وہ آپ کی پھپھو کی بیٹی نہیں یوسف حالم کی بیوی ہے..... مسز حالم ہے وہ۔" منائل آفس کمرے سے نکل گئی اس کا رنگ فک ہو گیا اس کی آخری بات پر۔

اس کہ جاتے ہی یوسف نے کرسی سے ٹھیک لگائی اور آنکھیں موند گا یا پر گہرا سانس برا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمارے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا اور میں تمارے روبرو نہیں تھا۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا گاڑی کی چابی اور والٹ ٹیبل سے اٹھا کر وہ آفس سے چلا گیا کچھ سوال تھے جن کا جواب بس ایک ہی شخص کہ پاس تھا اور وہ اس شخص کہ پاس جا رہا تھا۔

دونوں لون میں ٹہلتے مسلسل مین گیٹ کو دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کب آئے گا یوسف مجھے بھوک لگ رہی ہے۔" حیات پیٹ میں ہاتھ رکھ کر بولی۔

یوسف کی گاڑی اندر داخل ہوئی دونوں اس کی جانب لپکے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے خوشگوار حیرت سے دونوں کو اپنی طرف آتا دیکھا۔

"مجھے خوش آمدید کہنے کہ لیے تم دونوں آئے ہو..." حیات نے اس کہ سیدھے ہاتھ سے شاپر لیا اور اندر چلی گئی شہیر نے اپنے بھائی کو دیکھا جو منہ کھولے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"باقی سامان اندر ہے۔" اس کی کہنے کی دیر تھی شہیر اندر سے سامان نکال تھا اندر کی طرف گیا یوسف بھی سر نفی میں ہلاتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف فریش ہو کر سیدھا نیچے ان کی طرف آیا جہاں وہ ڈنر نکالے شاید اس کا انتظار کر رہے تھے

۔

''تم دونوں نے اب تک کھانا شروع نہیں کیا؟؟''یوسف کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

''حیا نے کہا آپ آجائیں پر ساتھ میں کرینگے۔''حیات نے شہیر کو گھورا جبکہ یوسف نے اب کہ خوشگوار حیرت سے حیات جو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شروع کرو کھانا ورنہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔" یوسف کی بات پر دونوں کانوں پر ٹوٹ پڑے

بیچارے کب سے بھوکے تھے۔

یوسف کھانا کھا کر اٹھ گیا "شہیر تم برتن دو ہو گے۔" اس نے اسے یاد دلایا۔

شہیر نے حیات کو دیکھا حیات اس کہ دیکھنے کا مفہوم واضع طور پر سمجھ گئی وہ اسے اگنور کرتی اٹھ

گئی۔

"تم کہاں جا رہی ہو... تم سب کہ لیے کافی بناؤ گی۔" حیات نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں کھانا لایا تھا یہ کام اب تم دونوں کہ اوپر ہیں۔"اس کہ یوں دیکھنے پر یوسف نے فوراً کہا۔

وہ بنا کچھ کہے کچن میں گھس گئی۔

اس نے کافی یوسف کہ سامنے ٹیبل پر رکھی اور اپنا مگ تھامے اسی کہ پاس صوفے پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

ایل ہی ڈی پر کوئی ہورر موووی چل رہی تھی شاید یوسف نے لگائی تھی شہیر بھی اپنا مگ تامے ان کی طرف آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے مگ کو دیکھا اور پر حیرت سے حیات کو یہ وہی مگ تھا جس میں وہ زیادہ تر کافی پیتا تھا

شاید حیات نے نوٹس کر لیا تھا۔

دونوں اشتیاق سے موووی دیکھنے لگے اور یوسف لیف ٹاف اٹھاتا کام میں مصروف ہو گیا۔ موووی

ختم ہو گئی دونوں اپنے اپنے روم میں چلے گئے وہ وہی بیٹا لیپ ٹاپ گود میں لیے کام میں مصروف

تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اندھیرے میں اسے اپنی کمر پر کسی کی انگلیاں سرکتی محسوس ہوئی وہ اس کہ قریب آرہا تھا بے حد قریب ''ڈرو مت بے بی میں ہوں...'' وہ اس کہ کان کہ پاس جھکا کہ رہا تھا اس کی بند پلکیں تک اس آواز سے لرز اٹھی ''جانے دو....'' وہ رو رہی تھی سارے منظر اس کہ بند لرزتی پلکوں کہ سامنے لہرا رہے تھے اور وہ اوندھے منہ زمین پر گرا تھا اس کہ سر سے خون رس رہا تھا اس کی آنکھیں کل گئی اس کی سبز آنکھیں واضع ہوئی جہاں ایک انجانہ سا خوف تھا۔

ایسی کی ٹھنڈک میں بھی اس کی پیشانی پسینہ سے بر چکی تھی۔

''یا اللہ خیر...'' اس نے بے اختیار اپنا سیدھا ہاتھ دل کہ مقام پر رکھا عرصہ ہو گیا تھا اسے ایسے خواب آتے ہوئے آج اچانک پر سے وہی خواب وہی دہشت اس کا ہلق تک ایک بنجر زمیں کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طرح سوک گیا تھا اس نے سائڈ پڑے جگ کو دیکھا جو پورا خالی تھا اس نے بیڈ کو دیکھا یوسف کی سائڈ خالی تھی وہ گہرا سانس بر کر اٹھ گئی۔

سیڑیوں سے نیچے اترتے اس نے یہاں وہاں دیکھا، ہلکی ہلکی روشنی تھی وہ سیدھا کچن کی جانب گئی ۔فرج سے بوٹل نکالا اسے اپنے پیچھے قدموں کی چاپ سنائی دی اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بر گئی اب قدموں کی آواز بلکل اس کہ قریب آرہی تھی اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی اس کہ پیچھے کھڑا ہو وہ بنا کچھ سوچے سائڈ سے بھاگنا چاہتی تھی لیکن وہ اسی طرف باگی جہاں فریزر کا دروازہ کولا ہوا تھا۔

"آہہ....." اس نے بے اختیار اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دکھاؤ مجھے..." یوسف اس کا ہاتھ ہٹھاتا اس کی پیشانی دیکھنے لگا۔

اسے سامنے کھڑا دیکھ کر اس نے سکھ کا سانس خارج کیا "کیا ضرورت تھی ایسے ڈرنے کی..."

من ہی من خود کو کوسا۔

www.novelsclubb.com

"ادھر آؤ..." اس کا ہاتھ پکڑ کر یوسف نے اسے چیئر پر بیٹھایا۔

اور خود فرسٹ ایڈ باکس لینے چلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کہ بلکل سامنے سائڈ والی کرسی گسیٹ کر بیٹھا۔

وہ اس کی پیشانی پر ٹیوب لگا رہا تھا حیات اسے دیکھے جا رہی تھی۔

"اتنی لمبی پلکوں کی اسے کیا ضرورت تھی اللہ..." اس کی پلکیں دیکھتی دل میں اللہ سے مخاطب ہوئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ویسے مجھے پتا نہیں تھا مسز حالم بھوتوں سے ڈرتی ہیں..." حیات نے اس کی بات پر اپنی آنکھوں کا زاویہ بدلا یوسف اس کی حرکت پر مسکرا دیا۔

"ہاں تو ڈرتی ہوں اس میں کونسی بڑی بات ہے..." اس نے اعتراف کیا۔

ایک نظر اس کی پیشانی پر ڈال کر وہ اٹھ کھڑا ہوا "بڑی بات نہیں حیرت کی بات ہے کہ تم ان سے ڈرتی ہو۔" حیات کو اس کی بات سمجھ نہ آئی۔

"اس وقت تم یہاں کیا کر رہے تھے..." اس کہ ساتھ چلتے اس نے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کام تھا کچھ وہی کر رہا تھا۔" دروازہ کولتے ہوئے وہ سیدھا اپنی سائڈ پر آتا لیٹ گیا۔۔ وہ تھکا ہوا تھا سو اسے جلد ہی نیند آ گئی۔

••••••••••••

www.novelsclubb.com

سر وہ آ گئے ہیں۔۔" عمیر نے ہاتھ سے اسے جانے کا اشارہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ لمبے لمبے ڈگ برتا لاؤنج کی طرف گیا جہاں ایک آدمی بیٹا جس کہ چہرے پر ایک گہرا کٹ لگا ہوا تھا دکھنے میں چالیس سے اوپر کا لگتا تھا کالی رنگت سیاہ گہری آنکھیں جنے دیکھ کر ہی عام دنیا کہ پسینے چھوٹ جائے اور چہرے پر بلکل ایک طرف سے شروع ہوتا دوسرے تک ختم ہوتا کٹ۔

عمیر کہ آتے وہ معدب سا کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

ایک ہاتھ سے اس نے اسے بیٹھنے کا اشارہ دیا اور خود اس کہ سامنے صوفے پر ٹاگ پر ٹانگ رکے بیٹ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ پل وہ اسے دیکھتا ہی رہا سامنے والا اس کہ بولنے کا انتظار میں تھا بلآخر اس کا انتظار ختم ہو گیا۔

"آگ کیوں لگائی تم نے...."اس نے ابرو اٹھا کر پوچھا۔

"یہ میں نہیں بتا سکتا یہ میرے اصولوں کی خلاف ہے۔"عمیر نے اسے طنزیہ نظروں سے دیکھا

"شاید بھول رہے ہو کس کہ سامنے بات کر رہے ہو۔"اس نے صوفے سے ٹیگ لگا دی۔

www.novelsclubb.com

"خیر تمہاری قسمت اچھی تھی کہ وہ اس گھر میں نہیں تھی ورنہ آج تم میرے سامنے نہ ہوتے۔"

اس نے گن نکال کر ٹیبل پر رکھا پر دوسرے ہاتھ سے چاقو نکال کر۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے پتا لگا ہے کہ تم اس لڑکی کو لینے گئے تھے (اس نے گن اٹھائی اور نشانہ سیدھا اس کی طرف لیا) تم نے میری ملکیت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کیسے کی۔" اس نے سیدھا شوٹ کیا سامنے بیٹھا آدمی فوراً نیچے کو جھکا نشانہ چھوٹتا ٹیبل پر رکھے نفیس سے گلدان کو لگا جو فوراً کرچی کرچی ہو کر زمیں پر گر پڑا۔

www.novelsclubb.com

عمیر نے بھرپور قہقہہ لگایا "بچ گیا سالہ.." اس کہ منہ سے بے اختیار نکلا پر افسوس سے سر ادھر ادھر گردن ہلایا اور پرسے نشانہ اس شخص کا نشانہ باندھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم بس وہاں ڈرانے گئے تھے انہیں کوئی نقصان پہنچانے نہیں..اور گھر میں آگ ہم لوگوں نے نہیں لگائی...وہ خود بخود ہوا تھا ہم تو اس وقت اس گھر کہ پاس بھی نہیں۔تھے۔"آدمی نے ایک ہی سانس میں فوری بات کہ ڈالی۔

اب کہ اسکی آنکھوں میں ڈر دیکھ کر عمیر پر سکوں ہوا۔

www.novelsclubb.com

"جا کر بتا دو اپنے مالک کو کہ میری چیزوں سے دور رہے ورنہ..."عمیر کھڑا ہو گیا۔

"انجام سے آگاہ کر دینا اسے..."وہ کہ کر پلٹ گیا سامنے بیٹا شخص اندھا دند باہر کی طرف بھاگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کو اسے اپنے ہاتھوں سے مارنا تھا پر کیسے کسی اور کو اسے خراش بھی لگانے دیتا اسے ہر تکلیف سے اسے خود گزارنا تھا یہ حق وہ کسی اور کو کیسے دیتا....اسے ہر ازیت اسے خود دینی تھی۔

"مبارک ہو کوٹوال صاحب آپ کی زمیں اب آپ کی ہوئی۔" کوٹوال صاحب نے بڑی خوشدلی سے اس سے ہاتھ ملایا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا شکریہ.." انہوں نے دل کہ مقام پر ہاتھ رک کر کندھے تھوڑے ڈھیلے چھوڑے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کی بیٹی کیسی ہے اب..؟؟" حائل نے زرہ سا انکا چہرے کو دیکھا جہاں کوئی رنگ نہیں آیا وہ ایسے ہی مسکرا رہے تھے مطلب وہ لوگ دوبارہ ان کہ پاس نہیں آئے۔

"ابھی تک کومہ میں ہے.." انکی بات پر حائل نے انہیں تسلی دی۔

"یوسف بھائی کیسے ہیں تمارے ساتھ.." زارا لیکچر پر دیہان دیتی آہستہ آواز میں بولی تاکہ سر کو پتا نہ لگے۔

"اچھے ہیں.." حیات نے کندھے اچکا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم کو کیسے لگتے ہیں.." زارا لیکچر کو باڑ میں بھیجتی پوری طرح حیات کی طرف گھومی۔

"آپ تینوں کھڑے ہوں..." زارا کہ یوں بیٹھنے پر اور زارا اور حیات کہ ہلتے لب دیکھ کر سر اختر نے تینوں کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

دونوں نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا اور انشہ سر کو مسلسل معصومیت سے دیکھ رہی تھی جیسے کہنا چاہ رہی ہو سر میں نے تو کچھ کہا بھی نہیں میں تو بس سن رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سر وہ میں اس سے پوچھ رہی تھی کہ اسے آپ کیسے لگتے ہو..." حیات نے اسے کونی ماری...

زارا نے زبان دانتوں تلے دبائی۔ کلاس میں دبی دبی سی ہنسی کی آوازیں ابری..

"آئی میں آپ کیسے پڑاتے ہیں.." اس نے فوراً سے کہا۔

"اپ کو کیا لگتا ہے میں کیسے پڑاتا ہوں..؟؟" سر کی بات پر زارا نے آنکھیں پہلا کر انہیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"سر.... سر آپ تو... ہاں آپ تو بلکل اے ون پڑاتے ہیں میں تو کہتی ہوں اگر ہمارے سارے سبجیکٹ آپ پڑائیں تو پوری دنیا میں ہم لوگ ٹاپ کر لیں..." اب کہ پوری کلاس نے حیرت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے زرا کو دیکھا جیسے اگر سر اس کی بات کو سیریئس لے کر انہیں باقی سبجیکٹ پڑانے لگ گئے تو اس کی خیر نہیں۔

"میری دوسری کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے آپ لوگوں سے بعد میں کرونگا ڈسکس کہ میں کتنا اچھا پڑاتا ہوں۔" سر کہ جاتے ہی زارا نے سک کا سانس لیا باقی پوری کلاس کا قہقہہ گونجا جس میں دو قہقہہ سب سے واضع تھے اور وہ تھے شہیر اور سائل کہ۔

www.novelsclubb.com

"زہر لگ رہے ہو تم سب.." اس نے کہتے ساتھ اپنا بیگ اٹھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خود تو جیسے شہد لگ رہی ہو.." سائل نے بتیسی دکھا کر اسے کہا۔

"تم چپ ہی رہو چیچل کہیں کہ.." وہ کہتے ساتھ مڑ گئی۔

شہیر اور حیات نے مسکرا کر اسے دیکھا "تم دونوں کو اس کا مطلب پتا ہے نہ.." دونوں اثبات میں سر ہلاتے زارا کہ پیچھے ہو لیے اور دیکھتے ہی دیکھتے سب ہی کلاس سے باہر نکل آئے۔

www.novelsclubb.com

ان کی آج ایک ہی کلاس تھی جو ہو گئی تو سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات وہ یوسف بھائی کھڑے ہیں نہ..؟؟" زارا نے سامنے کی جانب اشارہ کیا حیات نے سر اٹھا کر اس سمت دیکھا جہاں یوسف بلیک پینٹ شرٹ پہنے آنکھوں پر سن گلاسس لگائے گاڑی سے ٹیک لگائے ان کی طرف ہی دیکھ رہا تھا حیات نے اثبات میں سر ہلایا اور پر آس پاس جاتی لڑکیوں کو دیکھا جو مسلسل یوسف کو گھورے جا رہی تھی اس کی قدموں کی سفیڈ خود بخود تیز ہو گئی سب سے پہلے وہ یوسف کہ سامنے کھڑی ہوئی اس نے گردن موڑ کر لڑکیوں کو دیکھا جو اب ناگواری سے انہیں دیکھ رہی تھی اس کہ پیچھے ہی باقی سب آ گئے۔

www.novelsclubb.com

"آپ یہاں...؟؟" اس کہ آپ کہنے پر یوسف نے آنکھیں چھوٹی کر کہ اسے دیکھا پر سر جھٹک کر اس کہ سوال کا جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہیثم کان کا فون آیا تھا وہ چاہتے ہیں کہ میں تمارے ساتھ ان کہ گھر آؤں.." یوسف نے اس کہ پیچھے لائن سے کھڑے ان چاروں کو دیکھا۔

یوسف کہ دیکھنے پر سائل فورا سے آگے آخر اس سے سلام کرنے لگا اس کہ بعد زارا پر انشہ البتہ شہیر بس سامنے آخر کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں حیات کو لے کر جا رہا ہوں تم گھر چلے جانا.." سب سے مل کر اس نے شہیر سے کہا اور گاڑی کا دروازہ حیات کہ لیے کولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کتنے اچھے لگ رہے ہیں نہ دونوں..." زارا نے چہک کر کہا جس پر سب نے اس کی بات سے اتفاق کیا۔

اس نے گاڑی خان ہاؤس کہ پورچ پر روکی اور گاڑی سے نکلا اس نے ایک نظر پورے خان ہاؤس پر ڈالی اور پر ایک جگہ وہ ٹھٹک گیا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں...؟؟" اسے یوں ایک ہی جگہ کھڑے دیکھ حیات نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"تم جاؤ میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں.." حیات کندھے آچکا کر اندر کی جانب چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اگلے پانچ منٹ بعد یوسف آتا سیدھا اس کہ ساتھ بیٹھ گیا جہاں حائل اور سائل پہلے سے ہی موجود تھے حائل نے مسکرا کر اسے دیکھا یوسف مسکرا بھی نہ سکا۔

آ گئے تم بچوں.. "ہیشم خان ان کی طرف آتے خوشدلی سے بولے۔

"جی آپ کہ بلانے کی کوئی خاص وجہ..؟؟" یوسف سیدھا مدعے پر آیا۔ہیشم خان کو تھوڑا عجیب لگا مگر انہوں نے اظہار نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"قاسم کا بزنس اس کا کیا کرنا ہے؟اس کی ساری چیزوں پر حیات کا حق ہے..."یوسف غور سے انہیں دیکھنے لگا۔

"ماموں میں یہ سب نہیں لے سکتی..."ہیشم خان نے حیرت سے اسے دیکھا جو کروڑوں کی دولت کو ٹھوکر مار رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو اگر کوئی اعتراض نہ ہو تو میں چاہتی ہوں آپ اس میں سے کچھ سرمایہ نیک کام میں لگائیں شاید اس سے ان کہ لیے ہم کچھ کر سکیں...."ہیشم خان نے مسکرا کر انہیں دیکھا اور حیات کا سر تپک کر اٹھ گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جیسے تمہاری مرضی اللہ تمہیں خوش رکھے۔" وہ اسے دعا دیتے یوسف سے الوداعی کلمات ادا کرتے وہاں سے نکل گئے۔

حائل تب سے اب تک صرف یوسف اور اس کہ تاثرات کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یوسف مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے میرے ساتھ آؤ..." وہ سیدھا اوپر اپنے کمرے کی جانب گیا یا اس کہ پیچھے یوسف بھی تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں یہ فیصلہ کرنے سے پہلے یوسف سے پوچھنا چاہیے تھا۔" حیات نے ناسمجھی سے سائل کو دیکھا۔

"ان کہ تاثرات دیکھ کر تو یہی لگ رہا تھا کہ انہیں تمارا یہ فیصلہ پسند نہیں آیا...."

"مجھے نہیں لگتا یوسف کو اس معاملے سے کوئی مسئلہ ہو گا۔" اس نے کندھے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

"یوسف کیا ہوا ہے؟" یوسف نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار کیا ہوا ہے تم کیوں روٹی ہوئی محبوبہ کی طرح آنکھوں سے جان لینے کہ درپہ ہو..."اب کہ حائل نے مزاق اور جنجلا کر کہا۔

"وہ گاڑی.... حائل وہ گاڑی تمارے گھر پر کیا کر رہی ہے۔"اس نے ضبط سے کہا۔

بات سمجھ آنے پر حائل نے اسے دیکھا پر گہرا سانس خارج کیا۔

www.novelsclubb.com

"یقیں کرو مجھے شق تھا لیکن یقیں سے کچھ کہ نہیں سکتا تھا اسی وجہ سے تمہیں کچھ نہیں بتایا..."

یوسف نے اب کہ سکوں سے اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جس دن یوسف حالم تم پر شق کرے اس دن سمجھ لینا یوسف نے اپنی ذات پر شق کیا ہے....

مجھے تم پر پورا یقیں ہے حائل لیکن..... تمارے ابو۔"

"یوسف وہ گاڑی میرے ابو کی ہو سکتی ہے لیکن مجھے یقین ہے وہ ایسا کبھی..." اس کی بات بیچ میں ہی رے گئی۔

"عیان.." حائل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''عیان کہ پاس تھی وہ گاڑی اس رات۔'' حائل نے اپنی سبز آنکھیں پاڑ کر اسے دیکھا۔

''عیان!..'' اس کی مری مری سی آواز نکلی۔

''حائل اگر عیان اس سب میں انوالو نہ بھی ہو اسے کچھ نہ کچھ پتا ضرور ہو گا۔''

www.novelsclubb.com

''اب ہم کیا کریں..'' حائل وہیں بیڈ پر بیٹھ گیا یوسف دو قدم چل کر اس کہ قریب آیا اور اس کہ کندھے پر ہاتھ رکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ایمبولینس....''اس کا کندھا تپکتا وہ وہاں سے نکل گیا پیچھے حائل اپنے بالوں میں ہاتھ پھرتا رے گیا پر پوری پرتی سے اٹھ کھڑا ہوا ڈریسنگ ٹیبل سے گاڑی کی چابی لی اور کبرٹ سے جیکٹ نکالا اور وہاں سے پل سفید میں نکلا۔

''یوسف بھائی آپ آج حیات کو یہی رہنے دیں۔''یوسف کو اپنی طرف آتا دیکھ سائل نے فوراً کہا حیات نے دلچسپی سے اس کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

ایک نظر حیات کو دیکھا جو صوفے پر بیٹی ہاتھ بالوں پر رکھے بڑی دلچسپی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جیسے حیات کی مرضی.." اس کہ جواب پر حیات کا ہاتھ پسلا جیسے اسے یہ جواب بلکل پسند نہیں آیا۔

"نہیں...!!" اس نے فوراً کہا۔

"وہ..وہ میرا مطلب شہیر ہاں شہیر سے میں نے کہا تھا میں واپس آؤنگی..." اس نے سائل کا اترتا چہرا دیکھا۔

"تم آجاؤ سائل ہمارے ساتھ.." اس کی بات پر اس نے مسکرا کر اسے دیکھا پر نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حائل نیچے اترتا ان کو ابھی تک نیچے کھڑا دیکھ کر فوراً ان کی طرف آیا۔

"تم لوگ ابھی تک گئے نہیں.." اس کی بات پر حیات کا منہ کل گیا۔

"آپ ہمیں نکلنے کا کہہ رہے ہیں؟؟" حیات نے ابرو اٹھا کر اسے اس سے پوچھا حائل نے اس کی سبز آنکھوں میں دیکھا پر اس کہ انداز پر وہ ہنس دیا۔

"میری اتنی مجال کہ میں تم کو نکلنے کا کہوں..." اس سے کہتا وہ یوسف کہ گلے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں جارہاہوں جیسے ہی کچھ پتا چلے گا تمہیں کال کرونگا۔"اس کہ کان میں بڑبڑا کر وہاں سے نکل گیا۔

حیات مسلسل اسے ڈرائیو کرتا دیکھ رہی تھی اس کی نظریں خود پر محسوس کرتے یوسف نے گردن پھر کر اسے دیکھا اس کہ دیکھنے پر بھی اس نے اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا سوچ رہی ہو؟؟"اس کی آنکھیں ظاہر تھی کہ وہ کسی گہرے سوچ میں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے چونک کر یوسف کو دیکھا پر جیسے گہرا سانس بر کر اس سے پوچھنے کا ارادہ کیا۔

"کیا تمہیں میرے فیصلے پر اعتراض ہے؟؟"

"کس فیصلے پر..؟؟" ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"پراپرٹی کہ.."

"اگر مجھے اعتراض ہوا تو؟؟" حیات نے کچھ پل اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تو ہونے دو اعتراض میں اپنا فیصلہ تبدیل نہیں کرونگی۔''اس نے گردن اکڑا کر کہا۔

اس کی بات پر یوسف گہرا مسکرایا''بالکل صحیح کیا تم نے تمارے شوہر کہ پاس اتنی دولت ہے اور دولت کا کیا کرو گی۔''اس کی بات پر اب کہ حیات کلکلا کر ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

''یوسف تم نے مجھ سے شادی کیوں کی۔''وہ بلکل چہرہ اس کی طرف کیے ہوئے تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے گردن موڑ کر اسے دیکھا "تم ہمارا ایکسیڈنٹ کرا دو گی بار بار یوں دیکھ کر۔" حیات نے خفت اور حیا کہ ملے جلے تاثرات لیے اسے دیکھا یوسف اس کہ تاثرات سے لطف اٹھانے لگا ۔

"یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں مسز یوسف حالم شرما رہی ہیں۔" وہ اسے چھیڑ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یوسف!! تم میری بات کا جواب دو۔" اس نے پرسے اسے اپنی بات کی طرف متوجہ کیا۔

اس نے گاڑی روڈ کہ بلکل سائڈ پر روک دی اور اسے دیکھنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"گاڑی کیوں روکی؟؟"

"مجھے ڈر تھا کہ تم میرا ایکسیڈنٹ کرادو گی..." اس کی بات پر حیات نے آنکھوں میں خفگی لیے اسے دیکھا جیسے کہ رہی ہو تمہارے ساتھ میرا ابھی ایکسیڈنٹ ہوتا۔

www.novelsclubb.com

وہ گاڑی سے باہر نکل آیا..." حیات بھی اس کہ پیچھے نکلی جیسا وہ کر رہا تھا وہ کرنے لگی۔

وہ اب کہ پل کہ اوپر کھڑا نیچے چلتی گاڑیوں کو دیکھنے لگا حیات اس کہ پاس آ خر کڑی ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹھنڈی ہوائیں اس کہ جسم کو سکوں دے رہی تھی اس وقت پل پر اکا دکا ہی گاڑیاں چل رہی تھی

۔

”میرے ابو کی وجہ سے کی تھی تم سے شادی میں نے..“ حیات نے منہ بنا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن کیا واقعی اس نے اپنے باپ کی وجہ سے اس سے شادی کی تھی؟؟ یا....

دس سالا یوسف سر جھکائے اپنی ماں کہ بستر کہ سامنے کھڑا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''یوسف یہاں آؤ...''انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

''یوسف نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا پر ان کہ بڑے ہوئے ہاتھ کو ان کا جلا ہوا ہاتھ دیکھ کر جیسے اس کہ پیروں تلے زمین کسک گئی تھی اس نے فوراً وہ ہاتھ پکڑا بلکل ہلکے سے جیسے زرا سا دباؤ دیا تو اس کی ماں کو تکلیف ہو گی اُس نے بے اختیار ان کا ہاتھ لبوں سے لگایا اس کہ آنسوں بے نکلے چند بوندیں ان کہ جلے ہوئے ہاتھ پر گریں۔

''یوسف تمہیں مضبوط بننا ہے۔''ان کہ ہلق سے بمشکل الفاظ نکل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اماں بچے تو کمزور ہوتے ہیں آپ مجھے مضبوط بننے کا نہ کہیں آپ میرے ساتھ ہیں میری مضبوطی آپ ہیں۔''ان کی آنکھ سے بے اختیار ایک آنسو نکلا اور انکی کنفٹی کی بالوں میں جذب ہو گیا۔

''لوگوں کو اپنی مضبوطی نہیں بناتے یوسف....وہ چھوڑ جاتے ہیں تو انسان بکھر جاتا ہے۔اپنے رب کو اپنی مضبوطی بناؤ یوسف اپنے ایمان کو اپنی مضبوطی بناؤ یہ تمہیں کبھی کمزور نہیں بننے دیں گے۔''وہ چہرہ جھکائے رونے لگا ان کا دھیما لہجے یوں رک رک کر الفاظ ادا کرنا یوسف کو کسی انجانے خوف کہ احسار میں لے جا رہے تھے۔وہ دھاڑیں مار مار کر رونا چاہتا تھا لیکن وہ کیسے رو سکتا تھا؟؟اس کی ماں اسے مضبوط بننے کو کہہ رہی تھی اور وہ رو رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"رونے سے انسان کمزور نہیں ہوتا یوسف۔" انہوں نے جیسے اس کی دل کی بات پڑلی تھی۔

"رونے سے انسان مضبوط بن جاتا ہے جب بھی رونا ہو اس کہ حضور آنسو بہاؤ وہ تمہیں رسوا نہیں کرے گا آنسو انساں کو مضبوط بناتے ہیں یوسف کچھ باتوں کو لوگ رو دو کر بھول جاتے ہیں ۔رونا نعمت ہے۔" ان کی اخری بات پر یوسف نے آنکھوں میں سوال لیے ان کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آنسو تمارے دل کو نرم رکھتے ہیں اور جو آنسو دل پہ گرتے ہیں وہ تمہیں پتھر کا کر دیتے ہیں یوسف... بس انسان یہ جان لے کہ یہ آنسو اسے کس کہ سامنے بہانے ہیں تو وہ اس نعمت کو جان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جائے۔"یوسف کہ آنسو خود ہی رک گئے اور ایک آخری قطرہ سیدھا ان کہ ہاتھ پر گہرا وہ مسکرادی۔

"یوسف شہیر تماری زمیداری ہے اور..."یوسف کو اندازہ تھا وہ خود کو مجبور کر رہی تھی بولنے کہ لیے۔

www.novelsclubb.com

"ہانیہ فاؤنڈیشن تمارے حوالے۔"ان کی دل کی دھڑکن تم رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوسف وہ تمہاری زمیداری ہ۔۔۔۔۔۔۔"یوسف نے دکھ سے انہیں دیکھا جو اپنی آخری لمحے میں اسے کیسی زمیداری سے نواز چکی تھیں۔

یوں ہی سانس لینے کی خوشش کرتی ان کی سانسیں ہی تم گئی یوسف نے انکا ہاتھ ٹھنڈا پڑتا ہوا محسوس کیا اور یہ وہ لمحہ تھا جب وہ چھوٹے بچے سے بڑا آدمی بن گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اماں!!!"اس کی دل دہلا دینی والی چیخ نکلی جیسے سب کچھ برباد ہو گیا ہو اب کچھ نہ بچا تھا اس کی پاس۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ خیالوں سے نکلا اس نے حیات کا بنا ہوا منہ دیکھا۔

حیات کی آنکھوں میں ایک دم فکر کی رمق اس نے دیکھی شاید وہ اس کہ چہرے پر آتے رنگوں کو دیکھ کر آیا تھا۔

"کیا ہوا یوسف؟؟؟" اس نے دو قدم آگے لیے اور ٹشو سے اس کہ ماتھے پر آتے پسینے کو صاف کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں.." اس کہ ہاتھ سے ٹشو لیتے اس نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تو تم نے آپنے ابو کی وجہ سے مجھ سے شادی کی تھی؟؟''اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

''اگر وہ کسی سے بھی کہتے تو تم کر لیتے؟''اس کہ سوال پر ہلکا سا مسکرایا۔

''ہاں..''

''کسی سے بھی؟''اس نے پرسے پوچھا۔

''ہاں''جواب اب بھی وہی تھا۔

حیات نے قدم گاڑی کہ جانب لیے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہر کوئی حیات شاہ تھوڑی ہوتا ہے یار تم خاص ہو سب سے۔'' وہ اس کی بات پر رکی شاید وہ مسکرائی بھی تھی۔

''تو کیا تمہیں مجھ سے محبت ہے؟'' وہ اس کہ ساتھ ہم قدم ہوتی اس سے پوچھنے لگی اس نے نفی میں سر ہلایا۔

جانے کیوں وہ اس سے یہ سوال بار بار کرتی تھی۔

کیا تمہیں مجھ سے محبت ہے؟؟'' اس نے الٹا اس سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

بلکل نہیں...'' اس نے بنا ایک پل کی دیر کیے جواب دیا۔

کیوں؟؟'' وہ بے اختیار پوچھ بیٹا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایسے تھوڑی محبت ہو جاتی ہے اتنی جلدی۔"اس کی بات پر وہ چہرا جھکا کر مسکرا دیا۔ محبت کہ لیے ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے۔"اس کی بات پر حیات نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اس کا ہستا چہرہ، چہرے پر پڑھتا یک طرفہ ڈمپل بھوری آنکھیں جو اس وقت کسی مقناطیس کی طرح اسے اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی ہلکی بڑی شیو بھورے بال اس نے نظریں ہٹھا دیں

صاف آسمان سفید بادل ہلکی ہلکی نمی لیے وہ ہوائیں کوئی اور ہی احساس سے اسے واقف کرا رہی تھی، وہ بھی مسکرا دی شاید اسے بھی محبت ہو چکی تھی؟؟ اس نے بے اختیار سوچا پر اپنا سر جھٹک دیا۔

•••••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لاٹی کی مدد سے قدم قدم چلتا وہ شخص کمرے کہ دروازے کہ پاس آ خرر ک گیا اور اسے کھول کر اندر کی طرف قدم لیے۔ کہنا مشکل تھا کہ انہیں لاٹھی کی ضرورت تھی یا لاٹھی کو ان کی۔

"اسے وارننگ بھیج دو..... میں اسے نقصان نہیں پہچانا چاہتا یہ معاملا جتنے سلجے ہوئے طریقے سے ختم ہو سکتا ہے اسے کرو.." کمپیوٹر کہ سامنے بیٹھے لڑکے نے چہرہ اٹھا کر اس ادھیڑ عمر شخص کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

یوسف کی چلتی انگلیاں ایک دم تھم گئی۔ سکرین پر آتے اس وارننگ کو دیکھ کر وہ ٹھٹک گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر اپنے عزیزوں کو کونا نہیں چاہتے تو چپ چاپ اس پروجیکٹ سے دستبردار ہو جاؤ۔"

یوسف نے سکوں کا سانس لیا اسے اندازہ تھا وہ کس پراجیکٹ کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔

اور پر وہ انگلیاں لیف ٹاف پر چلانے لگا اس سکوں دے ماحول میں صرف اس کی انگلیوں کی حرکت کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔ جو وہ بار بار کیبورڈ پر رکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور اگلے پانچ منٹ کے اندر وہ میسج وہاں سے ہٹ چکا تھا اس نے سر چیئر سے ٹکا کر آنکھیں موند لیں جیسے سوچنا چاہتا تھا کہ کون ہو سکتا ہے اس کہ پیچھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بڑے سے حال میں دنیا کہ مشہور ترین بزنس مین بیٹھے ہوئے تھے وہ چلتا کیسی گروف کہ سامنے رک کر اس نے ان سب کا حال احوال پوچھا۔اور پر یوں ہی پاکستان سے پانچ بڑی کمپنیوں کی پریزنٹیشن سے کسی ایک کہ آئیڈیا کو منتخب کیا جانے والا تھا جس پر یہاں بیٹھے نامی گرامی شخصیات انویسٹ کرنے والے تھے۔پراجیکٹ حاصل کرنا اس کہ لیے بہت ضروری تھا اور پر یوں ہی اس کی باری آگئی وہ فیصل اور اپنی ٹیم کہ ساتھ اسٹیج پر کھڑا پیچھے سکرین پر چلتی سلائڈ کی مدد سے اپنا بزنس آئیڈیا سب کو سمجھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

فیصل بھی بیچ بیچ میں آخر کچھ چیزوں کہ مطالق ڈیٹیل سے بات کرتا پیچھے بیٹی اس کی ٹیم سلائیڈز وغیرہ کو مینیج کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بہت اچھا کیا ہے تم دونوں نے....''اعظم صاحب فوراً اس کہ پاس آئے یوسف نے مسکرا کر انہیں دیکھا۔

''آپ کی کمپنی نے بھی بہت اچھا کام کیا ہے اعظم صاحب۔''فیصل نے خوشدلی سے ان کی بھی تعریف کی۔وہ باتوں میں لگے تھے کہ ایک ایک کر کہ سب ہی ان کی طرف آ گئے وہ پانچ گروفس جس میں سے آج کسی ایک کا آئیڈیا چنا جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے اپنے سامنے کھڑے چاروں شخص کو دیکھا جن میں سے ایک اعظم صاحب تھے اس نے نظریں گوما کر ان کہ پاس کھڑے نادر اختر کو دیکھا جو لگ بگ پینتالیس کہ قریب کا تھا اور ان کہ ساتھ کھڑا شہریار وہ بھی ان ہی کہ عمر کہ قریب لگ رہے تھے اور آخر میں اس نے نظر اٹھا کر سامنے کھڑے روی شنکر کو دیکھا جسکی زہین آنکھیں یوسف کو دیکھ کر چمک اٹھی وہ واقعی یوسف سے کافی امپریس ہوا تھا۔یوسف اور فیصل ان سب میں سب سے چھوٹے تھے عمر کہ لحاظ سے بھی اور بزنس کہ لحاظ سے بھی وہ کافی پیچھے تھے وہ مسکرا کر تھوڑا اس کہ قریب آئے۔

www.novelsclubb.com

"یہ میرا کارڈ ہے..." انہوں نے کارڈ اس کی جانب کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر کبھی کوئی کام ہوا تو بتا سکتے ہو اور اگر کبھی ساتھ کام کرنا ہو تب بھی۔"یوسف نے مسکرا کر کارڈ تھام لیا۔

اس نے آنکھیں کول دی "کون ہو سکتا ہے....؟؟"فون اٹھا کر وہ ایک نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"میں تمہیں کچھ لوگوں کہ پروفائل بھیج رہا ہوں مجھے ان کی ہر ایک ڈیٹیل چاہیے ماضی میں کیا کرتے رہے ہیں سب کچھ۔"سامنے سے مثبت جواب پا کر اس نے فون بند کر دیا لیف ٹاف کی سکرین کولی ہوئی تھی اس میں اس کہ بزنس ائیڈیا کہ میں ایریا کا آدھا آدھورا اسکیچ تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیف ٹاف بند کرتے وہ اٹھ کھڑا ہوا اپنا کوٹ چیئر سے لیتا وہ آفس سے نکل گیا۔

"یوسف وہ سچ کہ رہا ہے وہ وہاں بابا کہ کہنے پر گیا تھا۔

بابا نے بھیجا تھا اسے کہ پتا کرے کون ہے جس سے حیات کا نکاح ہو رہا ہے وہ اس کہ لائق ہے بھی یا نہیں.." یوسف اس کہ سامنے بیٹھا گہرا سانس بر کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

حائل نے اسے دیکھ کر اپنی بات کہی۔ "جانتا ہوں تم کیوں اس کو مرڈر کیس سمجھ رہے ہو...

لیکن یوسف یہ واقعی ایک حادثہ تھا۔" یوسف نے اثبات میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا عیاں کا ان سب میں سے کسی کہ ساتھ کوئی تعلق ہے؟؟" حائل نے مبائل کو زرہ سا قریب کیا جہاں چار آدمیوں کی تصویریں تھی۔

"نہیں...." اس نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

یوسف نے فیصل کی کال آتے دیکھ کال فک کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھائیوں میں شادی کر رہا ہوں...."اس کی آواز سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ کتنا خوش تھا

۔

حائل نے فوراً سے یوسف سے مبائل لیا اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ اس تک بھی آرام سے

آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا بول رہا ہے تیرے گھر والے کیسے راضی ہوئے؟؟؟"حائل نے تعجب سے پوچھا جو ابھی اس

کی شادی کہ لیے بلکل تیار نہیں تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادی کی طبیعت بہت خراب ہے ان کی خوائش ہے کہ وہ میری شادی ہوتے ہوئے دیکھیں۔

"یوسف نے شاکی نظروں سے اسے دیکھا جو دادی کی طبیعت کا ایسے بتا رہا تھا جیسے موسم کا حال سنا رہا ہو۔

"ابے سالے سگی دادی ہیں وہ تیری.." حائل نے بے اختیار سختی سے کہا اس کی بات پر فیصل نے زوردار قہقہہ لگایا دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا جیسے کہ رہے ہوں یہ پاگل تو نہیں ہو گیا ۔

www.novelsclubb.com

"فیصل تم شادی کو چھوڑو میرے پاس آجاؤ میں تمہیں اچھے سے ڈاکٹر کہ پاس لے جاتا ہوں۔" حائل نے اسے آفر کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں پاگلوں کہ بہت اچھے ڈاکٹر کو جانتا ہوں تم کہو تو تمہاری افائنٹمنٹ لے لوں؟؟ بلکہ چھوڑو لے ہی لیتا ہوں۔"فیصل شاک سے دونوں کہ خیالات سن رہا تھا۔

"پتا نہیں کن کن لوگوں کو جانتا ہے تو... پاگلوں کا ڈاکٹر ہنہ.... دادی کو کچھ نہیں ہوا۔"یوسف کا جواب دے کر باقی کی بات اس نے مزے سے کہی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"قسم سے دل چاہ رہا ہے دنیا میں جتنی گالیاں ہیں تجھے دے دوں..... لیکن میں اچھا بچا ہوں گالی نہیں دے سکتا.." حائل نے کہتے ساتھ یوسف کو دیکھا جیسے کہ رہا ہو تم ہی اسے چار پانچ گالی دے دو۔

"ایسا کرو جتنی گالیاں تمہیں آتی ہیں سب دو دو دفعہ اپنے آپ کو دیدو ایک میری طرف سے دوسرا حائل کی..." فیصل نے مبائل ذرہ سا دور کر کہ سکرین کو گھورا۔

www.novelsclubb.com

"باڑ میں جاؤ تم دونوں میں جا رہا ہوں گاؤں اگر آنا چاہتے ہو تو آجاؤ ویسے آنے کی تو کوئی ضرورت نہیں لیکن پر بھی مروتا کہ رہا ہوں۔" اس نے فون بند کر دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اماں کیا کہہ رہی ہیں آپ میں نہیں کر رہی ابھی کوئی شادی وادی...''زارا نے کہتے ساتھ اپنا رک دوسری جانب کیا۔

نائمہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کہ پاس گئی۔

www.novelsclubb.com

''زارا میری بچی میری طرف دیکھو دادی کی طبیعت خراب ہے تمہارے بابا جا چکے ہیں ہمیں بھی جانا ہے۔''نائمہ نے حد درجہ نرم لہجے میں اسے سمجھانا چاہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اماں دادی کو آپ جانتی نہیں ہیں ابھی....''نائمہ کی گھوری پر وہ چپ ہو گئی۔

''سارا سامان میں پیک کر چکی ہوں جلدی تیار ہو جاؤ ہمیں نکلنا بھی ہے۔''وہ کہتے ساتھ اٹھ گئی۔

''افف اللہ یہ اچانک شادی کا کیا ٹرینڈ چل رہا ہے آجکل...''وہ بڑبڑاتی اٹھ گئی اور کر بھی کیا سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

''یو...آپی کیسا لگ رہا ہوں میں۔''ابتسام فل تیار بال جیل سے سیٹ کیے سنگلاسس رات کہ وقت آنکھوں پر چڑھائے گاڑی کہ سامنے کھڑا ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''شادی میری ہو رہی ہے یا تمہاری۔'' زارا نے جل کر کہا۔

''یوزارا فکر نہ کرو تمہاری پوزیشن نہیں جائے گی تم دلہن ہو ہاں البتہ فیصل بھائی کی پوزیشن کترے میں چلی جائیگی۔'' سٹائل سے اپنے بالوں میں ہاتھ پیر کر وہ پیسنجر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ مطلب یہ تھا کہ لوگ اسے دلہن تو نہیں سمجھ سکتے ہاں البتہ غلطی سے دلہا سمجھ سکتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

زارا اپنا چادر درست کرتی خود کو ایک نظر سائڈ مرر میں دیکھ کر پیچھے بیٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اماں آپ نے حیات کو بتایا؟؟؟اور انشہ ہاں انشہ کو بھی اور شہیر بھی تو ہے اللہ سائل بھی۔''

نائمہ نے پر سکوں ہو کر اسے دیکھا۔

''سب کو بتا دیا ہے سب کل تک تمہیں وہی ملیں گے فکر نہ کرو.''انہوں نے محبت سے کہا۔

''میرے ہاتھ لگو فیصل تم ایک بار پر بتاؤ نگی تمہیں''وہ دل ہی دل میں اسے کوستی باہر کہ

نظارے دیکھنے لگی خود کہ پاس تو اتنا وقت نہیں تھا کہ بند پڑا امبائل ہی چارج کر دیتی جو چارج نا

ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''افف دادی آپ دنیا کی بیسٹ دادی ہیں۔''فیصل خوشی سے ان کی ہاتھ پر بوسے دے رہا تھا۔

''شرم کر خاندان کا تو پہلا لڑکا ہے جو بے شرموں کی طرح اپنی شادی پر یوں خوش ہو رہا ہے''

''دادی خوشی والی بات پر خوش نہ ہوں تو اور کیا کروں؟؟''اس نے پیار سے دادی کے گال کھینچے

۔

www.novelsclubb.com

''یوسف آرہا ہے نہ اپنی بیوی کو لے کر؟؟''ان کو بے اختیار یوسف کا خیال آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اسکی بیگم آپ کی پوتی کی پکی سہیلی ہے اڑتے ہوئے آئے گی۔"

"دادی..."زارا اندر داخل ہوتی یک دم رک کر دادی کو دیکھنے لگی جو بلکل سیدھی بیٹھی مسکراتی فیصل سے گھپے لڑا رہی تھی اسے شک تو پہلے ہی تھا اب یقین ہو گیا۔

زارا کو دیکھ کر وہ بے اختیار بستر پر لیٹ کر کراہنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"آہ آہ...."فیصل کو یوں دادی کا اچانک کرانا تھوڑا عجیب لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ ناٹک آپ گھر والوں کہ سامنے کیجیئے گا تو بہتر ہو گا دادی جان۔"زارا کی آواز پر جیسے اسے جھٹکا لگا اس نے بجلی کی تیزی سے پلٹ کر اسے دیکھا۔

"تم یہاں...؟؟"اسکی مری مری آواز نکلی۔

"جی میں یہاں اب میں بھی دیکھتی ہوں کیسے ہوتی ہے یہ شادی.."اس نے قدم واپس باہر کی طرف لیے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہاری بات کا یقین کون کرے گا..." دادی ناٹک کو لات مارتی سیدھے ہو کر اس سے پوچھنے لگی زارا بے اختیار رک گئی بات تو صحیح کہہ رہی تھی اس کی مانے گا کون؟؟

اس نے پلٹ کر دادی کو دیکھا۔

"آپ نے اچھا نہیں کیا دادی.... آپ ہمیشہ سے لڑکوں کی سائڈ لیتی ہیں آپ نے کبھی اپنی پوتیوں سے محبت نہیں کی جہاں آپ کہ پوتوں کی بات آتی ہے آپ کہ لیے پوتیاں کوئی مانے نہیں رکھتی.." اس نے ہلکی سے نم ہوتی آنکھوں سے دادی اور فیصل کو دیکھا اور پر بغیر کچھ سنے وہاں سے نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دادی کا چہرا ایک دم سے بجھ گیا"دادی آپ اس کی باتوں کا برا مت مانے غصے میں ایسا بول گئی...

"انہوں نے مسکرا کر فیصل کو دیکھا۔

"صحیح تو کہ رہی تھی فیصل میرے بچے جہاں بات پوتوں کی آتی ہے میں کہاں سنتی ہوں پوتیوں کی اور دیکھو آج وہ بھی مجھ سے ناراض ہو گئی۔"فیصل نے انہیں گلے لگایا۔

www.novelsclubb.com

"یقین کریں دادی اسے بس وقت چاہیے سب سمجھنے کہ لیے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو تم اسے وقت کیوں نہیں دے رہے؟؟ اتنی جلدی کیا ہے ابھی تعلیم بھی مکمل نہیں ہوئی اس کی۔"

"دادی خاندان والوں کا آپ کو پتا ہے سب جانتے ہیں پسند کرتا ہوں اسے میں۔ اور یہ رشتہ بھی میری پسند سے ہوا تھا۔ خاندان میں پسند کہ رشتے کو کتنا برا بلا کہتے ہیں؟؟ اور سونے پے سوہاگا میں بھی شہر میں رہتا ہوں اور وہ بھی میں اس کہ بارے میں کوئی بھی بات برداشت نہیں کر سکتا دادی اگر کوئی اسے کچھ کہے گا تو دس مجھ سے سنے گا۔ بہتر ہے کہ شادی ہو جائے تاکہ سب کو سکوں آجائے۔" دادی اس کی فکر دیکھ کر مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''خوش رہے آباد رہے میرا بچا میری پوتی کو ہمیشہ خوش رکھنا۔'' دادی اب کہ اسے دعائیں دینے لگی۔

''حیات سامان پیک کر لیا؟؟'' یوسف کمرے میں آتا اس سے پوچھنے لگا۔

''ہاں بس تیار ہے..... میں تیار ہو کر آتی ہوں..'' وہ سوٹ کیس بند کرتی فوراً کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"رکو..." وہ اسے رکھنے کا کہتا سیدھا کبرڈ کی جانب گیا واپس آتے ہوئے اس کہ ہاتھ میں ایک بلوچی سوٹ تھا جسے وہ حیات کی جانب بڑا چکا تھا اور اس کی ہاتھ سے جو اس نے پہننے کی لیے نکالا تھا وہ لے کر بیڈ پر پھینک دیا۔

حیات نے غور سے اس سوٹ کو دیکھا بے بی پنک کلر کا وہ صاف سوٹ تھا جس پر بڑی نفاست سے کھڑائی کی گئی تھی زارا کہ ساتھ رے کر وہ ہاتھ کی کڑھائی اور بازار کی کھڑائی کہ فرق سے اچھی طرح واقف ہو چکی تھی۔اس نے بے اختیار اس کہ دوپٹے کو ہاتھ لگایا جس پر کھڑائی کہ ساتھ ساتھ نفاست سے پھولوں کی ڈیزائن سے کونوں میں موتیاں لگائی گئی تھی۔وہ بلوچی ڈریس تھا بلکل ویسا جیسا زارا کہ پاس تھا اس نے بے اختیار سوچا اور سوالیا نگاہوں سے یوسف کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''نائمہ آنٹی جتنے سوٹ زارا کہ لیے بنواتی رہی ہیں کچھ میرے اور حائل کہ لیے بھی بنوائے ہیں یہ خاص انہوں نے دیا تھا کہ جب میری بیگم پہلی دفعہ وہاں آئے گی تو یہ پہن کر آئے گی۔''اس کہ جواب پر حیات کل کر مسکرائی۔

''اور وہاں پر سب ہی بلوچی کپڑے پہنے ہونگے تو تمہیں ہو کورڈ بھی نہیں لگے گا.... یہ چادر اوڑھے رکھنا..''اس نے سوٹ کی بیچ میں سے ایک لمبا سا چادر نکالا اس پر بھی بڑی نفاست سے کھڑائی کی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اثبات میں سر ہلاتی تیار ہونے چلی گئی۔ وہ پہلی دفع زارا کہ گاؤں جا رہی تھی صرف زارا کہ

دوست کی حیثیت سے نہیں بلکہ یوسف کی بیوی کی حیثیت سے بھی۔

یوسف خود دوسرے روم میں چلا گیا تیار ہونے۔

شہیر بلیک کلر کا شلوار قمیض پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ہاتھ میں گھڑی پہنے وہ نیچے ان کہ

آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پاؤں کی چاپ سن کر اس نے گردن اٹھا کر سیڑھیوں سے نیچے اترتے یوسف کو دیکھا یوسف نے بھی کالے رنگ کا قمیض شلوار پہنا ہوا تھا۔

''بھائی آج آپ وڈیرہ لگ رہے ہیں پورے۔''یوسف کہ قریب آنے پر اس نے فوراً کہا۔

''سامان رکھ دیا ہے؟؟''شہیر نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

ہیل کی ٹک ٹک پر دونوں نے گردن موڑ کر اوپر دیکھا جہاں حیات چادر اپنے کندھوں پر لہتی نیچے آرہی تھی یوسف سانس روکے اسے دیکھے گیا ڈپٹا سر پر جمائے ہلکے سا میک اپ کیے اس کی سبز انکھیں آج کچھ زیادہ ہی چمک رہی تھی، بار بار چادر کندھوں پر کرتی وہ واقعی بہت پیاری بلکہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہت حسین لگ رہی تھی اس پر یہ کپڑے بہت جچ رہے تھے حد سے زیادہ یوسف نے بے اختیار سوچا۔

"واؤ حیا تم تو بلکل وہ لگ رہی ہو..." شہیر کی بات پر اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا "کیا...؟؟ "

www.novelsclubb.com

"کیا کہتے ہیں بھائی وڈیرے کی اس کو..." اس نے یوسف سے پوچھا یوسف کندھے اچکاتا حیات کو ایک نظر دیکھ کر باہر کی طرف چل دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شاید وڈیری کہتے ہیں ہاں تم بلکل وڈیری لگ رہی ہو۔" شہیر نے فوراً سے کہا حیات اس کی بات پر سر ہلاتی باہر کی جانب جانے لگی۔

••••••••••••••

حیات اشتیاک سے آس پاس کی لہراتے کھیتوں کو دیکھ رہی تھی اور کبھی مڑ کر سب کو یہاں وہاں دیکھنے کا کہتی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب کہ گاڑی صاف چھوٹی سی روڈ پر جا رہی تھی جہاں اس کہ دونوں طرف سبزہ ہی سبزہ تھا وہاں سے صرف ایک گاڑی آ اور ایک گاڑی جا سکتی تھی وہ اس منظر میں جیسے کو جانا چاہتی تھی دونوں طرف باغات کو بڑے اشتیاق سے دیکھ رہی تھی یوسف نے گاڑی کی سفیڈ سلو کر دی "وہاں پر کدو بیگن مرچیں بھی ہو گی ہیں...." اس نے فرنٹ مرر سے اسے دیکھ کر کہا اس کہ کہنے پر انشہ نے بھی گردن موڑ کر اس جانب دیکھا۔

"اللہ وہ دیکھو انشہ کتنے پیارے ہوتے ہیں مرچی کہ درخت..." اس نے چھوٹے سے نازک سے درخت کی طرف اشارہ کیا جس پر مرچیں لٹکی ہوئی الگ ہی منظر پیش کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ کس چیز کا درخت ہے یوسف؟؟؟"اس نے دوسری جانب،زمین میں دبھی ہوئے چیزوں کی جانب اشارہ کیا۔

"یہ مولی ہے اور اس کی پیچھے گوبی..."حیات نے اس جانب دیکھا جہاں ترتیب سے پہلے مولی تھے پر گوبی اور ان کہ پیچھے بڑے بڑے املی آم کہ درخت ترتیب سے تھے اسے ماننا پڑا اس نے ایسا گاؤں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا وہ اسی منظر میں کوئی تھی کہ سامنے ہی دوسری طرف سے ایک ہرے گھاس کا منظر سامنے آیا جس کہ کنارے پر ایک چھوٹی سے نہر بہ رہی تھی اسے ماننا پڑا کہ زارا اپنے گاؤں کی خوبصورتی کہ اتنی تعریف کیوں کرتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہت خوبصورت ہے نہ.."اس نے سب کو باری باری دیکھ کر کہا سب نے اثبات میں سر ہلایا

۔

وہ منظر جیسے ہی ختم ہوا سامنے ایک بڑی سے ہویلی نما گھر کہ اندر یوسف نے گاڑی روکی۔جو بلکل اس خوبصورت سے چھوٹے سے روڈ کہ پاس تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ گاؤں کا پہلا گھر ہے.."اس نے گاڑی وہاں کہ پورچ میں روک کر ان کو اطلاع دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادی!! فیصل بھائی! زارا... یوسف بھائی آ گئے.." دروازے پر کھڑے ابتسام نے ان کو دیکھ کر زور زور سے سب کو پکارا اب وہ سب کو بلانے اندر تو نہیں جا سکتا تھا جب اتنی آسانی سے کام ہو رہا تھا تو سب کو ایک ایک کر کہ بلا کر اپنی اینز جی اور ٹائم تھوڑی ویسٹ کرنا تھا اس نے۔

"ہٹو سامنے سے..." سب سے پہلے زارا آئی اور اس کو پرے کرتی سیدھا حیات کہ گلے لگی اور پر انشہ کہ پر شہیر اور یوسف کو مہذب سا سلام کیا۔

www.novelsclubb.com

اس کہ پیچھے ہی فیصل نمودار ہوا ایک نظر زارا کو دیکھ کر اس نے بھی ویسا ہی کیا فرق یہ تھا کہ اس نے یوسف اور شہیر کو گلے لگایا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور باقی دونوں کو سلام کیا۔

حیات نے پیچھے جانک کر دیکھا جہاں بہت سے لوگ کھڑے تھے اس نے زارا کو دیکھا زارا نے پیچھے مڑ کر دیکھا "خاندان ہے میرا سارہ بتایا تھا نہ سب ساتھ میں رہتے ہیں..." اس کہ کان کہ پاس جک کر اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

یوسف ایک نظر حیات کو دیکھ کر اپنے ساتھ آنے کا اشارہ دیا وہ چادر درست کرتی اس کہ پیچھے چلدی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"السلام و علیکم دادی کیسی ہیں آپ؟؟؟" انہیں گلے لگا کر اس نے احترام سے ان کا ہاتھ چوما دادی نے بھی مسکرا کر اس کا ہاتھ پکڑ کر چھوما تو وہ خفا سا انہیں دیکھنے لگا۔

"میں ٹھیک ہوں پر خفا ہوں تم سے..." ان کی بات پر یوسف مسکرا دیا انشہ بس ہونقوں کی طرح سب کو دیکھ رہی تھی سب بلوچی میں بات کر رہے تھے اس کو تو ایک لفظ پلے نہیں پڑ رہا تھا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لایا تو ہوں اپنی بیگم کو آپ کی ناراضگی ختم کرنے کہ لیے۔"اس نے حیات کا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا اس کا یہ کرنا تھا کہ سب ادھر ادھر دیکھنے لگے یوسف سب کو دیکھتا مسکراہٹ دبا گیا اور حیات سب کہ اس تاثر پر پشیمان سی نظریں جھکا گئی بلا ہاتھ ہی تو صرف پکڑا تھا وہ بھی اپنی بیوی کا اب اس میں کیا ہو گیا جو یہ لوگ ایسے کر رہے ہیں وہ صرف سوچ ہی سکی کہنے کی کہاں ہمت تھی۔

وہ سوچون میں گم تھی کہ دادی نے ایک دم آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تو وہ اپنی سوچوں سے جیسے نکل کر حال میں پہنچی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو ماشاءاللہ بہت خوبصورت ہو..."اس کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیتے ہوئے دادی نے اس کی تعریف کی تو وہ مسکرا کر انہیں دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''آپ بھی بہت خوبصورت ہیں...''اس نے بھی یوسف کی طرح ان کا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگایا تو دادی کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

''زارا تم یہاں کیا کر رہی ہو بیٹا؟؟''زارا کو باہر دیکھ کر چاچی نے میٹھے لہجے اور طیز دار انداز میں کہا

۔

www.novelsclubb.com

''وہ....وہ..میں..''اس سے جواب ہی نہ بن پڑا بلا اب وہ کیا کہتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جاؤ بیٹا تم اندر اپنے کمرے میں جاؤ ایسے باہر نہیں گھومتے.." دادی کی پیار سے کہنے پر وہ اثبات میں سر ہلاتی فوراً وہاں سے نو دو گیارہ ہوئی۔

"آؤ بیٹا اندر آؤ..." دادی نے اندر کی جانب اشارہ دیا تو اس نے مسکرا کر یوسف کو دیکھا۔

"تم جاؤ ہم مردان خانے میں جائیں گے.." وہ کہتا وہاں سے فیصل اور شہیر کو لیتا غائب ہوا۔

www.novelsclubb.com

"یہ زارا کی چھوٹی چاچی ہیں اور یہ بڑی یہ زارا کی پھوپو اور اس کی سانس یہ میری سب سے چھوٹے بیٹے کی بیٹیاں ہیں (انہوں نے سامنے کھڑی تین لڑکیوں کی جانب اشارہ کیا) اور یہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب سے بڑے کی یہ میری بہن کی بیٹی ہیں اور یہ میری بہن ہے یہ اس کی بہو اور یہ سب اس کی پوتج پوتیاں اور ابھی تھوڑے لوگ بازار وغیرہ گئے ہیں وہ آئیں گے تو تم سب کو ملوائوں گی۔"

دادی ایک ایک کر کہ سب کی جانب اشارہ کرتی سب کا تعارف کرا رہی تھی جس پر حیات سمجھ کر مسکرا کر سب کو دیکھ رہی تھی جب کہ انشہ بغیر سمجھے وہ جس صمت اشارہ کرتی دیکھ کر مسکرا دیتی۔

"تمہیں بلوچی سمجھ نہیں آتی؟؟" انشہ کہ پاس سمرا نے بیٹھ کر پوچھا بقول دادی کی ان کہ سب سے چھوٹے بیٹے کہ بڑی بیٹی تھی۔

انشہ نے نروس سا مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادی اردو بولیں ان کو سمجھ نہیں آتی بلوچی۔" دادی نے نا سمجھی پہلے انشہ اور پر حیات کو دیکھا مطلب وہ جو کب سے بولے جا رہی تھی ضایع۔

"نہیں نہیں مجھے سمجھ آجاتی ہے میری دوست کو نہیں آتی..." حیات نے فوراً کہا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں ہم تمہارے لیے اردو بول لے گا..." دادی کی اردو پر سب اپنی مسکراہٹ روکتے انہیں دیکھنے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادی آپ نے اردو کہاں سے سیکھی ہے؟؟؟"پورے وقت میں انشہ نے یہ پہلا جملا بولا تھا اس کی بات پر سب نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

"ارے ڈیرامے (ڈرامہ) دیکھ کر.."دادی نے بڑے شوق سے جواب دیا۔

"دادی.... زارا ان کو اپنے کمرے میں بلا رہی ہے.."ابتسام نے سیڑیوں کہ اوپر سے آواز لگائی جس پر سب نے گردن اوپر کر کہ اسے دیکھا۔

"جانے کب اس لڑکے میں تمیز آئے گی.."دادی بڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اور کہ رہی ہیں ان کا سامان بھی وہاں شفٹ کر دیں'' وہ بات مکمل کرتا وہاں سے سیدھا باگا۔

''سمرا ان کو لے کر جاؤ تھوڑا آرام بھی کر لیں پھر تو گاؤں والوں کا آنا جانا لگا رہے گا آرام کا وقت نہیں ملے گا...'' غالباً وہ اس کی امی تھی جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی دونوں کو اپنے ساتھ زارا کہ کمرے کی جانب لے گئی۔

www.novelsclubb.com

''حیات!...'' وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو زارا اسے گلے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی حیات نے بوکلا کر اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انشہ بھی اس کہ قریب جا کر اس کا پیٹ سہلانے لگی سمرا نے فوراً سے کمرے کا دروازہ بند کیا۔

"کیا ہوا ہے زارا کیوں رو رہی ہو..."

"مجھے شادی نہیں کرنی..." اس کی بات پر حیات نے سکوں کا سانس خارج کیا پر اسے پلنگ پر بیٹا کر خود اس کہ پاس بیٹھ گئی انشہ نے بیڈ کی سائڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس نکال کر اس کہ سامنے کیا۔

www.novelsclubb.com

یسے وہ ایک ہی گھونٹ میں پی گئی "اور چاہیے؟؟" انشہ کی بات پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں نہیں کرنی؟؟" حیات نے اس سے پوچھا۔

"بس نہیں کرنی..." زارا کا انداز بچوں والا تھا۔

"فیصل بھائی نہیں پسند؟؟" وہ اس کا جواب جانتی لیکن پر بھی پوچ بیٹی اور اس نے جیسا سوچا تھا ویسا ہی ہوا اس کی بات پر زارا نے نفی میں سر ہلایا۔

"پر؟؟"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرا دل نہیں مان رہا ہے جب بھی سوچتی ہوں اس بارے میں دل عجیب سا ہو جاتا ہے۔دل کرتا ہے بس روتی جاؤں یا باگ جاؤں۔" زارا نے بے چارگی سے کہا۔

"زارا تمارے تو ایک ناٹک نہیں ختم ہوتے پتا ہے فیصل بھائی کتنا چاہتے ہیں تمہیں پورے خاندان سے لڑ کر تم سے منگنی کہ لیے ہامی بروائی تھی پہلی پسند کی شادی ہے خاندان کی اور تم اس میں بھی رولے ڈال رہی ہو۔" سمرا نے اس سے کہا تو زارا نے آنکھیں گوما کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر اتنا ہی پسند کرتا ہے تو میری پڑھائی مکمل ہونے تک انتظار کیوں نہیں کر لیتا؟؟" زارا بلکل اس کہ سامنے تن کر کھڑی ہو گئی۔اب کہ رونا دونا بلائے وہ جنگ کرنے کہ موڈ میں تھی۔

"جانتے ہو خاندان والے کیسی کیسی باتیں کر رہے ہیں تم دونوں کہ حوالے سے؟؟" اس کی بات پر زارا نے ناسمجھے سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتی ہو یہاں پر اگر کوئی اپنے منگیتر کہ سامنے آجائے غلطی سے تو کتنا بڑا واویلا مچا دیتے ہیں اور تم وہاں رہتی ہو فیصل بھی وہاں رہتا ہے.... سمجھ تو گئی ہو گی کیسی کیسی باتیں ہوتی ہو نگی خاندان کو چھوڑو اب تو گاؤں والے بھی کہنے لگے گئے ہیں بس ایسی وجہ سے فیصل بھائی نے جلد بازی کی ہے وہ مرد ہے اسے کوئی کچھ نہیں کہے گا نام تمارا بدنام ہو گا۔" اس کی بات پر زارا نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے دیکھا اس معاملے کہ بارے میں تو وہ بھی واقف تھی پر یہ اتنی پیچیدگی اختیار کر لے گا اسے اندازہ نہیں تھا۔

"کیا اب بھی کوئی اعتراض ہے تمہیں؟؟؟" اب کہ حیات نے اس سے پوچھا۔

"ارے اعتراض پہلے بھی کیسا تھا وہ تو بس ایسی شغل میلے کہ لیے کہ رہی تھی" اس نے مزاق میں اپنی پچھلی کئی گئی باتوں کو ضائل کرنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''زارا کیا واقعی تمہاری اور فیصل کی شادی اس خاندان کی پہلی پسند کی شادی ہے؟؟؟''انشہ نے بڑے اشتیاق سے اس سے پوچھا۔

''یک طرفہ..''وہ زرہ سی بلش کرتی بتانے لگی۔

''اواو یہ کیا دیکھ رہی ہوں میں میری دوست شرماتی بھی ہے..''حیات نے اسے چھیڑا۔

www.novelsclubb.com

''اب اتنی بھی بے شرم نہیں ہوں کبھی کبھی شرمالیتی ہوں...''اس نے مزے اس کا جواب دیا اس کہ جواب پر سب ہی ہنس دیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ آج بھی اس چھوٹے سے مسجد نما گھر میں بیٹا سر جھکائے جیسے کسی کا انتظار میں تھا باہر سے سمندر کی لہروں کی آواز آسانی سے وہ سن سکتا تھا۔

پر جسے توقہ ایک شخص آخر سیدھا اس کی پاس بیٹھ گیا اور کچھ دیر خاموش رہا جیسے سمندر کی لہروں کی آواز کو محسوس کرنا چاہتا ہو۔

www.novelsclubb.com

"ایک سمندر میں خدا نے کیا کچھ نہیں رکھا..." سامنے بیٹھے شخص نے بے اختیار غزل پڑی شاید غزل تھا یا کچھ اور حائل اندازہ نا لگا سکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کھانا بھی اسی میں پینا بھی اسی میں

کسی کا سکوں، کسی کی بے سکونی۔

کسی کی بربادی کا سمان،

کسی کی ابادی کا سمان۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کسی کا گھر اجاڑے تو،

کسی کو اسی کا لٹا ہوا دولت دے کر سوارے

کسی عقل والے سے پوچھو تو تم کو بتائے..

www.novelsclubb.com

کیا ہے سمندر؟؟

خدا کی نعمت یا زحمت؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کسی عقل والے سے پوچھو تو تم کو بتائے۔

کیا ہے سمندر، کیا ہے سمندر..

اگر اس کا جواب یہ ہوا کہ،

لیے ہوا ہے یہ لاکھوں داستانے لاکھوں معجزے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عیسیٰ کی ہے ایمان کی نشانی۔

یونس کی ہے صبر کی نشانی..

کئی بستیوں کی بربادی کی نشانی

www.novelsclubb.com

تو سمجھ جاؤ گے کہ کتنا گہرا ہے سمندر۔

کسی کہ لیے نعمت تو کسی کہ لیے زحمت۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سوال یہ اٹھاتے ہو کہ اے ایسا کیوں؟؟؟

تو سنو اس کا جواب۔

صرف وہ جیسے چاہے، اس کہ لیے

نعمت بنائے جسے چاہے، اس کہ لیے زعمت بنائے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حائل ایک دفع پر ساخت سا بس انہیں سنے گیا وہ خاموش ہو گئے تو وہ ان سے کہنا چاہا آپ بولتے رہیں...

جانتے ہو انسان سمندر کی طرح ہے گہرا کسی کا سکوں کسی کی بے سکونی..." حائل نے ایک نظر ان کہ نورانی چہرے کو دیکھا اس نے انہیں ہمیشہ سفید شلوار قمیض میں دیکھا تھا سفید بال اور داڑھی، چہرے پر ہلکی جریان ہونے کہ باوجود وہ بہت پر کشش دکھتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مرد بھی کتنی عجیب چیز ہے" حائل ہنس دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ساری زندگی مظبوط رہتا ہے لیکن ایک عورت کہ پیچھے رو دیتا ہے۔"اس کہ کندھے تھوڑے جھک گئے۔

"تم نے شاید میری پچھلی بات پر غور نہیں کیا۔"انہوں نے مسکرا کر کہا۔

"اے ابن آدم.....

www.novelsclubb.com

اک تیری چاہت ہے اور اک میری چاہت ہے۔

مگر ہو گا وہی جو میری چاہت ہے..

پس اگر تو نے اپنے آپ کو سپرد کر دیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کہ جو میری چاہت ہے۔

اور اگر تو نے نافرمانی کی اسکی جو میری چاہت ہے

تو میں تکا دونگا تجھ کو اس میں جو تیری چاہت ہے

"اگر کوئی شخص اس کا مفہوم سمجھ لے نہ تو دنیا اس کہ لیے آسان ہو جائے گی تم اس کی چاہت کو اپنا کر دیکھو پر دیکھو کیا ہوتا ہے"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جو چیز میری نہیں ہے اس پر دل بے اختیار ہو جائے اور بغاوت پر اتر جائے تو کیا کرنا چاہے؟؟

"کیا واقعی اس کا دل بغاوت پر اتر آیا تھا اس نے بے اختیار دل پے ہاتھ رکھا پر نفی میں سر ہلایا۔

لیکن پر بھی یہ سوال کر گیا تھا۔

صبر.."یک لفظی جواب پر جیسے وہ ٹھہر گیا کیا صبر سے واقعی سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔؟؟

"اگر صبر نہ آئے تو..."

www.novelsclubb.com

"تو صبر کی دعا کرو اس چیز سے جتنی دوری اختیار کی جا سکتی ہے اتنی کرو۔"

آپ کسی معجزے کی طرح میری زندگی میں آئے ہیں۔"اس نے مسکرا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیسے؟؟" انہوں نے بھی مسکرا کر پوچھا۔

"مجھے اچھا لگتا ہے آپ سے بات کرنا اپنی تکلیف بھول جاتا ہوں اور اس پاک ذات کا شکر ادا کرنے کا دل چاہتا ہے جب بھی آپ سے ملاقات ہوتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اسی بات سے اندازہ لگالو کہ اللہ کو تم کتنے عزیز ہو۔" اس کا کندھا تپک کر وہ اٹھ گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حائل دم سادے ان کہ بات پر تھم گیا"کیا وہ واقعی اللہ کو عزیز تھا؟"اس نے اپنا خیال جھٹکا۔اور ان کہ ساتھ اٹھ کھڑا ہوا وہ چلے گئے تو وہ پر سے اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ کر اس بہتے سمندر کو دیکھنے لگا جو انسان کی طرح گہرا تھا۔

"تم انسانوں سے زیادہ گہرے ہو۔"وہ سمندر سے مخاطب تھا اس کی بات پر جیسے سمندر اٹھتا ہوا اس تک پہنچنا چاہتا تھا لیکن افسوس وہ اس کی پہنچ سے دور تھا۔

www.novelsclubb.com

"امی کیا کر رہی ہیں....رہنے دیں میں خود کرو نگی۔"ان کی ہاتھ سے پیلے کلر کا کپڑا لیتے ہوئے زارا نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور پر اسے نقاب کہ انداز میں لیتے اپنا پورا چہرا چھپالیا اب اسکی بس یک کالی آنکھیں دکھائی دے رہی تھی۔

"ماشاءاللہ اب اپنا چہرا کسی کو مت دکھانا۔" وہ اسے ہدایت کرتی کمرے سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"زارا شادی تک تم اسے پہنے رہو گی؟؟" ان کی جاتے ہی حیات پورا بیڈ پر اس کہ پاس بیٹھتی پوچھنے لگی زارا نے اثبات میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ایسا کیوں؟؟''انشہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

''ہمارے یہاں رسم ہے۔''اس نے کہتے ساتھ کپڑا اوپر کیا۔

''کیا کر رہی ہو نیچے کرو اسے اگر کسی نے دیکھ لیا تو...''دروازے کو بند دیکھ کر اس نے سکون سے کہا۔

www.novelsclubb.com

''ارے کوئی نہیں دیکھے گا تم چل رہو۔''اس کا یہ کہنا تھا کہ سمراد ڈرام سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی دروازہ کھلنے پر حیات اور انشہ ہڑبڑا کر اس کہ سامنے کھڑی ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نیچے دادی بلا رہی ہیں سب کو.." وہ کہتے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔

"چلو.." دونوں کو سامنے سے ہٹھاتی اپنے پیچھے آنے کا اشارہ دیا۔

"تم کہاں؟؟" حیات نے بے اختیار اسے روکھا۔

www.novelsclubb.com

"چہرا ڈھکا ہے کچھ نہیں ہوتا اب بندہ اپنی شادی بھی انجوائے نہ کرے۔" اس نے منہ بنا کر کہا جو کسی کو بھی نہیں دکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات سیڑھیوں سے اترتی سامنے عورتوں کہ ہجوم دیکھنے لگی۔جہاں کچھ عورتیں فرش پر گولائی سے بیٹھے بیچ میں ایک عورت ایک بڑی سی تالی اپنے سامنے رکھے ہاتھ سے اسے آٹھے کی طرح گوندرہی تھی جو دکھنے میں خالے رنگ کی کوئی چیز تھی۔آس پاس کی عورتیں لڑکیاں گانے کہ طرز کہ مطابق تالیاں بجارہی تھی۔کچھ عورتیں سائڈ پر بیٹھی حقے کہ کش لے رہی تھی۔کچھ دادی کہ پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ایک چیز سب میں ایک جیسی تھی ان کی ہونٹوں کی مسکراہٹ۔

"ارے بیٹھا آؤ آؤ..... سمرا جاؤ جا کر ان کہ لیے میلب لے کر آؤ۔"انہیں اپنے نے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتی انہوں نے ساتھ میں سمرا کو ہدایت دی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور تھوڑی ہی دیر بعد سمرا چھوٹے سی دو تیلیوں میں چھوٹے تریکون کی شیف میں وہی کالی چیز ان کی سامنے کر رہی تھی جو عورت بنا رہی تھی۔ شاید انہوں نے ہاتھ سے اسے چھوٹا چھوٹا کر کہ ایسا شیف دیا تھا۔

دونوں نے زارا کو دیکھا۔ ''بہت اچھی خوشبو ہوتی ہے اس کی اور یہ تو ہاتھ کی بنائی ہوئے فل نیچرل۔'' اس کی بات پر دونوں نے اس پاکٹ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

حیات نے زرہ سا اٹھا کر اسے ناک کہ قریب کیا اور واقعی اسے ماننا پڑا اس کی خوشبو واقعی بہت اچھی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چاؤ تو تم کمرے کو خوشبو دے سکتی ہو یا اپنے کپڑوں پر بھی لگا سکتی ہو مطلب تم کسی بھی چیز کو خوشبو دینے کہ لیے اسے استعمال کر سکتی ہو۔" زارا نے مزے سے بتایا اسے اچھا لگ رہا تھا انہیں یہ سب باتیں بتانا۔

"تمہیں دیکھ کر کون کہے گا دلہن ہے چپ رہو ورنہ اوپر بھیج دونگی۔" دادی نے اسے جھڑکا تو وہ منہ بناتی چہرا موڑ گئی لیکن وہی بات اس کا منہ بنانا کسی نے دیکھا ہی نہیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادی دلہن بنی ہوں خدانہ خواستہ گھونگی تھوڑی۔" دادی نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا اس کی چلتی زبان کا وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

"تم نے ہماری دھمکی کو بہت اگنور کیا ہے اب بھی فیصلہ تمارے ہاتھ میں یہ پراجیکٹ چھوڑ دو۔" یوسف نے بیزاریت سے فون کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اور تمہیں لگتا ہے کہ تمارے خوف سے میں یہ فراجیکٹ چھوڑ دون گا...؟؟ سامنے آؤیوں آوازیں بدل بدل..." اس کی بات بیچ میں ہی تھی کہ سامنے والے نے کال ڈسکنیکٹ کر دی یوسف نے گھور کر مبائل کو دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے روبوٹک انداز میں کچھ جملے اس سے کہے گئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کمینہ بات بھی نہیں سنی۔" موبائل جیب میں ڈال کر بڑبڑایا۔پریشان تو وہ واقعی ہو گیا تھا اب جو بھی کرنا تھا اسے سامنے والے کہ کچھ کرنے سے پہلے کرنا تھا۔

حیات سب کہ ساتھ بیٹی کھانس رہی تھی کیوں کہ سامنے زارا کہ سارے کپڑے نکال کر ان پر دھواں چھوڑا جا رہا تھا جس دھوئیں میں سے غزب کی اچھی خوشبو آ رہی تھی کپڑوں پر دھواں چھوڑنے کی بعد انہیں طے کر کہ رکھا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات!!" حیات نے اپنے نام کی پکار پر گردن موڑ کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں ابتسام کھڑا یہاں وہاں اسے ڈھونڈ رہا تھا۔

حیات اٹھ کر اس کی پاس گئی حیات کو اپنے پاس آتا دیکھ اس نے سکوں کا سانس لیا۔

یوسف بھائی بلا رہے ہیں تمہیں اور کہ رہے ہیں چادر بھی لانا ساتھ میں۔" وہ کہتے ساتھ نو دو گیارہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"کہاں جا رہے ہیں ہم یوسف؟؟" وہ اس کہ ساتھ ہم قدم چلتی پوچھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"گاؤں والوں سے ملوانے جارہا ہوں تمہیں۔"اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا اس نے بلوچی کپڑے پہن رکھے تھے جو نائمہ بیگم نے اس کہ لیے بجوائے تھے انہی میں سے ایک اس نے اس وقت زیب تن کیا ہوا تھا۔

"گاؤں والوں کہ پاس کیوں؟؟"اس نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا بلا گاؤں والوں سے ملنے کی اس کی کیا تک بنتی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہاں پر سب مجھے جانتے ہیں.... چھوٹا سا گاؤں ہے گنے چنے گھر ہیں اور سب بہت پیار و محبت سے رہتے ہیں اور سب سے بڑی بات سب مجھے اپنے بیٹے کی طرح مانتے ہیں تو اگر میں کسی کہ گھر بھی تمہیں لے کر نہیں گیا تو وہ سب خود تمہیں اٹھا کر لے جائینگے۔" اتنا تو وہ بھی جان گئی تھی کہ یہاں پر سب مل جل کر رہتے ہیں کیوں کہ ساری رسموں میں سارے گاؤں والے گھر والوں سے زیادہ آگے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک کچے گھر کہ گیٹ کہ سامنے رکا پر ہاتھوں سے اسے بجایا۔

اس کہ ٹھیک دو منٹ بعد ایک بھوڑی خاتون نے دروازہ کھولا سامنے یوسف کو دیکھ کر انہوں نے خوشی سے اسے گلے لگایا یوسف نے احترام سے ان کا ہاتھ چھوما تو وہ مسکرا کر اس کا شانا تپک گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ میری بیگم۔"اسنے حیات کی جانب اشارہ کیا حیات نے مسکرا کر انہیں دیکھا لیکن شاید اس کا مسکرانا کافی نہیں تھا۔انہوں نے کس کہ اسے گلے لگایا۔اور پانچ منٹ ان کہ گھر بیٹھنے کہ بعد وہ یونہی سب کہ گھروں کہ چکر لگا چکے تھے۔

یوسف!!.."

ہم.."وہ آس پاس کی نظارے دیکھتا بولا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہم جتنے بھی گھروں میں گئے وہاں پر ایک یا دو بھوڑے ضرور موجود تھے کیوں؟؟"اس کی بات پر اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا اس کا دل چاہا وہ زوردار قہقہہ لگائے لیکن باہر وہ سنجیدگی سے اسے دیکھے گیا۔

"کیونکہ اللہ نے انہیں ابھی تک اپنے پاس نہیں بلایا۔"اس کی بات پر حیات کا دل کیا اس کا گلا دبا دے۔

www.novelsclubb.com

"کیا اس سارے گاؤں میں صرف بلوچ ہی رہتے ہیں؟؟"اس نے ایک اور سوال کیا جو وہ کب سے پوچھنا چاہتی تھی یوسف نے اثبات میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اب آس پاس کہ منظر دیکھنے لگی کہ اسے اپنا ہاتھ کسی کہ مضبوط گرفت میں محسوس ہوا اس نے گردن پھر کر سائڈ پر دیکھا جہاں یوسف اس کا ہاتھ پکڑے اس کہ ساتھ چل رہا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟؟" وہ تھوڑا مزید اس کہ قریب ہوا یوں کہ اس کا کندھا اس سے مس ہو رہا تھا دونوں اب بھی چل رہے تھے شام کا ڈھلتا سورج ہلکی ہلکی سرد ہوائیں اور سبزہ زار.....

www.novelsclubb.com

ایک چہرے پر سکوں اور اطمینان تھا دوسرے چہرے پر ہلکی ہلکی سی پریشانی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کہ جواب نہ دینے پر وہ اگنور کرتی پر سے آس پاس کی منظر دیکھنے لگی لیکن وہ اس کی سخت ہوتی گرفت بقوبی محسوس کر رہی تھی۔

یوسف نے گردن پھر کر دور درختوں کی جانب دیکھا جہاں سے فوراً کوئی کیف نیچے کرتا باگا۔

اسے جو بھی کرنا تھا اب جلدی کرنا تھا وہ خود سے سوچتا اس کہ ساتھ قدم سے قدم ملانے لگا۔

www.novelsclubb.com

گھر کہ سامنے رک کر اس نے اس کا ہاتھ چھوڑا تو وہ شکر ادا کرتی اندر کی طرف بڑی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سنو!!"اسے اپنے پیچھے سے اس کی آواز سنائی دی۔

"سنایئے...؟"اس نے مزے سے اس کا جواب دیا اس کہ انداز پر ناچاہتے ہوئے بھی اس کا یک طرفہ گھڑے نے جلک دکھائی۔

"اکیلی کہیں نہیں جاؤ گی اگر جانا ہو تو مجھے بتا کر جاؤ گی ٹھیک ہے۔؟؟"اس کی بات پر وہ کندھے اچکاتی اندر چلی گئی جیسے کہ رہی ہو سوچوں گی۔

"کہاں تھے تم؟؟"حائل اس کہ گلے لگتا اس سے پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تم کب آئے؟؟''اس نے الٹا اس سے سوال کیا۔

''دو گھنٹے ہو گئے ہیں۔''اس نے آرام سے جواب دیا۔

''اگر تم آج نہ آتے تو میں نے ویسے بھی آنے نہیں دینا تھا۔''فیصل کی بات پر اس نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

''مجھے روکنے کی طاقت ہے تم میں۔''آستینیں چڑھاتا وہ اس کے قریب آیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''آجاؤ دکھا دیتا ہوں تمہیں کتنی طاقت ہے۔''فیصل نے کہتے ساتھ اپنے قریب آتے حائل کہ پاؤں پر لاتھ ماری اور کہ کندھے پر زرہ ساد باؤ دیا تو وہ کراہ کر گھٹنوں کہ بل گر پڑا۔

''جانی تمارے پاس دماغ ہے اس کا استعمال کر یہ لڑائی تمارے بس کی بات نہیں۔''فیصل نے جھٹکے سے اسے چھوڑا۔

www.novelsclubb.com

''دلہا ہے تو تیر الحاظ کر رہا ہوں ورنہ دلہا مار کا تا ہوا اچھا لگے گا؟''وہ پچھلی مار کا کوئی اثر لیے بغیر ڈھٹائی سے بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بھائی!!!اولالڑکیوں کی طرف گھس گیاہے۔''ابتسام بھاگتاہوااس کی طرف آیا۔

فیصل بغیر آگے پیچھے کی کوئی بات سنے فوراًاس سمت باگااس کی پیچھے باقی سب بھی تھے۔

''زارااتوشادی کررہی ہے؟؟''وہ گھر کہ اندر ہیجان رہاتھالیکن زاراجودروازے کہ پاس کھڑا دیکھ کروہی رک گیا۔پروہ کسی چیز کہ پرواہ کیے بغیر فرش پرٹانگیں سیدھے کھرے رونے لگا۔وہ پچیس سالالڑکا کہیں سے نہیں لگ رہاتھااس وقت دکھنے میں تووہ پچیس کاہی لگتاتھالیکن ہرکتعں کی وجہ سے دوسال کالگتاتھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زارا کا دل کیا گلدستہ اس کہ سر پے دے مارے۔

"تم.." وہ ابھی کچھ کہ رہا تھا کہ حیات کو زارا کی جانب آتا دیکھ رک گیا۔

"پاگل پن کا بہت فوئدہ اٹھایا ہے اس نے، اگر آج اس کی ٹانگیں میں نے نہیں توڑی تو میرا نام بھی فیصل ہوت نہیں۔" وہ آستینیں اوپر چڑھاتا میں گیٹ کہ اندر گھسا۔

"فضیلا کیسا رہے گا؟؟" حائل کی بات پر وہ اس پر سولانتیں بھیجتا آگے بڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ میری محبت ہے میں تمہیں اتنے سالوں سے ڈھونڈ رہا تھا تم کہاں تھی سینوریٹا۔" وہ اٹھتا حیات کی جانب بڑا وہ بس اسے دیکھے گئی کہ یہ کیا بکواس کر رہا تھا سینوریٹا وہ کب کیسے ؟؟

"زارا یہ میری طرف کیوں آ رہا ہے ؟؟" اسے اپنی جانب بڑھتا دیکھ اس نے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ پاگل ہے ہر کسی کو سینوریٹا بنا لیتا ہے۔ پہلے میں تھی اب تم..... ویسے ایک بات ہے ویسے تو سارا پاگل ہے لیکن لڑکیوں کی معاملے میں ایک نمبر کا ٹرکی ہے۔" زارا کی بات پر اس نے اپنے پاس آتے اس عجیب و غریب شخص کو دیکھا بکھرے بال پیلے کرتے پر سفید شرٹ پہنے ایک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پاؤں میں جوتا اور دوسری میں چپل پہنے وہ بتیسی نکالے اسی کی طرف آ رہا تھا۔ حیات نے آس پاس دیکھا کوئی بھی ان کی طرف متوجہ نہ تھا۔ پر وہ اسے دیکھنے لگی کیا میں اسے ماروں؟؟ اس نے سوچا۔

وہ اسے دیکھ رہی تھی لیکن جیسے اس کہ سامنے سب اندھیرا چا گیا اس نے آنکھیں جبکائی پھر اپنے سر میں ہاتھ مارا وہ اندھیرا نہیں یوسف نے کالے رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی اور اب اس کی سامنے کھڑا تھا اس نے زرہ سی گردن ترچی کر کہ سامنے دیکھا جہاں وہ عجیب سا شخص اب کہ یوسف کو عجیب سی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہٹو سامنے سے مجھے سینوریٹا سے ملنا ہے۔'' بار بار ہاتھ سر تک لے جاتے ہوئے اس نے اپنی بات مکمل کی۔

''اب اگر تم نے اسے سینوریٹا یا کچھ بھی کہا تھا تو تمہاری زبان نکال لونگا۔'' وہ دو قدم آگے بڑا تو اس نے بے اختیار دو قدم پیچھے لیے۔

www.novelsclubb.com

''لیکن وہ میری...'' وہ پر سے زمیں پر دونوں ٹانگیں سیدھے کیے روتے ہوئے کہنے لگا۔

''چپ ایک دم چپ۔'' یوسف نے کہتے ساتھ دو قدم اس کی جانب لیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیٹا جانے دو پاگل ہے۔" اچانک ایک خاتون اس کہ سامنے آ خر کھڑی ہوئی۔وہ آدھیڑ عمر کی ایک خاتون تھی۔یوسف نے انہیں دیکھا جو گہرے گہرے سانس لے رہی تھی شاید باگ کر آنے کی وجہ سے۔

"دادی یہاں سے لے جائیں اسے۔" فیصل نے ضبط سے کہا ہمیشہ وہ خاتوں آ خر اسے بچا لیتی تھی ۔فیصل کی بات پر اسے اٹھاتی وہ وہاں سے چلتی بنی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لڑکوں زرہ یہاں وہاں بھی دیکھ لو تم لوگ کہاں ہو اور تم اس طرف کیا دیکھ رہے ہو۔"

روزینہ بیگم (فیصل کی امی) کی بات پر فیصل نے فوراً آنکھوں کا زاویہ بدلہ وہ زارا کو دیکھ رہا تھا اور وہ اسے بس گھور رہی تھی۔

یوسف یہاں وہاں دیکھتا حیات کو ایک نظر دیکھ کر خاموشی سے وہاں سے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

اس کی پیچھے ہی باقی سب بھی نکل گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوسف بھائی بہت محبت کرتے ہیں تم سے۔"زارا نے اس کہ کان میں سرگوشی کی جس پر اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"یہ انشہ کہاں رے گئی؟؟؟"حیات نے بات بدلی۔

"تیار ہو رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"یوسف بھائی آپ ایک پاگل سے لڑ رہے تھے۔"سائل نے حیرت سے اسے دیکھا جو کچھ دیر پہلے اس پاگل کو مارنے کی در پہ تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ابھے اسے لڑنا نہیں جیلیسی کہتے ہیں۔" شہیر نے مزے سے جواب دیا۔

"قسم سے دل خوش کر دیا اگر دو تین مار بھی دیتا تو آئے واری جاتا میں تم پر۔" فیصل نے محبت سے اسے دیکھا کیوں کہ وہ جب بھی ایسا کچھ کرنے لگتا تو وہ عورت بیچ میں آ جاتی تھی۔ شاید اس کی امی تھی۔

www.novelsclubb.com

یوسف سب کی باتوں کو اگنور کرتا موبائل کی سکرین پر جگمگاتے نمبر کو دیکھنے لگا پر گہرا سانس بر کر اس نے کال اٹینڈ کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لگتا ہے تم ہماری بات کو سیریس نہیں لے رہے؟؟" وہی روبوٹک لب ولہجہ۔

"یہ باتیں یوسف حالم کو ڈرا نہیں سکتی۔"

"تم غلطی پر ہو تمارے لیے اور سب کہ لیے بہتر ہے اس پراجیکٹ سے دستبردار ہو جاؤ اپنی خوشی سے یا پر...." بات اُدھوری چھوڑ کر کال کاٹ دی گئی تھی۔

یوسف نے فوراً کسی کو کال ملائی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''میں نے تمہیں جوانفارمیشن پتا کرنے کا کہا تھا ہو گئی؟؟''سامنے سے مثبت جواب ملنے پر انہیں اپنے پاس میل کرنے کا کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔

''کیا تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہے؟؟''مبائل پر آتے میسج پر اس نے مسکرا کر حیات کی چیٹ کو لی اور ٹائف کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

''اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟؟''ساتھ میں سوچنے والی ایموجی بھیجی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جیلس کیوں ہوئے پر تم؟؟"اس نے بھی ساتھ میں سوچنے والی ایموجی بھیجی اس کہ لب مسلسل مسکرا رہے تھے اس کا یک طرفہ ڈمپل اس وقت پورے حق سے ظاہر ہو رہا تھا۔

"اپنی بیوی کہ لیے ہوا تھا آپ کو کوئی اعتراض ہے؟؟"

"بیوی کہ لیے جیلس ہو سکتے ہو لیکن اس سے محبت نہیں۔"ساتھ میں تالی بجانے والی اموجی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سویٹ ہارٹ اس معاملے میں کیا کر سکتا ہوں؟؟؟" حیات کی انگلیاں تو اس کی سویٹ ہارٹ کہنے پر جیسے تھم گئی۔

اس نے پرسے میسج دورایا اور ایسے ہی جانے کتنی دفع اس نے یہ میسج دورایا تھا۔یقیں آجانے پر کہ اس نے وہی لکھا ہے جو وہ پڑ رہی ہے مبائل اوف کر کہ سائڈ پر رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"افف پاگل کر دے گا یہ مجھے۔" وہ خود سے بڑبڑائی۔

اس کی یوں آفلائن اونے پر وہ مسکرادیا وہ جانتا تھا اب اس کا میسج نہیں آنے والا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تو نے ہمیں بلایا کیوں شادی پر سارے فنکشن تو لڑکیوں کہ ہو رہے ہیں۔'' حائل نے تھکے تھکے لہجے میں کہا جو کب سے اسے یہاں وہاں گھما رہا تھے۔

''ظاہر سی بات ہے کام کہ لیے میرے بہت نیک اور ذہین استاد نے کہا ہے نکمے لوگوں سے کام کروانا بہت ثواب کا کام ہوتا ہے۔'' فیصل نے دونوں کو دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

''ہاں اور وہ نیک اور ذہین استاد کا نام فیصل ہی ہو گا۔'' فیصل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"واؤ یار تم کتنے سمارٹ ہو تمہیں کیسے پتا چلا۔"یوسف کا شانا تپک کر وہ بڑے سے مٹھائی کی دکان میں گھس گیا۔

میٹھائیاں آرڈر کروانے کی بعد اب وہ ایک ڈھابے پر آلتی پالتی مارے بیٹھے تھے۔

"استاد!! تین ملائی والی چائے۔"فیصل نے آواز لگائی۔

www.novelsclubb.com

"پٹھان کی ہاتھ کی چائے پیئو گے ساری تکن اڑن چو ہو جائے گی۔"فیصل نے دونوں کو کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے پہلے ہی پتا ہونا چاہیے تھا کہ تو کیوں اتنی جلدی آنے پر اسرار کر رہا ہے۔" حائل نے جلے کٹے انداز میں کہا۔

"بتا تو ایسے رہا ہے جیسے تجھے پتا نہیں تھا میں کیوں بلا رہا تھا۔" حائل اسے دیکھ کر مسکرا دیا بات تو سہی تھی۔

www.novelsclubb.com

حائل نے سامنے ٹرے میں تین کپ اور ساتھ میں کچھ بسکٹ لاتے لڑکے کو دیکھا اور پر ان دونوں کو جو اسے ہی دیکھ رہے تھے اس نے آخر شرافت سے ٹرے ان کہ سامنے رکھی اس کہ ٹرے رکھنے کی دیر تھی کہ یوسف پہلے ہی اپنا مگ اور دو بسکٹ اٹھا چکا تھا حائل بھی اپنا کپ اور باقی بسکٹ اٹھا چکا تھا جبکہ فیصل بس منہ کو لے انہیں دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم لوگوں کو گھر میں کھانا نہیں ملتا۔" وہ لڑکے کو اور لانے کا اشارہ کرتا ان کو سنا رہا تھا۔ دونوں نے نفی میں سر ہلایا اور پر ایک دوسرے کو ہاتھ مار کر ہنس پڑے۔

"یوسف کدھر؟؟؟" یوسف کو لڑکیوں کی سائڈ پر جاتے دیکھ دونوں تن کر اس کہ سامنے کھڑے ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

حیات سے ایک کام ہے ہٹو؟؟ دونوں کو ہٹنے کا اشارہ دیا۔ دونوں بتیسی نکال کر وہی جم کر کھڑے ہو گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم نہیں جا سکتے....،،فیصل نے کہا۔

اس کی بات پر آنکھیں گھما کر دونوں کو ادھر ادھر پھینکتا وہ اندر داخل ہوا۔

دونوں اپنی شرٹ درست کرتے اس کی پشت کو گھورنے لگے۔

کیا فائدہ تیرا بلوچ ہونے کا جب تو اس کی یوں کرنے پر سائڈ ہو گیا۔،،اس نے اس کہ بازو پر ہاتھ رکھ کر زرا سا دھکا دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہیلو بھول تو نہیں گئی مجھے ؟؟" یہ آواز تھا یا سیسہ جو اس کہ کانوں میں ارہا تھا۔اس آواز کو تو وہ لاکھوں کہ مجمے میں بھی پہچان سکتی تھی اس کا رنگ فق ہو گیا۔زارا نے حیرت سے اسے دیکھا اور آخر اس کی پاس بیڈ پر بیٹھ گئی انشہ پہلے ہی اس کی پاس بیڈ پر بیٹھ چکی تھی۔

"کیوں شاک میں چلی گئی کیا میری آواز سن کر؟؟؟" وہ قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں تمہیں بھی لگا تھا میں مر گیا ہوں؟؟یقین جانو ایسے مرنے والوں میں سے نہیں ہوں میں بڑا ہی ڈھیٹ ہوں تمہیں ساتھ لے کر مرونگا۔"آگے سے کیا بولا جا رہا تھا وہ تو جیسے ہوش میں نہیں تھی وہ تو بس اس کہ آواز پر ہی تم گئی تھی۔

فون اس کہ ہاتھ سے پسل کر بیڈ پر گر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

زارا نے اننوں نمبر دیکھ کر اسے کان سے لگایا کال جاری تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا ہوا بات نہیں کرو گی مجھ سے؟؟" وہ اب بھی بول رہا تھا زارا نے آنکھیں پاڑ کر مبائل کی سکرین کو دیکھا پر حیات کی سفید پڑتی رنگت کو۔

"کمینے انسان ہمت ہے تو سامنے آؤ واللہ اگر تمہارے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دیے بزدل عورتوں سے لڑتے ہو اگر مرد ہو تو آؤ سامنے یوں بزدلوں کی طرح خود کو مرا ہوا ثابت کر کہ کیا ثابت کرنا چاہتے تھے کمینے بغیرت....." وہ اسے مختلف القابات سے نواز رہی تھی یہ جانے بغیر کہ کال کب کہ کاٹی جا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"زارا.....زارا حیات کو دیکھو..." انشہ کی آواز پر وہ مبائل کو چھوڑتی حیات کی طرف لپکی جو اب ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''انشہ جاؤ پانی لے کر آؤ..''

''حیات میری جان کیا ہوا ہے دیکھو میں یہاں ہوں.... میری طرف دیکھو۔''وہ اسے بہلاتی کبھی اسے گلے لگاتی اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

''حیات دیکھو تو سہی حیات میں ہوں نہ تمارے ساتھ کچھ نہیں ہونے دونگی تمہیں۔''اس نے اب کہ زور سے اسے جھنجھوڑا تو وہ اس کی گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تبھی دروازہ کھلا....

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف کو دروازے پر کھڑے دیکھ کر زارا نے حیرت سے اسے دیکھا اور پر سر کہ اشارے سے

اندر آنے کا کہا۔ شکر تھا کپڑا اس کہ من

وہ فوراً حیات کی طرف گیا "کیا ہوا ہے؟؟" زارا جو دیکھتا پوچھنے لگا۔

زارا لب کاٹتی کبھی حیات کو دیکھتی تو کبھی یوسف کو وہ کشمکش میں تھی کہ آیا وہ یوسف کو بتائے یا

نہیں۔

وہ اب بھی زارا کہ گلے لگی ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے گہرا سانس بر کر اسے جانے کا کہا اور حیات کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنے احسار میں لیا زارا بنا کچھ کہے دروازہ بند کرتی کمرے سے نکل گئی۔

"کیا ہوا ہے حیات مجھے بتاؤ..." وہ محبت سے اس کا سر تپکتا کہنے لگا۔ لیکن وہ بس روئے جا رہی تھی اس کہ کانوں میں اب بھی اس کی آواز گونج رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"حیات کیا ہوا ہے میں ہوں نہ..." اب کہ اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی سبز آنکھوں میں آنسو ہی آنسو تھے, اور پر وہ اسکہ سینے سے لگی رودی کافی دیر بعد اس کی آواز گونجی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس وقت بھی سب تھے یوسف.....سب تھے پر کوئی کچھ نہیں کر سکا۔"اس کا پیٹھ سہلاتا ہاتھ لمحے بر کو رکا۔

سب میں یوسف حالم نہیں تھا میں کچھ نہیں ہونے دونگا تمہیں..."اس کا سر اوپر اٹھاتے اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے.....یہ پہلا لمس تھا محبت کا ان کہ درمیاں۔

www.novelsclubb.com

حیات شل سی اسی پوزیشن میں بیٹھی رہی رونا دوناسب بلائے وہ برف کا مجسمہ بن گئی تھی اسے لگا جیسے اس کہ دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ہوش میں آتی فوراً اس سے دور ہٹھی.... یہاں وہاں دیکھنے لگی۔

یوسف نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

کیا ہوا تھا؟؟"اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

اب کہ حیات نے سیدھا اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں اس کہ لیے بس فکر ہی فکر تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا تم میرا یقین کرو گے؟؟"اسے منائل کی بات یاد آئی اگر واقعی میں اس نے سب کچھ اسے بتا دیا تو کیا تب بھی وہ اس کا ساتھ دے گا؟؟

یوسف نے اثبات میں سر ہلایا حیات نے نظریں چرا لی۔

پر کبھی ابھی شاید صحیح وقت نہیں۔"یوسف کچھ نہ کہ سکا۔

www.novelsclubb.com

انتظار کرونگا میں۔"اس کہ بالوں کو نرمی سے سہلاتے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف کہ جانے کہ بعد حیات نے بے اختیار اپنے دل پے ہاتھ رکھا وہ تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

اللہ یہ کیا ہو رہا ہے۔" سر اوپر اٹھاتے اس نے کہا۔ آنکھیں ادھر ادھر گھما کر مبائل تلاشہ وہ اتنی کمزور تو نہ تھی، وہ اتنی آسانی سے رو دینے والوں میں سے تو نہ تھی پر کیوں؟ اس کی آواز سن کر وہ خود پہ قابو نہ رک پائی۔

www.novelsclubb.com

اس نے سوچ لیا تھا اب وہ کمزور نہیں پڑے گی۔

اس نے وہ نمبر ملایا جس سے کچھ دیر پہلے اسے کال موصول ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پہلی ہی رنگ پر فون اٹھایا جا چکا تھا۔

مجھے پتا تھا تم مجھے ضرور کال کرو گی ڈارلنگ۔"اس کی آواز پر اس نے بے اختیار آنکھیں بند کی بس ایک سیکنڈ اور پر اس نے آنکھیں کول دی وہ آنکھیں اب وہی آنکھیں نہیں لگ رہی تھی جو کچھ دیر قبل اس نے بند کی تھی۔

www.novelsclubb.com

زندہ ہو تم سن کر برا لگا۔"اس کی بات پر سامنے والے نے قہقہ لگایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈارلنگ فکر نہ کرو تمہیں تو پتا ہے برائی اتنی جلدی نہیں مرتی۔"حیات نے کوئی جواب نہیں دیا

۔

تھوڑے دن انجوائے کر لو پر تمہیں میرے پاس ہی آنا ہے۔"اس کہ بات پر مبائل پر اس کی گرفت سخت ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اب کی بار یہ غلطی مت کرنا اگر اپنی زندگی عزیز ہے پچھلی دفع بچ گئے تھے اس دفع نہیں بچ پاؤ گے۔"اس کی بات کو اب بھی ہوا میں اڑاتا ہنس نے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آئی لائک اٹ اینگری ویمن دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔"اس نے کال کاٹ دی۔

حیات کہ ہاتھ لرز اٹھے بے اختیار مبائل پر اس کی گرفت سخت ہوئی۔وہ اس سے کیوں ڈر رہی تھی؟اسے ڈر نہ نہیں تھا لیکن پر بھی...

.....

www.novelsclubb.com

سب لوگ دلہا دلہن کا انتظار کر رہے تھے۔سب کا انتظار بختم ہوا جب شور کی آوازیں گونجنے لگی

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جہاں دلہا دلہن ہاتھ پکڑے ایک دوسرے کہ ہم قدم آرہے تھے ان کہ اوپر بڑا سا سرخ رنگ کا دپٹا تھا جس کی چاروں کونوں کو پکڑا گیا تھا حیات نے زرد رنگ کا بلوچی ہیوی کپڑا پہنا ہوا تھا۔ ماتھے پہ زرد ٹھیکا، گلے میں بھی ٹھیکے سے میچنگ ہار پہنا ہوا تھا آگے سے دلہا دلہن کہ اوپر سرخ دوپٹے کا کونہ پکڑے آرہی تھی اس کہ دوسری طرف والا کونا انشہ نے پکڑ رکھا تھا۔اس نے لائٹ پرپل کلر کہ سمپل سے بلوچی سوٹ میں مناسب سا میک اپ کیا تھا۔

سب کی نظریں ادلہا دلہن پر جمی تھی۔فیصل وائٹ کلر کہ کاٹن کہ شلوار قمیض پہنے اس کہ اوپر سیاہ واسکٹ پہنے اور سب سے اہم چیز جو اسے سب سے منفرد اور سب سے حسین بنا رہا تھا اس کہ سر پر پاگ اس کہ ہم قدم چلتی زارا نے ریڈ کلر کا کامدار بلوچی ڈریس، سر پر باری سرخ دپٹہ جمائے بالوں کی کچھ لٹے دپٹے کہ اطراف سے نکل رہی تھی۔دلہن ہونے کہ باوجود اس نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مناسب میک اپ کر رکھا تھا وہ آج واقعی وہاں موجود سبھی لوگوں سے حسین لگ رہی تھی اس کا ہاتھ فیصل کہ ہاتھ میں تھا اس کا دل بے ہنگ دھڑک رہا تھا لیکن بظاہر وہ مضبوط چال چلتی اس کہ ہم قدم چل رہی تھی۔

دونوں آخر سٹیج پر ان کہ لیے رکھے گئے صوفے پر بیٹھے۔حائل اور یوسف ان کہ پیچھے کھڑے ہو گئے جبکہ شہیر اور سائل ان کی سائڈ پر خالی صوفے پر براجمان ہوئے۔

www.novelsclubb.com

جہاں سے دونوں کو بڑی عزت کہ ساتھ اٹھایا گیا ان کہ اٹھتے ہی ایک ایک کر کہ بزرگ عورتیں آتی فیصل کو گلے لگاتی زارا کا محبت سے سر تھپکتی انہیں دعائیں دیتی کچھ دیر ان کہ پاس بیٹھ کر انہیں مبارک باد دیتی اٹھ جاتی۔اس پورے دوران دادیوں کہ گلے لگتے فیصل اس کا ہاتھ چھوڑ کر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اٹھتا ان کا محبت برداشت کرتا اور پر بیٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیتا جبکہ اب اس نے بیٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو وہ پہلے ہی اپنی گود میں رکھ چکی تھی وہ بغیر کسی کی پرواہ کیے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بیٹھ گیا۔

"بتمیز چھوڑو میرا ہاتھ۔" اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہا۔ جبکہ لہجہ غصے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

بتمیز میں ہوں یا تم اپنے شوہر کو بتمیز بول رہی ہو۔" اس سے پہلے کہ زارا کوئی جواب دیتی دادی آئی اس کا ماتھا چوم کر اسے دعائیں دینے لگی اور ساتھ میں نصیحتیں بھی کرنے لگی۔ شوہر کہ بات ماننا اسے کبھی شکایت کا موقع نہ دینا دادی کی ہر بات پر وہ آنکھیں گوماتی اسے دیکھتی جو اس کہ دیکھنے پر دل جلانے والی مسکراہٹ سے اسے دیکھتا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دادی ساری نصیحتیں میرے لیے اسے کچھ نہیں کہیں گی۔اس نے جل کر کہا۔

اپنی بیوی کا ہمیشہ احترام کرنا اس کی عزت کرنا تو وہ ہمیشہ تمہاری وفادار رہے گی۔"دادی فیصل کا ماتھا چھومتی وہی خاکٹی صوفے پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

فیصل نے انہیں آنکھوں سے تسلی دی کہ وہ ان کی پوتی کا بہت خیال رکھے گا۔

زارا نے آنکھیں پاڑ کر انہیں دیکھا مطلب اسے اتنا کچھ کہا اور اسے بس ایک لائن کہہ کر بیٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دلہن کی آنکھیں نیچے ہونے چاہیے سب بولیں گے کہ کیسی بے شرم دلہن ہے آنکھیں پاڑ کر سب کو دیکھ رہی تھی۔" حیات نے اس کہ کان کہ پاس جھک کر کہا۔

اب کہ وہ حیات کو گھورنے لگی حیات مسکرا کر اس کہ گلے لگی۔

www.novelsclubb.com

مبارک ہو میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے۔"

"اور ہم بھی۔" سائل اور شہیر نے کہا تو وہ مسکرا کر ان کہ طرف دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم لوگ کوئی گفٹ وفٹ لائے بھی ہو یا یوں ہی منہ اٹھا کر چلے آئے؟؟؟" زارا کہ کہنے پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پر مسکرا کر دونوں نے نفی میں سر ہلایا۔

دونوں مسکرا کر اس کہ سامنے بیٹھ گئے حیات بھی ان کہ ساتھ نیچے بیٹھ گئی اور کچھ دیر بعد انشہ بھی ان کہ ساتھ زمیں پر بیٹھی ہوئی تھی سب نے حیرت سے ان چاروں کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

وہ گردن اوپر کیے جبکہ زارا گردن نیچے کیے انہیں دیکھ رہی تھی شہیر نے دو بار ہاتھ اٹھا کر تالی بجائی تو پیچھے سے ابتسام کہ ساتھ کچھ لڑکے بڑی سی پینٹنگ لیے ان کہ سامنے آئے۔ جس پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چادر چڑھی ہوئے تھی حیات نے سر جھکا کر اپنا ہاتھ اس کہ سامنے کیا جس پر وہ مسکرا کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ فیصل نے ملامتی نظروں سے یوسف اور حائل کو دیکھا کہ دیکھو یہ ہوتی ہے دوستی دونوں کندھے اچکا کر سامنے دیکھنے لگے۔

وہ اس کہ ساتھ اسٹیج سے اتر کر اس پینٹنگ کہ سامنے کھڑی ہو گئی اس نے ابتسام کو ایک نظر دے کا ابتسام اسے دیکھتا مسکرا دیا اس کی آنکھیں ہلکی سی نم تھی زارا مسکرا دی اسے اپنا بھائی بہت عزیز تھا وہ کسی کی پرواہ کیے بغیر اس کی طرف بڑھی اور اسے گلے لگا یا۔

ابتسام نے اپنی گرفت مضبوط کی ”کیا ہوا رونا آرہا ہے؟؟“ اس نے محبت سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابتسام ہنستا نفی میں سر ہلا گیا"مجھے تو فیصل بھائی کہ لیے برا لگ رہا ہے کیسے جیلیں گے وہ آپ کو۔

"اس کہ بات پر وہ مسکرا کر اسے دور کرتی مصنوعی سا گھورنے لگی۔

ابتسام نے اسے پینٹنگ کی جانب اشارہ دیا وہ مسکراتی اس کی طرف بڑی اس نے ایک ہاتھ سے

کپڑا پکڑ کھینچا تھا تو وہ سرکتا چلا گیا اور آخر میں آکر اس کی پاؤں کہ پاس گر پڑا۔

www.novelsclubb.com

اس میں بہت سی تصویریں تھی جہاں شروع میں اس کی اپنی تھی بلکل چھوٹی شاید وہ دو دن کی

تھی،ایک جگہ اس نے ابتسام کہ بال پکڑے ہوئے تھے۔شروع میں اس کی ساری بچپن کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تصویر چھوٹے چھوٹے کر کہ لگائے گئے تھے وہ انہیں دیکھتی بے اختیار مسکرا رہی تھی۔ایک جگہ وہ حیات سائل اور شہیر تھے شاید وہ ان کہ سکول کی فیچر تھی اور پر کچھ تصویروں کہ بعد شہیر غائب تھا۔ صرف وہ حیات اور سائل تھے مختلف تصاویر مختلف یادیں اور آخر میں کچھ تصاویر سب کہ ساتھ جس میں وہ اور انشہ تھے اس نے مسکرا کر ان چاروں کی طرف دیکھا تو چاروں لائن سے کھڑے ہو گئے ان کہ ساتھ ابتسام بھی کھڑا ہو گیا پر پانچوں نے دل کہ مقام پر ہاتھ رکھ کر زرہ سا جھک کر سر کو کم دیا وہ کو لے دل سے مسکرائی اور ان کہ سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اس سے بہترین تحفہ کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔"اس کی بات پر سب ہی مسکرا دیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہترین تحفہ تو تمہیں منہ دکھائی میں فیصل بھائی دینگے۔حیات نے شرارت سے کہا تو وہ اس کی بات کو فل اگنور کر گئی۔

دیکھو تو اپنی شادی پر کیسے منہ پاڑ کر ہنس رہی ہے ہمارے دور میں تو ہم آنکھیں نہیں اٹھاتے تھے ۔"اور ہر بار کی طرح کسی نے بدمزگی والی بات کہی۔

www.novelsclubb.com

"آنٹی اب آپ اپنی شادی سے خوش نہیں تھی تو اس میں ہماری کیا غلطی ہماری دوست خوش ہے تو خوش ہی دکھے گی نہ۔"سائل نے آنکھیں ٹپٹپا کر کہا۔آنٹی یہاں وہاں دیکھتی پہلو بدل گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بچوں آؤ.....زارا کو لے کر جاؤ بیچاری تک گئی ہو گی۔''دادی نے معاملا بگڑتے دیکھ کہا۔

اچھی لگ رہی ہو۔''حیات سینے پر ہاتھ رکھ کر پلٹی۔

''افف ڈرا ہی دیا تم نے۔''یوسف کو کھڑا دیکھ کر گہرا سانس بر گئی۔

''اچھی!!! یہ دیکھو بلا شادی میری ہے یا زارا کی۔''اس نے پہلے اپنے ہاتھ آگے کیے جو کنگھنوں سے برے تھے پر اپنے گلے میں موجود ہار کی طرف اور آخر میں اپنے ٹھیکے کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''دادی نے زبردستی پہنائی ہیں۔''اس نے جنجلائٹ سے کہا اسے کہاں عادت تھی اتنا کچھ ایک ساتھ پہننے کی۔

یوسف ہنس دیا۔

www.novelsclubb.com

''ہم کل جا رہے ہیں تیار ہو جانا۔''اس نے اسے یاد دلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ بات بتانی تھی؟؟ یہ تو مجھے پتا ہے۔"اس نے کندھے اچکا کر کہا۔اسے لگا شاید وہ پرسے اس کی تعریف کریگا لیکن..

یوسف نے نفی میں سر ہلایا۔

اور تھوڑا اس کہ قریب آخر ذرہ سا جھک کر اپنا چہرا اس کہ چہرے کہ قریب کیا۔پر بھی ان کی درمیاں کافی فاصلہ تھا۔کچھ پل وہ اسے یوں ہی دیکھتا گیا۔

پر وہ اپنی پوزیشن پر سیدھے کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تھوڑی دیر تمہیں قریب سے دیکھنا چاہتا تھا۔" اس نے کہتے ساتھ دو قدم پیچھے لیے اب بھی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اور پر وہ مڑھ گیا۔

حیات نے بے اختیار اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ عجیب و غریب حرکتیں کیوں کر رہا ہے۔" وہ سوچتی اندر کی سمت چلی گئی چاند کی روشنی اب بھی اس جگہ پر پڑ رہی تھی جہاں وہ تھوڑی دیر پہلے کھڑے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم دونوں مجھے جانے دو گے یا نہیں؟؟"فیصل نے دونوں کو آخری دفع وارننگ دی۔

شہیر اور حائل نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم دونوں بھی کمینوں ایک تو بغیر گفٹ کہ آ گئے اور اوپر سے یہ چھچھوروں کی طرح میرے راستے میں کھڑے ہو۔"اس نے حائل اور اس کہ پیچھے کھڑے یوسف کو دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"ارے ظالم حسینا ایسے کیسے جانے دیں تمہیں۔"اس کہ چھچھورا کہنے کی دیر تھی کہ حائل فل کیریکٹر میں گھس گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ حسینا ہمارا شکار ہے پہلے ہماری نظر پڑی تھی اس پر۔"اب کہ فیصل نے آنکھیں پاڑ کر شہیر کو دیکھا وہ بھی کہاں کم تھا ان سے۔

"رکور کو میں دے رہا ہوں پیسے یہ ٹرکیوں کی طرح حرکتیں کرنا بند کرو قسم سے بہت واحیات فیلنگ چوکر گزری ہے ابھی مجھے۔"اس نے جیب سے والٹ نکالا۔

www.novelsclubb.com

پانچ پانچ ہزار سب کو دیتا آخر میں حائل کی طرف رک کر شیطانی مسکراہٹ سے اسے دیکھا پر اس کہ ہاتھ پر پانچ ہزار اور والٹ رکھ کر وہ ہوائی گھوڑے کی طرح باگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حائل ہکا بکا سا اسے دیکھتا گیا اس کہ دماغ نے اسے سرخ بتی دکھائی۔

"مبارک ہو تمہیں چونا لگا کہ چلا گیا۔" یوسف نے اس کا کندھا تھپکا۔

اس نے بے اختیار اپنے ہاتھ جیب کی جانب پھیرا۔

www.novelsclubb.com

"فیصل!!!!! کمینہ اللہ کرے تو اپنی شادی کی رات دروازہ کھولتے ہی دراڑم سے گر جائے۔"

اور سہی کہتے انسان کو سوچ سمجھ کر کہنا چاہیے نا جانے کونسا لمحا قبولیت کا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بھاگتا بھاگتا سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کو لتایوں اچانک دروازہ کلنے پر وہ دراڑم کر کہ فرش کی باہوں میں چلا گیا۔

افف اللہ....."وہ کرایا۔

ہاہاہا...."کسی کہ ہنسنے پر اس نے وہی پڑے پڑے گردن اٹھا کر اس طرف دیکھا جہاں زارا دلہن بنی اپنے دلہے پر ہنس رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شوہر ہوں تمہارا دشمن نہیں جو یوں گلا پھاڑ کہ ہنس رہی ہو..."اسے سخت نظروں سے دیکھتا وہ کپڑے جاڑ کر اٹھا۔

ہاں تو شوہر جناب مر نہیں جاتے بس گرے ہی تو ہیں مجھے تو فرش کہ لیے برا لگ رہا ہے۔"اس نے آنکھوں میں ہمدردی لیے اچھے کاسے فرش کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

تم....."زارا نے دونوں ہاتھ باندھ کر اسے دیکھا۔

میں...؟؟"ابرو اٹھا کر اس نے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں تم میں تمہیں منہ دکھائی نہیں دونگا۔"زارا نے ایک ادا سے بالوں کو اپنی پشت پر کیا اور اپنا ہاتھ آگے کیا جہاں پر سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی میں انگوٹی چمک رہی تھی۔

افسس سوری وہ تو میں پہلے ہی لے چکی ہوں۔"فیصل نے آنکھیں پہلا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیسی عورت ہو یہ شوہر کا حق ہوتا ہے وہ خود دیتا ہے۔"فیصل نے ماتھے پر ہاتھ لے جاتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تم نے مجھے عورت کہا!!''وہ صدمے سے بولی۔

''اور بھی بہت کچھ کہا لیکن تمہیں صرف

عورت سنائی دیا۔''اس نے جل کر کہا۔

www.novelsclubb.com

''تم سے پورے سات سال چھوٹی ہوں انکل کہیں کہ بڈھے۔''اس کی بات پر فیصل نے سخت

نظروں سے اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کچھ تو لحاظ کر لو شوہر ہوں تمہارا۔" زارا نے چند پل اسے دیکھا پر سر جھکا گئی۔

"سوری..." فیصل ذرہ سا مسکرایا لیکن اس کی دیکھنے پر فوراً سنجیدہ ہو گیا۔

"مجھے بس اس بات کا غصہ تھا کہ تم نے شادی مجھ سے پوچھے بغیر اتنی جلدی کرا دی۔" وہ بلکل اس کی سامنے کھڑا ہو گیا اس کی ٹھوڑی اوپر کر کہ اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"یقین کرو تمہارے معاملے مے، میں جو بھی کرتا ہوں اچھے کہ لیے کرتا ہوں تم بس مجھ پر یقین کرو۔" اس کا ہاتھ پکڑ کر اس نے وہاں سے رنگ اتاری۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زارا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"کیا دیکھ رہی ہو اب جاؤ وہاں بیٹو میں آخر خود تمہیں یہ دونگا۔" اب کہ زارا مسکرادی۔

یوسف تمہیں کیا لگتا ہے؟؟؟" اس نے لیف ٹاف بند کر کہ یوسف کو دیکھا جو کسی گیری سوچ میں تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کچھ کہ نہیں سکتا حائل..."اس نے حائل کو دیکھ کر کہا کیونکہ جتنا اس نے ان سب کہ بارے میں پتا کرایا تھا وہاں پر سب ہی کا ریکارڈ بلکل کلیئر تھا۔

حائل کو اس معاملے میں وہ سبتا چکا تھا جب اس نے یوسف کو فون پر بات کرتے دیکھا تھا تو اس سے سب کچھ پتا کروالیا تھا۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس گاؤں سے وہ لوگ نکل چکے تھے دو گاڑیاں آگے پیچھے تھی۔آگے والی گاڑی میں دیکھا جائے تو یوسف ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ڈرائیور کر رہا تھا اس کی ساتھ پاسینجر سیٹ پر شہیر بیٹھا ہوا تھا اور پیچھے حیات اور انشہ، دوسری گاڑی میں حائل ڈرائیو کر رہا تھا اور سائل اس کہ باجو میں بیٹا تھا اور ان کہ پیچھے ڈیر سارہ سامان۔

یوسف نے گاڑی روک دی سامنے سے بھیڑ بکریوں کا جھنڈ گزر رہا تھا جہاں سے گاڑی نکالنا مصیبت تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات ونڈو نیچے کیے سامنے کا منظر دیکھنے لگی تبھی ایک بلو ہوڈی پہنے لڑکا اس کی سامنے رکا حیات نے سبز آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اور پر وہ جیسے تم گئی سامنے والا شخص مسکرا دیا حیات کہ لب آہستہ سے ہلے کوئی آواز نہیں نکلی۔

یوسف نے مرر سے پیچھے دیکھا اور ایک دم پورا پیچھے کی طرف مڑا اس شخص نے فوراً سے ہوڈی تھوڑی نیچے کی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو کچھ چاہیے؟؟" وہ بنا کچھ بولے پلٹ گیا حیات اب بھی اسی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی اس کا گلا سوکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کون تھا وہ حیات؟؟؟" انشہ نے ذرہ سا اس کا بازو ہلا کر پوچھا۔ وہ نہ سمجھی سے اسے دیکھے گئی....

پر جیسے اس کہ دماغ نے کام کرنا شروع کیا۔

"و.....وہ....پ...پتا نہیں۔" بمشکل جملا پورا کرتے اس نے اپنے خشک ہوتے لبوں پر

زبان پیری۔

www.novelsclubb.com

"یوسف نے سائڈ مرر سے پیچھے دیکھا جہاں حائل گاڑی کہ باہر کھڑا یہاں وہاں دیکھ رہا تھا۔ اس

نے سر جھٹک کر ڈرائیونگ سٹارٹ کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حائل بھائی بیٹھ جائیں وہ لوگ جا رہے ہیں۔" سائل نے بیزاری سے کہا۔

"سائل تم نے اسے نہیں دیکھا؟؟؟ ابھی جو یہاں سے گزرا...." سائل نے پرسے نظریں موبائل سے اٹھا کر اب کہ خفگی سے اسے دیکھا تو وہ بنا کچھ کہے بیٹھ کر ڈرائیونگ کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

حیات گاڑی روکتے ہی فوراً اندر گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم کہاں؟؟" شہیر کو پیچھے سے پکڑ کر اسے اپنے برابر کھڑا کیا اس نے مسکین سی شکل بنا کر اسے دیکھا۔

"گاڑی سے سامان کون نکالے گا؟؟" شہیر کہ گال تپتپا کر وہ اندر کی طرف بڑھ گیا وہ منہ بگاڑ کر گاڑی سے سامان نکالنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"دونوں میاں بیوی بہت ہوشیار ہیں ایک میں ہی معصوم ملتا ہوں سب کو۔" وہ بڑبڑایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور کچھ ہی دیر بادوہ سامان گھسیٹتے ہوئے دھپ سے صوفے پر گرااوران دونوں کو دیکھا جو ٹی وی دیکھ رہے تھے۔پتا نہیں دیکھ بھی رہے تھے جانہیں؟

پر اپنے جیب سے وائٹ چٹ نکال کر ٹیبل پر رکھ دیا دونوں نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

یہ گاڑی میں پڑا تھا جہاں حیا بیٹھی تھی اسی جگہ پر۔"اس نے تفصیل بتائی۔

www.novelsclubb.com

حیات نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پرچٹ اٹھا کر کولا اس کی رنگت ایک دم بدل گئی وہ بنا کچھ کئے وہاں سے اٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف اس کی پشت کو دیکھتا رہا پر شہیر کو دیکھنے لگا جیسے پوچھ رہا ہو ایسا کیا تھا چٹ میں۔

''میں آگیا ہوں بھولی تو نہیں ہو گی تم سے جلد آمنے سامنے ملاقات ہو گی۔''شہیر نے جیسے اس کی آنکھیں پڑھ کر جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

یوسف نے ایک نظر اسے دیکھا پر اٹھ گیا۔

شہیر دور تک اسے دیکھتا رہا اب کہ اس کی آنکھوں میں پریشانی صاف ظاہر تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں اپنے خوف سے نکلنا ہو گا۔" شہیر نے آنکھیں بند کر کہ صوفے سے سر ٹکایا اور آنکھیں موند گیا۔

دروازہ کل نے کی آواز پر اس نے نظریں پھر کر اس طرف دیکھا جہاں یوسف کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اس نے نظریں پھیر لی اس کہ دماغ میں وہ آواز گونجنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"کوئی مرد تمارا اعتبار نہیں کریگا اگر تم اسے سب کچھ بتا بھی دو تو وہ تمارا اعتبار نہیں کریگا۔ خیر اسے بتا کر تم میرا ہی کام آسان کرو گی وہ میرے راستے سے خود ہی ہٹ جائے گا اور ایک اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بات کوئی بھی غیرت مند مرد تم جیسی عورت سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا ہو گا جس کہ پیچھے ایک لڑکا اتنے عرصے سے پڑا ہے اور جس کہ قتل کا الزام ہے تم پر ہے کیا تمہیں واقعی لگتا ہے وہ تمارا اعتبار کریگا۔"فون حیات کہ ہاتھ سے چھوٹ گیا اس کی انگلیوں میں لرزش صاف تھی وہ جیسے ہی اوپر آئی تھی اسے اس کی کال آگئی تھی۔

"حیات...."یوسف نے اسے پکارا اس نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا ان سبز آنکھوں میں یوسف نے خوف بخوبی محسوس کیا تھا اور حیات اس کی نظریں دیکھ کر پزل ہو گئی۔

وہ آنکھیں اس کہ اندر تک کا حال جاننے کا ہنر رکھتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف دو قدم آگے بڑا اس نے نیچے پڑے فون کو دیکھا پر اسے کندھوں سے پکڑ کر وہی زمیں پر بٹھایا اور خود اس کہ پاس بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا ہے؟؟" اس نے اس کا ہاتھ نرمی سے تھاما۔

www.novelsclubb.com

حیات نے نرم لمس پا کر نظریں اس کہ ہاتھ کی جانب مرکوز کی اسے کہاں عادت تھی ایسی نرمی کی ایسی توجہ کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے بتاؤ حیات۔"اس نے زرہ سا ہاتھ پر دباؤ دے کر اسے متوجہ کرنا چاہا۔

"تم میرا یقین نہیں کرو گے یوسف۔"اس کی آواز اتنی دھیمی تھی کہ وہ بمشکل سن پایا۔

"کرونگا۔"اس کہ یک لفظی جواب نے اسے سر اٹھانے پر مجبور کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟؟"اب کہ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیونکہ بیوی ہو تم میری تمارا اعتبار نہیں کرونگا تو کس کا کرونگا۔" اس کہ بالوں کی لٹ اس کی کان کہ پیچھے ہڑ سی۔

"اب بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے۔" حیات نے کہیں آنسوں اپنے اندر دھکیلے۔

"ع.....عمے..... عمیر۔" اس نے گہرا سانس برا۔

www.novelsclubb.com

"مناہل کا دوست تھا....." وہ سناتی گئی اور وہ سنتا گیا بنا اسے ٹوکے بنا سوالیا نگاہوں سے دیکھے۔ وہ ایک مقام پر آخر رک گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بولو..."اس نے جاری کرنے کا کہا۔

"حیات فارٹی ہے میری دوست کی تم ریڈی رہنا تم آرہی ہو میرے ساتھ۔"حیات نے منع کرنے کہ لیے لب کولے ہی تھے کہ....

www.novelsclubb.com

"دیکو مجھے کچھ نہیں سننا تم آرہی ہو بس بات ختم۔"اور وہ کوئی چارہ نہ پاکر ریڈی ہونے چلی گئی

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بلیک کلر کی گھٹنوں تک آتی فراک پہنے وہ سب کو دیکھ رہی تھی اس فارٹی میں اسے کوئی بھی اپنی عمر کا نہیں دکھ رہا تھا سب ہی مناہل کہ کلاس میٹ تھے شاید۔

"ہیلو لٹل پرنسس۔" اسکی پشت کو انگلیوں سے زرہ ٹچ کر کہ اپنی طرف متوجہ کیا۔

حیات بے اختیار پلٹی جہاں عمیر بلکل اس کہ قریب کھڑا تھا اتنا کہ اگر وہ تھوڑا سا قدم آگے کرتی تو اس سے ٹکرا جاتی اسنے فورا فاصلہ قائم کیا۔اور ایک سخت نظر اس پر ڈالی جو اسے اگنور کرتا اب کہ مناہل سے مل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات تم عمیر کو تو جانتی ہو گی اس دن ملاقات ہوئی تھی تمہاری گاڑی میں۔" منائل نے اسے یاد دلایا۔

حیات نے کوئی جواب نہ دیا مناہل عمیر کی سخت نظر خود پر محسوس کر سکتی تھی۔

"حیات میں زرہ اپنی دوسری دوستوں سے مل لوں تم تب تک عمیر سے باتیں کرو۔" وہ فوراً کہہ کر وہاں سے چلی گئی حیات نے بھی اس کہ پیچھے دو قدم لیے تھے کہ عمیر نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا وہ اگر وقت پر اپنا بیلینس قائم نہ کرتی تو حقیقتاً وہ اس سے ٹکرا جاتی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ کیا بتمیزی ہے۔"اپنا بازو چڑوا کر اس نے غصے سے اسے دیکھا اسے یہ بے باکی پسند نہیں آئی

۔

"مجھے تمارے ساتھ ڈانس کرنا ہے۔"اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا تاکہ وہ اپنا ہاتھ دے سکے۔

حیات بنا کوئی جواب دیے وہاں سے چلی گئی تھوڑی دور جانے کہ بعد وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی اپنے پاؤں کی کپکپاہٹ وہ بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے مناہل کو ڈھونڈنا چاہا۔ادر ادھر تلاشتی وہ ایک لڑکی کہ پاس رکی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''نتاشہ مناہل آپی کہاں ہیں؟؟''

''وہ وہاں اوپر..''لڑکی نے اوپر کی جانب ہاتھ کا اشارہ کیا۔

اس نے گردن اوپر کر کہ اس جانب دیکھا جہاں وہ اشارہ کر رہی تھی مناہل کھڑی کچھ اور لڑکیوں کہ ساتھ باتیں کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ فوراً سیڑھیاں چڑھتی اس کی جانب جانے لگی کہ اچانک اندھیرا چا گیا۔اندھیرے میں سب لڑکے لڑکیوں کی وٹنگ شروع ہ۔اس نے خوفت سے آس پاس دیکھا کہ اسے کوئی پیٹ سے گھسیٹتا ایک کمرے میں لے گیا۔

وہ چلائی لیکن اس کی آواز باقی سب کی شور میں کہیں دب گئی۔

www.novelsclubb.com

"ہششش ڈرو نہیں کچھ نہیں کرتا میں بس بات کرنا چاہتا ہوں تم سے۔"اندھیرا تھا لیکن وہ اسکی آواز باخوبی پہچان سکتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پتا نہیں کیسے اس کا ہاتھ اٹھا اور سیدھا اس کہ گال پر چاپ چھوڑ گیا اندھیرا جیسے چٹ گیا۔ وہ اس تاریکی میں بھی اس کہ نگاہوں میں آتے غصے کو بخوبی دیکھ پائی۔ اس کا ہاتھ نیچے گر گیا جسم میں الگ سی لرزش شروع ہونے لگی خوف سے ڈر سے کچھ غلط ہو جانے کہ ڈر سے۔

"جانے دیں۔" اس نے لرزتی آواز کہ ساتھ کہا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی کہاں ابھی تو آئی ہو۔" اس کا ہاتھ اس کی پیٹھ پر گھوم رہا تھا.... کہ اچانک اس کا ہاتھ اس کہ گلے تک آیا اس نے اپنی سانس بند ہوتی محسوس کی۔ اور جب اسے لگا وہ مزید سانس نہیں لے سکتی اس نے خود کو سانس لیتے ہوئے پایا۔ اس نے گردن چھوڑ دی۔ وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ وہ ابھی تک گہرے سانس لے رہی تھی کہ باری مردانہ ہاتھ اس کہ گال پر پڑا۔ وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گرتے گرتے بچی اس کہ منہ میں خون کا ذائقہ گل گیا۔اس کو پوری دنیا اپنی نظروں کہ سامنے گھومتی محسوس ہوئی۔

"سوری ڈارلنگ میرا ارادہ تمہیں مارنے کا نہیں تھا میں تو بس بات کرنا چاہتا تھا سکوں سے..."

اس کا ہاتھ اس کی گردن کی پشت پے تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن پندرہ سال بعد کسی نے مجھ پر ہاتھ اٹانے کی ہمت کی ہے تمہیں کیا لگا؟؟ عمیر بارہ سال کا بچا ہے جسے مارو گے وہ کچھ نہیں کرے گا۔"اس نے اسے اکوں سے جکڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھا کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے ڈارلنگ اب تمہاری موت ہی مجھے سکوں دے سکتی ہے۔" کیسا جنونی آدمی تھا۔ حیات جو اس کی دماغی حالت ٹھیک نہ لگی اسے اس وقت وہ ایک سائیکو لگا۔ وہ مسلسل اپنے بال چھڑوانے کی تگ و دو میں تھی۔ کہ اچانک اس کی گرفت ڈیلی ہوئی۔

اس نے دو قدم پیچھے لیے... اور تیسرے قدم پر وہ دیوار سے لگ گئی اس نے یہاں وہاں ہاتھ ٹھٹولا پاس ہی ایک ٹیبل تھا شاید اس کہ ہاتھ جو لگا اسے مضبوطی سے تام گئی۔ اس کا ذہن اتنا بھی کام نہیں کر رہا تھا کہ اس کہ ہاتھ میں کیا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اس کہ پاس آرہا تھا۔اس کی ہاتھوں کی طاقت جارہی تھی اسے سے وہ چیز اٹھانا بھی محال ہو گیا۔

اس نے اندھیرا ہونے کہ باوجود اپنی آنکھیں بند کر دی اور کچھ پل کا کھیل تھا پتا نہیں اس کی

ہاتھوں میں اتنی جان کہاں سے آئی۔کسی چیز کی ٹوٹنی کی آواز آئی...کوئی چیز کرچی کرچی ہوئی

فرش پر اس کہ ٹکرے پھیل گئے اور پر جیسے ایک باری وجود زمیں بوس ہوا۔اسے سمجھ نہیں ہوا

کیا ہے؟؟

اسی وقت لائٹ آگئی حیات نے بے اختیار فرش کو دیکھا جہاں عمیر پڑھا ہوا تھا جس کہ سر سے

خون بل بل کر سارے فرش پر پھیل رہا تھا اس نے اپنے ہاتھ دیکھا جہاں کانچ کی آدھی بوتل اس

کہ ہاتھ میں تھی اور آدھی زمین پر کرچیوں کی صورت گری ہوئی۔اسے ایک پل لگا تھا سب

سمجھنے کو عمیر کی آنکھیں بند تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے ڈر کہ مارے یہاں وہاں دیکھا اور ایک بار پر جیسے اسے دچکا لگا کوئی اور بھی تھا اس کمرے میں وہ شخص۔ سفید ہوڈی پہنے کسی نے اس کمرے کی کھڑکی سے چلانگ لگائی اس کا آدھا چہرا ہلکا سا واضع ہوا۔ حیات اس کی طرف لپکی اس نے نیچے جانکا کڑکی کافی اونچی تھی وہ سفید ہوڈی والا نیچے جا رہا تھا اس کا چہرا واضع نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ پر سے مڑی عمیر کو دیکھا وہ اس کہ پاس آخر رک گئی خون زدہ فرش کی پرواہ کیے بغیر وہ اس کہ پاس بیٹی اس نے ہاتھ اس کہ ناک کہ قریب کیا۔ وہ سانسیں نہیں لے رہا تھا۔ کیا وہ ایک قاتل بن چکی تھی؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ فوراً وہاں سے باغی اس کہ پاؤں پر بھی کھانچ کہ رکھتے چب گئے تھے جوتے پتا نہیں کہاں گر گئے تھے وہ ننگے پاؤں باغ رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے حیات ایسے کہاں جا رہی ہو۔" وہ دروازے کی طرف جا رہی تھی کہ مناہل نے اسے بازو پکڑ کر روکا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کچھ نہیں کہا چھو..... چھو... چھوڑو مجھے۔" مناہل ایک نظر اس کہ خون آلود ہاتھوں کو دیکھا پر اس کہ کپڑوں کو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"عمیر اوپر بیہوش پڑا ہے کسی نے اسکی سر پر مارا ہے۔" حیات نے خوف سے سب کو دیکھا جو اس لڑکہ کی بات سن کر عجیب سی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"منائل آپی میں نے کچھ نہیں کیا۔" اس نے مناہل کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا۔ایک وہی تو تھی جسے وہ جانتی تھی اور ایک وہی تھی جو حیات کو اس مجمے میں جانتی تھی۔حیات نے امید سے اسے دیکھا اسے یقین تھا وہ اس کا ساتھ دے گی۔

www.novelsclubb.com

اور لمحے کہ آزار ویں حصے میں اسے اپنے گال پر پڑتے چانٹے نے گنگ کر دیا اس نے مناہل کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے مارنے کی جانتی بھی ہو تم نے کیا کیا ہے؟؟ اگر وہ مر گیا تو.....'' وہ ابھی بول رہی تھی کہ وہی لڑکا دوبارہ بول پڑھا۔

''اس کی سانسیں نہیں چل رہی۔'' حیات وہی زمین بوس ہو گئی مناہل اسے چھوڑ کر باہر کی جانب بھاگی۔

www.novelsclubb.com

دوبارہ جب اس کی آنکھ کھولی تو وہ ہاسپٹل میں تھی نرس اسے ڈرپ لگا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں یہاں...." سر پر ہاتھ رکھ کے اس نے پوچھا اس کہ سر میں شدید درد تھا۔

"آپ آرام کریں آپ شاک کی وجہ سے بیہوش ہو گئی تھی۔آپ کا دوست آپ کو چھوڑ کر گیا تھا۔" اس کی اٹھنے کی خوشش کو ناکام کرتے ہوئے نرس نے اسے تفصیل بتائی۔

"دوست؟؟؟" اسے بے اختیار اس روم میں موجود شخص کا خیال آیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا اس نے سفید ہڈی پہنی ہوئی تھی؟؟" نرس نے ڈرپ نکالتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ کہاں ہے؟؟"

"وہ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے، اپ اپنا خیال رکھیے۔" وہ کہتے ساتھ مڑ گئی۔

اس نے بے اختیار اپنے ہاتھوں کو دیکھا "کیا واقعی میں نے..." وہ خاموش ہو گئی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس سے وہ بوتل اٹھائی نہیں جا رہی تھی وہ اسے کیسے مار سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ رکی اس نے یوسف کو دیکھا جو سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ زندہ ہے یوسف..... وہ زندہ ہے میں نے اسے دیکھا تھا وہ زندہ ہے وہ پر آگیا یوسف۔" اس کی آنکھوں میں آنسو بل کر جما ہو رہے تھے جنے وہ بار بار پیچھے دھکیل رہی تھی۔اس نے نظریں جھکا دی وہ اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔اس نے پر سے بولنا شروع کیا۔

"مس حیات کیسی ہیں آپ؟" اس کہ ہوش میں آتے ہی دو گھنٹے بعد دو پولیس والے اس کہ پاس آئے۔

www.novelsclubb.com

حیات نے خوف سے انہیں دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے کچھ نہیں کیا..." وہ رونے لگی وہ سولا سالہ لڑکی ان کی سامنے رونے لگی۔وہ اکیلی تھی اس کا خاندان کہاں تھا اس کی والدیں؟؟اس کی نظریں بے اختیار کمرے کہ دروازے پر ٹک گئی ۔کوئی نہیں آیا۔کوئی بھی نہیں۔اس نے اپنے آنسو خود صاف کیے۔

"حیات تم فکر نہ کرو.... میں تمہیں یہاں سے نکال لونگا۔" وہ جیل کہ ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے اور آج اس کا تیسرا دن تھا اس جیل میں،اور اس نے آج کسی جاننے والے کی شکل دیکھی تھی سوائے سائل،زارا اور نائمہ بیگم کہ وہ ہر روز اس سے ملنے آتے تھے۔

"حائل آپ کہاں تھے؟؟" اس کہ سوال پر اس نے شرمندگی سے نظریں جھکا دیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کو مجھ پے یقین نہیں ہے۔" وہ ہنسی۔

"حیات..." اس نے کچھ کہنا چاہا۔

"سمجھ سکتی ہوں مناہل آپ کی بہن ہے اس کی آپ کو زیادہ پرواہ ہے آپ کا قصور نہیں۔" اسے سائل سے جو معلوم ہوا تھا اس نے کہا۔ وہ جانتی تھی اگر وہ اس کی مدد کرتا تو اس کیس میں منائل بھی انوالڈ ہوتی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں... جس کہ والدین ابھی تک اس سے ملنے نہیں آئے تو وہ دوسروں سے کیا ہی شکوہ کرے۔" حائل لب بھینچے بس اسے سنے گیا۔

"کیا یہاں کی پولیس کو صرف میں ہی نظر آئی اس نے اتنے قتل کیے تھے اسے کیوں نہیں پکڑا تھا انہوں نے۔" وہ بے اختیار رونے لگی۔ حائل نے کرب سے آنکھیں بند کی وہ اسے کیا بتاتا وہ یہاں کہ پی ایم کا بھانجا تھا اس پر کیسے یہ لوگ کیس کر سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"حیات یقین کرو میں کچھ بھی کر کہ تمہیں یہاں سے نکال لونگا..." اس کی بات پر وہ تلخی سے ہنس دی اور کر بھی کیا سکتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اس سے ملاقات کی ٹھیک دو دن بعد قاسم شاہ اور وردی شاہ اس سے ملنے آئے تھے۔

"بابا..." وہ ان کہ سینے پر سر رکھ کر رونا چاہتی تھی۔

"میں نے سارے نیوز چینل اور میڈیا سے ویڈیوز وغیرہ ڈیلیٹ کر دی ہیں تم بے فکر رہو تمہیں بھی کچھ دنوں میں نکال لونگا۔" حیات نے دکھ سے انہیں دیکھا۔ انہیں اس کی پرواہ تھی یا اپنی ریپوٹیشن کی۔ انہوں نے تو یہ تک نہیں پوچھا اس نے اگر ایسا کیا ہے تو کیوں؟؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ آئے تھے اور انہوں نے بس اتنا ہی کہا تھا۔ وردہ شاہ تو جیسے لب سی کر آئی تھی ایک لفظ بھی تسلی کا انہوں نے حیات سے نہیں کہا۔

اور ان اندھیری راتوں میں اس نے اپنے رب کو پکارا پہلی دفع.... جب کوئی نہیں ہوتا تو وہ ہوتا ہے.. اور جب سب ہوتے ہیں تو لوگ اسے فراموش کر دیتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

شاید اس کہ دعا قبول ہوئی تھی یا کوئی معجزہ.... وہ ایک مہینے میں ہی رہا ہو چکی تھی نا کوئی پیشی نہ کوئی سزا؟؟ اسے سمجھ نہیں آیا یہ سب کیسے ہوا کس نے کیا، اس نے بھی پوچھنے کی زحمت نہیں کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا اب بھی یقین کرو گے میرا؟ ساتھ دو گے؟" اس کا لہجہ جذبات سے ہاری تھا۔

یوسف نے اثبات میں سر ہلایا اور پر آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا۔

"ہشش رونا نہیں میں سب ٹھیک کر دونگا۔" اس کہ بال سہلاتے اس نے کہا۔ یوسف نے آنکھیں بند کر لیں اسے تکلیف ہو رہی تھی جانے کیوں؟؟ اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ ہستی مسکراتی لڑکی اتنا کچھ سہ کر آئی تھی؟؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فائل میں سر دیے وہ مصروف سا اس کا جائزہ کر رہا تھا۔

دروازے پر ناک کی آواز پر اس نے بھوری آنکھیں پل کو اٹھائی اور اندر آنے کی اجازت دے کر واپس فائل پر نظریں مرکوز کر لی۔

سامنے سے کوئی جواب نہ پا کر اس نے ناگواری سے آنکھیں اٹھائی اور پر وہ مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

سفید رنگت کالی مقناطیسی آنکھیں کھڑی ناک بھورے بال تھوڑے سے برے گال اور ہلکے گلابی ہونٹ، ستائیس سال زین اس کہ سامنے کھڑا تھا اپنی تمام تر وجاہت لیے یوسف کہ مسکرا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر دیکھنے پر وہ بھی ہلکا سا مسکرایا وہ مسکرایا تو اس کی انکھیں چمک اٹھی وہ جب مسکراتا تو کالی آنکھوں کی چمک دیکھنے لائق ہوتی۔

"زین تم کب آئے۔" فائل سائڈ پر رکتے وہ اس کی جانب آیا۔ جو اس کہ سامنے کھڑا مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بس کچھ دن ہوئے ہیں سوچا بہت ہو گئی حیا شی اب دادا کی جائیداد پر قبضہ کرنے کا وقت ہے۔"

یوسف کا بڑا ہوا ہاتھ تھام کر اس سے بغل غیر ہوتے ہوئے اس نے مسکرا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف اس کی بات پر بے اختیار ہنس دیا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ دیا۔

"میں ایک ضروری میٹنگ اٹینڈ کر کہ آتا ہوں جب تک تم یہی رہو۔" معضرت نہ لہجہ میں کہتے اس نے وہ فائل اٹھائی جو کچھ دیر پہلے رکی تھی اور آفس سے باہر چلا گیا۔

"کیا ضرورت تھی اتنا کچھ کرنے کی۔" حیات نے غصے سے دونوں کو جڑکا۔

www.novelsclubb.com

"حیا دیکھو یہ غلاب اتنے اچھے لگ رہے ہیں۔" شہیر نے فرش پر بکرے غلابوں کی جانب اشارہ کیا جہاں اس پاس بکرے غلابوں کہ بیچ میں رنگ برنگی پھولوں سے ویلکم نیو کپل لکھا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''یااللہ مجھے صبر دے۔''دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا۔

''ہم لوگ صبح سے ماسی بنے ہوئے ہیں اور تم لوگوں نے پرسے گند مچا دیا۔ایک تو وہ لوگ اتنی دور سے آرہے ہیں.....یہ سب کون صاف کرے گا۔''شہیر اور سائل نے ایک دوسرے کو دیکھا یہ تو انہوں نے سوچا ہی نہیں تھا کہ بعد میں ان کی بھی صفائی کرنی ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

''تو کیا اب ہم انہیں پرسے....''حیات نے سائل کہ جملا پورا ہونے سے پہلے ہی اپنے میں ماتھے پر ہاتھ مارا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اللہ تمہیں عقل دے سائل اب یہ سب کر لیا ہے تو انہیں آخر دیکھ لینے دو پر صفائی کرینگے۔''

''حیاتتتتتت!!!''انشہ کہ آواز پر وہ فوراً کچن کی جانب بھاگی۔

''اف میرے اللہ یہ بھی جل گئے۔''سامنے جلے ہوئے کپ کیکس کو دیکھ کر اس نے روہانسی ہو کر کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شہیر اور سائل کچن کہ دروازے پر ہی کڑے ہو کر کچن کا جائزہ لینے لگے جہاں ایک بھی چیز انہیں سہی سلامت نظر نہیں آئی۔

"اہم اہم.." سائل نے گلا کنکارا۔

"حیات میں نے پہلے ہی کہا تھا باہر سے آرڈر کرتے ہیں۔اور یہ گند دیکھو اب یہ کون صاف کریگا ؟؟ایک تو صبح سے ہم جمادار بنے ہوئے ہیں۔" حیات کہ انداز میں بات کہ کر اس نے شہیر جو دیکھا جو مسکراہٹ دبائے اس کی ہاں میں ہاں ملا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیا تم کیا چاہتی شادی کی بعد زارا پہلی دفع آرہی ہے اور وہ بھی اپنے نئے گھر تم چاہتی ہو آتے ساتھ وہ تمارا کھانا کا کر اللہ کو پیاری ہو جائے۔"اس کی بات پر حیات نے جلے ہوئے کپ کیکس میں سے ایک کپ کیک اٹھایا اور شہیر کی جانب بڑی۔

"اوو یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں.... چلو دیکھتے ہیں تم زندہ بچتے ہو یا نہیں۔"اس کہ منہ میں کپ کیک پوری قوت سے ٹونسا کہ آدھا کپ کیک اس کہ منہ میں چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"حءء...."اس نے بولنے کی کوشش کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات فوراً باہر کی طرف بھاگی "ہاہاہا میں کھانا آرڈر کر رہی ہوں امید ہے تب تک تم اسے ہضم کر چکے ہو گے میرے پیارے دیور جی۔"

سنک کہ پاس جک کر کلی کرتے شہیر کو اس کہ دیور جی کہنے پر بے اختیار کھانسی کا دورا شروع ہوا ۔

کیک کی کڑواہٹ تو دور ہو چکی تھی لیکن اس کہ دیور جی کہنے کی نہیں وہ بری بری شکلیں بناتا کچن سے نکلا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"رشتے میں اس کہ دیور ہی لگتے ہو۔" انشہ نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

"رشتے میں بھائی بھی لگتا ہوں۔" برے موڈ کہ ساتھ جواب دیتا وہ کچن سے نکل گیا۔

پیچھے انشہ اور سائل دونوں مسکرا دیے۔

www.novelsclubb.com

"میری مدد کرو کچن صاف کرنے میں۔" سائل کو واپس مڑتے دیکھ انشہ نے فوراً کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی بات پر مسکرا کر واپس پلٹا "جو آپ کا حکم۔" انشہ گنگ سی اسے دیکھے گئی اسے اس جواب کی امید نہ تھی اس سے۔

آفس کو خالی پا کر یوسف اپنی چیئر کی جانب گیا جہاں میز پر ایک کاغذ فولڈ کر کہ رکھا ہوا تھا ایسے جیسے کوئی آئے تو اس کی نظر فوراً اس پر پڑے۔

www.novelsclubb.com

اس نے مسکرا کر چٹ اٹھائی "شکریہ بڑی لیکن مجھے آئے کچھ دن ہوئے ہیں تو بہت سے لوگوں سے ملنے جانا ہے یہ کافی تم پر ادار ہے۔" وہ پڑھ کر مسکرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آیئے آیئے....."فیصل حیرت سے ان چاروں کو دیکھ رہا تھا جو داخلی دروازے سے ہی ان پر پھول پینک رہے تھے۔

"زارا تمہیں یقین ہے کہ تمارے دوست پاگل نہیں ہیں؟"اس نے آرام سے کہا کہ زارا کی علاوہ اور کوئی سن نا سکے۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم میرے دوستوں کو پاگل کہ رہے ہو فیصل۔"فیصل نے آنکھیں نکال کر اسے دیکھا جو اتنی زور سے اس سے پوچھ رہی تھی۔اور کچھ پل کا ہی کھیل تھا کہ اس پر پھولوں کی بارش بند کر دی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ وہیں کھڑا ان سب کو دیکھے گیا جو زارا کو اندر لے جا رہے تھے اسے اگنور کر کہ۔

اس نے ایک نظر پورے گھر کا باہر سے جائزہ لیا "گھر تو میرا ہی ہے لیکن یہ سسرال والی فیلنگ کیوں آ رہی ہے۔" وہ خود سے بڑبڑاتا اندر کی جانب گیا اور ایک دم ٹھٹک کر رک گیا۔

www.novelsclubb.com

"جہاں رنگ برنگی پھولوں سے صرف ویلکم بیک زارا لکھا تھا۔" اس نے نظریں لیونگ رول کی طرف پھیری۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جہاں صوفے پر وہ اس کی بیوی کو اپنے قبضے میں لیے زور زور سے ہنس رہے تھے۔

"شاید تم لوگ بھول رہے ہو یہاں پر ایک اور نفوس بھی اس کہ ساتھ آیا ہے۔"اس نے جیسے انہیں اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا۔

"اس نفوس کو بولیں اپنے دوستوں کو بلائے جو آپکا ویلکم کرینگے ہمارا ویلکم کرنا تو کسی کو پاگل پن لگ رہا تھا۔" حیات نے گردن اکڑا کر کہا جس پر سب نے ہی اپنی گردن اونچی کی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فیصل مسکرا کر سب کہ بیچ بیٹھ گیا"میرے دوست تو ہیں ہی بے وفا ان سے مجھے ایسی کوئی امید ہی نہیں..."

"یوسف تم نے سنا اس نے ہمیں بے وفا کہا۔" حائل کی آواز پر اس نے کرنٹ کا کر دروازے کی صمت دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"بیڑا غرق...."فیصل بڑبڑایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں کہ رہا تھا نہ ایسے کرتے ہیں ویلکم دیکھو کتنی چیزیں لائیں میرے دوست۔" وہ باہیں کھولے ان کی طرف بڑھا۔یوسف سر جھٹک کر مسکرایا اور قدم اس کی طرف لیے فیصل نے بائیں اور پھیلا دی کہ یوسف اس کی سائڈ سے ہو کر نکل گیا۔ پیچھے سب کہ قہقہ وہ بخوبی سن سکتا تھا

۔

اس نے صدمے سے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا جہاں وہ حیات کی سامنے کھڑا اسے چیزیں پکڑا رہا تھا"زن مرید کہیں کا..." وہ پرسے بڑبڑایا لیکن اتنا کہ وہ صرف خود ہی سن سکے۔

اس نے اب کی امید سے حائل کو دیکھا اس کہ یوں دیکھنے پر حائل مسکرا دیا اور دونوں ہاتھ پھیلائے اس کی جانب قدم لیے اور تھوڑے ہی فاصلے پر رک کر اسے دیکھنا لگا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں کیا لگتا ہے؟؟؟"فیصل نے اسے دیکھا پر مسکرایا۔

"مجھے تم یوسف سے بڑے کمینے لگتے ہو..."اور وہ جو اسے حقیقتاً گلے لگانے والا تھا سائڈ سے ہو کر گزر گیا۔

www.novelsclubb.com

"تو عزت کہ لائق ہی نہیں ہے۔"ساتھ ہی اس کی کان میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاہاہا فیصل بھائی کی سسٹویشن پر وہ گانا سوٹ کر رہا ارے کونسا گانا ہے وہ۔" سائل نے گانا یاد کرنے کی کوشش کی۔

"دشمن نہ کرے دوست نے وہ کام کیا ہے۔۔۔" جواب فیصل کی طرف سے آیا جس نے پورے جذبات کی ساتھ یہ جملا کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے ہاں یہی۔" سب پر سے قہقہ لگا کر ہنس دیے۔

•••••••••••••••••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''زین اس وقت کہاں جا رہے ہو بیٹا؟''

''دادا وہ بس ایک چھوٹا سا کام تھا وہ کر کہ آیا۔''کان کی لو کجھاتے ہوئے اس نے شرمندگی سے کہا۔وہ بھی جانتا تھا کہ جب سے وہ آیا ہے اعظم صاحب سے بیٹھ کر فرصت سے دو باتیں بھی نہیں کی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرے پیارے دادا آپ فکر نا کریں کل کا دن میرا اور میرے دادا کا ہو گا بس آج ہی سارے چیزیں سیٹل ہو جائیں گی۔" ان کو پیچھے سے گلے لگاتے ہوئے ان کہ گالوں پر بھوسا دیا۔

جریوں زدہ چہرے کہ ساتھ اعظم صاحب مسکرا دیے۔

وہ انہیں چھوڑتا جیب سے مبائل نکالتا باہر کی جانب ہو لیا۔ نظریں ہنوز مبائل پر مرکوز تھی جہاں پر مسلسل ایک شخص کی کال آ رہی تھی۔

آنکھوں میں بے زاریت لیے اس نے کال اٹینڈ کی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''کیا ہے؟؟آرہا ہوں زرہ انتظار کرو۔''اپنی بات کہ کر اس نے کال کاٹ دی۔

''زارا مجھے وہ باؤل پاس کرنا۔''اس نے چاول کی باؤل کی طرف اشارہ کیا۔اس نے زرہ سا چاول نکال کر اس کی پلیٹ میں رکا۔

www.novelsclubb.com

''میں تو کہتا ہوں تم لوگ بھی شادی کر لو دیکھو شادی کہ کتنے فائدے ہیں۔'' گردن اکڑا کر کہتے اس نے اپنے فلیٹ کی جانب اشارہ کیا اس کی بات پر زارا مسکرا دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں شادی شدہ ہوں مسٹر..." یوسف نے گلا کنکارا کر اپنی فلیٹ زرہ سا اپنے دائیں باجو میں بیٹھی حیات کہ طرف کسکایا۔ جو دنیا جہاں سے بے خبر اپنے کھانے میں مگن تھی۔

یوسف نے دوبارہ گلا کنکارا اور ساتھ میں ہلکا سا اس کہ بازو دبایا تو وہ اپنا کھانا چھوڑتی اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"جی۔؟؟" اس کہ جی کہنے پر باقی سب ان سے دیہان ہٹاتے اپنے کھانے کی جانب متوجہ ہوئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ...وہ میں....ہاں یہ لو..."اپنی بات کہنے کہ بجائے وہ الٹا اس کہ فلیٹ میں کھانا ڈالتا گیا۔

حیات نے اب بھی نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اس نے آنکھوں کی اشارے سے اس کو اس کہ کھانے کی طرف متوجہ کیا۔

نیفکن سے ہاتھ پوچتے اس نے مبائل کو دیکھا جہاں کال آرہی تھی ایک ہاتھ میں نیفکن پکڑے

اس نے کال اٹینڈ کی۔

"ہیلو کیا میں مسٹر یوسف سے بات کر رہا ہوں؟؟"اگے سے کوئی انگریزی میں بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''جی۔''اس نے مصروف سا جواب دیا۔

''آپ کہ والد کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔''اس کہ گرفت بے اختیار نیفکن پر سخت ہوئی اس کہ چہرے کی رنگت سفید پڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

''ہیلو کیا آپ سن رہے ہیں؟''کافی دیر تک کوئی جواب نا پا کر فون کہ اس پار سے پرسے آواز آئی

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس نے کچھ نہ کہا اور کال کاٹ دی۔

سب اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے

اسے جیسے کچھ وقت درکار تھا اس بات پر یقین کرنے میں کہ وہ شخص جو رشتے میں اس کا باپ لگتا تھا وہ اب اس دنیا میں نہیں رہا۔

www.novelsclubb.com

"یوسف!!" حیات نے اس کہ بازو پر ہاتھ رکھ کر اس کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ب...با.....بابا....بابا کی ڈیتھ ہو گئی۔"اسے بولنے میں مشکل ہو رہی تھی۔

شہیر فوراً اس کی جانب آیا۔

"بھائی یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟؟"گھٹنوں کے بل وہ اس کے پاس جھک کر بیٹھ گیا جس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہم ابھی انگلینڈ جا رہے ہیں شہیر۔"اس نے شہیر کو دیکھ کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں بھی آؤنگی۔" حیات نے دونوں کو دیکھ کر کہا۔

"حیات تم زارا کہ پاس رہو ہم جلد ہی آجائیں گے۔" وہ اپنے ہواسوں میں جیسے واپس ارہا تھا۔

"آج رات بارہ بجے کی ایک فلائٹ اویلیبل ہے۔" فون سے چیک کرتے حائل نے فوراً کہا۔

www.novelsclubb.com

"چلو شہیر ہم ابھی جارہے ہیں۔" وہ کہتے ساتھ اٹھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات اس سے کچھ فاصلے پر کڑی تھی جانے کیوں اس کا یوں جانا اسے اچھا نہیں لگا اس کی طرف دیکھا بھی نہیں وہ سوچتی فوراً قدم باہر کی جانب لیے۔

"یوسف!!" گاڑی کا دروازہ کھولے یوسف کا ہاتھ تھما۔

وہ اس کہ پاس آخر رک گئی۔

"اپنا خیال رکھنا۔" اس نے محبت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف اس کی بات پر نا چاہتے ہوئے بھی زرا سا مسکرا دیا۔

"اور میرے بھائی کا بھی.." اس نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھے شہیر کی جانب اشارہ کیا جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی حیات کا دل کٹ سا گیا اسے یوں دیکھ کر۔

"میرے لیے اپنا خیال رکھنا۔" اس کہ ماتھے پر ہونٹ رکھتے اس نے اپنی بات مکمل کی۔

www.novelsclubb.com

حیات فنزل سی اسے دیکھے گئی کب وہ گاڑی میں بیٹھا کب گاڑی رائیداری عبور کرتی اس کی آنکھوں سے ہو جل ہو گئی اسے معلوم ہی نہ ہو سکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ واپس آئی تو اندر سب لیونگ روم میں بیٹھے ایک دوسرے کا چہرا دیکھ رہے تھے۔

وہ بھی خاموشی سے آخران کہ پاس بیٹھ گئی۔

"کیا آپ نے یوسف کی ابو کو دیکھا ہے کبھی؟" اس نے حائل کی طرف دیکھ کر سوال کیا۔

"ہمم ایک دفع۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ بیمار تھے کیا؟؟"اس نے دوسرا سوال کیا۔سے لگا شاید بیماری کی وجہ سے ان کی ڈیتھ ہوئی ہو گی۔گھر میں اس نے کبھی ان کا ذکر نہیں سنا تھا۔

"وہ دل کہ مریض تھے۔"حائل نے اب کہ اسے دیکھ کر جواب دیا اور اس کی سبز آنکھیں حیات کی فکر مند سبز آنکھوں کو دیکھ کر مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"کوئی اور سوال ہے تو پوچھ سکتی ہو۔"اس نے آرام سے کہا۔حیات اسے باہر آنے کا اشارہ دیتی وہاں سے اٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب کہ دونوں لان میں گھاس پر قدم سے قدم ملائے چل رہے تھے جب ایک جگارک کر وہ اس کی طرف مڑی ''یہاں بیٹھ جائیں؟؟''اس کی بات پر حائل مسکرادیااور اثبات میں سر ہلایا۔

''یوسف اور شہیر دونوں کبھی اپنے امی ابو کا ذکر کیوں نہیں کرتے؟؟''وہ یہ جانتی تھی کہ وہ اس کی سسر بھی لگتے تھے لیکن ناجانے کیوں جنہیں کبھی دیکھا نہیں کبھی سنا نہیں محض اتنا پتا ہو کہ آپ کہ وہ سسر لگتے ہیں اسے بہت عجیب لگ رہا تھا انہیں اپنا سسر کہتے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

''شہیر جب تین سال کا تھا تو ان کی امی کی ڈیتھ ہو گئی، یوسف اس وقت بہت چھوٹا تھا شہیر کو تو ٹھیک سے یاد بھی نہیں ہو گا۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ان کی ڈیتھ کیسے ہوئی؟؟؟''وہ پل کو رکا۔

''حادثے کی وجہ سے....ان کا پورا گھر جل گیا تھا تو وہ...''حیات کی آنکھیں پوری کی پوری کل گئی۔

www.novelsclubb.com

''ک...کیا..''وہ خاموش ہو گئی۔

''ان کہ ابو اس وقت کدھر تھے؟''اس نے جیسے اس کہ بیچ میں چھوڑی ہوئے بات کو مکمل کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ایسی وجہ سے وہ کبھی ان کا ذکر نہیں کرتے۔''حیات نے جیسے سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا۔

''تم میرے ساتھ چلو گھر..''اس نے کہا۔

''نہیں آپ جائیں میں یہی رہو نگی۔''

www.novelsclubb.com

''آر یو شیور؟؟''ابیر واچکا کر تصدیق چاہی۔اس نے اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے اٹھ گئی۔وہ اس کی پشت کو دیکھتا رہا پر بے اختیار اپنے دل کہ مقام پر ہاتھ رکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''کیا میں موو اون کر چکا ہوں؟؟''اس نے بے اختیار سوچا۔

•••••••••••••••

''آپ ایسے کیسے مر سکتے ہیں بنا اپنے گناؤں کا کفارا ادا کیے بنا ان کی معافی مانگے؟؟''ان کی قبر کہ

www.novelsclubb.com

سامنے وہ کھڑا تھا پر پلٹ گیا۔اب بچا ہی اور کیا تھا جو وہ ان سے کہتا؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادا.... آپ؟؟" سامنے سے اپنے دادا اور دادی کو آتے دیکھ یوسف لوگوں سے ایکسکیوز کرتا ان کی طرف آیا۔

"یوسف کیسے ہوا یہ؟؟" دادی نے روتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"ہرٹ اٹیک۔" انہیں جواب دیتے ہوئے اس نے دادی کا ہاتھ پکڑا اور پاس ہی چیئر گھسیٹ کر انہیں بٹایا۔

"یوسف مجھے اس کہ پاس لیجاؤ۔" دادی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی.." بغیر کچھ کہے دوبارہ ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو اٹھنے میں مدد دی۔

وہ ابھی انہیں دفنا کر آئے تھے اس کہ کپڑوں پر گیلے مٹی کہ تاضے داغ واضع تھے۔آنکھوں میں ہلکی سی نمی تھی۔لیکن چہرے پر کہیں غم نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

شمشیر حالم پل کو اس کا چہرہ دیکھ کر تھم سے گئے۔گلے میں گلٹی سی ابر کر معدوم ہوئی۔

"دادی..." قبرستان سے باہر نکلتے شہیر نے انہیں دیکھا تو باگ کر ان کی گلے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرا بچا..." دادی نے رندی ہوئی آواز میں کہا۔ شہیر مسکرادیا وہ ہمیشہ جب بھی۔اسے میرا بچہ بولاتی تھی وہ جانتا تھا وہ اسے ہمت دے رہی تھی۔

"چلیں دادی۔" یوسف نے انہیں وقت کا احساس دلایا وہ شہیر کا ہاتھ پکڑتی اس کہ ہمراہ عظیم حالم کی قبر کی طرف گئیں۔

www.novelsclubb.com

وہاں فاتحہ پڑ کر اس کہ لیے دعا گو ہوئیں۔وہ رو رہی تھی ماں تھی۔اپنے بچے کی گناہوں سے واقف تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شہیر تم اپنی دادی کو گھر لے جاؤ۔" شہیر سے کہہ کر شمشیر حالم اپنی بیگم کی طرف بڑے انہیں دلاسہ دیا اور شہیر کہ ساتھ جانے کہ لیے منایا۔

اور خود کافی دیر تک قبر کہ سامنے کھڑے رہے نظریں نیچے جھکی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

یوسف ان سے کچھ قدم پیچھے کھڑا تھا وہ ان کی جھکی ہوئی پشت کو دیکھ سکتا تھا۔

"مجھے معاف کر دو.." ان کی زکام زدہ آواز نکلی یوسف کی نظریں ان کی جھکی ہوئی پشت پر اٹھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے معاف کر دو یوسف.... مجھے معاف کر دو۔" اب کہ وہ وہیں ڈے سے گئے تھے گیلی مٹی کی پرواہ کیے بغیر وہ وہاں بیٹھتے چلے گئے۔

اور شاید یوسف نے پہلی دفع اپنے بوڑھے دادا کو ایسے روتے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دادا آپ کیا کر رہے ہیں۔" ان کہ اور اپنے درمیاں فاصلہ کم کرتے ہوئے اس نے کہا۔

"مجھے معاف کر دو یوسف۔" انہوں نے پرسے وہی جملا دورایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادا آپ کیوں معافی مانگ رہے ہیں؟؟ جنہیں مانگنی چاہیے تھی انہوں نے تو کبھی نہیں مانگی۔

"عظیم حالم کی قبر کو دیکھتے ہوئے وہ زرہ سا تلخ ہوا۔

"یوسف یہ بوجھ مجھے مار دے گا.....مجھے مار دے گا میں جب بھی تمہیں دیکھتا مجھے اپنی آخرت سے خوف آتا ہے۔" انہوں نے روتے ہوئے کہا۔یوسف ان کہ پاس پنجوں کی بل جھکا اور انہیں بازوؤں کہ احسار میں لیا کبھی اس کی سامنے بیٹھا شخص یوں ہی اس کہ کمزور لمحوں میں اسے بازوؤں میں برتا تھا اور آج وہ اسی شخص کو اپنے بازوؤں میں برر ہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''یوسف میرے بچے اپنے دادا کو معاف کر دو میں نے یہ سب تمارے لیے کیا تھا۔''اب کہ وہ آہستہ سے ان کی پیٹ تپکنے لگا جیسے وہ کیا کرتے تھے۔

''میں تمارے ماں کو بچانہ سکا لیکن میں تمہیں بچانا چاہتا تھا۔''یوسف کا ہاتھ لمحے بر کور کا۔

''مجھے ثبوت نہیں مٹانے چاہیے تھے مجھے تمہیں سب کچھ بتا دینا چاہیے تھا تم حق رکتے تھے جاننے کا تم نے اپنی آنکھوں کی سامنے سب کچھ ہوتا دیکھا تھا۔''اس کا ہاتھ ابھی بھی ہوا میں معلق تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جیسے دور کہیں بہت دور اپنی خیالوں میں چلا گیا وہ رات وہ آدمی ہاسپٹل اس کی امی اور وہ ویڈیو

وہ ویڈیو۔ سامنے

دس سالا یوسف اپنے دادا کہ لیف ٹاف کہ سامنے کھڑا تھا۔ اس پر کوئی ویڈیو چل رہی تھی جیسے وہ

سن ہوتے زہن کہ ساتھ دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سامنے اس کا باپ اس کہ گھر میں پیٹرول چھڑک رہا تھا اور کچھ ہی وقت کا کھیل تھا پورا گھر آگ

کہ نظر ہو چکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کپڑے بھی وہی تھے ہلیا بھی وہی تھا جیسا اس نے اس دن دیکھا تھا اور اس ویڈیو میں اس کہ باپ کا ہلیا بھی وہی تھا۔ وہ پیٹرول چھڑک رہے تھے ان کہ چہرے پر کوئی کپڑا نہیں تھا اس وقت وہ ان کا چہرا دیکھ سکتا تھا۔ وہ ان کا اعمال دیکھ سکتا تھا اور وہ دیکھ رہا تھا بنا پلک جھپکے۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے عظیم تمہیں زرہ سی بھی شرم نہ آئی یہ حرکت کرتے ہوئے۔ زرہ سا بھی خوف خدا نا آیا تمہیں۔" اس نے اپنے دادا کی بلند ہوتی آواز سنی اس نے پیچھے مڑ کر بیڈ پر لیٹے شہیر کو دیکھا جو مزے سے سو رہا تھا دنیا جہاں سے بے خبر۔

"کیسا خدا کونسا خدا جسے کبھی دیکھا نہیں جس کی بس کتابی باتیں پڑی ہیں جو کہتا ہے انسان جو کرتا ہے اسے وہ پلٹ کر دیا جاتا ہے۔ تو اب دیکھو میں نے اتنے برے کام کیے اور اب دیکھو میں کتنی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آرام سے زندگی گزار رہا ہوں دنیا کی ہر چیز ہے میرے پاس کہاں ہے وہ خدا کیوں نہیں لوٹھا تھا مجھے میرے کیے کی سزا؟؟"شمشیر حالم کی گرفت یخ تاریخ مبائل پر سخت ہوئی ان کی سفید رنگت گلابی ہو چکی تھی اشتعال اور غصے کی ملے جلے تاثرات تھے ان کی چہرے پے۔

"عظیم!!!میری بات سن لو آج کہ بعد میرا اور تمہاری ماں کا تم سے کوئی واسطہ نہیں ہماری طرف سے جیو یا مرو لعنت بھیجتا ہوں میں تم جیسی اولاد پر۔"اس نے سکوں سے اپنے باپ کی ساری بات سنی۔

www.novelsclubb.com

"یوسف اسے میرے پاس بھیج دیں.."اب کی اس نے نرمی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرے ہوتے ہوئے نام بھی مت لہنا اپنی غلیظ زبان سے میرے پوتوں کا۔ میں انہیں کبھی تمہاری پاس نہیں بھیجوں گا۔ تم سوچو جب اسے پتا چلے گا کہ اس کی ماں کا قتل اس کہ اپنے باپ نے کیا ہے تو پتا بھی ہے اس معصوم ہر کیا گزرے گی؟؟؟" ان کی آواز اب کہ پہلے سے بھی بلند ہو گئی سانسیں پھولنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"بابا میں بتا رہا یوں اگر کسی کو بھی اس بات کا پتا چلا تو میں بھول جاؤنگا کہ آپ میرے باپ اور وہ میرے بیٹیں ہیں۔" اس کی دھمکی پر شمشیر حالم نے حیرت سے اس شیطان کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تمہیں خود پولیس کہ حوالے کرونگا۔"انہوں نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"اگر آپ نے ایسا کچھ کرنے کی کوشش بھی کی تو آپ میرے اندر کہ شیطان سے واقف نہیں ان بچوں کا اس دنیا میں آپ کہ اور امی کہ علاوہ کوئی نہیں مجھے ایک لمحہ نہیں لگے گا انہیں اپنے پاس لانے میں۔"اس نے کہتے ساتھ فون کاٹ دیا۔

www.novelsclubb.com

شمشیر حالم سر تھامے وہیں صوفے پر بیٹھ گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کمرے کی اندر دروازے سے لگے یوسف نے آواز بند ہونے پر زرہ سا دروازہ کھول کر دیکھا تو دادا صوفے پر سر تھامے بیٹھے تھے۔

وہ جا کر ان کہ گلے لگ کر رونا چاہتا۔ کیا اس عمر میں اسے ان سب چیزوں سے بھی گزرنا تھا؟؟ کیا اب وہ واقعی بڑا ہو گیا تھا؟؟ اور وہ بغیر ان کی طرف دیکھے جا کر بستر پر لیٹ گیا لیف ٹاف ویسے ہی کھلا ہوا تھا جیسا شمشیر حالم چھوڑ کر گئے تھے۔ جہاں پر ویڈیو کہ ختم ہونے کہ کچھ سیکنڈ پہلے ہی پوز لگا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"امی میں آپ کو بہت یاد کر رہا ہوں..." سائڈ پر لیٹتے ہوئے اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسوں بہنے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شمشیر حالم کمرے میں آئے تو دونوں کو اپنی جگہ سوتا دیکھ کر سکوں کا سانس خارج کیا اور آگے آخر لیف ٹاف کی سکرین پر جھکے۔انہوں نے حیرت سے ویڈیو کو دیکھا۔انہں یاد نا تھا کہ انہوں نے یہاں تک دیکھا تھا۔انہوں نے سر جھٹک کر ڈیلیٹ کا بٹن دبایا اور گہرا سانس ہوا کہ سپرد کیا۔

"یا اللہ معاف کر دے مجھے۔" آنکھوں سے چشمہ اتار کر وہی ٹیبل پر رکھا۔

www.novelsclubb.com

اور یوسف کی جانب قدم لیے، وہ ایک دم ٹھٹک کر رکے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوسف کیا ہوا؟؟" چادر میں اپنا آپ چھپائے، اس کہ وجود کو لرزتے دیکھ کر انہوں نے بے اختیار اس اپنے بازؤں میں بھرا۔ ایک پل کو ان کا خیال اس ویڈیو کی طرف گیا "کہیں اس نے ..." اس سے آگے وہ سوچ نہ سکے۔

"کیا ہوا میرے بچے۔" اب کہ آہستہ سے اس کی پیٹ تپکنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"داداڈر لگ رہا ہے۔" اس نے روتے ہوئے کہا۔ ان کا احسار ملتے ہی وہ زور سے رونے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادا کی جان دادا ہیں نہ دادا تمہاری حفاظت کریں گے کس چیز سے ڈر لگ رہا ہے۔" احسار تنگ کرتے ہوئے انہوں نے پوچھا دور کہیں ایک خوف بھی تھا کہ یوسف وہ نہ کہہ دے جو وہ سوچ رہا ہے۔

"برا خواب دیکھ لیا تھا۔" اس نے کچھ پل خاموشی کہ بعد جو جملا کہا شمشیر حالم نے سکوں کا سانس خارج کیا اور پر سے اس کا پیٹ تپکنے لگے۔

www.novelsclubb.com

جیسے اب وہ ان کا تپک رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادا آپ روئیں نہیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے، ورنہ میں بھی رونے لگ جاؤنگا۔"اس نے مسکرا کر کہا۔

لیکن شمشیر حالم مسکرا نہ سکے "مجھے معاف کر دو۔"انہوں نے پر سے اپنی بات دہرائی۔

"دادا آپ کیوں مجھ سے معافی مانگ کر مجھے شرمندہ کر رہے ہیں"

www.novelsclubb.com

"میں نے وہ ویڈیو...."

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سب پتا ہے مجھے اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں۔" یوسف کی بات پر وہ سب کچھ بلائے شاک کی کیفیت میں اسے دیکھتے رہے۔

"کب سے..." ان کی آواز کانپی۔ان کی اندر آج پھر وہی ڈر جاگا کیا واقعی ان کی لاپروائی کی وجہ سے اس بچے نے اپنا بچپنا کو دیا تھا؟؟

www.novelsclubb.com

"کچھ عرصہ پہلے ہی پتا چلا۔" اس نے گردن پر ہاتھ لیجاتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلیں دادی پریشان ہو رہی ہو نگی۔"انہیں سہارا دے کر اٹھایا اور ایک آخری نظر اس قبر پر ڈال کر وہ وہاں سے چلا گیا۔

"سر وہ احمد کچھ عرصہ پہلے ہی ریزائن کر چکا تھا۔"

"اس کی کوئی فوٹو؟؟ بیگ گراؤنڈ؟"اس نے اگلا سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"سر ہمیں کچھ نہیں پتا عظیم سر نے خود پرسنلی انہیں افوونٹ کیا تھا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ٹھیک تم خوشش کرو اگر کچھ پتا چلے تو مجھے انفارم کرنا۔''اس نے جواب کا انتظار کیا اور جواب ملتے ہی فون کاٹ دیا۔

اب کہ اس کی ان گلیاں مبائل پر کچھ ٹائپ کر رہی تھی شاید کسی کا نمبر فون اٹھاتے ہی اس نے مبائل کان سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

''یو برو آج مجھ ناچیز کی یاد کیسے آگئی؟''سامنے سے فوراً شکواہ آیا۔

''کام ہے ایک روبن..''وہ ڈائیریکٹ مدعے پر آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بندہ ڈھیٹ ہو لیکن یوسف حالم کی طرح بغیرت نہ ہو.... جھوٹے منہ ہی بوچ لیتا کہ آج تیری یاد آرہی تھی۔" سامنے سے بگھڑے ہوئے لہجے میں جواب آیا۔

"تم میری محبوبہ ہو جو مجھے تمہاری یاد آئے؟؟" اب کہ اس نے زرا سا مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اگر نہیں ہوں تو بنالو..." سامنے سے پوری مزے سے جواب آیا۔

جسے سن کر بے اختیار یوسف کہ منہ سے گالی نکلی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''سدھر جاؤ تیری بیوی کو تیری حرکتوں کا پتا چل گیا نہ پر...''

''مذاق کر رہا ہوں بتاؤ کیا کام ہے...''اب کہ اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''اوکے کام ہو جائے گا...''یوسف کی بات سننے کہ بعد اس نے فوراً کہا۔

اس نے فون کی طرف ایک آخری نظر دوڑائی کہ کہیں کچھ رہے تو نہیں گیا اور اپنا ساماں سوٹ کیس اٹھا کر وہ نکل گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ کہ اوپر بلو جیکٹ پہنے آنکھوں پر سن گلاسز لگائے اس کا رخ ایئر پورٹ کی طرف تھا شہیر کو دادا اور دادی کی ساتھ بھیج کر وہ خود ایک ہفتے تک یہی رکا تھا ساری کاغذی کاروائی مکمل کرنے کہ لیے اور کچھ چیزیں ڈھونڈنے کہ لیے۔

"حیات بیٹے یوسف آج آرہا ہے نہ..؟؟" کاؤچ پر بیٹھی حیات نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"جی دادی..." اس نے مسکرا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کب تک آئے گا؟؟؟"

"کم اون دادو ہم نے جب سے یہ مووی لگائی آپ تین مرتبہ یہ سوال پوچ چکی ہیں.." اب کہ شہیر نے اکتا کر کہا کیونکہ مووی بار بار ڈسٹرب ہو رہی تھی۔

"چپ ایک تو بڑا بھائی آ رہا ہے یہ نہیں کہ جا کر ایر پوٹ (ایئر پورٹ) پر کھڑا ہو جاؤں اسے اپنے ساتھ لاؤں یہاں بیٹھا فلمیں دیکھ رہا ہے۔" چپس منہ میں لے جاتے ہوئے شہیر کا ہاتھ ایک دم تھما۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادو کر دی نہ آپ نے ریڈ فلیگ دادیوں والی بات۔" منہ فلا کر اس نے کہا۔

دادی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا وہ تو اس کہ ریڈ فلیگ پر ہی اٹک گئی تھی۔

"کونسے فلگ والی بات؟" اب کہ نیچے بیٹھے دونوں ہنس دیے حیات پر بھی لحاظ کرتی خاموش ہو گئی جبکہ شہیر لیٹ کر اب بلند قہقہ لگانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ہاہاہاہا دادو فلگ نہیں فلیگ ایف ایل اے جی فلیگ یعنی جھنڈا اتنے سال باہر ملک رہنے کا کیا فائدہ ہوا دادو آپ کا..." اب کہ اس نے مزے سے وہی چپس منہ میں ڈالا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لو باہر ملک میں گوروں سے زیادہ تو یہی اپنے ملک کہ ہیں۔ باہر کی زبان سیکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی.....اور تیرے دادا کو آتی ہے اتنا ہی کافی ہے۔"

"دادی اب خاموش ہو جائیں دیکھیں اب ہیروئن کو گولی لگے گی۔"اس کا جیسے ہی ہوش فلم کی طرف دوبارا گیا تو فوراً سیریئس ہو کر فلم دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

اب کہ دادی بھی غور سے دیکھنے لگی۔پہلے کچھ سسپینس سے گن سے گولی نکلی دادی نے غور سے دیکھا پر ان کا سارا موڈ ہی بگڑ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"گولیاں تو ہمارے زمانے کی ہوتی تھی فوراً پسٹل سے گولی نکلی اور ایک ہی سیکنڈ میں لگ جاتی تھی یہاں پر تو کب سے گولی ہوا میں اڑ رہی ہے اتنے میں تو وہ پاگل سائڈ پر ہو جاتی لیکن دیکھو تو ایک انچ بھی نہیں ہلی۔"

دادی کی بات پر دونوں نے حیرت سے دادی کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو..... وہ دیکھو حیات تمارا فون بج رہا ہے دیکھو شاید یوسف ہو؟؟؟"

حیات نے مبائل اٹھا کر سکرین کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جہاں اسی نمبر سے کال آ رہی تھی اس نے زرہ سا دادی کو دیکھا اور پر فون کاٹ دیا۔

"رونگ نمبر ہے دادو..." وہ کہتے ساتھ اٹھ گئی۔

"میں آتی ہوں..." وہ جیسے ہی اپنے کمرے تک آئی تو اس کہ مبائل پر دوبارا رنگ ہوا۔

گہرا سانس بر کر اس نے مبائل کان سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکو مجھے تنگ کرنا بند کرو خدا کی واسطے..." تھوڑی دیر خاموشی رہی اور پر وہی آواز ابری۔

"تمہیں تنگ کرنا کیسے بند کر سکتا ہوں جان تمارے لیے ہی تو پاکستان آیا ہوں جب تک تماری زندگی برباد نا کر دوں اس دل کو سکوں کہاں آئے گا۔" حیات کہ گرفت مبائل ہر سخت ہوئی۔

"میں آخری دفع کہ رہی ہوں اپنے گھٹیا ارادے لے کر دفع ہو جاؤ میری زندگی سے۔"

www.novelsclubb.com

"افف یہ بہادری کہیں اس شوہر کی وجہ سے تم میں تو نہیں آئی سنا ہے ساری بات پتا لگنے کہ باوجود بھی تمارے ساتھ ہے۔"پل کو وہ سانس لینا بھول گئی (اسے کیسے پتا کہ یوسف سب جانتا ہے)

"ابھی سانسیں مت روکو میری جان تمہیں تو میرے سامنے اپنی آخری سانس لینی ہی اگر ایسے مر جاؤ گی تو مزا نہیں آئے گا۔"

www.novelsclubb.com

"لعنت بھیجتی ہوں میں تم پر گھٹیا انسان مجھے کمزور سمجھنے کی خوشش مت کرنا اب میں وہ بچی نہیں رہی جسے تم ڈرا دمکا سکتے ہو.."اس نے کہتے ساتھ کال کاٹ دی اور پر نمبر بلاک کر دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یااللہ مجھے اس شیطان سے پنادے۔"اس نے ساتھ اللہ سے دعا مانگی۔

•••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

"بھائی...."یوسف نے شہیر کی آواز پر سیدھ میں دیکھا جہاں وہ کھڑا تھا اور اس کہ ساتھ ہلکہ گلابی جوڑے میں حیات۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کہ قریب آخر اس نے سوٹ کیس شہیر کی جانب کیا جسے وہ فل اگنور کرتا اس کہ گلے لگا۔ پھر سوٹ کیس لے کر گاڑی کی طرف بڑا۔

"السلام و علیکم...." اسے کچھ نہ کہتے دیکھ اس نے خود ہی پہل کی۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام کیسے ہو تم.." اس نے مسکرا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کہ تم کہنے پر اس نے آنکھیں گھمائی ''لڑکی پہلے تم سوچ کیوں نہیں لیتی کہ مجھے آپ کہنا ہے یا تم!!''

''مجھے پتا ہے کب تم کہنا ہے اور کب آپ، آپ فکر نہ کریں..''اب کہ آپ یہ لڑکی پل پل ترز تقاطب تبدیل کرتی ہے اس نے سوچا۔

www.novelsclubb.com

''تم کیوں آئی ہو..''اس کہ لیے گاڑی کا بیک ڈور کھولتے ہوئے اس نے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات کو ایک دم اس کی بات بری لگی جس کا اندازہ اس کہ چہرے سے یوسف کو ہو گیا تھا جہاں پہلے بڑی مسکراہٹ سے اسے دیکھا جا رہا تھا اب کہ آہستہ آہستہ مسکراہٹ کم ہو رہی تھی۔

"میں نے یہ سننے کہ لیے پوچھا کہ شاید سامنے سے جواب آئے آپ کی بہت یاد آ رہی تھی ایسی وجہ سے ڈائیریکٹر فک کرنے آ گئی۔" اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر بیٹھنے کا اشارہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"زیادہ شوکے ناہوں دادو نے بھیجا تھا بس اسی وجہ سے آئی ہوں۔" کھڑکی کی طرف چہرا کر کہ اس نے جواب دیا۔ وہ کھڑکی کہ پاس ہی کھڑا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھاااا!!"اس نے اچھا کو کھینچا اور خود جا کر شہیر کہ پاس پاسینجر سیٹ پر بیٹھ گیا۔

گاڑی اپنی منزل پر روانہ تھی۔

"شہیر کیا تمہیں بھی دادی نے بھیجا ہے مجھے فک کرنے کہ لیے۔"پیچھے بیٹی حیات کو ایک نظر دیکھ کر اس نے شہیر سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی صبح سے میری کان پکا دیے تھے کہ یوسف کو لینے جانا ہے یوسف کو لینے جانا ہے بھولنا نہیں ..."اس کہ جواب پر حیات نے گہرا سانس بھرا لیکن اس کہ اگلی بات پر شرمندگی سے پوری دوسری طرف کسک کر بیٹھ گئی جیسے یوسف کی نظروں میں نہیں آنا چاہتی ہو۔

"اور ایک تو میں فل ریڈی نکلنے والا تھا کہ آپکی بیگم کو بھی آنے کا شوک چڑ گیا۔"اس نے بڑے شوق لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

حیات کا دل کیا اس کا سر پاڑ دے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جبکہ یوسف ہنس دیا اس کہ ایک گال پر پڑتا ڈمپل بہت اندر تک گیا۔

"کیسا بنا ہے؟؟" دونوں ہاتھ کی کونیاں ٹیبل پر رکے، ہتھیلیوں کہ اوپر اپنا چہرہ رکھے زارا نے اشتیاق سے پوچھا۔

"تمہیں کیسا جواب چاہیے؟؟" ایک چمچا اس کی ہاتھ کہ بنے بریانی کا لے کر اس نے کرسی پر ٹیک لگا کر اسے دیکھا۔

"حقیقت والا..." فیصل نے اس کی چہرے کو دیکھا پر کھانے کو اور ہاتھ سے گڈ کا نشان بنایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ کیا ہے؟؟"زارا نے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھا۔

"یہ گڈ ہے۔"

"فیصلللل!!"وہ آہستہ سے غراہی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا بتاتا ہوں ناراض تو نہ ہو بہت ہی اعلیٰ بنا ہے.....اتنا کہ نمک کی کمی ہونے کا احساس ہی نہیں ہو رہا۔اور اگر کوئی کھائے تو یقیناً وہ اس میں سے جلے ہوئے چاولوں کا ذائقہ تو بلکل پہچان نہیں پائے گا۔"اس نے زارا کی شکل دیکھی جو کنفیوزڈ سی اسے دیکھ رہی تھی وہ مسکرا دیا۔

"تم بیٹھو اسے مت کھانا میں آرڈر کرتا ہوں کچھ۔"اسے کہتا وہ وہاں سے اٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا یہ تعریف تھی؟؟"وہ خود سے بڑبڑائی اسے جیسے اب اسکی ساری باتیں سمجھ آ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اللہ اتنی محنت میں نے کی تھی کیا ہوتا اللہ اگر آپ زرہ سا ذائقہ دے دیتے یا جب میں سالن لا رہی تھی تب یہ گر جاتے۔" ٹیبل پر سر گرائے وہ چت کو دیکھ کر بولنے لگی۔

"ویسے اللہ کیا جاتا اگر وہ جھوٹے منہ ہی تعریف کر دیتے۔" وہ چت کو دیکھ کر کہہ رہی تھی کہ اچانک فیصل کا چہرا سامنے دکھا۔ وہ بے اس کی کرسی کی اوپر جھکا ہوا تھا۔ جس سے اس نے اپنے سر سے چھت کو بلاک کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اپنا موٹا سر ہٹاؤ۔" اس نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کسی نے خود ہی کہا تھا کہ حقیقت والا جواب چاہیے۔"اس کی بات کو اگنور کرتے اس نے اپنی بات کئی۔

"تو اب وہی کسی آپ سے کہتی ہے بیٹ کر چاول کائیں اور تعریف کریں۔"اس نے چمکتی آنکھوں سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"معزرت لیکن میں اپنے چھوٹے سے معدے کہ ساتھ یہ ظلم نہیں کر سکتا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہٹو پیچھے جتنے بڑے تم ہو تمارے معدے نے بھی اتنا ہی ہونا ہے...''اسے پرے دھکیلتی وہ چاول اٹھانے لگی۔

''اچھا نارک جاؤ۔''زارا نے مسکرا کر اسے دیکھا پر چاول رکھ دیے (اب بولے گا تم نے بنایا ہے اتنے پیار سے تو کھالیتا ہوں) وہ سوچ کر ہی مسکرائے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

''میں خود انہیں پھینک کر آتا ہوں۔''مسکرا کر اس کی سامنے سے چاول کا ٹرے اٹھاتے ہوئے اس نے کہا۔اور وہ ایک بار پر ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

•••••••••

"عمیر تم کرنا کیا چاہتے ہو آخر..." سگریٹ پیتے عمیر نے اس کی بات پر چونک کر اسے دیکھا۔

"مجھے اسے تکلیف میں دیکھنا ہے۔اور میں اس تکلیف کو اس کی موت تک لے کر جانا چاہتا ہوں "۔

www.novelsclubb.com

"عمیر تم میرے بچپن کہ دوست ہو ایسا مت کرو چھوڑ دو۔" اس نے ایک آخری خوشش کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زین کیا تم بھول گئے اس نے میرے ساتھ کیا کیا تیں سال (اس نے تین انگلیاں اس کی سامنے کی) پورے تین سال تک اس جہاں سے بیگانہ رہا میرا اماا اس دنیا سے چلا گیا ان کا دیدار تک نہ کر سکا۔"

"اس کہ یہ کرنے کی وجہ کی طرف بھی دھیان دو عمیر...." اس کا کندھا تپکتے وہ اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"میں چاہتا ہوں تم میری بات پر غور کرو۔"

•••••••••••••••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''جی؟؟''حیات نے سامنے کھڑے کھالی چمکتی آنکھوں والے نوجوان سے سوال کیا۔

زین نے غور سے سر تا پا اسے دیکھا''جی آپ؟؟''

''آپ میرا سوال مجھے لوٹا رہے ہیں؟؟''اب کہ تھوڑے بگھڑے لہجے میں کہا جس پر زین مسکرا دیا اس کی آنکھوں کی چمک بڑ گئی۔

''میں زین ہوں یوسف کا دوست۔''اسی مسکراہٹ کہ ساتھ اس نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اندر آجائیں..''اس کا راستہ چھوڑتے ہوئے اس نے اندر آنے کی اجازت دی۔

''یوسف آپ کا دوست آیا ہے..''اس کو راستہ دکھاتے ہوئے اس نے ساتھ یوسف کو آواز لگائی۔

www.novelsclubb.com

اور تھوڑی دیر بعد سب ساتھ میں بیٹھے چائے کی مزے لے رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زین بیٹا تم اب تک ویسے ہی ہو بلکل تبدیل نہیں ہوئے دیکھو وہی پیاری آنکھیں.." دادی نے کہتے سات ساتھ شمشیر حالم کو دیکھا جنہوں نے اثبات میں سر ہلایا اور پر شہیر کو دیکھا اس نے بھی بنا کچھ کہے ان کی ہاں میں ہاں ملائی اور پر یوسف کو دیکھا جس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور آخر میں حیات کو دیکھا جو کنفیوزڈ سی دادی کو دیکھنے لگی۔

"گردن ہاں میں ہلاؤ۔" ساتھ بیٹھے شہیر نے اس سے کہا تھا اس نے جلدی سے گردن ہاں میں ہلائی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن میں نے ان کو پہلے کبھی دیکھا ہی نہیں تو مجھے کیا پتا۔" اس نے آہستہ سے کہا کہ صرف شہیر ہی سن سکے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''دادی کو کبھی کبھی پتا نہیں کیا ہو جاتا اپنی بات پر سب کی رضامندی چاہتی ہیں وہ جب بھی ایسا کریں تم بس ہاں کہ دیا کرو اور دو تین تعریف بھی کر دیا کرو ان کی بات پر۔''شہیر کی بات سن کر حیات نے اثبات میں سر ہلایا۔

''دیکھو تو قد کتنا لمبا ہو گیا ہے تمارا جب ہم نے دیکھا تھا تب تو اتنا نہیں تھا۔''

www.novelsclubb.com

''جی جی بلکل دادو بہت لمبا قد ہو گیا ہے۔''اب کی حیات نے سب سے پہلے دادی کی بات کا جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہے نہ اور مسکراہٹ تو دیکھو.."

"جی دادی بلکل حسین مسکراہٹ ہے ایک دم فرفیکٹ۔" چائے پیتے زین کو بے اختیار اچو لگا۔

حیات نے چائے میں بسکٹ ڈالتے ہوئے سب کو دیکھا.. سب اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"کیا کچھ غلط کہا میں نے؟؟" اس نے پرسے شہیر سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''غلط تو نہیں کہا واقعی سمائل تو انکی فرفیکٹ ہے..''شہیر نے مسکراتے ہوئے زین کو دیکھ کر کہا۔

شہیر کہ دیکھنے پر حیات بھی اس طرف دیکھنے لگی۔

''ہاں واقعی پیاری تو ہے..''بسکٹ منہ میں لے جاتے ہوئے اس نے کہا۔

''کس کی مسکراہٹ پیاری ہے؟؟''اپنے پیچھے سے ایک دم یوسف کی آواز پر اس نے ڈر کر گردن پیچھے کی طرف کیا۔

''افف میرے اللہ..''اس کا ہاتھ بے اختیار سینے پر گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کس کی مسکراہٹ پیاری ہے؟؟" بھوری آنکھوں کو سکیڑ کر اس نے سامنے بیٹھے زین کو دیکھا جواب بھی مسکرا رہا تھا اور اسے اس وقت وہ مسکراتا ہوا زہر لگا۔

حیات نے اپنی مسکراہٹ دبائی (کیا یہ جیلس ہو رہا ہے) اس نے دل میں سوچا۔

www.novelsclubb.com

"آپ بھی ایک دفع مسکرائیں.." اس نے گلا کنکارا اور سیدھا آ کر اس کہ پاس ہی بیٹھ گیا اور ایک نظر سب کو دیکھا جہاں سب ایک دوسرے سے گفتگو میں مگن تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھو..."اس نے اپنے دائیں طرف پڑتے ڈمپل کی طرف اشارہ کیا۔

اور ذرہ سا مسکرایا حیات نے غور سے اسے دیکھا ماتھے پر گرے بھورے بال سفید رنگت مسکرانے کی وجہ سے چھوٹی ہوتی اس کی بھوری آنکھیں اور ان پر گنے پلکوں کی جالر۔ ہلکی ہلکی ں بڑی کوئی داری اور اس پر غضب اس کا یک طرفہ ڈمپل اس کہ ٹرم شدہ داڑی میں بھی اپنی بھرپور جلک دکھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

حیات کو ہوش تب آیا جب یوسف نے اس کہ سامنے چٹکی بجائی۔ حیات ہڑ بڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بتاؤ میری مسکراہٹ پیاری ہے یا..." اس نے بار اُدھوری چھوڑ دی۔

"مسکراہٹ تو آپ کی بہت پیاری ہے۔" حیات نے کل کر تعریف کی۔

اس کی تعریف پر وہ پرسے مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادو نہ جائیں نہ.." دادی کہ گلے لگے شہیر نے کہا۔وہ اس وقت ایئرپورٹ پر موجود تھے۔

"اس بار جانے دو وہاں پر سب کچھ کسی کہ حوالے کر کہ یہیں رہیں گے۔" شمشیر حالم نے اس کا کندھا تھپکا۔

"اپنا اور سب کا خیال رکھنا۔" دادے نے یوسف کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"بے فکر رہیں.." اس نے مسکرا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیا میرا اسائمنٹ بھی کر دو پلیز زز..." شہیر گاڑی کہ اندر بیٹھا ہوا تھا جبکہ حیات باہر۔

"دروازہ لاک کرنا... کڑکی دروازے سبھی اچھے سے بند کرنا ہم جلدی آنے کی خوشش کریں گے۔" یوسف اسے ہدایت دیتا گاڑی زن سے لے گیا۔ وہ بزنس میٹنگ پر جا رہے تھے جہاں پر وہ آج شہیر کو بھی کے جا رہا تھا زبردستی...

www.novelsclubb.com

•••••••••

"حیات یہ کیا کر رہی ہو تم؟؟" کافی کا مگ لیے اس نے قدم اس کی قریب لیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کافی پی رہی ہوں۔" حیات نے اسے اپنے ہاتھ میں تھما ہوا مگ دکھایا یوسف کہ پیچھے ہی شہیر گھر میں داخل ہوا۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی اسے چونے کی۔" یوسف پوری قوت سے دھاڑا کہ حیات کہ ہاتھ سے بے اختیار بھاپ اڑا تھا کافی اس کہ ہاتھ پر گہرا اس کہ ہاتھ میں جلن سی ہونے لگی، جس کی وجہ سے اس کی گرفت اس مگ پر کم ہوئی اور مگ زمین بوس ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم نے کیا کیا۔" یوسف دھاڑتا ہوا اس کہ سامنے کھڑا ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات کی آنکھوں میں بے اختیار نمی سی آنے لگی۔اس سے تو کبھی اس نے سختی سے بات نہیں کی تھی اور آج وہ اس پر چلا رہا تھا۔یوسف نے ان سبز آنکھوں کو دیکھا پر اس نمی کو اور بنا کچھ کئے پلٹ گیا۔

"حیا تمہارا ہاتھ جل گیا ہے آؤ میں ٹیوب لگاتا ہوں۔" حیات نے کچھ۔نہیں کہا جانتی تھی اگر کچھ کہتی تو اس کی آواز رند جاتی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ابھی غصے میں ہیں بھائی جیسے ہی غصہ ٹھنڈا ہو گا انہیں اپنے رویے کا احساس ہو جائے گا تم پریشاں نہ ہو۔''اس کہ ہاتھ میں ٹیوب لگاتے شھیر نے اسے تسلی دی۔

''کیا مطلب اگر غصے میں ہے تو مجھے پر اس طرح غصہ کرے گا۔''حیات نے غصے سے کہا۔

''ان کا پسندیدہ مگ تھا وہ کسی کو ہاتھ تک لگانے نہیں دیتے اور تم نے اسے توڑ دیا حیا۔''

www.novelsclubb.com

''ٹوٹا بھی تو اس کی وجہ سے تھا.....نہ وہ مجھ پر چلاتا نہ وہ ٹوٹتا۔''حیات نے جھکے سر کہ ساتھ کہا اسے ندامت ہو رہی تھی وہ جانتی تھی یوسف کہ لیے وہ مگ کتنا خاص تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس مگ میں ایسا کیا ہے شہیر؟؟؟"اس نے سوال کیا۔

"کسی اپنے کی آخری نشانی سمجھ لو۔"شہیر کہتے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔

"شہیر!!"شہیر نے رک کر گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

"ہمم.."اس نے صرف ہم کہنے پر اکتفا کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا ہوا ہے....؟؟"شہیر کہ گردن میں گلٹی سی ابر کر معدوم ہوئی۔

"کچھ نہیں..."اس نے مسکرانا چاہا۔

"ادھر بیٹو..."اس کو بیٹھنے کا اشارہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"بتاؤ کیا ہوا....؟؟"اس نے تھوڑی دیر انتظار کیا جب سامنے سے کوئی جواب نہ آیا تو وہ پر بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شہیر میرے بھائی تم مجھے بہت عزیز ہو تمہاری آنکھوں میں یہ اداسی اچھی نہیں لگتی تمہاری یہ آنکھیں تمہارے دل کا حال بیان کر دیتی ہیں..." وہ نرمی سے مسکرا دی۔

"آنکھیں حال تب بتاتی ہیں جب سامنے انہیں پڑھنے والا ہو۔" وہ شرمندگی سے مسکرا دیا۔

"حیا... آج بزنس پارٹی میں...."

www.novelsclubb.com

وہ ایک بڑے سے حال کا منظر تھا جہاں ہر کوئی مہنگے مہنگے ملبوسات پہنے دائروں کی صورت میں بٹے ہوئے تھے کہیں کسی بزنس کہ حوالے سے بات ہو رہی تھی، تو کہیں لوگ اپنے ذاتیات کو ڈسکس کر رہے تھے۔

ایسے میں دور ایک کونے والی ٹیبل پر دو لوگ کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

جن میں سے ایک کی بھوری آنکھوں میں بیزاریت سے اطراف کا جائزہ لے رہی تھی۔

جبکہ دوسرا مصروف سا کسی سے مہو گفتگو تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بھائی کیا میں گھر چلا جاؤں؟؟''شہیر سے اب کہ اور صبر نہ ہوا تو بول پڑا۔

''چپ چاپ کھڑے رہو....اور وہ فائل کہاں ہے؟''

''گاڑی میں..''یوسف کی سنجیدہ ہوتی نظروں کو دیکھ کر اس نے ہلکی سی مسکراہٹ پاس کی۔

''لاتا ہوں..''کہتے ساتھ وہ وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گاڑی سے فائل نکالتے ہوئے وہ مڑا لیکن اپنے پیچھے ہی تین اچھے کا سے موٹے اور لمبے پہلوانوں کو کھڑا دیکھ وہ ایک دم پزل ہوا۔

"جی؟؟" تھوک نگلتے ہوئے اس نے پوچھا۔

اتنا اندازہ تو اسے ہو گیا تھا کہ یہ بندے اس کی ہی تاک میں کھڑے تھے کیوں کہ جس انداز میں وہ اسے گھور رہے تھے اسے اندازہ ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بنا کچھ کہے ایک بندہ اس کہ سامنے آیا.....اگر پیچھے سے دیکھا جاتا تو شہیر بلکل اس کہ سامنے چپ سا گیا تھا۔

"بھائی بچے کی جان لو گے کیا؟؟ یہ ڈاکو منگل سنگ والا گیٹ اپ بنا کر۔" سامنے کھڑے پہلوان کی آنکھوں میں اور زیادہ سختی در آئی۔

www.novelsclubb.com

"برا لگ گیا کیا؟؟" تھوک نگلتے اس نے مسکرا کر پوچھا لیکن شاید اس کی مسکراہٹ کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(ون ٹو...)دل میں ون ٹو کرتے اس نے باگنے کہ لیے قدم بڑھائے ابھی اس نے قدم اٹھائے ہی تھے کہ اس کو کالر سے پکڑ کر واپس اپنی جگہ کھڑا کر دیا گیا۔

"کیا مسئلہ ہے یہ سسپینس کیوں کریئیٹ کر رہے ہو پیسے چاہیے نہ میرے پاس بس دو ہزار ہیں۔

"اس نے ساتھ میں اللہ کا شکر ادا کیا کہ وہ زیادہ پیسے نہیں لایا۔

www.novelsclubb.com

لیکن شاید سامنے والے کو پیسے نہیں کچھ اور چاہیے تھا۔اور وہ کچھ اس کہ ہاتھ میں موجود فائل تھی۔

"اس کہ ہاتھ سے فائل لے کر شہیر کا کالر چوڑا۔اس سے فائل واپس لینے کہ لیے وہ آگے بڑا لیکن پہلے ہی وہ اپنے بلڈوزر جیسے ہاتھوں سے فائل کی ٹکڑے ٹکڑے کر چکا تھا۔

شہیر کو تو سہی مانون میں حوش ہڑ گئے وہ فائل یوسف کہ پچھلے کچھ مہینوں کی لگاتار محنت تھی۔ اس کی زندگی کا سب سے بڑا پراجیکٹ جسے آج اسے یہاں ریفریزنٹ کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اپنے بھائی کو بولو چپ چاپ اس پراجیکٹ سے دستبردار ہو جائے ورنہ..."اس کا گال تپتپاتے انہوں نے اپنی باری آواز میں اسے وارننگ دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شہیر ایک کام کہا تھا تمہیں..." یوسف کی چلتی زبان کو بریک لگا جب اس نے شہیر کو دیکھا اور نیچے پڑے اس فائل کہ ٹکروں کو۔

اس نے اپنا غصہ ضبط کرنا چاہا اسے معاملا تھوڑا بہت سمجھ آ چکا تھا اور باقی سب شہیر سے پتا چل گیا ۔یوسف

www.novelsclubb.com

سب سے معزرت کرتا سیدھا گھر کہ لیے نکل گیا۔ شہیر سے سب جاننے کہ بعد اس نے پورے راستے کچھ نہیں کہا۔اور شہیر کو اس کی یہ خاموشی نے اور شرمندہ کر دیا وہ اپنے آپ کو قصوروار سمجھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آو و میرے اللہ شہیر تمہیں کہیں مارا تو نہیں ان مسٹنڈوں نے.." پوری بات سننے کہ بعد حیات نے فکر مندی سے کہا۔

"نہیں۔"

www.novelsclubb.com

"شہیر تم کیوں شرمندہ ہو رہے ہو اس میں تمارا کوئی قصور نہیں۔" حیات نے اسے تسلی دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن یہ پراجیکٹ بھائی کہ لیے بہت ضروری تھا اگر میں وہ فائل اپنے ساتھ شروع میں ہی لے جاتا تو یہ نوبت ہی نہ آتی۔" اسے اب بھی اپنا قصور لگ رہا تھا۔

"شہیر تم نے اپنے بھائی کو کچھا کہلاڑی سمجھ رکھا ہے... وہ جتنے سمجھدار دکھتے ہیں اس سے کہیں گنا زیادہ سمجھدار ہیں وہ کچھ نہ کچھ کر ہی لیں گے۔" اب کہ شہیر ہلکا سا مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"میں فریش ہو کر آتا ہوں.." وہ چلا گیا تو وہ بھی اٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ لان میں چیئر پر بیٹھا اوپر تعریک آسماں کو دیکھ رہا تھا جہاں چاند بھی اس سے ناراض ہو کر بادلوں میں چپ گیا تھا۔

اسے کسی کہ قدموں کی آواز سنائی دی پر کسی کا اس کی سائڈ پر نیچے گھاس پر بیٹھنا چند پل یوں ہی خاموشی کہ نظر ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"کیا میرا تمھاری چیزوں پر اتنا بھی حق نہیں؟؟" حیات نے گردن تھوڑا اوپر اٹھا کر اسے دیکھا۔ چاند بادلوں سے نکل آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے گردن موڑ کر اسے دیکھا کچھ پل.....اور پر وہ نیچے گھاس پر سیدھا اس کہ پاس بیٹھ گیا اب کہ حیات آسمان کو دیکھنے لگی اور یوسف اسے۔

"یوسف حالم کی چلتی ہر سانس پر تمہارا حق ہے۔" حیات کا سانس رک گیا یوسف نے نرمی سے اس کا جھلا ہوا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور لبوں سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

حیات اب کہ اپنی جگہ جم سی گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوسف حالم کی لیے تم بہت خاص ہو تماری تکلیف کا باعث بنا اس کہ لیے شرمندہ ہوں۔"

اب بھی حیات کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا ہوا تھا۔

حیات نے بمشکل گردن موڑ کر اسے دیکھا یوسف ندامت سے مسکرایا۔

"آئی ایم سوری مجھے تمہاری اجازت کہ بغیر ہاتھ نہیں لگانا چاہیے تھا۔" حیات نے شرمندگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم مجھے اور شرمندہ کر رہی ہو میری ہر چیز تم بغیر اجازت کہ استعمال کرنے کی حقدار ہو۔"

یوسف نے اب کہ اس کا ہاتھ چھوڑ کر اس کی گود میں سر رک کر آنکھیں موند لی۔

"شہیر سے ناراض ہو؟؟؟" اس کہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"نہیں..." اس نے بند آنکھوں سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"میرے پاس اس فائل کی ایک اور کاپی پڑی ہے۔" حیات نے شکر کا سانس خارج کیا۔

"یوسف کوئی مسئلہ چل رہا ہے کیا؟؟؟" حیات کا اشارہ ان پہلوانوں کی جانب تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ٹینشن نہ لو کوئی بڑی بات نہیں میں ہینڈل کر لونگا بزنس میں ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔''

یوسف نے اسے تسلی دی۔

''وہ مگ کس کا تھا؟؟''حیات نے وہ سوال کیا جو وہ کب سے سوچھ رہی تھی آگے سے کوئی

جواب نہیں آیا۔

www.novelsclubb.com

''میری امی کا تھا۔''چند پل گزرنے کہ بعد یوسف نے بند آنکھوں سے ہی جواب دیا حیات کچھ

کہ نہ سکی اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا جواب دے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

••••••••••••••••••

چاروں اس وقت ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے اپنے آرڈر کا انتظار کر رہے تھے۔

"ہیلو..!!!"نسوانی آواز پر حیات نے گردن زرہ سا سائڈ کیا تو زین شہیر کہ پاس کھڑا تھا۔

"زین بھائی آپ یہاں؟"شہیر نے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کھانا کھانے آیا تھا..."ایک نظر حیات پر ڈال کر اس نے اس کا جواب دیا۔

"آپ اکیلے ہیں...؟"اس کہ پیچھے نظر ڈالتے ہوئے شہیر نے پوچھا اس نے اثبات میں سر ہلایا

۔

"یہاں بیٹھ جائیں ساتھ میں کھالیں گے۔"شہیر نے آفر کی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے پر میری ٹریٹ.."کرسی گھسیٹ کر وہ بیٹھا۔اس کی بات پر شہیر نے خوشی سے پانی کا

مگ اس کی جانب کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے سوالیہ نظروں سے شہیر کو دیکھا۔ شہیر جسے سمجھ کر سب کا تعارف کرانے لگا۔

"یہ زارا، انشہ اور یہ سائل ہے حیات کا کزن اور دودھ شریک بھائی.....اور یہ زین بھائی.."

اس نے ایک ایک کر کہ سب کا تعارف کرایا۔ زین نے سائل کو دیکھا حیات کا کزن وہ زیر لب بڑبڑایا۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ زین بھائی..." شہیر نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ ریسٹورنٹ کہ باہر پارکنگ ایریا میں سب کھڑے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو میں چھوڑ آتا ہوں.."اس نے ساتھ چلنے کی آفر کی۔

"نہیں.."جواب حیات کی طرف سے آیا۔زین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"وہ میرا مطلب ہمیں کہیں اور بھی جانا ہے تو..."اس نے وجہ بتائی۔

"کوئی بات نہیں..."وہ مسکرا کر اپنی گاڑی میں جا بیٹھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

•••••••••

عیاں نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں بندے گڑی پر ڈالی جہاں پانچ بج رہے تھے وہ ایک گھنٹے سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔

''ہیلو زیادہ دیر انتظار تو نہیں کرنا پڑا..؟؟'' سامنے کرسی گھسیٹ کر عمیر بیٹھتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

''اندازہ تو ہو گیا ہو گا تمہیں کتنی دیر انتظار کرنا پڑا ہے مجھے۔'' عیان نے نہ گواری سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہت بہادر بن گئے ہو کچھ سالوں میں پہلے تو آواز نہیں نکلتی تمہاری میرے سامنے۔" عمیر نے ایسے ہی باتوں باتوں میں گن سامنے ٹیبل پر رکھی اس بات کی پرواہ کیے بغیر کہ وہ ایک پبلک ایریا میں بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا چاہتے ہو تم مجھ سے میں سارا قرضہ دے چکا ہوں اب تمہارا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہیے۔" گن کہ پرواہ کیے بغیر وہ بنا خوف کہ بولا۔

www.novelsclubb.com

"ہو تو ایسی بات ہے.... یہ بتاؤ تمہاری منگیتر کیسی ہے کیا نام تھا.... وہ ہاں منائل۔" عیان نے اب کہ غصے سے اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اس کا یہاں ہر کیا ذکر؟؟''

''ارے اس کہ بغیر تو بات ہی نہ مکمل ہے۔''اس نے کہتے ساتھ پیچھے کی جانب اشارہ کیا جہاں مناہل انہی کی طرف آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

''عمیر تم زندہ ہو...''اس کی آنکھوں میں شاک وہ بخوبی دیکھ سکتا تھا۔شاک تو اب عیان بھی تھا

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں کیا لگتا ہے تمہیں کال میری روح نے جہنم سے کی تھی۔"اس نے بگڑے لہجے میں کہا۔

"تم کہاں تھے؟؟"بیٹھتے ہوئے اس نے اگلا سوال کیا۔

"مجھے یاد نہیں آتا کہ ہماری دوستی اتنی گہری تھی کہ تم ایسے سوال پوچھو۔"آبرو اٹھا کر اس نے اس کا مزاق اڑایا۔

www.novelsclubb.com

"منائل تم اسے کیسے جانتی ہو؟"اب کہ عیاں نے سختی سے پوچھا۔منائل نے ہڑبڑا کر چیئر کی دوسری جانب دیکھا وہ عیان تھا۔اس نے اس طرف دھیان ہی نہیں دیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''وہ.....وہ یہ میرا کلاس میٹ تھا۔''

''ارے میں بتاتا ہوں یہ جو بیٹی ہیں انہوں نے مجھ سے دوستی کی تھی کہ تاکہ میں اپنے ماموں سے بات کر کہ تمارا قرضہ معاف کر سکوں۔'' مناہل نے ایک کٹیلی نظر اس پر ڈالی۔

www.novelsclubb.com

''اور تو اور تماری بہن کا سودا بھی کیا تھا حیات کا۔'' اس کی بات پر عیان نے اپنی مٹیان بھینجی۔ وہ اس وقت ملک سے باہر تھا اس معاملے کہ بارے میں زیادہ نہیں جانتا تھا.... لیکن اسے یہ امید نہ تھی کہ سامنے بیٹھے دونوں شخص اس میں انوالڈ تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"منائل یہ کیا کہہ رہا ہے؟؟"اس کی آواز بلند ہوئی آس پاس لوگوں نے ناگواری سے اس ٹیبل کی صمت دیکھا۔

"عیاں میری بات سنو۔"

www.novelsclubb.com

"مناہل تم اتنی گیری ہوئی حرکت کر سکتی ہو میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔"وہ ٹیبل سے اپنا والٹ اور گاڑی کی چابیاں لیتا اٹھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمارے منگیتر کو تو تم پر زرہ برابر یقیں نہیں.... ویسے سچ کہوں تو یقیں ہونا بھی نہیں چاہیے کیوں کہ جو بات میں نے کہی ہے اس میں جھوٹ تو کہیں بھی نہیں تھا۔" منائل کو اس کہ پیچھے جاتا دیکھ اس نے کہا.... اور خود بھی اس کہ پیچھے فاصلے پر چلنے لگا۔

"عیان میری بات سنو.... عیان!!!!" اس کا ہاتھ پکڑ کر اس نے اسے روکا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے یہ سب تمارے لیے کیا تھا۔" اس نے ڈھٹائی سے کہا آنکھوں میں ذرہ سی بھی شرمندگی لیے بغیر۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"فار گاڈ سیک منائل میں نے کیا کبھی تم سے کہا تھا میرے لیے کچھ کرو۔" وہ غصے سے دھاڑا۔

مناہل نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔اس کی گردن تک کی نسین تنی ہوئی تھی۔

"نفرت ہے مجھے تم سے سمجھی نفرت پہلے چاچو کی خاطر چپ تھا میں۔اب اور برداشت نہیں کر سکتا میں تمہیں۔" اب کہ منائل آنکھوں میں جنون لیے اسے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کہا کس سے نفرت ہے تمہیں... تم اس دو ٹکے کی لڑکی کہ وجہ سے مجھ سے ایسے بات کر رہے ہو۔" وہ بھی اس کی غصے کی پرواہ کیے بغیر غصے سے داڑی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اگلے ہی لمحے عیاں کا ہاتھ اٹھا تھا منائل نے بے اختیار آنکھیں بند کر لی لیکن اسے تھپڑ نہیں پڑا اس نے آنکھیں کھولی تو اس کا ہاتھ ابھی تک ہوا میں لہرا رہا تھا۔ لیکن اس نے جو کہا وہ تھپڑ سے زیادہ گہرا وار کر گیا۔

"دو ٹکی کی وہ نہیں تم ہو..." ہاتھ کی مٹی بنا کر وہ سیدھا گاڑی میں بیٹھ گیا۔ اور زناٹے بر تا وہاں سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

اس سے کچھ ہی فاصلے پر کھڑا عمیر سب بڑے مزے سے انجوائے کر رہا تھا "گڈ" وہ بڑبڑایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا کہتی ہو میرا ساتھ دو گی؟؟اسے برباد کرنے میں۔"اس نے ہاتھ کی ہتھیلی اس کی سامنے کی

۔

منائل نے تھوڑی دیر سوچا اور پر اس کی ہتھیلی تام لی عمیر کل کر مسکرایا وہ جانتا تھا۔ منائل ایک بے وقوف اور جذباتی لڑکی ہے.... اسے اپنی طرف کیسے لایا جا سکتا ہے اسے اچھے سے پتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں بس اسے میری طرف لانا ہے..... باقی تم میرے حوالے چھوڑ دو۔"اس نے مسکراتے ہوئے اسے ساری بات بتائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

••••••••••••••••••••

''ماسٹرز کہ بعد آگے کا کیا فلین ہے تم سب کا۔''سائل نے سب سے پوچھا جو یونیورسٹی کہ گارڈن میں واک کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

''میں تو ہاؤس وائف بنو گی یہ باہر کہ کام شام مجھ سے نہیں ہوتے۔''زارا نے مزے سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم سے ایسی جواب کی امید تھی۔" سائل نے اسے چھڑتے ہوئے کہا۔

"میں فٹبالر بنوں گا...." شہیر نے مسکرا کر کہا۔

"اوو..." سب نے ساتھ میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم کیا کرو گی حیا؟؟" شہیر نے حیات سے پوچھا۔

"پتا نہیں.." اس نے کندھے اچکائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ میری طرح ہاؤس وائف بنے گی۔"اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر زارا نے کہا۔

"تم کیا کرو گے سائل...."اب کہ انشہ نے اس سے پوچھا۔

"میں بھائی کہ ساتھ بزنس میں ان کی ہیلف کرونگا۔"(اور اگر تم نے شادی کا سوچا تو تم سے شادی۔)اس نے آدھی بات اونچی آواز میں کہی اور جبکہ آدھی دل میں۔

"تمارا کیا فلین ہے انشہ؟"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''میرا میں گھر جانا چاہتی ہوں۔''اس نے اداسی سے کہا۔

''اپنے گھر؟''شہیر نے تصدیق چاہی اس نے نفی میں گردن ہلائی۔

''مجھے گھر چاہیے جہاں پر میں آزادی سے گھوم سکوں جہاں ہر طرف محبت ہو۔''

''تماری بھی شادی کرا دیتے ہیں پر..''زارا نے چٹکی بجائی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انشہ کا چہرا ایک دم سرخ ہوا۔

''ارے وہ ہمارے کلاس کا امجد کیسا ہے؟؟ تمہیں پسند بھی کرتا ہے۔''اس کی بات پر پانی پیتے سائل کو ایک دم اچو لگا۔

''زارا تمہیں کیا یہی امجد نظر آیا اور بھی لوگ ہیں جو اسے پسند کرتے ہیں۔''اس نے بے اختیار کہا۔

''جیسے کہ۔''حیات نے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جیسے کہ میں.." روانی میں کہتے جیسے اسے ہوش آیا۔

"میرا مطلب.... میرا مطلب جیسے کہ.." اس سے کوئی بات بن نا پائی۔

انشہ نے سب کو دیکھا جو بس اسے مناخیز نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

•••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انشہ سامان پیک کرو اور چلو..."اس کہ روم میں حیات نے آخر کہا۔

"کہاں؟؟"

"گھر.."انشہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمارے گھر...."حیات نے کہ کر اسے دیکھا۔

"لیکن کیوں؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیونکہ تمہیں گھر چاہیے اور مجھے آج محسوس ہوا تم خود کو کتنا اکیلا فیل کرتی آئی ہو۔اس نے سوچا

۔

”مجھے تمہاری ضرورت ہے مجھے گھر کہ کام سیکھنے ہیں اور تم ان میں ماہر ہو۔“

www.novelsclubb.com

”اب چلو پیکنگ شروع کرو شہیر نیچے گاڑی میں انتظار کر رہا ہے۔“

اور ساتھ میں پیکنگ میں اس کی مدد کرنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

••••••••••••••••

"ویسے تمہیں سائل کیسا لگتا ہے؟؟"اس کہ کپڑے سوٹکیس سے نکالتے اس نے پوچھا۔

کپڑے واڈروب میں رکھتے انشہ کہ ہاتھ بے اختیار تمھے "م.....مجھے؟"

"ہاں تمہیں.."اس نے لاپروائی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''شرمانے کا سیشن بند کرو اور یہاں بیٹو''اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر بٹھایا''اب بتاؤ۔''ہاتھ کی مٹی بنا پر تھوڑی پر رکھی۔

''اچھے..''اس کی یک لفظی جواب پر جیسے اس کا سارا موڈ خراب ہو گیا اس نے تو کچھ اور ہی سوچا تھا۔

www.novelsclubb.com

جہاں حیات کا موڈ خراب ہوا تھا وہیں دوسری طرف فون پر کال سنتے سائل کی چیک نکلی تھی خوشی سے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ ہو ویسس.."

•••••••

"سر یہ..." حائل نے اس سے چپ لیا۔ جو مہذب سا اس کہ سامنے کھڑا تھا اس نے ہاتھ سے اسے جانے کا اشارہ دیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے چپ لیف ٹاف پہ لگائی جہاں پر ایک گھنٹے کی ویڈیو تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے ویڈیو پلے کی۔ایک آدھیڑ عمر شخص چارپائی پے بیٹھا ہوا تھا آنکھوں میں غم کا تاثر بخوبی دیکھا جا سکتا تھا۔

"کیا آپ کہ بیٹے کا اس سے کوئی واسطہ تھا؟؟"سامنے سے رافع (حائل کاپی ہے۔) کی آواز آئی اس کا چہرہ سکرین پر نہ تھا سکرین میں بس وہ رسید عمر آدمی تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بیٹا ہم تو غریب لوگ ہیں بڑے لوگوں سے کہاں کوئی واسطہ ہو گا ہمارا۔"

"آپ کہ بیٹے کا قتل کیسے ہوا؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایک دن جب وہ کام سے واپس آ رہا تھا تو اس نے اس لڑکے کو کسی کو مارتے ہوئے دیکھا تھا ....." وہ تھوڑی دیر رکے۔

"اور پر وہ گھر آیا تو اس نے مجھے سب بتایا اس کہ گھر آنے کہ آدھے گھنٹے بعد وہ آ گیا اس کہ ساتھ دو اور بھی لوگ تھے اس کہ ہاتھ میں گن بھی تھی اس نے میرے سامنے میرے بیٹے پر تین گولیاں چلائی تھی.." ان کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا جسے انہوں نے بے دردی سے صاف کر لیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''آپ نے کچھ کیوں نہیں کیا ان کہ خلاف؟؟''سامنے والا شاید مضبوط دل کا مالک تھا جو ایسی بات سننے کی بعد دو لفظ سکوں کہ کہنے کہ بجائے ڈائیریکٹ مدعے کی طرف آیا۔یا شاید وہ اس چیز کا عادی تھا۔

''میں گیا تھا پولیس سٹیشن کسی نے ایف آئی آر درج نہیں کی.....وہ آتا تھا دمکاتا تھا لیکن میرے پاس کھونے کہ لیے کچھ نہیں ایک بیٹا تھا اب وہ نہیں رہا اب مجھے کسی چیز کا خوف نہیں میں اپنے بیٹے کو انصاف دلا کر رہوں گا۔''حائل نے ویڈیوں پوز کر دی اور پر مبائل کی سکرین کو آگے کیا جہاں اننوں نمبر سے کال آرہا تھا۔

''پہچانا؟؟''آگے سے نصوانی آواز آئی تو حائل نے جبڑے بھینچ لیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایسے کئی سارے فون اسے اس کی طرف سے آ چکے تھے۔

"عمیر.." اس نے جواب دیا۔

"پہچان لیا....ارے نہیں ابھی کہاں..." وہ رکا۔

www.novelsclubb.com

"یہ جو کچھ تم کر رہے ہو آج آخری وارننگ دے رہا ہو پیچھے ہٹ جاؤ اگر اپنی جان پیاری ہے۔"

حائل نے ایک نظر پوز ہوئے ویڈیو پر ڈالی جہاں شاید سب ہی ان لوگوں کی ریکارڈنگ تھی جن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہ کسی عزیز کا قتل ہو چکا تھا عمیر کہ ہاتھوں..... لیفٹاف سے یو ایس بھی نکال کر اس نے لیف ٹاف بند کیا۔

"پیچھے کیسے ہٹوں لڑکے..... تم سے تو پرانے بھی بہت سے احساب رہتے ہیں.." اس کا اشارہ جس طرف تھا عمیر سمجھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"پرانے احساب کو چھوڑو ابھی تو نئے احساب بھی نکلیں گے۔ لیکن شاید ان کو دیکھنے کی لیے تم زندہ نہ ہو..." اس نے بات چھوڑ دی۔ خاموشی کا ایک لمحا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اپنا خیال رکھنا آج صرف وارننگ نہیں تھی آج سے جتنا احتیاط ہو سکے کر لو.."اور فون کٹ گیا حائل نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں رکھے چپ پر ڈالی اور پر مسکرا دیا۔

"تھینکس فور داوارننگ۔"وہ بڑبڑایا۔

.....

www.novelsclubb.com

اور پورے ڈائی گھنٹے بعد وہ اپنے آفس سے نکلا ہاتھ میں گاڑی کی چابی تھی وہ اپنی گاڑی کی جانب آیا....ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن اس کی ساتھ ایک اور گاڑی بھی اس وقت وہاں سے نکلی تھی۔

یوسف گھر میں داخل ہوا تو ایک دم سناٹا دیکھ کر حیران رے گیا۔

"تم بیٹو میں آتا ہوں.." اسے بیٹھنے کا اشارہ دے کر وہ خود اوپر اپنے روم کی طرف گیا۔

زین وہیں صوفے پر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''میں نہیں آؤنگا کبھی اب تم لوگوں کہ ساتھ شاپنگ پر۔''آگے سے شہیر بگڑے شکلیں بناتا گھر میں داخل ہوا جس کہ دونوں ہاتھوں میں شاپر کا برمار تھا۔

''اتنی باڈی بنانے کا کیا فائدہ شہیر جب تم دو تیلے ہی نہیں اٹھا سکتے۔''اس کہ پیچھے ہی مسکرا کر حیات داخل ہوئی انشہ اس کہ ساتھ تھی۔

www.novelsclubb.com

''میڈم یہ شاپر پورے ایک گھنٹے تک میرے ہاتھ پر تھے افف یہ اچھا ہوا کہ کیسی پہچاننے والے نے دیکھا نہیں ورنہ کیا عزت رہ جاتی میری کہ اب شہیر حالم لڑکیوں کہ سامان اٹھاتا پر رہا ہے۔'' اس کہ ڈرامائی انداز میں حیات نے آنکھیں گھمائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اہم اہم...''زین نے ان کو اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

''زین بروتم کب آئے؟؟''شہیر سامان وہی سامنے ٹیبل پر رک کر اس کی سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

انشہ اسے سلام کرتی سامان اٹھا کر کمرے میں رکھنے چلی گئی۔

حیات بھی ان کہ ساتھ بیٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ابھی آیا ہوں یوسف کہ ساتھ..''اس نے جواب دیا۔

''اوو مطلب یوسف آپ کو چھوڑ کر خود غائب ہو گئے کچھ کا تر تواضع بھی نہیں کی۔''حیات نے حیرت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

''نہیں اس کی کوئی ضرورت....''اس کا جملا پورا ہونے سے پہلے وہ اٹھی اور کچن میں گئی زین مسکرا دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور کچھ ہی دیر میں چائے کہ چار کپ ٹرے میں لیے اور کچھ بسکٹ لیے وہ ان کی طرف آئی۔

"اس کی ضرورت نہیں تھی ویسے۔" کپ اٹھاتے ہوئے اس نے کہا۔

"تورک دو واپس...." بسکٹ لیتے شہیر نے مزے سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی ایج کیا ہے؟؟" شہیر کی بات کو زائل کرنے کہ لیے اس نے اس سے سوال کیا۔

"میرے ایج کی یے اس سال 23 کہ ہونگے ہم۔" اب بھی جواب شہیر کی طرف سے آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زین نے ایک نظر اسے دیکھا (کیا یہ منہ بند کر کہ کھا نہیں سکتا)۔

زین نے غور سے ایک نظر حیات کو دیکھا جو شہیر سے باتوں میں مصروف تھی۔

اس نے پوری توجہ سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے کچھ تلاشنا چاہتا ہو.... اور پر جیسے وہ ایک دم پزل ہو گیا۔۔ایک راز تھا جو حیاں ہوا تھا اس پر۔ایک شک تھا جو اب حقیقت بن چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کسی کی نظریں خود پر محسوس کر کہ حیات نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا حیات نے آنکھوں میں نا سمجھی لیے اسے دیکھا اور کچھ سختی سے بھی زین ایک دم گھڑبڑا گیا۔

"وہ...وہ آپ کسی اپنے کی طرح دکھتی ہیں تبھی..."اس نے وضاحت دی۔

"کس کی؟؟"اس نے اسی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ..."اس نے کہنے کی لیے لب کھولے..

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تم لوگ کہاں تھے؟؟''یوسف کی آواز پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے اس کہ پیچھے انشہ بھی آرہی تھی۔

''ہم شاپنگ پر گئے تھے بھائی...اور حیات نے آپ کہ لیے...''اس سے پہلے کی وہ اپنا جملا مکمل کرتا حیات نے اس کی منہ پر زور سے اپنے دونوں ہاتھ رکھ دیے۔

www.novelsclubb.com

''چپ ہو جاؤ بے وقوف آدمی..''اس کہ کان کہ پاس وہ گراہی۔

یوسف نفی میں سر ہلاتا زین کہ پاس بیٹھ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم دونوں واقعی بہن بھائی لگتے ہو..." حیات کہ پاس بیٹھ کر انشہ نے کہا۔

"ہاں تو بھائی ہوں میں اس کا..." وہ رکا اور انشہ کو دیکھا "اور تمارا بھی.." اس کی بال بگاڑ کر وہ اٹھا۔

www.novelsclubb.com

انشہ مسکرادی۔

حیات انشہ کو لہتی کچن میں چلی گئی اب کہ وہاں صرف یوسف اور زین ہی تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زین کیا تم اس نمبر کو ہیک کر سکتے ہو.." اس کہ سامنے مبائل سے نمبر دکھایا جو ایک پرائیویٹ نمبر تھا۔

زین مسکرایا "میری قابلیت پے شک ہے تمہیں کیا؟؟" یوسف نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"بلکل نہیں... زین سے ہیکنگ کہ معاملے میں کوئی جیت سکتا ہے کیا۔" دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر سیر نڈر کیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حائل نے فرنٹ مرر سیدھا کیا ایسے کہ وہ پیچھے سے آتی گاڑی کو دیکھ سکے۔

اور وقت کا ہی کھیل تھا کہ ایک دم اس کی گاڑی فل سفیڈ میں وہاں سے نکلی پیچھے آتی گاڑی نے بھی سفید بڑائی۔

حائل مسکرایا۔ ”کافی عرصے بادریسنگ کا موقع ملا ہے۔“ مسکرا کر اس نے سفیڈ فل کر دی اتنی کہ گاڑی دواں اڑاتی ہوئی وہاں سے غائب ہو گئی اس نے بیک ویو مرر سے دیکھا آس پاس گاڑیاں تھی لیکن شاید وہ گاڑی کہیں بہت پیچھے رے گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہت عرصے بعد ایسی ڈرائیونگ کی ہے۔" گاڑی نارمل سفید پر لاتے ہوئے وہ بڑبڑایا اس کی سبز آنکھیں چمک رہی تھی نہ جانے کیوں...؟؟

اسے پتا تھا اب اسے کیا کرنا ہے گھر آخر اس نے سب سے پہلے فیصل کو کال ملائی۔

"بولو.." آگے سے مصروف سا جواب آیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہے ہو؟؟" ٹائی کی ناٹ ڈیلی کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر میں کہوں کی مصروف ہوں تو کیا تم لحاظ کر کہ اپنی بات چھوڑ دو گے اور کہو گے ارے بھائی تم مصروف ہو میں بعد میں کال کر لو نگا۔" آگے سے جلا ہوا جواب ملا۔

"جتنی بکواس تم نے ابھی کی ہے اس سے اندازہ ہو گیا کہ موصوف کہ پاس وقت ہی وقت ہے۔"

www.novelsclubb.com

"بات سنو.." اب کہ مزاق کو سائڈ پر رکھ کر اس نے سنجیدگی سے کہا۔

اور ایک ایک کر کہ اسے ساری ضروری باتوں سے آگاہ کرتا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ تم کن معاملات میں ٹانگ آڑا رہے ہو حائل.. آج اگر تمہیں کچھ ہو جاتا؟؟"اس کی ساری بات پر فیصل نے فکر مندی سے کہا۔

"تم میری فکر نہ کرو مجھے بس اس تک رسائی حاصل کرنی ہے...اور اس میں تم میری مدد کرو گے.."

www.novelsclubb.com

"تم رہنے دو میں اکیلا ہینڈل کر لونگا.."فیصل کہ جواب پر حائل نے مبائل کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زیادہ ہیرومت بن جو بولا ہے وہ کرو..."

"ایک شرط پر.... تم اکیلے اب کہیں نہیں جاؤ گے جو کرو گے پہلے مجھے انفارم کرو گے۔"

"ٹھیک ہے۔" اس نے جواب دیتے فون کاٹ دیا۔

www.novelsclubb.com

فیصل نے مبائل کو ایک نظر دیکھا وہ اتنی آسانی سے ماننے والوں میں سے تو نہ تھا اس نے جلدی سے واٹس ایپ کھولا جہاں اس کا میسج آیا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوسف کو کل میں خود بتادو نگاسب کچھ.."اس کا مطلب تھا کہ وہ اپنا منہ اس کہ سامنے بند رکے فیصل نے آنکھیں گھمائی۔

"حیات یہ والا پوائنٹ سمجھادو؟؟؟"انشہ نے بک اس کہ سامنے رکھی اور انگلی سے اس سوال کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

تینوں لیونگ روم میں موجود ٹیبل پر بکس درھے نیچے کاؤچ پر بیٹھے تھے۔

شہیر نے ایک نظر ان کی طرف دیکھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''میں کہ رہا ہوں اب بھی وقت ہے۔'' دونوں نے اسے سخت گھوری سے نوازا۔

''یار دیکو آدھا تم کر لو آدھا حیا کر لے گی اور آدھے سے تھوڑا کم میں اور ایسے ہمیں محنت بھی زیادہ نہیں کرنے پڑے گی اور ہم پاس بھی ہو جائیں گے۔'' اس نے چٹکی بجا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

''اگر سر نے ہمیں دور بٹایا؟؟'' انشہ نے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اس کی فکر تم مت کرو میں ہوں ناہینڈل کر لونگا۔''ایک ہاتھ بالوں میں لے جاتے ہوئے اس نے کہا۔

''تم دونوں پڑ رہے ہو یا میں یوسف کو تم دونوں کی کارناموں کہ بارے میں بتاؤں؟؟''حیات نے انہیں وارننگ دی اور شاید وارننگ کام بھی کر گئی۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••

''کہاں رے گیا؟؟''فیصل نے ٹہلتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے لیفٹاف سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"بیٹھ جاؤ آ جائے گا کب سے آفس کہ چکر کاٹ رہے ہو اب مجھے چکر آنے لگے ہیں۔" اس نے لیفٹاف بند کیا۔

www.novelsclubb.com

"تم اسے کال کرو یوسف.." یوسف اسے دیکھتا رہا۔ اور پر جیب سے مبائل نکال کر اسے کال ملائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہیلو..''سامنے سے جواب آیا شاید وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

''کہاں ہو؟؟''یوسف نے فیصل کو دیکھ کر کہا جو اسے اشاروں سے یہ پوچھنے کا کہہ رہا تھا۔

''راستے میں ہوں دس منٹ تک پہنچ جاؤں گا۔''موڑ کاٹتے ہوئے اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

''اوکے اللہ....''یوسف کی بات منہ میں ہی رہ گئی آگے سے کسی چیز کی ٹکرانی کی آواز آئی کانچ ٹھوٹنے کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہیلو حائل..."اس نے جلدی سے کہا اس نے فون کو دیکھا مال ابھی تک اون تھا۔

گاڑی کی چابی لیتے وہ باہر کی طرف باگا فیصل اس کہ پیچھے ہی فیصل بھی باگا۔

"کیا ہوا ہے یوسف..؟؟"اس نے جبڑے بھینچے ڈرائیو کرتے ہوئے یوسف کو دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

اسے دور کہیں جیسے پتا تھا کیا ہوا ہے، کیا ہو سکتا ہے۔اور کیا ہو سکتا تھا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے لگتا ہے وہاں پر کسی کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے..." وہ یہ نہ کے سکا کہ اسے لگتا ہے کہ حائل کا

.....

شاید خود کو دلاسا دینا چاہتا تھا یا فیصل کو وہ سمجھ نہیں پایا۔

اور یوں اگلے ساتھ منٹ میں وہ اس جگہ پر موجود میں تھے جہاں لوگوں کا ایک ہجوم کھڑا تھا ان

www.novelsclubb.com

کو بیچ سے ہٹاتے ہوئے وہ آگے بڑھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(اللہ پلیز جو میں سوچ رہا ہوں ویسا نہ ہو) فیصل نے آسمان کو دیکھ کر دعا کی اور سامنے کھڑے آدمی کو ہٹایا تو منظر جیسے صاف ہوا۔

اس کی دعا قبول نہیں ہوئی....

وہ بے اختیار اس طرف باگا جہاں کچھ لڑکے اسے اٹھا رہے تھے جو اپنے ہوش میں ہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

یوسف بھی اس کی طرف باگا "حائل...." اس کہ الفاظ جیسے دم توڑ گئے تھے۔ وہ خون سے لت پت تھا اس کہ سر سے خون پانی کی طرح بے رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوئی ایمبولینس کو بلاؤ"، فیصل سرخ آنکھوں سے چلایا۔

دور سے ایمبولینس کی آواز آنے لگی شاید لوگ پہلے ہی بلا چکے تھے۔

یوسف جھکا اور اس کا بازو اپنے گردن کہ پیچھے کیا فیصل بھی اسے سہارا دے کر اٹھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاسپٹل کہ سرد فرش پر وہ دونوں نیچے زمیں پر بیٹھے ہوئے تھے بکھرے بال خون آلود ہاتھ اور سرخ آنکھیں دونوں ایک دوسرے کہ پاس بیٹھ تھے لیکن کوئی کسی سے کوئی تسلی بخش جملے کچھ بھی نہیں کہ رہا تھا۔

یوسف کہ سفید شرٹ ہونے کی وجہ سے اس پر خون کی دھبے دیکے جا سکتے جبکہ فیصل نے کالے رنگ کا شرٹ پہن رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اسے....اسے کچھ نہیں ہو گا نہ فیصل..." کافی دیر بعد یوسف نے اس خاموشی کو توڑا.....

اس کی آواز رندی ہوئی تھی جیسے وہ کسی بھی لمحے اپنا صبر کو دے گا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فیصل نے پہلے کبھی اسے ایسے نہیں دیکھا تھا وہ تو مضبوط تھا بڑی سے بڑی چیزیں بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ پاتی تھی اور آج وہ کسی ہارے ہوئے شخص کی طرح لگا اسے۔

اس نے اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھا جو امید سے اسے تک رہی تھی۔

"اللہ پہ بھروسہ رکھو انشاءاللہ کچھ نہیں ہوگا۔" یوسف نے ہاسپٹل کی چت کو دیکھا۔

"اللہ اب نہیں.... اب نہیں اللہ پلیز.." وہ آنکھیں موندے بڑبڑایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اللہ اس بار نہیں....اللہ اس دن بھی ہاسپٹل کی فرش اتنی ٹھنڈی تھی اس وقت میری دعا قبول نہیں ہوئی میری ماں چلی گئی.....اللہ اس بار نہیں پلیز اللہ...اس بار نہیں...."فیصل کو وہ کسی بچے کی طرح معلوم ہوا اس وقت جو اللہ سے شکایت کر رہا تھا اس کی دعا قبول نہ ہونے پر۔

"میرے بھائی صبر کرو..."اس کا کندھا تھپکا۔

www.novelsclubb.com

"دادا یہ کیا ہے؟؟"عظیم صاحب کی آگے اس نے وہ نمبر رکھا۔

ایک نظر نمبر کو دیکھ کر نہ سمجھی سے انہوں نے اپنے پوتے کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادا..."زین ان کہ پاس گھٹنوں کی بل بیٹھا اور ان کا ہاتھ تھاما۔

"دادا آپ کیوں کر رہے ہیں یہ سب؟؟"عظیم حالم نے ایک نظر اسے دیکھا۔

"تمہیں وجہ معلوم ہے زین.."

"دادا یہ وجہ کافی نہیں اس میں یوسف کا کیا قصور ہے؟"ان کہ ہاتھ پر زرہ سا دباؤ ڈالا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس کا قصور یہ ہے کہ وہ عظیم کی اولاد ہے.." انہوں نے نقوت سے کہا۔

"دادا..." زین کو ایک سخت نظر سے نوازا تو وہ تھوڑی دیر کہ لیے خاموش ہو گیا لیکن پر اس کہ لب ہلتے دیکھے۔

"زین کیا چاہتے ہو تم.....اس کا باپ میرے بیٹے کا قاتل ہے اس کی خوشیوں کا قاتل ہے....
تم چاہتے کیا ہو میں انہیں معاف کر دوں۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادا بھولا میں بھی کچھ نہیں ہوں میرا باپ میری ماں میری بہن سب کا قاتل ہے وہ..." وہ ٹھہرا۔

"دادا وہ عظیم حالم ہے یوسف حالم نہیں جس نے یہ سب کیا۔" اس نے ایک نظر اعظم صاحب کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ اس کی اولاد ہے زین.." اس نے ترشی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادا اس میں اس کی کیا غلطی کہ وہ ان کی اولاد ہے کیا وہ اپنی خوشی سے پیدا ہوا تھا؟؟ ایک قاتل کہ گھر؟؟ ایک قاتل کی اولاد بن کر؟..... بچے اپنے والدین خود نہیں چنتے وہ اس دنیا میں اپنی مرضی سے نہیں آتے ان کہ والدین کی سزا کو وہ کیوں بھگتے دادا۔" اعظم صاحب نے چشمہ اتار کر سامنے ٹیبل پر رکھا۔

"زین میں جانتا ہوں...." انہوں نے سر جھکا دیا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن میں نے کبھی اسے جسمانی ٹارچر نہیں کیا میں بس اس کی کامیابی کہ آگے آتا ہوں..... جانتے ہو کیوں اس کی کامیابی میں.... مجھے کوئی خوشی نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی دکھ ہوتا ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں اس سے نفرت نہیں کر پاتا..... یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اس کی اولاد ہے۔ میں ہر روز اس گلٹ میں رہتا ہوں کہ اپنے بیٹے کہ قاتل کہ بیٹے سے مجھے نفرت کیوں نہیں ہوتی آخر.... یہ گلٹ مجھے اندر ہی اندر ختم کر دیگا۔" زین ہلکا سا مسکرایا۔

"داداوہ نفرت کہ قابل نہیں..." اعظم صاحب نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میرے پاس آپ کہ لیے ایک بہت بڑا سرپرائز ہے..." وی مسکرایا اس کی کالی آنکھیں چمک اٹھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زین نے کہنے کہ لیے لب کھولے لیکن اسی وقت فون کی گھنٹی کی آواز پر اس نے بگڑے چہرے کہ ساتھ سکرین سامنے کی۔وہ اعظم صاحب سے ایکسکیوز کرتا وہاں سے اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو بڈی..."آگے سے نہایت خوش گوار لہجے میں جواب آیا۔

"ہم بولو...."اس نے رکائی سے جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''آج میں خوش ہوں سوچا تمہیں بھی خوش خبری سنادوں۔''زین کہ کان میں جیسے خطرے کی گھنٹی بجی۔

''میرے فون کی بیٹری لوہے میں پر کال کر کہ بتاؤنگا تمہیں۔''آگے سے جلدی سے کہ کر فون کاٹ دیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

''ڈیم..'' بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے مبائل نکالا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اس کا نمبر؟؟....ڈیم اٹ..زین''اس نے مبائل پر کسی کا نمبر تلاشا لیکن اس کا نمبر تو اس کہ پاس کبھی تھا ہی نہیں تو کیسے آتا۔

وہ فوراً باہر کی طرف باگا۔

اس کا مبائل ایک سیکنڈ کہ لیے بھی بند نہیں ہوا تھا وہ مسلسل کسی کو کال کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

''میں خود آسکتی ہوں منائل۔''مناہل سے ہاتھ چڑھاتے ہوئے وہ خود آگے چلنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ویسے تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے؟؟؟" وہ ایک دم پلٹی تو مناہل کو بھی رکنا پڑا۔

اس نے ارد گرد دیکھا جہاں ان کہ علاوہ کوئی زے روح نہیں تھی اس کہ دماغ نے فوراً سرخ بتی دکھائی۔

"حیات ہمیں یہاں نہیں رکنا تم میرے ساتھ چلو میں بتاتی ہوں تمہیں..." اس نے پرسے اس کا ہاتھ پکڑا اس کہ ساتھ دو قدم چلتے ہی اس نے اپنا ہاتھ چڑایا۔

"مناہل!!!" وہ گراہی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کول ڈاؤن ڈیئر کزن میں نے کال پر بتایا تھا نہ میں آخری بار تم سے معافی مانگنا چاہتی ہوں.."

اس نے مسکین سی شکل بنائی۔

حیات کی سبز آنکھوں میں سختی در آئی۔

www.novelsclubb.com

"افسس تمہیں کیا لگتا آخری دفع کا مطلب کیا تھا۔" ابرو اٹھا کر اس سے پوچھا۔

"یہی کہ تم اپنی یہ جانوروں والی زندگی سے چھٹی لے رہی ہو۔" منائل کا رنگ یک دم فق ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"منائل ڈیئر..."اس نے دو قدم اس کی طرف لیے۔

"کیا تم نے اب بھی مجھے وہی پرانی حیات سمجھا ہوا ہے جس کہ ساتھ تم کچھ بھی کرو گی اور وہ افف تک نہ کرے گی؟؟"اس کا ہاتھ اٹھا اور منائل کہ گال پر چاپ چھوڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

"افسس تمہیں کیا لگا میں تمہاری باتوں میں اتنی آسانی سے آجاؤ نگی..."اس نے دو قدم پیچھے لیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ تپڑ مجھے تمہیں اسی رات مارنا چاہیے تھا جس رات تم مجھے وہاں چھوڑ کر بھاگی تھی۔" وہ پلٹ گئی اس کہ قدم تیزی سے باہر کی صمت جا رہے تھے کہ سر پر اچانک کسی چیز کہ لگنے سے وہ پلٹی اس کی نظر دھندلی پڑ گئی مناہل ہاتھ میں ڈنڈا لیے کھڑی تھی اور یہی آخری چیز تھی جو اس نے دیکھی تھی اور وہ زمین بھوس ہو گئی۔

مناہل نے ایک نظر گھڑی کو دیکھا پر اسے اور مبائل نکالا عمیر کو کال کرنے کہ لیے۔

www.novelsclubb.com

عیان کی کال آتے دیکھ اس نے فوراً اٹھایا اس دن کہ بعد آج اس نے اسے کال کی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"منائل.."اس نے تھوڑی دیر تمہید باندی۔

"حائل کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے.."الفاظ تھے کہ بمب مناہل کو اپنی سماعت پر یقین نہ آیا۔

"عیان..."اس کی آواز رندگئی اسے ہاسپٹل آنے کا کہ کر اس نے کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

مناہل نے ایک نظر مبائل کو دیکھا اور ایک نظر نیچے پڑی حیات پر اور آج تاریک نے خود کو پر سے دہرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اسے وہیں چھوڑ کر چلی گئی پچھلی بار کی طرح.....

"کترے کی کوئی بات نہیں..... لیکن۔" افف یوسف نے بے اختیار بالوں میں ہاتھ پھیرا یہ کوئی وقت تھا ڈاکٹر کا سسپینس دینے کا۔

فیصل نے ڈاکٹر کو ایک گھوری سے نوازا اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس کا منہ توڑ دے ایک ہی جملے میں اپنی بات نہیں کہہ سکتا کیا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن کیا ڈاکٹر؟" عیان نے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن اگر انہیں 24 گھنٹے تک ہوش نہ آیا تو ان کہ کوما میں جانے کی چانسس بہت ہیں۔"

عیان اثبات میں سر ہلا کر ان کہ جانے کہ لیے جگہ چھوڑی۔

"یارب تیرا شکر.."فیصل اور یوسف کی لب سے ایک ساتھ ہی یہ کلمات نکلے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آنٹی اور انکل باہر ملک میں ہیں جتنی جلدی فلائٹ ملے گی وہ یہاں پر ہونگے۔"عیان نے ان کہ یہاں نہ ہونے کی وجہ بتائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کہ پاس آتے منائل کہ قدم جسے جم گئے سامنے یوسف کو دیکھ کر پہلے سے پسینے سے براچہرا مزید پسینا آلود ہو گیا۔

وہ ہر منفی خیال کر جٹکتی سیدھا عیان کی طرف گئی۔

"عیان..." سیدھا اس کہ پاس رکی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے وہ چوبیس گھنٹوں تک ہوش آجائے گا۔" اس سے کہتا وہ پرسے یوسف اور فیصل کی طرف متوجہ ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ گھر جا کر چینج کر لیں میں یہی پر ہوں.."اس کی بات پر یوسف نے اپنے شرٹ کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔

اس نے گاڑی میں آخر سب سے پہلے اپنا مبائل نکالا جہاں میسجز اور کال کی برمار تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کہ ساتھ ہی فیصل آخر بیٹھا ماتھے پر ہاتھ رکھے وہ جیسے کسی گہری سوچ میں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بھائی کدھر ہیں آپ یار کب سے کال کر رہا ہوں معلوم بھی ہے آپ کو؟؟''فون اٹھاتے ہی اسے شہیر کی فکر مند سی آواز سنائی دی۔

''کیا بات ہے شہیر؟؟''اس نے بوجل آواز میں پوچھا۔

''حیا.....کیا حیا آپ کہ پاس ہے؟''اس کا بوجل پن جیسے ایک ہی جھٹکے میں ختم ہوا۔

www.novelsclubb.com

''کیا مطلب وہ تمارے ساتھ نہیں ہے؟''یوسف نے الٹا اس سے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بھائی اگر میرے ساتھ ہوتی تو کیا میں آپ سے پوچھتا۔''فیصل نے اس کی چہرے پر آتے اتار چڑھاؤ کو دیکھا۔

''تم فون رکو میں دیکھتا ہوں..''فون کاٹتے ہی اس نے میسج چیک کیا جہاں حیات کا میسج پڑا ہوا تھا

۔

www.novelsclubb.com

''میں منائل سے ملنے جا رہی ہوں.... شہیر گھر پر نہیں ہے اور انشہ بھی اپنے کسی دوست کہ یہاں اسائمنٹ کرنے گئی ہے تو میں آپ کو انفار کر رہی ہوں یوں نہ ہو کہ میری یاد میں بعد میں مجھے مارا مارا ڈھونڈتے پھریں۔''اس نے میسج پڑا جہاں آخر میں دانت نکالنے والی اموجی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا بات ہے یوسف...؟"

"عمیر میں چوڑونگا نہیں اسے..."فیصل عمیر کہ نام پر چونک کر اسے دیکھا۔

"عمیر.....یوسف تم عمیر کو کیسے جانتے ہو؟"اس کہ انداز پر یوسف نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

۔

فیصل اسے ساری بات بتاتا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حائل کہ ایکسیڈنٹ کہ پیچھے اس کا ہاتھ ہے..." اسے ساری بات جلدی بتاتے ہوئے اس نے آخری بات کہی۔

یوسف نے گاڑی کی سٹیرنگ پر ہاتھ مارا۔

www.novelsclubb.com

"یوسف تم جاؤ میں منائل سے پوچھتا ہوں۔" اسے جانے کا کہتا وہ خود گاڑی سے اترا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈرائیو کرتے ہوئے یوسف نے ایک دفع پر مبائل چیک کیا حیات کا فون بند جا رہا تھا اس نے کال لوگ چیک کی جہاں شہیر کہ انگنت مسڈ کالز تھے اور ان سب میں زین نے بھی کہیں دفع اسے کال کیا تھا۔

اس نے زین کو کال ملائی اس کا بھی فون بند جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ڈیم اٹ..."

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"منائل بتاؤ تم نے حیات کو کیوں بلایا تھا.....اور وہ کدھر ہے۔"فیصل نے نرمی سے پوچھا۔

مناہل نے نظریں اٹھا کر عیان کو دیکھا جو ہاتھ کی مٹی لبوں پر رکے آگے پیچھے چکر کاٹ رہا تھا۔

"مجھے نہیں پتا میں نے اسے بلایا تھا لیکن وہ نہیں آئی۔" بالوں میں ہاتھ ڈالتے اس نے چیخ کر کہا۔

فیصل نے مدد طلب نظروں سے عیان کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

عیان گہرا سانس برکرا سے گھسیٹتے ہوئے وہ وہاں سے لے گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے ساری بات بتاؤ منائل اور اگر کچھ چھپایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" خالی کوریڈور میں آخر اس نے اس کا ہاتھ چھوڑا۔

اب کہ وہ اونچی آواز میں رونے لگی۔

عیان ہاتھ کی مٹی بنا تا پر چھوڑ دیتا جیسے اپنا غصہ قابو کرنا چار ہا ہو۔

www.novelsclubb.com

"منائل دیکھو یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے تم مجھے بتاؤ۔" اب کہ زرہ نرمی سے کہا تو منا ہل نے اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"منائل تم مجھے ساری بات بتاؤ۔"اب کہ منائل خاموشی سے اسے تکتی رہی۔

"مبائل پلیززز"اب کہ اس نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

پل کو اس کا دل کیا کہ دے اسے سب کچھ لیکن اس کی زبان نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے کہا نہ میں نے اسے بلایا تھا وہ نہیں آئی میں کچھ نہیں جانتی۔" کیا اس کا سیاہ اس کہ سفید کو مار چکا تھا؟؟ سیاہ تو وہ شروع سے تھی لیکن اس نے اپنے اندر ایک کونے میں سفید حصہ بھی دیکھا تھا جو آج اسے محسوس نہیں ہوا۔

"کہاں پر بلایا تھا تم نے اسے.." اس کہ اگلے سوال پر منائل ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں اس کی اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے منگیتر میں ہوں تمہاری وہ نہیں میری فکر کرو سمجھے تم۔

"وہ اس کہ پاس آخر غرائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم نے اسے کہاں بلایا تھا..." اس نے اپنا سوال دہرایا۔

"اگر تم نے مجھے کچھ نہیں بتایا تو میں چاچو اور حائل کو تمہارے کارنامے کہ بارے میں بتادونگا۔

"اس نے پچھلی دفع کہ حادثے کی طرف اشارہ دیا۔

مناہل نے شاک سے اسے دیکھا۔ پر اسے اس کیفے کا ایڈریس دیا۔ وہ بنا کچھ کہے پلٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

منائل وہی کھڑی آنکھیں موند گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے مبائل نکال کر عمیر کو کال ملائی۔

''عمیر کہاں ہو تم..؟''

''میں تو اپنی منزل کی طرف روانا ہوں تم بتاؤ تمہارا بھائی زندہ ہے یا مر گیا؟'' منائل کا سانس رک گیا۔

www.novelsclubb.com

اسے کیسے پتا کہ وہ ہاسپٹل میں ہے اسے کیسے پتا....

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"منائل ڈیئر کہاں کو گئی..... تم جو سوچ رہی ہو وہ بلکل درست ہے۔"اس نے جیسے اس کہ سوچ کی تصدیق کی۔

"تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو عمیر۔"وہ غم و غصے سے چیک پڑی۔

عمیر نے بے اختیار فون کان سے دور کیا اور کان میں انگلی ڈال کر زرہ سا کان ہلایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاہاہا تمہیں مجھ جیسے شخص پر یقین ہی نہیں کرنا چاہیے تھا۔ عمیر کسی کا نہیں اپنے سوا...اور تم نے میری بہت مدد کی تھی یہ اسی کا گفٹ ہے انجوائے۔" سامنے سے جواب کا انتظار کیے بغیر اس نے کال کاٹ دی۔

بیک ویو مرر سے پیچھے بے ہوش پڑی حیات کو ایک نظر دیکھا پر مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"آج آخری دن ہے تمارا اور تم سو کر گزار رہی ہو ناٹ فیئر۔" وہ ہنسا پاگلوں کی طرح۔

"ڈیم اٹ..." لیفٹاف سامنے کھولے وہ گاڑی میں بیٹا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی انگلیاں لیفٹاف پر مسلسل ٹائف کر رہی تھی کالی آنکھیں لیفٹاف کی سکرین کو تک رہی تھی بنا پلک جھپکے۔

کالی آنکھیں ایک دم چمک اٹھی "یس.." شاید وہ جو کر رہا تھا وہ مکمل ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

جلدی س فون آٹھا کر کسی کو کال ملائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں لوکیشن بھیج رہا ہوں جلدی وہاں پہنچو۔" اپنی بات کہ کر اس نے کال کاٹ دی یہ بھی جانے بغیر کہ سامنے والے نے اس کی بات سنی بھی ہو گی یا نہیں۔

اس نے گاڑی فل سفیڈ میں چلائی۔

"ویلکم بیک مجھے دیکھ کر خوشی تو ہوئی ہو گی نہ تمہیں..." حیات نے انکھیں کھولی سارہ منظر دھندلا دھندلا تھا۔ لیکن وہ یہ آواز پہچان چکی تھی آہستہ آہستہ منظر صاف ہونے لگا۔

سامنے عمیر کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ نیچے فرش پر پڑی ہوئی تھی ہاتھ بندے ہوئے تھے اس نے ارد گرد دیکھا۔

ایک خالی کمرہ جہاں اس کہ اور عمیر کہ سوا کوئی بھی چیز موجود نہیں تھی اوپر چت کی جانب ایک چھوٹی سی کڑکی تھی جہاں سے روشنی چن کر کہ آرہی تھی۔ لیکن اس روشنی میں اتنی طاقت نہ تھی کہ وہ پورے کمرے کو روشن کر سکے۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں واحد چیز صرف بلب تھی جس کی وجہ سے اس بوسیدہ کمرے میں ذرہ سی روشنی تھی

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کہ سر میں اب بھی ٹھسین اٹھ رہی تھی آہستہ آہستہ جیسے اسے سمجھ آیا اس کہ ساتھ ہوا کیا ہے۔

اس نے سبز آنکھیں اس کہ اوپر گاڑی۔

www.novelsclubb.com

"تو یاد آگیا تمہیں.." اس کہ قریب آخر اس نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کہ پاس ہی بیٹھ گیا نیچے فرش پر ”پتا ہے تمہیں...“ گردن اس کی طرف موڑی جو اسے ہی خون ہشام نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

”تین سال بعد آج پہلا قتل ہو گا میرے ہاتھوں...“ اس کی بات پر حیات کی آنکھیں شاک سے توڑی بڑی ہوئی عمیر مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

”یہی یہی ایکسپریشن چاہیے تھے مجھے تم سے گڈ گرل..“ اس نے ہاتھ آگے بڑھایا اس کہ بالوں کہ طرف۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن اس نے ایک دم اپنا سر پیچھے کیا... ''آہ..'' شاید سر ایک دم ہی پیچھے کرنے کی وجہ سے اس کہ سر میں درد ہوا۔

عمیر نے ہاتھ آگے بڑایا اور اس کہ بالوں کو جکڑا۔

''تمہیں پتا ہے تم اتنی خوبصورت ہو کہ دل کرتا ہی نہیں تم پر ظلم کروں.... لیکن..'' وہ اٹھ گیا اس جگہ سے۔اس کہ بال چھوڑ دیے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم نے جو میرے ساتھ کیا اس کی برپائی تو تمہیں ہر صورت کرنی ہو گی۔" اسے کہ بال پکڑ کر اس کا چہرا اوپر کیا۔

"کوئی آخری خوائش؟؟" حیات نے اسے دیکھا۔

"تماری موت..." اس کی بات پر وہ ہنس پڑا، پاگلوں کی طرح اس کی گرفت ڈیلی پڑی تو حیات نے سر چڑوایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تماری خوائش پوری ہو گی لیکن افسوس تم اسے دیکھ نہیں پاؤ گی جانتی ہو کیوں؟؟"اس نے سوال کیا اور پر خود ہی جواب دیا۔

"کیوں کہ میری زندگی کی آخری خوائش ہے تماری موت.... تماری موت کہ بعد میری موت میری زندگی میں کچھ نہیں بچا.... بہت گناہ کر چکا ہوں اب اور گناہ نہیں کرنا چاہتا۔"اس کی بات پر اس پورے عرصے میں حیات پہلی بار مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

وہ دو قدم پیچھے ہٹا ہاتھ پینٹ کی پشت پر لے جا کر وہاں سے گن نکالی اور ٹھیک حیات پر نشانا تھانا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جانتی ہو میں نے سوچا تھا تمہیں دردناک موت دونگا..." گن کان کہ پیچھے لے جا کر اس نے سر کجایا۔

"لیکن میں اتنا بھی ظالم نہیں..." گن پر سے اس پر تانی۔

"کیا تم تیار ہو میرے ساتھ جہنم میں جانے کہ لیے۔" اس نے ایک نظر اسے دیکھا جس کا ہاتھ اب کہ گن کی ٹریگر پر تھا وہ اس کی چہرا کا رنگ اڑ گیا۔ وی جانتی تھی وہ پاگل آدمی تھا کچھ بھی کر سکتا تھا۔ اس آنکھیں بند کر لی سبز آنکھیں بند ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(ایسا ہے تو ایسے ہی سہی حیات...)وہ دل میں خود سے بولی۔آنکھیں اب بھی بند تھی۔

ایک دو تین....اس نے گولی کی نکلنے کی آواز سنی اور اسے لگا کہ ساری دنیا گونگی ہے اس آواز کہ آگے..... باقی ساری آوازیں دب گئی۔

اس نے آنکھیں نہیں کولی شاید یقین کرنا چاہ رہی ہو جو وہ سوچ رہی ہے آیا کہ وہ سچ بھی ہے یا نہیں

www.novelsclubb.com

وہ ویسے ہی اپنی پوزیشن پر بیٹی ہوئی تھی۔نہ وہ زمین پر گری نہ اسے کوئی درد محسوس ہوا۔

اس نے آنکھیں کھول دی اور سامنے کا منظر دیکھ کر گنگ رے گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زین..."اس کی لبوں سے صرف اس کا نام ہی نکلا جو سامنے نیچے فرش پر پڑا ہوا تھا اور اس کہ پاس ہی عمیر بھی گن کہیں دور جا گری تھی۔

عمیر نے غصے سے اسے دیکھا.."زین یہ تم کیا کر رہے ہو..."اس نے کالر سے اسے پکڑا۔

www.novelsclubb.com

"عمیر جانے دو اسے..."حیات آنکھیں پھاڑے دونوں کو دیکھ رہی تھی زین کا کیا واسطہ عمیر سے؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زین..!!!" وہ دھاڑا۔

"سوری بڈی لیکن آج میں یہ ہونے نہیں دونگا.." اس نے اٹھ کر اس کہ منہ پر مکا مارا۔

"احمد تمارا اس لڑکی سے کیا واسطہ..." وہ چلایا۔

www.novelsclubb.com

"بہت گہرا واسطہ ہے.." حیات نے اس کی بات پر حیرت سے اسے دیکھا۔

اسے آج وہ جانا پہچانا لگا لیکن کہاں دیکھا تھا اس نے اسے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے عمیر کو اس کی طرف بڑھتا دیکھا اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں۔ گن اس سے کچھ فاصلے پر پڑی تھی وہ خود کو گھسیٹتی اس کی طرف جانے لگی۔

"زین چلے جاؤ یہاں سے..." اس کی منہ پر مکا جڑتے اس نے اسے کالر سے پکڑا۔

www.novelsclubb.com

"اکیلے نہیں جاؤنگا..." اس نے اپنا جالر چھڑوانا چاہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''آخری دفع وارن کر رہا ہوں اس کہ بعد میں بھول جاؤنگا کہ کبھی ہم دوست رہے تھے۔''زین کا گلا پکڑ کر وہ غرایا۔

''لعنت بھیجتا ہوں میں تماری دوستی پہ...''اس نے قوت سے اپنا سر اس کہ سر پر دے مارا۔اس کی گرفت ہلکی ہوئی اسکا سر پیچھے کی طرف ڈلکا۔

www.novelsclubb.com

حیات ایک نظر ان کو دیکھتی اپنا ہاتھ پر بندی رسی کھولنے کی خوشش کر رہی تھی اس کا منہ اپنی کلائیوں پر بندی رسی پر تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جیسے تیسے کر کہ اپنا ہاتھ ان رسیوں کی قید سے آزاد کروا چکی تھی اس نے گن اپنے ہاتھ میں لیا

۔

ایک نظر ان کی طرف دیکھا جو کتے بلیوں کی طرح آپس میں گتھم گتھا تھے۔

اس کی نظریں زین پر جم گئی۔

www.novelsclubb.com

پر اس کہ دماغ میں جماکے سے جیسے کچھ کلک ہوا اس کا پسٹل پکڑا ہاتھ پل بر کو لڑکھڑایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زین..." ایک بار پر اس کہ لبوں سے اس کا نام نکلا لیکن بہت آہستگی سے۔

اس کہ دماغ میں جما کے ہو رہے تھے۔ عمیر اس کی اوپر بیٹھا اس کہ منہ پر مکے جڑ رہا تھا اس کا منہ پھٹ چکا تھا چہرا ہر جگہ سے زکمی تھا اس نے گن پر گرفت مضبوط کی اور بنا آواز پیدا کیے وہ اس کی پیچھے جا کڑی ہو اور پوری قوت سے گن کا پچھلا حصہ عمیر کہ سر پر دے مارا۔

www.novelsclubb.com

جس سے وہ کچھ ہی پل میں زمیں بوس ہو چکا تھا... وہ درد سے کرایا لیکن اس کی آنکھیں کھولی ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے زین نے اس کہ گردن پر تین انگلیوں سے ایک جگہ پر وار کیا تو وہ وہی بے ہوش ہو گیا اس کی آنکھیں بند ہو گئی۔

حیات کہ ہاتھ سے گن چھوٹ گئی وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی۔

"ڈرو نہیں مرا نہیں ہے..." اس نے گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوسف آتا ہو گا تم اس کہ ساتھ چلی جانا میں یہی ہوں۔" دروازہ کھولتے ہوئے اسے باہر آنے کا اشارہ کیا وہ باہر آئی تو اس نے وہ کمرہ لاک کر دیا۔ حیات نے ارد گرد دیکھا کہ وہ پرانی کچی عمارت تھی۔ اگر آج وہ یہاں نر جاتی تو کسی کو پتا بھی نہ چلتا اس نے سوچ کر ہی جر جری لی۔

"چلیں.." اسے چلنے کا اشارہ دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ وہی کھڑی رہی زین اس کہ آگے چل رہا تھا وہ اس کی پشت کو دیکھ رہی تھی وائٹ شرٹ پہنے وہ مضبوط چال چل رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنے پیچھے آہٹ نا پا کر وہ پلٹا اور حیات جیسے سانسیں لینا بھی بھول گئی اس لمحے۔

اس کا نیم رخ اسے دیکھا۔اب کسی شک کی گنجائش نہ رہی اسے یقین آ گیا کہ یہ وہی تھا۔

"وہاں کیوں کھڑی ہو..؟"اس نے وہی کھڑے اس سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"تم.....تم وہی ہو۔"زین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"اس رات تم تھے۔"زین کو جیسے اب بات سمجھ آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو یوسف آتا ہو گا۔" اس نے اس کی بات کو سرے سے اگنور کیا۔

"نہیں تم مجھے بتاؤ... اس رات تم تھے نہ۔" وہ بضد ہوئی۔

زین نے اسے دیکھا جس کہ چہرے پر لکھا تھا کہ وہ یہاں سے ایک انچ بھی نہیں ہلے گی جب تک اسے اس کہ سارے جواب نہیں مل جاتے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر میں کہوں کہ میں نہیں تھا تو یقین کرو گی؟." اس نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما اور باہر کی طرف چل دیا۔

"نہیں.." وہ اس کہ ساتھ کھیچتی چلی جا رہی تھی۔

"تم..." باہر آخر اس نے اس کا ہاتھ چھوڑا حیات کو جیسے اب ہوش آیا کہ اس نے اس کا ہاتھ پکڑ رکا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سامنے یوسف کھڑا تھا شاید اندر ہی آ رہا تھا ان دونوں کو دیکھ کر ان کی طرف قدم بڑھائے۔

سیدھا حیات کہ پاس آیا۔"تم ٹھیک ہو..؟؟"اسے دونوں بازؤں سے پکڑ کر اوپر سے نیچے تک دیکھا لیکن وہ اسے دیکھ ہی نہیں رہی تھی اس کی نظریں اب بھی زین پر تھی۔

وہ اندر چلا گیا پیچھے پولیس کی گاڑیوں کا سائرن کا شور سا مچ گیا۔

www.novelsclubb.com

باری قدموں کی آوازیں ہر جگہ گونجنے لگی۔

یوسف اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی میں بٹا رہا تھا۔وہ بت بنی اس کہ ساتھ چلتی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم یہی رہنا یہاں سے ہلنا بھی نہیں میں آتا ہوں۔" گاڑی کہ شیشے کہ پاس جھک کر اس نے کہا اور شاید گاڑی لاک بھی کی تھی۔

وہ اندر گیا جہاں زین پولیس کہ ساتھ کھڑا ان سے کچھ کہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"زین احمد میرے ساتھ آؤ۔" اپنا پورا نام سن کر اسے حیرت نہیں ہوئی۔ وہ جانتا تھا یہ دن آنا تھا ایک نا ایک دن..... وہ پولیس سے ایکسکیوز کرتا اس کہ پاس آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے سب کچھ بتاؤ زین الف سے ی تک سب۔" بھوری آنکھوں میں سختی لیے اس نے کہا۔

"پہلے حیات کو گھر چھوڑ کر آؤ پر بات کرو نگا تم سے۔" اس کی آواز میں اس سے بھی زیادہ سختی تھی اسے یقین نہ آیا کہ وہ اس حالت میں اسے اکیلا چھوڑ کر آیا ہے۔

وہ بنا کچھ سنے اور کہے اس کہ پاس سے گزر گیا۔

www.novelsclubb.com

یوسف نے بے اختیار بالوں میں ہاتھ پیرا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوسف میں ٹھیک ہوں مجھے گھر کے چلو پلیز..." اسے ہاسپٹل کی طرف جاتا دیکھ اس نے کہا۔

"چیک اپ کہ بعد چلے جائیں گے۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"تمہیں منائل نے بلایا تھا۔" حیات نے ہونٹوں کا کھونا دانتوں تلے دبایا۔۔

www.novelsclubb.com

"جواب دو حیات.. وللہ اگر تم نے جھوٹ بولا تو اس کا حشر اچھا نہیں ہو گا۔" سبز آنکھوں میں شاک سا اترا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم مجھے مارو گے؟؟" ڈرائیو کرتا یوسف کو جیسے جھٹکا سا لگا۔اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا شاک کی حالت میں اسے دیکھتی حیات یہ بھی بھول گئی تھی کہ اس کہ لب بھی کھلے ہوئے ہیں وہ اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"مار سکتا ہوں تمہیں بلا..." اب کہ انداز میں نرمی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو تمہاری اس بات کا مطلب کیا تھا؟!" اس کا انداز اب بھی ویسا تھا۔

"ان کا حشر اچھا نہیں ہو گا جن پر مجھے شک ہے۔" موڑ کاٹتے ہوئے اس نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اوو.... فکر نہ کرو یوسف حالم حیات شاہ کو اپنے مسائل حل کرنے آتے ہیں۔"اس نے گردن" اکڑا کر کہا۔

"ہاں جیسے آج حیات شاہ نے اپنے مسئلے کا حل نکالا تھا۔"حیات نے ایک نظر اسے دیکھا پر گردن موڑ گئی اسے اس کا یوں طنز کرنا بلکل اچھا نہ لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم کہاں جا رہے ہو؟؟"اس کہ پیچھے پیچھے حیات نے اس سے کہا۔

اس کی سر میں پٹی بندھی ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حائل بھی اسی ہاسپٹل میں ہے۔" حیات نے اس کا بازو پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

"کیا مطلب وہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟ انہیں کچھ ہوا ہے؟؟" اس نے پریشانی سے پوچھا۔

"ایکسیڈنٹ ہوا ہے اس کا... خطرے والی کوئی بات نہیں۔"

"وہ ہوش میں تو ہیں؟" اس کی آنکھیں ایک دم سرخ ہوئی یوسف نے ہڑبڑا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"درد ہو رہا ہے کیا؟؟"اس کی سر کی پٹی پر آہستہ سے ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے نرمی سے پوچھا۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔یوسف نے شکر کا سانس خارج کیا"پر کیوں رو رہی ہو.."

"مجھے حائل سے ملنا ہے۔"یوسف نے اثبات میں سر ہلایا پر اس کا ہاتھ تھام کر وہ اسے اس روم کی طرف لے گیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی.."حیات کو آتا دیکھ وہ غراہی عیان اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا حیات نے اسے رکنے کا اشارہ دیا۔

"کیا مطلب؟؟" دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے اس نے پوچھا۔

"مطلب تمہیں نظر نہیں آرہا بھائی اس وقت تمہاری وجہ سے اس حالت میں ہیں سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تم منحوس جو بھی شخص تم سے واسطہ رکھتا اس کہ ساتھ کبھی اچھا نہیں ہوتا۔"

www.novelsclubb.com

حیات کی نظروں میں اب بھی نا سمجھی دیکھ کر وہ اس کہ قریب آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھائی اس وقت اس ہاسپٹل میں صرف تماری وجہ سے ہیں.."اس کہ سینے پر انگلی رکھ کر منائل نے کہا حیات کی رنگت یکدم پیلی پڑ گئی۔

"عمیر نے کیا ہے یہ سب صرف اور صرف تماری وجہ سے۔"وہ چیخ پڑی حیات نے جلد ہی خود کو کمپوز کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب میری وجہ سے.... عمیر سے گہرے تعلق تمارے زیادہ تھے۔"مناہل اس کہ جملے پر جیسے گنگ ہی رے گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر یہ سب ہو رہا ہے تو صرف تمہاری وجہ سے.... تم اسے لائی تھی ہماری زندگیوں میں۔"

منائل کا چہرا ایک دم تعریک ہو گیا.... دور اندر کہیں وہ اس بات سے واقف تھی لیکن سامنے سننا اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

"میں نے کبھی غلط نہیں کیا میں وکٹم تھی.... اور اب بھی میں وکٹم ہوں۔ لیکن اس بار منائل یاد رکھنا اس بار تمہیں جانے نہیں دونگی تم نے جو کیا ہے اس کی برپائی کی لیے تیار رہنا۔" اس کہ کندھے سے اپنا کندھا مس کیا۔

www.novelsclubb.com

مناہل پلٹی کسی پاگل کی طرح اس پر وار کرنے کہ لیے لیکن اس کی سامنے یوسف حائل ہو گیا اس نے اس چھوڑی جسم والے کو دیکھا۔ واقعی وہ اب اکیلی نہیں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

Don't you dare " اسے وارن کرتے ہوئے وہ حیات کہ پیچھے گیا مناہل وہی کھڑی رہی وہ دونوں اس کہ سامنے روم میں داخل ہوئے اس نے عیان کو دیکھا۔

"مرد بنو...اسے دیکھا کیسے اس کہ سامنے کھڑا ہو گیا... تمہیں زرہ سی شرم نہیں آئی۔" عیان نے سکوں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"سوری ٹو سے منائل ڈیئر پر تمارے لیے سٹینڈ لینے سے اگر میں مرد کہلاؤں گا تو مجھے خود کو لڑکا کہلوانے میں کوئی شرمندگی نہیں۔" اس نے اسے مزید آگ لگائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جہنم میں جلو گے تم۔" وہ پیر پٹکتی مڑی۔

"وہ تم جیسے لوگوں کہ لیے بنا ہے۔" اس نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

فیصل پہلے سے ہی اس کہ پاس بیٹا تھا حیات کو یوسف کہ ساتھ آتا دیکھ کر چیئر کی جگہ حیات کہ لیے چھوڑی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ڈاکٹر نے کیا کہا ہے؟؟؟" یوسف کی بات پر اس نے ایک نظر بیڈ کہ پاس بیٹی حیات پر ڈالی اور اسے باہر آنے کا کہتا وہاں سے نکلا۔

ان کہ نکلتے ہی حیات پھوٹ پھوٹ کر رو دی کہیں نہ کہیں وہ خود کو قصوروار سمجھ رہی تھی۔

"مجھے معاف کر دیں میری وجہ سے..." وہ آگے بول نہ پائی۔

www.novelsclubb.com

"آپ اٹھ جائیں دیکھیں میرے ساتھ کیا کیا ہوا ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اگر آپ نہ اٹھے تو میں خود کو کبھی اس گلٹ سے نکال نہیں پاؤ نگی۔''اس نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے۔

''اسے ایک پل کو ہوش آیا تھا لیکن بس کچھ سیکنڈ کہ لیے ہی۔''فیصل خاموش ہوا اور پر بولا۔

''وہ کوما میں ہے اس کہ کنڈیشن کہ حوالے سے ڈاکٹر کچھ نہیں کہ سکتے کہ کب اٹھے گا یا اٹھے گا بھی یا نہیں۔''یوسف ہنس دیا۔

''کیسے نہیں اٹھے گا کمینہ اسے اٹھ نہ ہی پڑے گا۔''شاید وہ خود کو تسلی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ بات آج دونوں پر آشکار ہو چکی تھی کہ حائل خان نہیں تو یوسف اور فیصل بھی نہیں۔

حیات جو روم سے باہر آتا دیکھ وہ اس کی طرف گیا۔

"چلیں.." اس نے بس اتنا ہی کہا۔

اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے وہ چل دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''یوسف..!!''اس نے بہت آہستگی سے پکارا۔

''ہمم..''گاڑی کا دروازہ حیات کی لیے کھولتے ہوئے اس نے جواب دیا۔

''وہ اٹھ جائیں گے نہ؟؟''اس کی رندی آواز یوسف نے کرب سے آنکھیں بند کر دی۔

www.novelsclubb.com

وہ پلٹا وہ اس کہ سامنے کھڑی لب کہ کونے کو دانتوں تلے دبائے جیسے اپنے آنسو روک رہی تھی

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہشش روتے نہیں ڈارلنگ.." اسے خود سے لگایا تو وہ بنا آواز رونے لگی۔

یوسف اس کی کیفیت سمجھ رہا تھا۔

"تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا حیات خود کو بلیم مت کرو۔" اس کا پیٹ تپکتے ہوئے اسے تسلی دی۔

www.novelsclubb.com

اسے خود سے دور کر کہ اس نے ایک نظر اسے دیکھا رونے کی وجہ سے سبز آنکھیں سرخ ہو چکی تھی ناک پے بھی اثر ہوا تھا سفید رنگت ہلکی سی گلابی ہو چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تماری آنکھوں میں آنسو اچھے نہیں لگتے۔''اس کہ چہرے کو ہاتھوں کہ پیالے میں لے کر کہا

۔

''البتہ یہ بات الگ ہے کہ تماری ناک بہت پیاری لگتی ہے رونے کہ بعد۔''اس نے اس کی ناک دبائی تو حیات نے خفگی سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

''بہت عجیب ہو تم۔''یوسف نے حیرت سے اسے دیکھا جواب گاڑی میں بیٹھ چکی تھی دوسری طرف سے آخر وہ بھی گاڑی میں بیٹا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''کیسے؟؟''گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اس نے کہا۔

''زیادہ تر لوگ ایسے موقع پر کہتے ہیں کہ تمہاری آنکھیں رونے کی بعد بہت حسین ہو جاتی ہیں اور تم کہ رہے ہو ناک۔''یوسف ہنس دیا۔

www.novelsclubb.com

''اب جو چیز حسین لگے گی بندہ اس کی تعریف کرے گا نہ۔''اس نے ڈرائیو کرتے جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''جب تم رو ہو گے تو میں بتاؤ نگی تمہاری کیا چیز پیاری لگتی ہے۔''یوسف اس کی بات پر صرف مسکرا ہی سکا۔

''مجھے باہر نکالو۔''عمیر دھاڑا۔

اسے اپنے آس پاس اتنے سارے وردی والوں کو دیکھ کر اریٹیشن ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

''اچھا نہیں ہو گا مجھے نکالو میرا کام ادھورا رے گیا مجھے اسے مارنا ہے...اور پر خود کو۔''وہ وہی بیٹھ تھا چلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دونوں گھٹنوں کہ اوپر سر گرادیا۔

"احمد تم نے اچھا نہیں کیا..." وہ بڑبڑایا۔

"یہ لو..." ایک پولیس آفیسر نے اسے مبائل دیا جس پر کسی کی کال تھی اسے بات کرنے کا اشارہ دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے کہا تھا تم سے پاکستان مت جاؤ۔" اس کہ کان میں امجد صاحب کی آواز گونجی۔ وہ کچھ نہ بولے اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی۔

"تمہیں تمارے گناہوں کی سزا مل رہی ہے عمیر.... اگر تم آج ایک اچھے انسان ہوتے تو میں ابھی آخر تمہیں جیل سے نکال دیتا لیکن میں ایسا ہر گز نہیں کرونگا تم لائق ہی وہی کہ ہو..."

www.novelsclubb.com

"آپ کی وجہ سے بنا تھا میں برا آپ کی وجہ سے...." وہ پوری قوت سے چلایا اتنا کہ پولیس اسٹیشن کہ باہر تک اس کی آواز گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ نے مجھے سیاہ بننے پر مجبور کیا تھا۔" امجد صاحب کچھ نہ بولے۔

"میں سیاہ بن رہا تھا آپ نے کبھی آخر مجھے روکا؟؟؟ جو غلطی میں نے کی ہی نہیں تھی اس کہ لیے اتنا مار سکتے تھے آپ تو جب میں سیاہ بن رہا تھا کیوں نہیں آئے آپ..... کیوں نہیں پکڑا میرا ہاتھ اور مجھے روکا؟؟؟ کیوں!!!!" وہ حلق کہ بل چلا رہا تھا اس کہ گلے میں درد سا ہونے لگا ۔آج اس نے ساری بڑاس نکالی لی۔

www.novelsclubb.com

"جس کو سیاہ بننا ہوتا ہے وہ بن کر ہی رہتا ہے انہیں روکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔" امجد صاحب کی آواز میں زرہ سی بھی شرمندگی نہ پائی اس نے وہ ہنس دیا بے بسی سے کیا سوچ کر اس نے یہ سب ان سے کہا تھا کہ وہ اس سے معافی مانگے گیں؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کاش آپ اس رات آجاتے اور کہتے کہیں مت جاؤ.....کاش اس رات آپ نے میرا یقین کیا ہوتا.....کاش کہ میں آپ کی اولاد نہ ہوتا....یا کاش کہ جس دن آپ نے مجھے نکالا تھا اسی دن آپ کا قتل کر دیتا۔"امجد صاحب سانس روکے اسے سنے گئے۔

"بقول آپ کہ جس نے سانپ بننا تھا اسے روکنے کا کوئی فائیدہ نہیں ہوتا کاش اس رات میں آپ کو قتل کر دیتا اسی رات سیاہ بن جاتا تو بہتر تھا میرے لیے۔"اس کا لہجہ تھکا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کاش جس دن تم پیدا ہوئے تھے اسی دن تمارا گلا دبا دیتا۔" عمیر ہنس پڑا اور وہ ہنستا چلا گیا کال کب کا کٹ چکا تھا اور وہ اب تک ہنس رہا تھا۔

وہ آج پر اکیلا ہو گیا تھا تن تنہا کہیں سال پہلے بھی وہ ایسے اکیلا ہوا تھا اور آج پر قسمت نے اسے اکیلا کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے ہنستے ہنستے اپنا سر گھٹنوں میں گرا دیا اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بابا میرا یقین کریں یہ میری نہیں ہے۔" اسے بیلٹ سے مسلسل مارتے جب وہ تک گئے تو وہ درد کی پرواکیے بغیر بول اٹھا۔

"چپ ایک دم چپ.." وہ فوراً اٹھے اور اس کی جانب بڑے تو عمیر جیسے خود میں سماسا گیا بارہ سالہ وہ دبلا سا لڑکا اس وقت بہت سہما ہوا لگ رہا تھا۔ ہاتھ پاؤں ہتھا کہ اس کہ چہرے پر بھی بیلٹ کہ نشان واضع نظر آرہے تھے۔ اور کہیں جگوں سے خون بھی رس رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب کی بار پرسے اپنے باپ کو اپنی طرف آتے دیکھ وہ ڈر سے خود میں سمٹ سا گیا۔ یہ پہلی دفع تھوڑی تھا جس دن اس کی ماں مری تھی اسے دن سے اس کہ باپ نے اس کو مارنا شروع کیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب بھی پریشان ہوتا تو اسے بلاتا اسے مار کر جیسے ان کی ساری پریشانی ختم ہو جاتی..... لیکن آج جس کدھر آنکھوں نے اسے مارا تھا شاید ہی کبھی مارا ہو۔

''امجد کیا کر رہے ہیں آپ بچا ہے غلطی ہو گئی۔''عمیر نے نکوت سے اس عورت کو دیکھا جو کہنے کو اس کی ماں تھی..... سوتیلی ماں۔

www.novelsclubb.com

''نورین میرے سامنے سے ہٹو آج اچھا سبق سکھانے دو اسے مجھے آج اس کہ کمرے سے گن ملی ہے کل کو اسے استعمال کرنا بھی شروع کر دے گا۔''پیچھے بیٹھے عمیر کو دیکھ کر وہ دھاڑے اس لمحے اسے اپنی امی بہت یاد آئی حد سے زیادہ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بابا وہ صرف میرا کمرہ نہیں ہے۔"اس نے ایک آخری خوشش کی۔

اب کہ وہ مزید بڑق اٹھے۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو کہ یہ گن اویس کی ہے افف میرے اللہ تم میرے بیٹے پر اتنا گھٹیا الزام کیسے لگا سکتے ہو۔"اپنے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے نورین نے کہا جن کی آنکھوں سے اب آنسو بھی نکل رہے تھے۔ مگر مچھ کہ آنسو عمیر نے نظریں گھمائی۔اس ڈرامے سے تو وہ بخوبی واقف تھا آخر کار تین سال سے جوان کہ ساتھ رے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے خود دیکھا تھا اس نے آپ کو یہ گن دکھائی تھی آپ نے کہا تھا اس سے کہ اسے کمرے میں رکو میں اس کا کچھ کرتی ہوں۔" اب کہ وہ بلند آواز میں بولا لیکن اس کہ ساتھ وہ ہچکیوں کی بل رو بھی رہا تھا۔ آخر تھا تو وہ بچہ ہی۔

"افف میرے خدایا امجد میرا بی پی شوٹ ہو رہا ہے اسے بولیں میری نظروں سے دور ہو جائے۔" اپنا سر تھام کر وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کالر سے پکڑتے ہوئے امجد صاحب نے اسے اٹھایا عمیر تو بس اپنے باپ کو دیکھتا ہی رے گیا۔ وہ اسے گھسیٹ رہے تھے اور اب کہ اس نے خود کو چڑانے کی خوشش ترک کر دی تھی۔

لیونگ روم کہ دروازے پر اس کا سوتیلا بھائی اویس کھڑا تھا۔ اسے تو وہ سوتیلا بھی نہیں کہ سکتا وہ صرف اس عورت کی اولاد تھی جس سے اس کہ باپ نے دوسری شادی کی تھی جو اس سے عمر میں دو سال بڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

عمیر کو اپنی جانب دیکھ کر وہ کمینگی سے مسکرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دروازے کہ پاس آخر امجد صاحب نے اسے باہر کی جانب دکھادیا تو وہ لڑکھڑا کر فرش پر گر پڑا۔

اب کہ اتنا رونے کی وجہ سے اس کہ آنسو بھی خشخ ہو چکے تھے۔

جب سوتیلے اپنوں سے عزیز ہونے لگے تو انساں کو اپنے خون پر شک ہونے لگتا ہے۔اور آج عمیر کو اپنے آپ پر شک ہوا کیا وہ واقعی ان کا بیٹھا تھا جو اس کہ منہ پر اپنے گھر کا دروازہ بند کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ زخموں سے چور جسم لیے اٹھ کھڑا ہوا وہ وہاں سے پلٹ گیا کبھی نہ واپس آنے کہ لیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"رفیق اسے بلاؤ میرا بچہ وہ کدھر جائے گا۔"نوریں اسے اکیلا اندر آتا دیکھ فورا بولی۔

"کہیں نہیں جائے گا ایک رات گھر کہ باہر رہے گا عقل ٹھکانے آجائے گی اس کی۔" ماتھا مسلتے ہوئے وہ کمرے میں گھس گئے۔

www.novelsclubb.com

ان کہ گھستے ہی وہ آنسو صاف کرتی مسکرائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سوتیلی مائیں اگر نوریں جیسی ہوتی ہیں تو وہ واقعی عذاب ہوتی ہیں لیکن ان کو عذاب ان کہ سگے ہی کرتے ہیں جب وہ اپنے آنکھوں پر پٹی باندھ دیتے ہیں۔ جیسے آج امجد صاحب نے باندھی تھی۔

عمیر سر جھکائے سہیل کی سامنے بیٹھا تھا۔

"اس کی اتنی ہمت کیسے ہوئے کہ تم پر ہاتھ اٹھائے تمہیں ہاتھ کاٹ دینے چاہیے تھے اس کہ۔"

www.novelsclubb.com

عمیر نے کچھ نہ کہا وہ اکثر ان سے دور رہتا تھا ان کہ ایسی باتوں کہ وجہ سے لیکن آج وہ خود ان کہ پاس آیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"عمیر جب تم ایسے ہو ہی نہیں تو وہ تمہیں ایسا تصور کرتے ہیں تمہیں اس گناہ کی سزا ملی جو تم نے کبھی کیا ہی نہیں تو ایسا بن جاؤ انہیں بتا دو کہ تم ایسے نہیں تھے لیکن دیکھو اب تم ہو۔" وہ اس کا ذہن بدل رہا تھا۔ عمیر اتنا ہوشیار بھی نہ تھا کہ یہ بتا سکتا کہ وہ کس نیت سے اسے کہہ رہے تھے۔ اسے تو بس یہ دکھ رہا تھا کہ وہ اکیلا نہیں تھا اس کا ماموں اس کہ ساتھ تھا.....اس کہ ابو کی طرح نہ تھا۔اسے یقین تھا کہ اگر کچھ بھی ہو جائے اس کا ماموں اس کا ساتھ دیگا۔

"میں وہ سب کرونگا جو آپ کہیں گے۔" اس کی بات پر سہیل مسکرا دیا اسے کوئی وارث چاہیے تھا جو اس کہ گینگ کو آگے چلا سکتا تھا اور شاید اسے آج وہ مل گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور وہ عمیر کی زندگی کا ٹرننگ پوائنٹ تھا وہ نیک سے بد بننے جا رہا تھا۔ جب مائیں مر جاتی ہیں تو بچے رل جاتے ہیں۔ دنیا میں صرف آپ کہ والدین ہی آپ کا اچھا سوچتے ہیں۔۔ اور اس کا اچھا سوچنے والی تو چار سال پہلے اسے چھوڑ چکی تھی اور جو اس دنیا میں تھا شاید ہی اسے اس کی فکر تھی

۔

اور وہی ایک لمحہ تھا جب اس نے اپنے اندر کہ سفید کو مار دیا تھا۔ ہمیشہ ہمیشہ کہ لیے اس کا سیاہ اس ہر حاوی ہو گیا یا یوں کہیں کہ وہی لمحہ تھا کہ اس کی سفید کو مار دیا گیا تھا اس سے چھین لیا گیا تھا اسے ایک تاریک دلدل میں پیکا جا چکا تھا.... جہاں سے نکلنا آسان نہیں...

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تیرا سال کی عمر میں اس نے پہلا قتل کیا تھا اور وہ پوری رات سو نہیں پایا اس کی روح تک کانپ اٹھی تھی اس دن پہلی دفع اسے نے ڈر خوف سب کا سامنا کیا تھا.....اس کہ کچھ ہی مفتوں بعد دوسرا قتل اس رات اس کہ ہاتھ بس کانپے تھے روح نہیں کانپی۔اور تیسری بار بس اس پر ایک بات حیاں ہو گئی اب واپسی یقینی نہیں۔

وہ ایک ایسی دنیا میں آ گیا تھا جہاں لوگ اس سے ڈرتے تھے اس کا کہا مانتے تھے ہر کوئی جکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے اب یہ چیزیں فیسینیٹ کرنے لگی۔

اسے خون فیسینیٹ کرتا تھا.....اسے لوگوں کا ڈر فیسینیٹ کرتا تھا لوگوں کو اسے دیکھ کر نظریں جھکانا اسے یہ سب اچھا لگنے لگا تھا۔وہ اپنی دنیا کا بادشاہ تھا یا اسے لگتا تھا کہ وہ بادشاہ ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

••••••••••••

''فیصل...!!''اس کی پشت دیکھ کر زارا نے اسے پکارا۔

''تم یہاں کیوں آئی ہو؟؟کسی کو بھیج دیتی وہ لے آتا۔''اس کہ ہاتھ سے سامان لیتے ہوئے اس نے کہا۔

اس نے ضرورت کہ سامان منگوائے تھے لیکن اسے پتا نہ تھا کہ وہ خود دینے آجائیگی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زارا اس کی شکل دیکھتی رہی اور پر آس پاس کی پرواہ کیے بغیر اس کہ گلے لگی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اس نے اسے تسلی دی فیصل نے آنکھیں بند کر لی شاید اسے یہ سننے کی واقعی بہت ضرورت تھی۔

www.novelsclubb.com

"انشاءاللہ.." اسے خود سے الگ کرتے اس نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"کہاں مجھے حائل بھائی سے ملنے تو دیں۔" اسے اپنی گاڑی کی جانب جاتا دیکھ کر وہ فوراً بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ ہوش میں نہیں ہے اسے پتا بھی نہیں ہو گا کہ تم ملنے آئی تھی بھی یا نہیں۔"

"ہاتھ تو چھوڑو میں خود چلی جاؤ نگی۔" ہاتھ چڑھاتے ہوئے اس نے کہا لیکن اس کی گرفت اتنی بھی ڈیلی نہیں تھی کہ وہ چڑوا پاتی۔

www.novelsclubb.com

"پاگل نہیں ہوں جو رات کہ اس وقت تمہیں ٹیکسی میں بیٹھا کر ٹاٹا بائے بائے کروں۔" اس کہ انداز پر وہ مسکرا دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''آج رات تم حیات کہ پاس رہنا۔''زارا نے اسے دیکھا لیکن کہا کچھ نہیں۔

''میں تمہیں گھر میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔''اس کی بات پر زارا نے محض اثبات میں سر ہلایا۔

''ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں۔؟''اس کہ سوال پر اس نے سرد سانس خارج کی۔

www.novelsclubb.com

''ان کا کہنا وہی ہے...ابھی تک اس کہ جسم میں کوئی حرکت نہیں ہوئی۔''اس نے اپنی بات کہی۔ایک ہفتہ ہونے کو تھا اور وہ ویسے کا ویسا ہی تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آیئے آپ کا انتظار تھا..." زارا کو آتا دیکھ شہیر گنگناتے ہوئے بولا۔

"کس بات کا انتظار تھا میں تمہاری دلہن لیکر آرہی ہوں کیا؟؟"

"تم اگر میری دلہن لاؤ گی تو اس سے پہلے مجھے بتا دینا مجھے کچھ چیزیں سوچنی ہیں۔" اپنی بات پر اس کا یوں سنجیدہ انداز اسے کچھ ہضم نہیں ہوا۔

www.novelsclubb.com

"کیسی چیزیں۔" اس نے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہی کہ خود خشی کا حلال طریقہ کونسا ہے۔"

"ہاہاہا اس میں سوچنا کیا میں جو بتا رہی ہوں وہی حلال طریقہ ہے۔" پیچھے بیٹی حیات اور انشہ اس کی بات کا مفہوم سمجھ کر مسکرا دیے۔

"کیا میں جو سوچ رہا ہوں اس کا وہی مطلب ہے۔" وہ بڑبڑاتا ان کی طرف گیا۔

www.novelsclubb.com

"حیات تم ٹھیک..." اس کہ پاس بیٹھتے ہوئے اس نے اس کہ طبیعت کا پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم میں بلکل ٹھیک ہوں۔"

"چلو میرے پیاری پیاری بہنوں اب کام کی طرف آتے ہیں۔"ان کہ سامنے ٹیبل پر بکس رکھتے اس نے کہااور بنا کچھ کہے سب ٹیبل کہ گرد بیٹھتے گئے۔

"سائل کو آنے تو دو پر شروع کریں گے کام...آخر کار گروپ پریزنٹیشن ہے ساری مل جل کر کرینگے۔"زارا کی بات پر حیات نے اثبات میں سر ہلایا۔

"آگیا میں اب نوٹنکی بند کرو جلدی کام پر لگ جاؤ..."سائل فورا آخر شہیر کہ پاس بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اتنے پڑا کو تو تم کبھی نہ تھے آج کیا ہوا ہے۔''شہیر بھی اب کام چھوڑے اس سے سوال کر رہا تھا۔

''میں ہمیشہ سے پڑا کو تھا(اس نے شرٹ کا گلا پکڑ کر تھوڑا سا اوپر کیا کا کر تو تھی نہیں اس نہ ٹی شرٹ پہن رکھی تھی)بس تم لوگ مجھ پر توجہ ابھی دے رہے ہو۔''

www.novelsclubb.com

''بس اور کوئی سوال نہیں یہ لو..''شہیر کا منہ دوبارہ ہلتا دیکھ وہ فوراً بولا اور ساتھ ہی اس کہ سامنے نوٹس رکھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اہم اہم...''سب کی توجہ اپنی طرف دلائی جو بکس میں سر دیے لائنز نوٹ کر رہے تھے پریزنٹیشن کہ لیے۔

''افف میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔''سر پر ہاتھ لے جاتے...اس نے انداز بھی ویسا اپنایا کہ واقعی بہت تکلیف میں ہو۔

www.novelsclubb.com

''تم توڑی دیر آرام کر لو حیات پر کر لینا اپنا اسائمنٹ۔''سائل نے اسے آرام کرنے کی تنقید کی

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آہ نہیں مجھے نہیں لگتا یہ درد ایسے جان چھوڑے گا اور اسائمنٹ بھی تو ضروری ہے کل لاسٹ ڈیٹ ہے سبمٹ کرنے کا۔"

"تم جاؤ آرام کرو میں کر لونگا تمارا اسائمنٹ۔" اس کہ سامنے سے لیفٹاف اٹھاتے شہیر نے کہا ۔اپنا پلین کامیاب ہوتے دیکھ وہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"زارا تماری مدد کریگی۔" وہ فوراً وہاں سے اٹھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

••••••••••••••••••••••

کمرے میں نماز پڑتے یوسف کو دیکھ کر وہ سانسیں لینا بھول گئی.....وہ رو رہا تھا اسے یقین نہ آیا۔

دعا کہ لیے ہاتھ باندیں اس کا چہرا جکا ہوا تھا شاید وہ دعا میں اس طرح مگن تھا کہ حیات کی

موجودگی کا اندازہ نہ کر سکا۔

www.novelsclubb.com

دعا کر کہ جب اس نے چہرا اٹھایا تو حیات کو دروازے کہ پاس کھڑا دیکھ مسکرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور حیات کا دل کر چی کر چی ہو گیا۔

اسے اپنی کہی بات یاد آئی (جب تم رو ہو گے تو میں بتاؤ نگی کہ تمہاری کیا چیز پیاری لگتی ہے۔"

یوسف نے جائے نماز تہے کر کہ اپنی جگہ پر رکھا پر مڑا تو وہ اب بھی وہی کھڑی تھی۔

اس کہ پاس آخر وہ اس کہ سامنے کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

حیات نے چہرا اٹھا کر اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں اب بھی ہلکا سا گلابی پن تھا اور حیات کو اپنا دل ان آنکھوں میں ڈوبتا ہوا دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ صرف ہنستے ہوئے اچھے لگتے ہیں۔"اس کی بات پر پل کو وہ حیران ہوا لیکن جیسے اس کی بات سمجھ آئیتو مسکرایا۔

"دل پر اتنا ظلم نہیں کرنا چاہیے سویٹ ہارٹ جب دل رونے کا کرے تو رب کہ سامنے رو لو وہ تمہیں جج نہیں کرتا۔وہ تمارے آنسوؤں کا مان رکتا ہے۔"اس نے مسکرا کر کہا اس کی یک طرفہ ڈمپل نے اپنی جلک دکھائی۔

www.novelsclubb.com

"صحیح کہ رہے ہیں آپ۔"وہ اس کہ پاس سے ہوتی بیڈ پر جا بیٹھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دوائی لی؟؟"دوسری طرف سے اپنی گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"ہمم.."

"سر میں درد ہے؟"اس کی سامنے آخر اس کی سر میں بندی پٹی چیک کی۔زخم بلکل بر چکا تھا کل تک پٹی سے بھی جان چڑ جانی تھی اس کی۔

"ہلکا سا۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں دودھ بجوا رہا ہوں وہ پی کر سو جانا ٹھیک ہے یہاں وہاں ٹھیلنا مت۔" اسے پیار سے کہتے وہ مڑنے لگا تو اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"یوسف انہیں ہوش کب آئے گا؟" اس نے وہ سوال کیا جس کا جواب وہ خود نہیں جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"انشاءاللہ جلد۔"

"کتنی جلد؟؟" اس نے پر پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''یہ تو مجھے نہیں پتا۔'' وہ واپس آخر اس کی ساتھ بیڈ پر بیٹھ گیا۔

''تم اس کہ لیے دعا کرو انشاءاللہ جلد ہی ہمارے ساتھ ہو گا پہلے کی طرح۔'' حیات نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

''میں بھی تمارے ساتھ چلوں ہاسپٹل؟'' یوسف نے نفی میں سر ہلایا۔

''مجھے پہلے کہیں اور جانا ہے؟'' حیات نے آنکھوں میں سوال لیے اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کس سے ملنے؟"

"ہے کوئی۔"اس نے کندھے اچکائے۔

"یوسف حالم کہیں تم میرے پیٹھ پیچھے کسی لڑکی سے تو نہیں مل رہے۔"وہ کھڑی ہو گئی۔افف

یوسف نے آنکھیں گھمائی۔

"اگر مل بھی رہا ہوں تو کوئی مسلہ ہے تمہیں؟؟"دونوں ہاتھ سینے پے باندھے اس نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں ہے حیات حالم اپنی چیزوں میں شراکت داری برداشت نہیں کرتی۔"اسی کہ انداز میں سینے پے ہاتھ باندھے اس نے کہا۔

وہ مسکرایا اس کہ یک طرفہ ڈمپل نے اس بات کا اظہار کیا لیکن حیات کہ دیکھنے سے پہلے ہی وہ غائب ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مسز حالم فکر نہ کریں بندہ میں شریف ہوں۔"اس کہ قد کہ جتنا جک کر اس نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہتر ہے شریف ہی رہیں ورنہ شریف کرنا ہمیں اچھے سے آتا ہے۔" یوسف اس کی انداز پے بے اختیار مسکرایا۔

"سارا دن تم سے بحس کر سکتا ہوں۔" اب کہ حیات نے گردن کو بل دیا۔

"جانتی ہوں میری باتیں میری ہی تراپیاری ہیں۔" یوسف نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

●●●●●●●●●●●●●

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شہیر زرہ اپنا فون دینا۔" سیڑھیوں کہ بیچ اس کہ سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اس نے کہا۔

"کس خوشی میں.." حیات مسکرائی۔

"تم دے رہے ہو یا نہیں..." اس نے ہاتھ آگے کیا۔

www.novelsclubb.com

"افف.... کوئی پرسنل چیز چیک نہیں کرونگی بس ایک کام ہے۔" اسے کچھ نہ کہتے دیکھ وہ پر بولی اس بار لہجے میں التجا تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صرف دو منٹ ہیں تمارے پاس میں یوں روم میں گیا اور آیا۔" اپنے ہاتھ میں موجود شاپر اسے دکھایا مطلب تھا کہ وہ یہ رکھ کر آئے گا اور اس کا ٹائم ختم۔ حیات نے ہاتھ سے اوکے کا سائن دیا تو اس نے مبائل انلوک کر کہ اسے تمایا۔

"ہو گیا تمارا کام.." اس کی پیچھے سے آتے اس نے مبائل اس سے اچکا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہو گیا۔" اپنی بات کہ کر وہ مڑی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کام کیا تھا ویسے۔" مبائل چیک کرتے اس نے پوچھا یہ بھی نہیں دیکھا کہ وہ یہاں کھڑی بھی نہیں۔

"جواب کیوں نہیں...." اس نے سر اٹھایا تو خود کو سیڑھیوں کی بیچ اکیلا کھڑا پایا۔

"ایک تو نیکی کرو اوپر سے یہ لوگ ایسا صلح دیتے ہیں مجھ جیسے اچھے بندے کی قدر ہی نہیں ہے۔

"اپنی بے قدری پر نہایت دکھ سے سر ہلایا پر نیچے آخر صوفے پر بیٹھ کر ایل ہی ڈی اون کی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آجکل کیسی کیسی فلمیں آرہی ہیں۔"اس کا ہاتھ تھما اس کی آنکھیں چمکی آگے سکرین پر اپنی پسندیدہ چیز کو دیکھ کر۔

"یہ ہوئی نہ بات۔"اوگی اور کاکروچس کارٹون لگائے وہ صوفے پر آرام دے پوزیشن میں بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"تم پہلے ہی آگئے۔"سامنے سے کرسی کھینچ کر اس کی سامنے وہ بیٹھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں پہلے نہیں تم لیٹ ہو۔"اس نے کیفے کہ سامنے والی دیوار کی طرف اشارہ کیا جہاں ساڑھے چار بج رہے تھے جبکہ انہیں چار بجے ملنا تھا۔

کانچ والے کیفے کہ اندر کا منظر کچھ یوں تھا کہ کیفے اندر آخر ہی بیچ کی جگہ کالی تھی سیدھی طرف تین ٹیبل اور الٹے طرف تیں ٹیبل ہر ٹیبل کہ پاس دو کرسیاں رکھی گئی تھی۔وہ ایک چھوٹا کیفے تھا جہاں ہر ٹیبل بھرا ہوا تھا۔کوئی بھی ٹیبل اس وقت خالی نہ تھا۔یوسف داہنی طرف کہ آخری ٹیبل پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کہ سامنے ہی زین۔

www.novelsclubb.com

ویٹر نے آخر ان کہ سامنے دو سفید مگ کافی کہ رکے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہاں میں لیٹ ہو گیا دراصل ایک ضروری کام آ گیا تھا۔''بھوری آنکھیں ذرہ سا سکڑی۔

''کون ہو تم؟؟''یوسف کہ سوال پر اس نے مگ واپس ٹیبل پر رکھا۔

''زین یا احمد!!؟''اب کہ زین مسکرایا وہی مسکراہٹ وہی کالی چمکتی آنکھیں جو کسی کو بھی اپنا آسیر بنانے کا ہنر رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

''میں ہوں زین احمد۔''وہ اب بھی مسکرایا۔کافی کا مگ اس نے پرسے تھاما۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم مجھے زین کہ نام سے جانتے ہو یا یوں کہوں کہ تم میری زین والی شخصیت سے واقف ہو؟؟"

ایک گھونٹ کافی کا بھرا۔

"اب تو احمد سے بھی واقف ہو چکے ہو۔" مگ پرسے ٹیبل پر رکھ دیا۔

اب کہ یوسف نے مگ اٹھایا۔

"زین اور احمد میں کیا فرق ہے..؟؟" اس نے کرسی سے ٹیگ لگائی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زین سب کی گڈ بکس میں رہتا ہے وہ شریف ہے سمجھدار ہے نیک ہے۔"اس کی کالی آنکھیں اب بھی چمک رہی تھی۔یوسف اندازہ نہ لگا سکا اس کی آنکھوں میں ایسا ہے کیا۔

"اور احمد سے صرف وہ لوگ واقف ہیں جنہیں احمد چاہتا ہے کہ وہ واقف ہوں ان کہ لیے احمد ایک نائٹ میئر بن جاتا ہے۔یہاں ان کی زندگی میں احمد نے اینٹری کی اور وہاں ان کی زندگی اپنی ٹریک سے اتر کر احمد کہ ٹریک پر چلنے لگتی ہے۔یا یوں کہوں کہ احمد اپنا بدلا لینے والوں میں سے ہے اور زین معاف کرنے والوں میں سے.....اور جس دن زین احمد نے کسی سے اپنا تعارف احمد بن کر کیا تو سمجھ جانا احمد کہ ارادے ٹھیک نہیں۔"اس کی صاف گوئی پر یوسف ہلکا سا مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تماری صاف گوئی اچھی لگی۔''زین نے مگ اٹھایا۔

''عظیم حالم.....انہیں ہرٹ اٹیک کیسے آیا؟؟''یوسف نے غور سے اس کا چہرا دیکھا جہاں مگ سے اڑتا باپ اس کہ چہرے کہ اطراف گردش کر رہا تھا۔نہ اس کہ چہرے پر کوئی اثر ہوا نہ اس کہ ہاتھ میں لرزش ہوئی۔

www.novelsclubb.com

''میں جاننا چاہتا ہوں زین تم کس حد تک اس حادثے کہ پیچھے ہو۔''اس کہ لہجے میں نرمائٹ دیکھ کر زین کو تعجب ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا اسے اس پر شق نہیں ہوا؟ کیا وہ ناٹق کر رہا تھا؟ اس کہ دماغ میں سوال اٹھے۔

جس صورت حال سے یوسف واقف تھا اسے تو اس کا گلا پکڑ کر گھسیٹنا چاہیے تھا۔

اس نے ہر خیال کو دماغ سے جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

اس نے پہلے کافی ختم کی اس دوراں یوسف نے ایک مرتبہ بھی اسے نہیں ٹوکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تمارے والد نے میری فیملی کا قتل کیا تھا۔''یوسف نے بے اختیار آنکھیں بند کی۔ایک آخری امید تھی اس کہ پاس کہ شاید وہ اب اپنے باپ کا دفع کر سکے گا لیکن اب وہ بھی اس کہ پاس نہ تھی۔

''میں انہیں ان کہ گناہوں سے واقف کرانا چاہتا تھا۔احمد برا ہے گنہگار ہے لیکن.....احمد قاتل نہیں ہے۔''اس کا لہجہ مضبوط تھا۔

www.novelsclubb.com

''یہ سب کیسے ہوا؟؟''یوسف کو کہنے میں مشکل ہوئی اس کہ منہ سے یہ جملا کیسے نکلا وہ یہ تک نا جان پایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں ان کہ بہت قریب آ گیا تھا اتنا کہ ان کہ ہر کالے کام کا مجھے علم ہو گیا تھا وہ کن کن چیزوں میں ملہوس ہیں ان کہ پاس کتنا بلیک منی ہے سب کچھ۔اور یہ انفارمیشن میں نے وہاں کہ انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کو دی۔"

"یہ کیا ہو رہا ہے احمد...؟؟" عظیم حالم اس کی سامنے کھڑا چلایا۔

www.novelsclubb.com

ایک ہی پل میں ان کا سارا آفس آفیسر سے بر گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

""""احمد کچھ کرو تم کر سکتے ہو۔"" وہ کالی آنکھوں والا لڑکا مسکرایا۔ کیا انہیں اب بھی اس پر یقین تھا اس نے سر جھٹکا۔

""یہ آپ کا نام اعمال ہے عظیم صاحب۔"" عظیم حالم کی آنکھیں باہر آنے کو تھی۔ ان کہ جسم میں ایک دم لرزش سی ہوئی شاید اشتعال کہ مارے۔

www.novelsclubb.com

""یہ تم کیا کہ رہے ہو۔"" وہ پوری قوت سے دھاڑے۔

""کیا پہچانا نہیں مجھے اب بھی؟؟؟"" وہ ہنسا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے سنا تھا لوگ گناہ کرتے ہیں تو ان کو سکوں کبھی نہیں ملتا لیکن شاید غلط کہتے ہیں لوگ۔ اتنے گناہ کرنے کہ باوجود آپ عیش اشرت میں رے رہے ہیں شاید آپ بھول گئے ہیں.... یا یوں کہوں کہ ان لوگوں کو ان کہ گناہ ہانٹ کرتے ہیں جنے اللہ پر یقیں ہوتا ہے نہ آپ کو اللہ پر یقیں ہے نہ آخرت پر تبھی تو آپ گناہ کرنے کہ بعد اتنے آرام سے رے رہے ہیں۔" عظیم حالم کچھ کہ نہ سکے ان کہ کانوں میں ان کہ آواز گونجی۔ "اگر خدا ہے تو کدھر ہے کہاں ہے وہ مجھے کیوں نہیں دیتا میرے گناہوں کی سزا۔" زین ان کہ پاس آخر رکا ان کہ پیروں میں چلنے کی سخت ہی نہ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں ہوں زین احمد، احمد نواز کا بیٹا۔" عظیم حالم کا ہاتھ بے اختیار ٹیبل پر گیا وہ اس کہ سہارے کھڑے رہے۔

کیا آج جوان کی ساتھ ہو رہا تھا وہ مکافات عمل تھا؟؟ کیا خدا نے انہیں اس دنیا میں ہی اسے اس کی اوقات یاد دلادی تھی۔ان کہ گردن میں گلٹی سی ابر کر معدوم ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"اور آپ کی بہو کا بھائی..." عظیم حالم کہ سامنے منظر دھندلانے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"روبن بچی کو مت مارنا اس کہ پاس وہ چیزیں کے جو فیوچر میں ہمارے کام سکتی ہیں..." وہ فون پر کسی کو ہدایت دے رہے تھے۔

"قاسم اس بچی کو تم رکھ لو جب وقت آئے گا میں اسے واپس لے لونگا میں تمہیں بہت کچھ دونگا اس کی عوض۔" وہ چار ماہ کی بچی ان کہ کھیل کا حصہ بنتی چلی گئی۔ان کی آنکھوں میں منظر گڈمڈ ہونے لگے۔

www.novelsclubb.com

"جانتے ہیں جسے آپ سالوں پہلے مردا تصور کر چکے ہوں جب یوں آپ کہ سامنے زندہ آجائے تو کیسا فیل ہوتا ہے؟؟.....ہماری.....ہماری دنیا ہل جاتی ہے میری بہن کی لاش تک نہیں ملی تھی ہمیں.....اور...اور ہم نے اسے مردہ تصور کر لیا تھا۔" اس کی آنکھوں میں ذرہ سی سرخی گلی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جب میں نے اسے اس دن دیکھا تو میرا دل کیا میں آپ کو مار ڈالوں جانتے ہیں کتنا مشکل ہوتا ہے جب میں اسے دیکھتا ہوں تو یقین نہیں کر پاتا کہ وہ میری بہن ہے جو دو ماہ کی تھی اب بائیس سال کی ہے۔ میرا دل کرتا ہے اسے گلے لگاؤں اس کہ نکرے اٹھاؤں اسے ماں باپ دونوں کا پیار دوں کیا یہ ایک بھائی کا حق نہیں ہوتا..... آپ نے مجھے بہن، ماں باپ سب کی محبت سے محروم رکھا آپ کو زرہ سا بھی پشتاوانہ ہوا اپنے کیے پر۔" وہ تھوڑی دیر رکا عظیم حالم کو یہ خاموشی زہر کی طرح چبھی۔

www.novelsclubb.com

"کبھی کبھی وکٹم کو ایک معافی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے گناہوں کی تلافی کی معافی۔ چاہے وہ معاف نہ کرے آپ خود کو گلٹی تو ثابت کریں شاید وہ بدلا نہ لیں شاید وہ معاملا اللہ پر چھوڑ دے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خاش اگر آپ نے ایسا کیا ہوتا تو میں شاید یوں یہاں نہ کھڑا ہوتا آپ کہ بربادی کی دعائیں کرتا لیکن خود آپ کی بربادی کا سبب نہ بنتا۔" عظیم حالم کہ لب ہلے لیکن آواز نہ نکلی۔

زین ایک آخری نظر ان پر ڈال کر باہر نکل گیا بنا پیچھے دیکھے اس کی آنکھوں کی سامنے بے اختیار کفن میں لیٹی اس کی ماں کا نظر آئی ان کی پہلو میں اس کا باپ تھا اس کی بہن وہ تو کہیں نہیں تھی ؟؟ پر اس نے کیسے اسے مردہ تصور کر لیا تھا۔ وہ پانچ سالا بچہ اپنے دادا کہ پاس بیٹھا رو رہا تھا ماں باپ کہ کھونے پر اور بہن کہ گم ہو جانے ہر وہ کیسے یقیں کر لیتا کہ اس کی بہن اب نہیں رہی جس کی لاش تک نہیں ملی تھی انہیں لیکن وقت کہ ساتھ ساتھ اسے اس بات کا یقین ہو گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ پانچ سال کا تھا شاید بڑھے ہوتے وہ یہ سب بھول جاتا لیکن وہ کفن میں لفٹے وجود.....دو ماہ کی اس کی بہن وہ سب جیسے اس کہ ذہن پر نقش ہو گئے تھے وہ انہیں کبھی بھول نہ پایا۔

اس نے آنکھیں جپکی وہ اس منظر سے نکلنا چاہتا تھا۔اسے اپنے پیچھے لوگون کا شور گونجتا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

اس بلڈنگ میں طوفان سا مچ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایمبولینس کو بلاؤ عظیم سر کی طبیعت خراب ہے۔"اور دیکھتے ہی دیکھتے انہیں اس کی سامنے سے لے جایا گیا۔

وہ اسی دن واپس پاکستان آ گیا۔اس کا مقصد ان کی بربادی تھا وہ پورا ہو گیا تھا۔

عظیم حالم چار دن کوما میں رہے اور پر وفات پا گئے۔بنا اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔جب وقت تھا انہوں نے اس بات کی پرواہ نہ کی جب زندگی کہ آخری لمحے میں تھے تو ان سے معافی کا حق چین لیا گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وقت کہ ساتھ انسان کو اپنے گناہوں کا خسارہ کرنا چاہیے شاید آپ کی ایک معافی سے سامنے

والے کی دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے اور وہ معاف کر دے شاید آپ کی ایک معافی سے آپ کہ

کندھوں سے گناہوں کا بوجھ زرہ کم ہو جائے۔اپ کی ایک معافی سامنے والے کی دنیا بدل سکتی

ہے۔

اس نے ایک نظر یوسف کو دیکھا جو سانس روکے بس اسے سن رہا تھا۔جانتا تھا وہ شخص قاتل ہی

سہی تھا تو اس کا باپ ہی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کار ایکسیڈنٹ میں میرے والدین کی موت ہوئی تھی.....پہلے کار کا ایکسیڈنٹ کرایا گیا اور پر اسے جلایا گیا۔" یوسف کی آنکھوں میں یکایک اس کی گھر کا منظر دکھا جہاں اندر اس کی ماں جل رہی تھی وہ سفید ہڈی وہ ویڈیو اور اس ویڈیوں میں دکھتا وہ شخص اس کا باپ۔

"پارٹنر تھے عظیم حالم میرے والد کہ لیکن میرے والد کبھی کسی ایسے کام کی لیے راضی نہ ہوئے جیسا انہیں کرنا تھا۔ عظیم صاحب بخوبی واقف تھے کہ جو راستہ وہ چننے جا رہے تھے اس میں ان کو دنیا کی ساری ملیں گی.....اور اس راستے پر ان کی رکاوٹ تھا احمد نواز میرا باپ جن کا ان کی وائف سمیت انہوں نے قتل کیا۔ اور پتا ہے گاڑی کا ایکسیڈنٹ جہاں ہوا تھا اس جگہ پر پل تھی جس کہ نیچے سمندر بہ رہا تھا۔" وہ رکا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میری بہن نہیں ملی اس گاڑی میں.....اس گاڑی میں صرف میرے ابو اور امی تھے میری بہن نہیں تھی کہیں بھی نہیں.....اس کا جوتا اس کا چھوٹا سا پرس اس دریا سے ملے تھے۔" وہ ہنسنے لگا۔

"کتنے بے وقوف تھے نہ ہم اس کی باڈی نہیں ملی تو اسے مردہ تصور کر لیا۔" یوسف دم بخود رے گیا۔

وہ کس کس بات پر شاک ہوتا اس کہ باپ کہ اعمال پے حیات کا اس کی بہن ہونے پے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”حیات سے تمہاری شادی کروانے کی صرف ایک وجہ تھی وہ تھی۔اور وہ وجہ میرے ابو کی پراپرٹی کا آدھا حصہ ہے جو حیات کہ نام ہے۔“ وہ رکا۔

”اس کا حصہ شادی کی بعد اس کہ شوہر کہ نام ہو جائے گا۔“

اب سارے تار مل رہے تھے وہ اسے اتنا فورس کیوں کر رہے تھے اس سے شادی کی لیے۔

www.novelsclubb.com

”اور تمہاری امی کہ پراپرٹی کہ کاغذات۔“ اس نے جیکٹ کی زف کھولی اور وہاں سے کاغذات نکالے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ پہلے سے ہی تمارے نام تھا وہ بس اسے تمارے خلاف استعمال کر رہے تھے۔" یوسف نے ان کاغذوں کو چھوا تک نہیں جانتا تھا وہ کہاں کہ کاغذات تھے۔

"تمہیں مجھ سے کبھی نفرت نہیں ہوئی زین کبھی دل نہیں چاہا کہ اس کو برباد کر دوں..." زین نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تو نہیں ہوئی لیکن دادا کو ہوئی تھی اور اس کا نتیجہ تم دیکھ چکے ہو کیسے انہوں نے تمہیں برباد کرنا چاہا..... شاید کہیں اندر مجھے بھی تم سے نفرت ہو..." اس نے آخری بات پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کندھے اچکائے ایک اور شاک یوسف بس دم بخود سا اسے دیکھے گیا جو اسے ایک سے ایک ایسی خبر دے رہا تھا جنہیں ہضم کرنے کہ لیے اسے وقت درکار تھا۔

"اور میں اس بات پر بیلیو کرتا ہوں جس کو سزا ملنی چاہیے صرف اسے ملے اس کہ خاندان اس کی اولاد سے نفرت کا کوئی حق نہیں۔ میرے دادا کو ہو سکے تو معاف کر دینا۔" وہ معافی مانگ رہا تھا یوسف ہنس دیا گلٹ سے وہ شخص کیا تھا اسے سمجھ نہ آئی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کہیں جانا ہے کسی اور سے ملنے۔" اس نے ٹیبل پر پڑے کاغذات مزید اس کہ جانب کیے اور اٹھ گیا جاتے ہوئے بھی اس کہ لبوں پے مسکراہٹ تھی آنکھوں میں چمک تھی۔ اس نے معافی مانگی تھی اور اسے لگا کہ اس کہ کندھوں سے بوجھ زرہ کم ہو گیا۔ کم از کم ایک چیز کا گلٹ تو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کم ہوا۔ معافی آپ کہ گناہ کو جسٹیفائے نہیں کرتی لیکن کیا پتا آپ کہ ایک سچے معافی سے سامنے

والے کا دل نرم پڑھ جائے.....

یوسف وہیں بیٹھا رہا کافی کا آدھا بھرا مگ ٹیبل کہ اوپر ہی تھا اس کہ آگے وہ کاغذات تھے وہ بنا

پلک جھپکے کہیں ساعتیں وہاں بیٹھا رہا بنا کچھ کہے اس کا فون بج رہا تھا لیکن اسے کسی چیز کا ہوش نہ

تھا۔ جانے کتنی دیر وہ وہاں بیٹھا رہا پر وہ کاغذات اٹھا کر چل دیا۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ایک بڑے سے گیٹ کہ آگے رکھا۔گارڈ نے آخر سلام کیا پر اس کہ اندر آنے کہ لیے دروازہ کھولا۔

وہ گیٹ کہ اندر آیا تو ہر طرف سبزہ تھا بیچ میں ٹائل سے بنا راستہ تھا جہاں پر اس وقت اکا دکا لوگ ہی تھے۔اس نے ارد گرد دیکھا تو کچھ بچے سبز ازار پر کھیل رہے تھے کچھ لڑکے ہلکوں کی صورت میں بیٹھے کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے قدم آگے کی طرف لیے سبزہ زار ختم ہوا۔آگے سفید رنگ کی بلڈنگ تھی جسے اس طرح سے بنایا گیا تھا کہ ہاسپٹل اور ہاسٹل دونوں معلوم ہوتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے گردن اوپر کی "ہانیہ فاؤنڈیشن..." اس نے وہی حرف دہرائے جو اس بلڈنگ کی وسط میں بڑے سے بورڈ پر سنہری الفاظوں میں لکھے گئے تھے۔

اس نے گہرا سانس بھرا اور قدم اندر کی جانب لیے۔

www.novelsclubb.com

"یوسف بھائی آپ..." اس کہ اندر آتے ہی لڑکوں کا ایک ہلکی اس کی جانب لپکا۔

"آج چاند یہاں پر کیسے اترا۔" ان میں سے دوسرے لڑکے نے کہا تو یوسف مسکرا دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم لوگوں کی پڑھائی کیسی جا رہی ہے۔" سب نے منہ بنا کر اسے دیکھا ہمیشہ وہ آتا تھا اس کا پہلا سوال یہی ہوتا تھا۔

یہ ایک کینسر کا ہاسپٹل تھا جہاں پیشنٹ کی ٹریٹمنٹ کہ ساتھ ساتھ کہیں ایسے بچے بھی تھے جو ماں باپ سے محروم تھے جو خاندان سے محروم تھے اوپر ان کی رہائش تھی ان کی پڑھائی سے لے کر ان کہ مستقبل کی زمیداری ہانیہ فاؤنڈیشن کہ اوپر تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن ان میں سے زیادہ تر بچے وہی رے کر کینسر کہ پڑائی کو ترجیح دیتے اور اسی ہاسپٹل میں اپنی خدمات انجام دیتے۔

"یوسف بھائی بھابی نہیں آئی آپ کہ ساتھ؟؟"ان میں سے ایک نے شرارت سے پوچھا۔

حیات کہ ذکر پر وہ مسکرایا"تم لوگوں کی بھابھی کو اگلی دفع لاؤں گا۔"اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ فاؤنڈیشن اس کی ماں کا بنایا ہوا تھا ان کی حق حلال کی کمائی کا جسے زندگی میں آگے بڑھتے ہوئے یوسف نے ساری زمیداری اپنے سر لے لی تھی جیسا کہ اس کی ماں کی خوائش تھی۔

"یوسف بھائی آپ کو ڈائریکٹر سر بلا رہے ہیں۔" پیچھے سے آخر ایک آدمی نے اس سے کہا جو عمر میں اس سے کافی بڑا تھا لیکن پر بھی اسے بھائی بلا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"زائد چچا آپ کو کہنا چاہیے یوسف بیٹھا۔" اسی ہلکے میں سے لڑکے نے چلا کر کہا تا کہ اس کی آواز ان تک پہنچ جائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیٹا عادت سے مجبور ہوں۔" وہ کہتے چل دیے یوسف نے اس لڑکے کہ سر پر چبت لگائی۔

"تم لوگ جاؤ تم لوگوں کی کلاسز کا وقت ہے۔" ان سب کو ان کی کلاسز کا یاد دلایا جو اسے دیکھ کر سب بلائے بیٹھے تھے۔

"سر کوئی ایسا ٹھوس ثبوت نہیں آپ کہ پاس جس سے ہم مزید اسے زبردستی جیل میں رک سکے۔" ایس ایچ ہو کی بات پر فیصل نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

اور ایک چپ اس کہ سامنے رکی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ ثبوت کافی ہے اتنا کہ اس کی ساری عمر اس جیل میں گزرے اگر یہاں کی پولیس ایمانداری سے اپنا کام کرے تو۔" ایس ایچ ہو نے اس کی بات پر چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

"اس میں ایسا کیا ہے؟" زرہ سے غصے سے پوچھا گیا۔

www.novelsclubb.com

"اس کا اعمال نامہ۔" ایس ایچ ہو مسکرایا۔

"میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔" اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور کچھ ہی دیر میں وہ ایک کمرے میں تھا جہاں ٹیبل کی دونوں طرف ایک ایک کرسی رکی گئی تھی۔

ایک طرف عمیر بیٹھا تھا جس کہ ہاتھ میں ہتھکڑیاں تھی تو دوسری طرف فیصل۔

www.novelsclubb.com

فیصل نے کچھ بھی نہ کہا وہ صرف اسے دیکھتا گیا۔۔ عمیر بیٹھا بس نیچے فرش کو گھور رہا تھا اسے وہ ٹھیک نہ لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے مبائل نکالا اور اس کہ سامنے رکھا۔

"اسے دیکھو.." اس نے ویڈیو اون کی۔ عمیر نے نظریں اٹھائی تو آنکھیں شل ہو گئی۔

"اس نے میرے بیٹے کا قتل کیا تھا۔ اس نے میرے بھائی کو مارا تھا۔ اس ظالم نے چھے گولیاں چلائی تھی میرے شوہر پر۔ اس نے میرا گھر اجاڑا ہے۔ اللہ اسے تباہ کرے.... اسے دنیا اور آخرت میں زلیل کرے۔" ایک کہ بعد ایک انکشاف اس نے بے اختیار کھانوں میں ہاتھ ڈالا۔

"بند کرواسے بند کرو۔" وہ پوری قوت سے چلایا اتنا کہ باہر کھڑے حولدار دوڑتے اندر آئے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں میں نے کچھ نہیں کیا یہ..... یہ میں نہیں تھا۔" وہ رو رہا تھا وہ چلا رہا تھا۔ فیصل کو اس کی ذہنی حالت ٹھیک نہ لگی۔ وہ اٹھ گیا.... حولدار اسے کا بو میں کر رہے تھے وہ بنا کچھ کہے باہر کی صمت چلا گیا۔

"کمینے اٹھ بھی جا اب.."

www.novelsclubb.com

لیکن سامنے والا شاید ہی اس کی سن رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار اٹھ بھی جاؤ.... کراچی کہ موسٹ ہینڈسم اور ٹیلنٹڈ وکیل کو اس وقت کورٹ میں ہونا چاہیے یوں بستر پر نہیں۔" بیڈ کہ پاس ہی کرسی کھینچتے ہوئے وہ بیٹھا۔

وہ ابھی تک بیٹھا بھی نہ تھا کہ فیصل بھی آگیا۔

"ابھی تک نہیں اٹھا کمینہ۔" یوسف کو دیکھ کر اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"حائل اٹھ جاؤ اب یار بس اور نہ ستاؤ میرے کان تیری بک بک سننے کو ترس گئے ہیں۔" وہ مسکراتے ہوئے کہ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھ اگر تو نہیں اٹھا نہیں تو میں اور فیصل پکے والے یار بن جائیں گے پر تم جلتے رہو گے۔"

یوسف نے اسے دیکھ کر کہا وہ مسکرا نہیں رہا تھا فیصل کی بھی مسکراہٹ غائب ہوئی۔

"صحیح کہ رہا ہے یوسف.....اور پر ہم نے تجھے لفٹ بھی نہیں کرانا۔"اس کہ پاس بیڈ پر آدھی خالی جگہ پر بیٹھا نظریں اس پر مرکوز تھی آنکھیں میں ایک دم نمی سی گلی۔

www.novelsclubb.com

وہ تو ایک جگہ ٹکتا تک نہ تھا اور اب دو ہفتے ہو گئے وہ یہاں سے اتک نہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اٹھ جاؤ یار اب ہمیں ستانا بند کرو۔''آنکھوں کی نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے اس نے کہا۔

''تم تو کہتے تھے تم بہت مضبوط ہو پر اٹھ کیوں نہیں رہے۔''فیصل کی آنکھوں سے بے اختیار ایک آنسو نکلا صرف ایک۔

سمندر کو دیکھتے ہوئے وہ گہری گہری سانسیں ہوا کہ سپرد کر رہا تھا۔جب کوئی آخر اس کی پیچھے کھڑا ہوا اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ کون ہے۔

''دس منٹ لیٹ ہو تم۔''حیات بنا کچھ بولے اس سے زرہ فاصلے پر آخر کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کون ہو تم؟" دونوں ہاتھ سینے پے باندھے اس نے سوال کیا۔

کیا آج سب کہ پاس میرے لیے بس یہی سوال ہے۔اس نے سوچا لیکن کہا بس۔

"میں زین احمد ہو۔آپ کہ شوہر کا دوست۔" اس کی بات پر سبز آنکھیں ذرہ سی سکھڑی۔

"تم جانتے ہو میں کس لحاظ سے پوچھ رہی ہوں۔" وہ اب بھی کھڑی تھی۔وہ گردن نیچے کیے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ دور بیتے سمندر کو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بیٹھ جائیں۔''وہ نہ بیٹھی۔

''بیٹھ جائیں اور جو پوچھنا ہے پوچھیں۔''اب کہ زرہ سے وقفے کہ بعد وہ اس سے قدرے فاصلے پر بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

''تم...''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرا نمبر کیسے ملا؟"اس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔حیات نے سوالیہ نظروں سے زین کو دیکھا۔

"یہاں تم میرے سوالوں کا جواب دینے آئے ہیں مسٹر۔"

"ٹھیک ہے پوچھیں پر.."اس نے آنکھیں گھمائی۔

www.novelsclubb.com

"تم.."

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا یوسف جانتا ہے آپ مجھ سے ملنے آئی ہیں؟" اس کی دوبارہ سوال کرنے پر حیات نے اسے گھورا اسے پتا لگ گیا وہ ایسے اس کا جواب نہیں دیگا۔

"نہیں وہ نہیں جانتا۔" زین نے اثبات میں سر ہلایا اتنا تو اسے بھی پتا تھا۔

"تم وہی ہو اس رات اس کمرے میں تم ہی تھے نہ۔" تھوڑی دیر کا وقفہ لیا اس نے کہ اگر اس کا کوئی اور سوال بھی ہے تو پوچھ لے لیکن اس نے کچھ نہ کہا تو اس نے اپنی بات کہی۔

www.novelsclubb.com

زین نے اثبات میں سر ہلایا۔ حیات کو حیرت نہ ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''عمیر تمارا دوست ہے؟تم نے اس کہ ساتھ ایسا کیوں کیا؟''اب کہ وہ زرہ سا تھما اور پاس پڑے چھوٹے چھوٹے پتھر اٹھائے اس نے پوری قوت سے ایک پتھر پانی میں پھینکا۔

''مجھے نہیں پتا اس وقت تم مجھے مدد کہ قابل لگی....اور زین احمد وہی کرتا ہے جو اسے کرنا ہوتا ہے چاہے سامنے اس کا دوست ہو یا کوئی بھی۔''حیات لمحے کو کچھ نہ بولی....اور پر سوال کیا۔

''اور اب کی بار..''دریا میں پتھر پھینکتا اس کا ہاتھ تھما۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اب کی بار تم اپنی لگی۔''اس کی بات پر حیات نے حیرت سے اسے دیکھا۔

''دیکھو غلط لڑکی کہ ساتھ فلرٹ کر رہے ہو بہتر ہے تم اپنی لمٹس میں رہو۔''اس کی بات پر بے یقینی سے اس نے گردن پھر کر اسے دیکھا کالی آنکھوں میں بے یقینی وہ واضع طور پر دیکھ سکتی تھی ۔

www.novelsclubb.com

(اپنی بہن سے بھی کوئی فلرٹ کرتا ہے؟؟)اس نے سوچا پر بے اختیار سر جھٹکا۔

''مر بھی جاؤ نگا لیکن تم سے فلرٹ نہیں کرو نگا۔''اس کی بات پر وہ قدرے مطمئن ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تم وہاں کیسے پہنچے؟؟''زین نے ایک سرد سانس ہوا کہ سپرد کی۔

''بس پہنچ گیا تھا کچھ بھی کر کہ۔''اس کی بات پر حیات نے اسے دیکھا وہ چمکتی آنکھوں والا لڑکا اسے برا نہیں لگا بلکہ وہ تو اس کا سیویر تھا۔

www.novelsclubb.com

''تمارے والدین کہ ساتھ تمارا تعلق کیسا تھا؟''حیات نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔اس سوال کی کیا تق بنتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا وہ تم سے محبت کرتے تھے؟"اس کی نظروں کہ پیغام کو اس نے جھٹلا دیا۔حیات کہ چہرے کا رنگ ایک دم سفید پڑا"محبت"اس نے سوچا۔

"تم کون ہو؟ مجھ سے کیا واسطہ تمارا۔"زین ٹھہرا پر ہاتھ اپنے جیکٹ کہ داہنے جیب میں ڈالا۔

"میں نہیں جانتا یہ سہی وقت ہے بھی یہ نہیں..... تمارے لیے آسان نہیں ہو گا سمجھ سکتا ہوں، شاید یقین نہ کرو تم میرا۔"وہ ہنس دیا۔اور پر ہاتھ جیب سے نکالا تو وہ کالی نہ تھا اس کہ ہاتھ میں ایک فوٹو تھی اس نے ایک نظر فوٹو کو دیکھا پر حیات کو اور پر آسمان کو جو بادلوں سے برا ہوا تھا ہر طرف چاؤں تھی سمندر بھی بھڑکنے لگا تھا اس کی لہریں تیز ہو رہی تھی سرد ہوائیں منظر دلکش تھا لیکن شاید کچھ دیر بعد اسے وہ دلکش نہ لگتا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔حیات نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پر اس کہ ہاتھ سے وہ لی۔

اس کہ دل میں عجیب سی کلبلی مچ گئی۔

اس کہ ہاتھ میں فوٹو تھا اس نے نظریں اس فوٹو میں مرکوز کی زین نے بہت غور سے اس کا چہرا

دیکھا جہاں سبز آنکھیں پہلے شاک سے بڑی ہوئی پر ایک خوف سا در آیا ان آنکھوں میں۔

اس نے آنکھیں بند کر دی زین سمجھ نہ سکا کیا وہ جانتی تھی؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے آنکھیں بند کر دیں سبز آنکھیں چپ گئی زین کا دل کیا اسے گلے لگائے۔

کافی دیر بعد جب وہ کچھ نہ بولی تو وہ خود بول پڑا۔

"فوٹو میں کون کون ہے پتا ہے تمہیں۔" حیات نے نفی میں سر ہلایا آنکھیں ابھی بھی بند تھی۔(

یا اللہ جو میں سوچ رہی ہوں ویسا نہ ہو۔) اس کا دماغ اس کہ دل کی نفی کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جو عورت کھڑی ہے وہ میری ماں ہے اور جو آدمی ہے وہ میرا باپ ہے جس نے تمہیں اٹھایا ہوا ہے۔اور جو کھڑا ہے وہ پیارا لڑکا میں ہوں۔" وہ مسکرایا۔

"میں... میں یہاں کیا کر رہی ہوں.." اس نے وہ سوال کیا جس کا جواب وہ کبھی نہ چاہتی تھی۔ زین نے آسمان کی طرف دیکھا تو حیات نے اپنے آپ کو پہچان لیا تھا اس کی آنکھوں میں زرہ سی نمی گلی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں یہی ہونا تھا یہی تمارا حقیقت ہے۔اس فوٹو میں صرف وہ میرے والدین نہیں ہیں حیات..... وہ تمارے بھی والدین ہیں۔" اس نے حیات کا سر نفی میں ہلتے دیکھا۔اس نے آنکھیں کھول دی نظریں اب بھی اسی فوٹو پر تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں پتا تھا؟؟"اس کہ ردے عمل سے اسے یہی شق ہوا۔حیات نے اثبات میں سر ہلایا پر نفی میں ہلایا زین ششدر سا اسے دیکھے گیا اس کا کیا مطلب تھا؟ کیا وہ جانتی ہے یا نہیں۔

"مجھے بس یہ پتا تھا کہ میں ان کی اپنی اولاد نہیں ہوں۔"اس کہ لہجے میں مظبوطی دیکھ کر وہ ٹھٹکا

۔

"تو انہوں نے تم سے یہ بات نہیں چھپائی۔"اس نے جیسے سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''حائل نے بتایا تھا مجھے۔''وہ چاہ کر بھی اپنی چہرے پر در آئی سختی کو کم نہ کر سکی۔

''تم نے مجھے یہ سب کیوں بتایا؟''اس کہ لہجے کی اجنبیت پر وہ ٹھٹکا۔

''کیا نہیں بتانا چاہیے تھا؟''اس نے الٹا سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

''جب مجھے کسی اور کہ حوالے کر کے گئے تھے تب یہ خیال نہیں آیا انہیں۔''اس کی بات پر

زین ٹھٹکا یہ کیا کہ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں کوئی چھوڑ کر نہیں گیا تھا حیات۔" دونوں کی بیچ اب بھی وہ فاصلہ قائم تھا۔

"جھوٹ بول رہے ہو تم۔" وہ چلائی۔

زین کو اس کہ رویے پر حیرانگی ہوئی۔ کیا اسے ان کی خلاف اتنا بد گمان کر دیا گیا ہے؟

www.novelsclubb.com

"جس دن کار ایکسیڈنٹ ہوا تھا اسی دن ان کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔" اس کی بات پر حیات کہ چہرے کی رنگت یکدم بدلی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم ان کہ ساتھ تھی لیکن تم ہمیں نہ ملی ہم نے ڈھونڈا تمہیں بہت۔"تو وہ کیا تھا جو اسے پتا چلنے کہ بات اس کہ نکلی والدین نے اس سے کہیں تھی جھوٹ؟؟سب جھوٹ تھا۔

"پر انہوں نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا؟؟میں ان کہ پاس کیسے آئی۔"زین ٹٹکا کیا اسے سب بتانا چاہیے؟اس نے بے اختیار سوچا۔

www.novelsclubb.com

"شاید.....شاید تم انہیں کہیں مل گئی ہو گی اور انہیں حقیقت پتا نہیں ہو گی کہ تم وہاں کیسے پہنچی انہیں لگا ہو گا کہ واقعی تمارے والدین تمہیں چھوڑ کر گئے ہوں۔"اس کی آواز بہت آہستہ تھی سمندر کی لہروں میں ایک دم شور سا مچ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کا دماغ جیسے پٹنے کہ قریب آگیا تھا اس نے فرس پر گرفت مضبوط کی اور اٹھ گئی۔زین فورا اٹھا اور اس کہ پیچھے گیا۔

''میں چھوڑ دیتا ہوں۔''اس کہ ساتھ اس نے قدم ملا کر کہا۔حیات نے اسے دیکھا اور اس کہ ساتھ چلی گئی اس کا دماغ ویسے بھی کام نہیں کر رہا تھا اس وقت اسے یہی بہتر لگا۔

www.novelsclubb.com

گاڑی میں خاموشی چاہی ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جانتا ہوں تمارے لیے یہ سب ایکسیپٹ کرنا آسان نہیں ہو گا۔"اس کا سر اب بھی فرنٹ ڈور کہ کھڑکی پر ٹکا ہوا تھا آنکھیں بند تھی۔

"میں چاہتا ہوں تم اسے ایکسیپٹ کرنے کی خوشش کرو۔"اس نے آنکھیں کھول دی "جانتا ہوں ہم کبھی ایک نارمل فیملی کی طرح نہیں رہ سکتے لیکن خوشش تو کر سکتے ہیں۔"اس کی آنکھیں ہی نہیں اس کہ آواز میں بھی اسے امید محسوس ہوئی۔جانتا تھاان کہ بیچ بائیس سال عائد تھے بائیس سال بعد ایک دم کسی کو اپنا بھائی بنالینا جہاں اسے کچھ یاد نہ تھااور دوسری طرف زین کہ پاس بس یادیں ہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دو دن بادمیں جارہاہوں یوایس..."زین نے خاموشی کوایک بار پھر توڑا۔اب کہ اس نے گردن پہری سرابھی بھی گاڑی کہ شیشے پر تھا۔

اس نے گاڑی روک دی گھر آگیا تھا۔

"8 بجے کی فلائٹ ہے۔"وہ رکا۔

"میں چاہتاہوں تم مجھے سے اوف کرنے آؤ۔اگر تم ائی تو میں سمجھ جاؤنگا تم مجھے ایکسیپٹ کر رہی ہو۔"حیات نے دروازے کہ ہینڈل پر ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اگر میں نہ آئی۔''اس نے دروازہ کھول دیا۔

''تو میں سمجھ جاؤنگا تمہیں اور وقت درکار ہے لیکن میں اپنی کوشش ترک نہیں کرونگا۔''اس کا جواب سنتے وہ نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

اس کی پشت کو وہ تکتا رہا پر اس نے گاڑی موڑ لی۔

''حیات کو مت بتانا۔''یوسف نے حیرت سے زین کی طرف سے آتے ٹیکسٹ کو پڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اپنے والد کہ بارے میں..''یوسف کی گردن میں گلٹی سی ابری اس کا اگلا میسج پڑ کر۔

اس نے ایک نظر سامنے بیٹھے فیصل کو دیکھا اور پر حائل پر ڈالی۔

''یوسف انکل آنٹی آرہے ہیں آج وہ رکیں گے۔''فیصل کی بات پر وہ جیسے ہوش میں آیا۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔اور کچھ ہی دیر میں وہ ان کہ آتے ہی وہ وہاں سے اٹھ گیا۔

وہ گھر آیا تو شہیر وہی لاؤنج میں آڑا ترچا صوفے پر بیٹھا کوئی مووی دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم اکیلے کیوں ہوں باقی سب کہاں ہے؟"ٹائی کی ناٹ ڈیلی کرتے ہوئے اس نے پوچھا اس کہ سر میں شدید درد تھا اسی وجہ سے بیٹھا نہیں اس کا ارادہ ڈائیریکٹ روم میں جا کر آرام کرنے کا تھا ۔

"انشہ پڑائی کر رہی ہے اپنے کمرے میں یونو کتنی پڑا کو ہے اور حیا کی طبیعت نہیں ٹھیک تو وہ آرام کر رہی ہے۔"

"کیا ہوا ہے اسے.."اس نے فکر مندی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتا نہیں جب سے باہر سے آئی ہے ٹھیک نہیں لگ رہی۔ میں نے کہا تھا ڈاکٹر کہ پاس چلتے ہیں لیکن اس نے منع کر دیا۔" وہ یوسف کو نہیں دیکھ رہا تھا اس کی نظریں مبائل کہ سکرین پر تھی۔

"باہر کیوں گئی تھی۔" اسے جیسے اب سمجھ آ رہا تھا زین کا یوں اسے اچانک میسج کرنا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ پلیز حیا سے خود پوچھ لیں ابھی ایک دم سسپینس والا ماحول چل رہا ہے۔" اس کی بات پر یوسف نے اسے دیکھا پر اس کہ ہاتھ میں پکڑے فون کو وہ مووی کی بات کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے روم کا دروازہ کھولا کمرہ سارہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اس نے سوئچ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"بند رہنے دیں۔" شاید وی اس کی موجودگی سے واقف تھی۔اس نے سوئچ کی طرف بڑھتا ہاتھ گرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟" وہ احتیاط سے چلنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کبھی کبھی اندیرے میں رہنا انسان کہ لیے مفید ہوتا ہے ضروری نہیں کہ ہر چیز سے پردے ہٹا دیے جائیں۔" یوسف ٹھہر گیا۔ آنکھیں اب کچھ کچھ دیکھنے کہ قابل ہوئی۔ اسے بے اختیار اپنی اور زین کی آج کی گفتگو یاد آئی واقعی کبھی کبھی اندھیرے میں رہنا انسان کی لیے مفید ہوتا ہے اور وہی ایک لمحہ تھا اس نے سوچ لیا وہ کچھ باتیں اندھیرے میں ہی رہیں تو بہتر ہے۔ اور وہ کچھ باتیں اندھیرے میں رکنے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

بیڈ کہ پاس پہنچ کر اس نے آنکھوں پر زرہ زور ڈالا تو وہ اسے بیڈ کہ اوپر بیٹھی نظر آئی۔

وہ اس کہ پاس بیٹھ گیا حیات نے گردن پھر کر اسے دیکھنا چاہا لیکن اندھیرے میں اس کہ حیولے کہ علاوہ اور کچھ نظر نہ آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے اس کی سینے پے سر رکھ دیا۔

یوسف نے ہاتھ اٹھا کر اس کہ بالوں میں نرمی سے پھیرنے لگا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی پیٹ تپکنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بات ہے حیات؟" اور اس کا پوچھنا تھا کہ وہ رو دی۔ یوسف نے کچھ نہ کہا وہ روتی گئی بنا کسی کہ ٹوکے یوسف کی آنکھوں سے بے اختیار ایک آنسو نکلا تلیف میں تو وہ بھی تھا لیکن اس لڑکی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ اپنی تکلیف بلا دیتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہشش بس..." اس کی ہچکی بند چکی تھی۔

اس نے سر نہیں اٹھایا اور نہ ہی اس کہ ہاتھ رکے۔ حیات نے ایسا احساس اپنی زندگی میں کبھی نہیں پایا تھا..... محبت کا احسار..... حفاظت کا احسار.... اس شخص کہ پاس آتے ہی وہ خود کو محفوظ تصور کرتی تھی۔ وہ خود کو کسی چاہنے والے کہ احسار میں پاتی تھی.... پہلے تو وہ ہمیشہ اکیلے میں روتی تھی لیکن اب وہ اس کہ سامنے روتی تھی اور وہ اس کہ رونے پر ٹھوکتا بھی نہ تھا اسے کمفرٹ کرتا تھا یوسف حالم حیات شاہ کا کمفرٹ زون بن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اپ کو پتا ہے..؟؟''اس نے پوچھا۔

''ہمم سب پتا ہے، تم چاہو تو دوبارہ بتا سکتی ہو۔''اس کی بات پر اسے حیرت ہوئی۔

''کیا؟''حیات نے نہ سمجھی سے پوچھا کیا واقعی اسے پتا تھا۔

www.novelsclubb.com

''زین سے ملا تھا آج میں۔''حیات کچھ نہ کہ سکی۔

''میں کیا کروں یوسف، مجھے کچھ نہیں سمجھ آ رہا۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تم وہ کرو جو تمہیں کرنا ہے یوسف حالم کو تم ہر قدم میں اپنے ساتھ پاؤ گی۔''اس نے بے اختیار اس کہ بالوں میں لب رکھے۔

''آپ نعمت ہیں۔''اس کا سر اب بھی اس کہ سینے پر تھا وہ اس کی دل کی دھڑکن بقوبی سن سکتی تھی۔جو اس وقت پوری قوت سے دڑک رہا تھا۔شاید اس کہ پاس ہونے کہ احساس سے۔

www.novelsclubb.com

''ایسی باتیں نہ کرو خود پر بہت بڑی زمیداری محسوس ہونے لگتی ہے۔''یوسف نے زرہ سا مسکرا کر کہا لیکن وہ اس کی مسکراہٹ نہ دیکھ پائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہونی بھی چاہیے آپ پر میری زمیداری جو دی گئی ہے۔''یوسف مسکرایا۔

''اور تم انعام ہو میرے لیے اللہ کی طرف سے۔''حیات نے فوراً سر اٹھایا۔

وہ کچھ نہ بولی ایسے ہی کئی لمحے بیت گئے اس کا سر اس کہ سینے پر دھرا رہا اس کی دھڑکن سنتے سنتے وہ کب سو گئی اسے پتا ہی نہ چلا یوسف نے اسے اس کی جگہ پر لیٹایا اور خود فریش ہونے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں اب روشنی تھی ہر طرف کھڑکی سے پردہ ہٹ چکا تھا سورج کی کرنوں کی روشنی نے پورے کمرے کو روشن کر دیا تھا..... کبھی کبھی ذرہ سی روشنی آپ کہ پورے وجود کو روشن کر دیتی ہے اس نے گردن پھیری تو یوسف اس کہ پاس ہی سو رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

•••••••

"بیٹو.." بیڈ کہ پاس چیئر لاتے ہوئے اس نے کہا۔

حیات بیگ ٹیبل پر رکھ کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

یوسف نے اسے دیکھا وہ کچھ نہ بولی "تم بیٹھو مجھے کام ہے میں آتا ہوں۔" حیات نے اثبات میں

سر ہلایا وہ چلا گیا تو اس نے حائل کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیسے ہیں آپ؟"اس نے پوچھا۔آگے سے کوئی جواب نہ آیا۔

"مجھے...میری فیملی مل گئی۔"سامنے سے کوئی جواب نہ آیا۔

"یہ سب کتنا غیر یقینی ہے نا۔"وہ ہنس دی۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں۔"اس نے اسے دیکھا وہ دیکھ ہی اسے رہی تھی۔پر کہی لمحے خاموشی کہ حائل ہوئے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اٹھ جائیں پلیز یہ گلٹ مجھے مار دے گا کہ میری وجہ سے آپ اس حالت میں ہے۔''اس کا سر جھکا ہوا تھا ایک ہی سبز آنکھیں کھلی تھی تو ایک کی بند۔

''تو تمہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ تمہاری وجہ سے بھائی اس حالت میں ہیں۔''مناہل دونوں ہاتھ باندھے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑی تھی حیات نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور سامنے اسے پا کر آنکھوں میں یک دم ناگواری در آئی۔وہ اٹھی اس نے بیگ لیا اور اس کہ پاس آ خرر کی۔ ہاتھ سے اسے دروازے سے ہٹنے کا اشارہ دیا تو وہ ڈھیٹ بنی وہی کھڑی رہی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم میں زرہ سی بھی شرم ہے نہ تو اپنی منحوس شکل لے کر کبھی یہاں پر مت آنا۔"اس کی بات پر یکا یک سبز آنکھیں سنجیدہ ہوئی۔

دروازہ پوری قوت سے کھلا کہ مناہل دو قدم پیچھے ہٹھی وہ گرتے گرتے بچی تھی۔

"آہ.."اس کی چیخ برآمد ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"افسس سوری میں نے دیکھا نہیں۔"سائل نے معذرت کیا جو کہ اس کی آواز سے بلکل بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ شرمندہ ہے بلکہ بتیسی دیکھا کر مناہل کو اور آگ لگا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات بھی کوئی لحاظ نہ کرتی ہنس دی مناہل نے غصے سے دونوں کو دیکھا۔جب بھی وہ دونوں ساتھ ہوتے اس کا خون خشک کر دیتے تھے۔

"جاہلوں کی طرح دروازہ کھولنے کی کیا ضرورت تھی دروازہ کھولنے کی بھی تمیز نہیں تم میں۔"

www.novelsclubb.com

"اگلی دفع تم سے کلاس لونگا کہ دروازہ کیسے کھولتے ہیں تم ماہر ہو گی لگتا ہے۔" منائل نے دونوں کو گھورا تھے تو دونوں چھوٹے لیکن تمیز چھو کر نہیں گزری دونوں میں اس نے سوچا یہ سوچے بغیر کہ جو وہ سوچ رہی ہے حقیقت اس سے الٹی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یاد رکھنا منا ہل پچھلی دفع میں خاموش تھی مجھ میں ہمت نہیں تھی لیکن اس دفع مجھے مت چھیڑنا ورنہ وہ عشر کرونگی تمارا صرف ماموں اور حائل کی وجہ سے خاموش ہوں۔"اس کہ پاس رک کر اس نے کہا۔

"اگر ماموں نے اس دن میری منتیں نہ کی ہوتی تو آج تم بھی اپنے دوست کہ ساتھ جیل میں ہوتی۔"منائل نے شاکی نظروں سے اسے دیکھا کیا اس کہ ابو سب جانتے تھے؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم سب یہاں کیوں کھڑے ہو؟" ان تینوں کو ایک ساتھ اکھٹا کھڑا دیکھ فیصل نے پوچھا اس کی ساتھ ساتھ یوسف اور زارا بھی اندر داخل ہوئے۔

"یہاں پر شور مت مچاؤ چلو سب باہر نکلو۔" فیصل نے ہاتھ کہ اشارے سے سب کو رکنے کہا لیکن زبان سے کچھ اور کہا۔ یوسف حیات کہ پاس آخر کھڑا ہو گیا۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے آنکھوں سے وہی کرنے کا کہا جو کہا جا رہا تھا حیات کو کچھ سمجھ نہ آیا لیکن پر بھی اثبات میں سر ہلا گئی۔

www.novelsclubb.com

سب کہ سب ہی دبے قدموں اس کہ بیڈ کہ پاس آخر رک گئے۔ حیات ہونقوں کی طرح سب ہوتا دیکھ رہی تھی کچھ ایسا ہی حال منائل کا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ.."اس کی بات مکمل بھی نہ ہوئی کہ زارا نے اس کہ منہ پر ہاتھ رکھا۔

سب اس کہ بیڈ کہ پاس گول دائرے کی صورت میں کھڑے ہو گئے فیصل سائل اور یوسف نے اپنا سر اس کہ سر سے تھوڑی دوری پر کیے سب کہ چہرے چھکے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آہہہہ۔" تیں بڑے بڑے سر اپنے اوپر جھکے ہوئے دیکھ وہ بے اختیار چیک پڑا۔اس چیخ کہ ساتھ قہقہوں کی آواز بھی گلنے لگی۔

"پرسے کو مامیں بھیجنے کا ارادہ ہے کیا...!!!"اس کا ہاتھ دل پے گیا تینوں نے سر اٹھا لیے۔

"ارادہ تو یہی تھا لیکن تو ہے ہی ڈھیٹ.... گیا نہیں۔"فیصل کی بات پر وہ پراسرار سا مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے وہ ساری باتیں یاد ہیں جو مجھے بیہوش پا کر اتنے دینوں سے تم لوگ مجھ سے کر رہے تھے۔

"یکا یک فیصل اور یوسف کی رنگت بدلی رنگت تو کسی اور کی بھی بدلہ تھی لیکن شاید کسی نے محسوس نہیں کیا۔

"بتا نہیں سکتے تھے کہ تم ہماری ساری باتیں سن رہے ہو۔"فیصل برہم ہوا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں آپ کہتے تو اسی وقت میں اٹھ جاتا۔" حائل نے جل کر کہا جیسے کہ یہ سب اس کہ اختیار میں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انگلی تو ہلا کر اشارہ دے دیتے۔" اس نے اس کی انگلی اٹھائی۔

"بس کرو تم دونوں۔" یوسف نے دونوں کو جھڑکا جو بچوں کی طرح لڑنے کہ لیے تیار تھے۔

"بھائی.." مناہل سب کو سائڈ کرتی اس کی سینے سے جا لگی۔

www.novelsclubb.com

حائل کچھ نہ بولا اس نے سب پر ایک نظر ڈالی اور کچھ پل کہ لیے اس کی نظریں تم گئی اس نے آنکھوں کو رخ تبدیل کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہشش رو کیوں رہی ہو ٹھیک ہوں میں..."

"آپ کو ہوش کب آیا؟"

"آج صبح۔" اس کہ بدلے سائل نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"بتایا کیوں نہیں؟" اس نے اگلا سوال کیا۔اب کہ وہ خاموش رہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مناہل تم جا کر ڈاکٹر سے ملو وہ کسی فیملی میمبر کو بلا رہے تھے۔" سائل کی بات پر اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"امی ابو آئے تو تھے صبح.."

"افف یار کتنا سوال پوچھتی ہو تم۔"

www.novelsclubb.com

"چلو اسے تھوڑی دیر آرام کرنے دو.." یوسف کی بات پر سب نے اسے دیکھا۔ پر ایک ایک کر کہ سب کمرے سے چلے گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات کو جاتا دیکھ اس نے روکا۔

"تم رکو.." اسے رکنے کا کہہ کر وہ خود بھی نکل گیا۔

حیات وہی رکی۔

www.novelsclubb.com

"میں یہاں پر ہوں وہاں دیوار پر نہیں۔" اس کی پشت کو دیکھ کر اس نے کہا.... وہ پلٹی اس کی گردن جھکی ہوئی تھی۔ شاید شرمندگی سے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''کیا بات ہے حیات؟''

''آپ نے ساری باتیں سنی ہیں؟''کوئی جواب نہ پاکر اس نے گردن اٹھائی تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

''آج پر..''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"واقعی میں مزاق نہیں کر رہا تھا جب تم آئی تھی میں سو رہا تھا جب تم باتیں کرنے لگی تو میں جاگا تھا پر مجھے لگا کہ اب اگر میں نے آنکھیں کھولی تو تم شرمندہ ہو جاؤ گی اور اپنی بات بھی نہیں کہو گی ۔"اس نے وضاحت دی۔وہ ہنس دی۔

"جیسے اب تو نہیں ہو رہی شرمندہ۔"اسے یوں بات کرتا دیکھ حیات نے سکون کا سانس خارج کیا.....اسے ڈر تھا کہ وہ اسے قصوروار نہ ٹھہرا دے۔

www.novelsclubb.com

"آؤ یہاں بیٹھو.."اسے بیٹھنے کا اشارہ دیا وہ چپ چاپ بیٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تماری فیملی؟''حیات نے اثبات میں سر ہلایا۔پر اسے ساری بات بتائی۔

''تم ٹھیک ہو؟''اپنی بات پر اس کا یہ سوال سن کر اسے حیرت ہوئی لیکن اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

''زین ایک اچھا لڑکا ہے۔''

www.novelsclubb.com

''جانتی ہوں..''حیات اس کہ سوال کا مفہوم سمجھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم وہی کرو جو تمارا دل کرتا ہے۔" وہ زرہ ٹھہرا اس نے حیات کو دیکھا۔

"خود کو چاہنے والوں کو قریب کرنے میں کوئی برا ہی نہیں۔" حیات مسکرا دی۔

"وہ..."

www.novelsclubb.com

"تم دونوں میرے بارے میں بات کر رہے ہو۔" دونوں ہاتھ سینے پے باندھے وہ حیات کہ قریب آخر رکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پہلے کوئی اس دروازے کو تبدیل کرو کوئی آتا ہے جاتا ہے پتا ہی نہیں چلتا۔" حائل نے نا گواری سے کہا۔

"کیا بات کر رہے تھے تم دونوں؟" اب کہ یوسف نے مسکرا کر پوچھا۔

"ہم بس ان واقعات کہ بارے میں بات کر رہے تھے جب حائل کوما میں تھے۔" حیات نے اسے دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھائی.." یوسف نے بے اختیار اسے کہا۔ حیات نے گردن پیچھے موڑ کر نہ سمجھی سے اسے دیکھا حائل مسکرایا اسے اس کی بات کا مفہوم سمجھ آ رہا تھا۔

"یہ تم سے بڑا ہے حائل بھائی کہا کرو۔" حیات نے اب بھی نہ سمجھی سے اسے دیکھا۔ تو وہ ماتھے پہ ہاتھ مار گیا۔

www.novelsclubb.com

"یوسف!!" گردن موڑے اس نے اسے پکارا۔

"ہمم۔" اس نے مصروف سا جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا تم جیلس ہو رہے تھے۔" حیات کی بات پر گاڑی ایک جھٹکے سے رکی پر فوراً نارمل رفتار میں چلنے لگی۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"اس خاموشی کو میں اقرار سمجھوں؟" اس نے شرارت سے پوچھا۔

"میں جیلس کیوں ہونگا؟" اس نے الٹا سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو مجھے حائل کو بھائی کہنے کا کیوں کہہ رہے تھے۔" آنکھیں جھپکا کر اس نے پوچھا۔

"کیوں کہ وہ تم سے بڑا ہے، اسے جیلس ہونا نہیں تمیز سکھانا کہتے ہیں۔"

"تم مجھے بتمیز کہہ رہے ہو!!.." اس کہ صدمے سے آواز نکلی۔ یوسف مسکرایا۔

"بہت ہوشیار ہو تم ان ڈائیریکٹ بات بھی سمجھ جاتی ہو۔" اس کہ ہوشیاری پر اسے سراہا گیا۔ تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی اس کہ ساتھ یوسف بھی ہنس دیا۔ ہنستے ہوئے اس نے یوسف کو دیکھا جو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہنس رہا تھا اس کی مسکراہٹ بہت پیاری تھی....اور گال میں پڑتا یک طرفہ ڈمپل اسے بہت پرکشش بنا رہا تھا۔

.....

"میں..." وہ بیچ میں رک گئے جیسے الفاظ تلاش رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔" یوسف کی بات پر وہ قدرے مطمئن ہوئے۔اور چائے کا مگ اٹھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیات.." کچھ تذبذب کہ عالم میں انہوں نے اس کا نام لیا۔

"کیا میں اس سے مل سکتا ہوں؟" ان کہ اجازت لینے پہ وہ مسکرا دیا۔اعظم صاحب نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کبھی اپنی پوتی سے ملنے کہ لیے وہ کسی سے پوچھیں گے۔

www.novelsclubb.com

"اس نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں لیا۔لیکن آپ مل سکتے ہیں۔" یوسف کی بات پر وہ مایوس ہوئے یوسف نے کبھی انہیں اس طرح اپنے جذبات چہرے سے حیاں کرتے نہیں دیکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں میں اس پر کوئی دباؤ نہیں دینا چاہتا جب وہ چاہے گی تب ملیں گے۔"ان کی آواز میں مایوسی تھی۔

"آپ بہت کیوٹ ہیں اعظم صاحب۔"اس نے بے اختیار کہا۔تو وہ ہنستے چلے گئے۔

"برخوردار ایک بھوڑے شخص کو تم کیوٹ کہہ رہے ہو۔"وہ اب بھی ہنس رہے تھے۔

یوسف نے مبائل نکالا اور ان کی سامنے رکھا پر آنکھوں سے انہیں دیکھنے کا اشارہ دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انہوں نے دیکھا وہاں ایک لڑکی بیٹی بک ہاتھ میں پکڑے بیزار سی بیٹھی تھی.....بیزاریت اس کی آنکھوں سے ظاہر تھی۔اور اس کہ سیدھے ہاتھ کہ ہتھیلی کی پشت پر وہ سیاہ تل انہوں نے تل کو غور سے دیکھا پر مسکرا دیے۔اور یہ جانے بغیر وہ کسی اور کا مبائل ان کی ہاتھ میں ہے وہ سوائپ کرتے گئے کسی جگہ وہ شہیر کہ ساتھ بیٹھی ہنس رہی تھی۔

کہیں ہر وہ کچن میں کڑی کچھ بنانے میں الجھی ہوئی تھی۔یوسف نے ہڑبڑا کر انہیں دیکھا جو مبائل اپنے ہاتھ میں لیے فورا ایلبم چان رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اہم اہم.."اس کہ خاسنے پر بھی انہوں نے کوئی توجہ نہ دی یوسف کا دل کیا ان کہ ہاتھ سے مبائل چین لے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ مجھے ضروری کال کرنی تھی۔" کوئی اور راستہ نہ دیکھتے ہوئے اس نے بہانہ گھڑا....اعظم صاحب نے مبائل سے نظریں ہٹائے بغیر اپنا مبائل آگے کیا۔"اس سے کر لو۔"

"نمبر یاد نہیں۔" اس کی بات پر پیشانی میں بل ڈالے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تم لوگوں کہ نمبر سیو نہیں کرتے برخوردار۔" اس نے اسے یاد دلایا کہ اس کہ مبائل میں کسی کا نمبر بھی سیو نہ تھا۔یوسف عالم کو سب کہ نمبر یاد رہتے تھے تو اسنے نمبر سیو کرنے کی کبھی زحمت ہی نہ کی تھی سوائے دو لوگوں کہ...

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف خجل سا ہوتا مسکرا دیا۔اعظم صاحب کی نظریں اسے بہت انکمفرٹیبل کر رہی تھی۔

"ہاہاہا بہت محبت کرتے ہو برخوردار اس سے۔"اس کی مبائل میں اسکی اتنی ساری تصویریں دیکھ کر انہیں یہی لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ بھی زین کہ ساتھ کل یو ایس جا رہے ہیں؟"اس نے بات بدلی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم زین اپنا بزنس وہاں سٹارٹ کرنا چاہتا کچھ مہینوں تک وہاں رے کر اس کی مدد کرونگا۔"

انہوں نے تفصیل بتائی۔

••••••••••••

"یوسف مجھے ڈر نہیں لگ رہا۔" یوسف نے مڑ کر اسے دیکھا اس نے اس کہ ہاتھ کی جانب اشارہ

www.novelsclubb.com

کیا جہاں اس کا ہاتھ مضبوطی سے وہ تھامے ہوئے تھا اس نے گرفت زرہ ہلکی کی لیکن ہاتھ اب

بھی نہیں چھوڑا..... پولیس اہلکاران کہ ساتھ تھا اس نے انہیں ایک بند کمرے کی جانب

اشارہ دیا یوسف دروازہ کو لتا اندر داخل ہوا حیات اس کہ ساتھ ہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیات نے حیرت سے سامنے کہ منظر کو دیکھا۔

عمیر چیئر پر بیٹھا ہوا تھا گردن جھکی ہوئی تھی آنکھوں میں بے گانگی اسے اس کی حالت ٹھیک نہ لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کہ سامنے آخر کرسی پر بیٹھ گئی یوسف اس کی ساتھ ہی تھا ٹیبل کا فاصلہ تھا دونوں کہ درمیاں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"عمیر.." حیات نے پکارا تو اس نے گردن اٹھائی۔

"نہیں.... نہیں..... نہیں میں نے کچھ نہیں کیا وہ وہ میں نہیں تھا۔" وہ فوراً چلا اٹھا وہ کرسی سے نیچے بیٹھ گیا حیات شاک سے اسے دیکھ رہی تھی۔

پولیس اہلکار آخر اسے لے کر چلے گئے وہ بے یقینی سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ زندگی کتنی غیر یقینی تھی اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ وہ عمیر کو کبھی اس حالت میں دیکھے گی۔ اسے تو اپنا ہوش نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

•••••••

''دادی آپ کب آرہی ہیں پاکستان..''

''جب تیرے دادا چاہیں گے۔''دادی کی بات پر شہیر نے منہ بنایا۔

www.novelsclubb.com

''انہیں وہی چھوڑ کر آجائیں.....دادی میں بتا رہا ہوں انہوں نے پکا وہی کوئی گوری میم پسالی ہو گی تبھی نہیں آرہے۔''شہیر کی بات پر دادی کی رنگت یکدم بدلی انہوں نے سامنے کھڑے شمشیر حالم کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''چپ ہو جاؤ شہیر دادا اتنی محبت کرتے ہیں دادی سے کسی کو دیکھیں گے تک نہیں...'' حیات اس کہ پاس بیٹھتے ہوئے بولی اور ساتھ میں ہاتھ کہ اشارے سے دادی کو ہیلو کہا۔

''شرم تو تم کو چو کر بھی نہیں گزری بتمیز اپنے دادا کہ بارے میں ایسی باتیں کرتے ہو۔'' شمشیر حالم نے اسے جھڑکا۔

www.novelsclubb.com

''ارے دادا میں تو معصوم ہوں یہ اس دن حیا کہ رہی تھی ایسا کچھ۔'' دادا جو سامنے دیکھ جو منہ میں آیا وہ بول دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''آہہہ۔''اچانک تکیا منہ پر پڑتے وہ چلایا۔

''میں نے کب بولا ایسے۔''اس نے ایک اور تکیا اس کی جانب پھینکا۔ جسے وہ کھینچ کر گیا پھر پوری قوت سے اسے حیات کی جانب پھینکا...وہ جک گئی....اور وہ تکیا اڑتا ہوا سیدھا دروازے سے اندر آتے یوسف کہ منہ میں پڑا۔وہ وہی رک گیا تکیہ اتنا بھی ہلکا نہ تھا کہ اسے کچھ لگتا ہی نہ۔

www.novelsclubb.com

''کیا کر رہے ہو تم لوگ..''لیفٹاف سے دادا کی آواز گونجی جیسے وہ اگنور کر گئے یوسف نے تکیا اٹھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ کوئی طریقہ ہے اپنے شوہر کو ویلکم کرنے کا۔" پاس آخر اس نے آرام سے اسے حیات کی سر پر مارا۔ شہیر ہنس پڑا۔

اس کہ ہاتھ سے تکیہ لیتے حیات نے پوری قوت سے اس کہ سر پر دے مارا اور بھاگی یوسف آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا جو مسکرا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہی تکیا دوبارہ اٹھاتے وہ اس کہ پیچھے بھاگا جو شہیر کہ پیچھے چھپ گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شہیر سامنے سے ہٹو۔" تکیا بلند کیے اس نے کہا، حیات اس کہ پیچھے چھپی ہوئی تھی۔

"اس نے تمہیں مارا تھا پہلے۔" حیات نے بات کہی تو شہیر فورا اس کی سامنے سے ہٹا تو وہ چلاتی وہاں سے باگی اور سیڑھیوں سے نیچے اترتی انشہ کہ پیچھے چپ گئی یوسف کھڑا ہو گیا۔ حیات نے اس کی پیچھے سے گردن نکال کر اسے دیکھا جانتی تھی اب وہ نہیں آئے گا۔ اسے یوں دیکھتے پا کر وہ ہنس دیا اور تکیہ پوری قوت سے ہنستے ہوئے شہیر کہ منہ پر دے مارا۔ جو فورا صوفے پر ڈے گیا۔

"ڈرامے باز.." اس کی پاس صوفے پر بیٹھے پھولے ہوئے سانسوں کی ساتھ اس نے کہا۔

"یوسف تم بھی.." دادی نے مسکراتے ہوئے کہا انہوں نے کبھی یوسف کو ایسے بچوں والی حرکتیں کرتے نہیں دیکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''دادی دیکھ رہی ہیں کتنا ظلم کرتے ہیں میرے ساتھ.....آپ کا پوتا اور آپکی بہو''مظلوم سی شکل بنائی۔

''اتنی مظلوم شکلیں نہ بناؤ۔''یوسف کو پانی دیتے ہوئے حیات نے کہا۔یوسف نے اس کہ ہاتھ سے گلاس پکڑا انشہ بھی ان کہ ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

''دادی!!دیکھ رہی ہیں آپ میری بھی شادی کرادیں پر میں اور میری بیوی دونوں ان کا جینا حرام کرینگے۔''فل آگ لگادے نے والی عورتوں کی طرح اس نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایک تم ہی کافی ہو جینا حرام کرنے کہ لیے اور ایک کی کیا ضرورت۔" دادی کی بات پر سب ہنس پڑے لیکن سب سے اونچا قہقہ حیات کا تھا جو شہیر کو جلانے کہ لیے وہ کر رہی تھی۔ شہیر کا ہاتھ تکیے تک گیا اور فوراً اس کی طرف پھینکا۔ لیکن برا ہوا کہ وہ یوسف کی ساتھ بیٹی ہوئی تھی جیسے یوسف نے کھینچ کر لیا تھا۔ حیات نے جتاتی ایک نظر اس پر ڈالی۔ کہ اب کر کہ دکھائے کچھ

۔

www.novelsclubb.com

"دادی!!!" اس نے پر سے دادی کو پکارا لیکن اب باقی سب نے بھی اس کہ ساتھ دادی کہا اسی کہ انداز میں جیسے سب جانتے تھے اس نے پر سے دادی کو پکارنا ہے اب کہ شہیر ہنس دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دادا آپ کا کیا ارادہ ہے؟" شہیر ان تینوں کو اپنی اپنی باتوں میں مگن دیکھ کر سکرین اپنی جانب کیا۔

"یہاں کا بزنس کسی کہ حوالے کر کہ جلد پاکستان آجائیں گے۔" ان کی بات پر وہ مسکرایا۔

زندگی کتنی حسیں ہونے لگی تھی۔ زندگی ہوتی ہی ایسی ہے پل میں اس سے سب بیزار ہو جاتے ہیں اور پل میں اس سے محبت ہو جاتی ہے زندگی میں اگر صرف خوشیاں ہوتی تو خوشیوں کی قدر نہ ہوتی یا شاید خوشی کی اہمیت سب بھول جاتے زندگی میں غم کا ہونا لازمی ہے تاکہ آپ کو خوشی کی اہمیت پتا چلے اور ایسے ہی بہت سی چیزوں میں....

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

••••••••••••••••

زین نے گھڑی پر نظر ڈالی اور سامنے کی طرف دیکھنے لگا۔

''زین چلو ہمیں اپنی بورڈنگ بھی کرنی ہے ٹائم کم رہ گیا ہے۔'' اعظم صاحب نے اسے وقت کا احساس دلایا۔

''دادا بس پانچ منٹ اور..'' اس کی کالی آنکھیں منتظر تھی۔ پانچ منٹ بھی بیت گئے۔ کالی آنکھیں اب بھی منتظر تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شٹ..!!"حیات نے یوسف کو دیکھا۔

"کیاہوا.."اس نے یوں اچانک گاڑی کہ رکھ جانے پر سوال کیا۔

"گاڑی بند ہو گئی ہے۔"

"تو سہی کرو.."

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اتنا آسان نہیں ہے میڈم جس احساب سے یہ بند ہوئی ہے کم از کم آدھا گھنٹا تو لگے گا اسے سہی کرنے میں۔"اس نے بلکل پروفیشنل انداز میں کہا۔

"کوئی بات نہیں ٹیکسی کر لیتے ہیں۔" وہ کہتے ساتھ گاڑی سے اتری۔اس کا یوں مطمئن لہجہ یوسف کو حیرت میں چھوڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک نظر اسے دیکھا جو مسلسل ایک پاؤں اوپر نیچے کر رہی تھی یوسف ہنس دیا۔چہرے سے تو وہ مطمئن تھی لیکن اپنے ایکشن چھپانا بھول گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زین بیٹا کس کا انتظار ہے تمہیں؟"

"کسی کا نہیں.... چلیں دادا.." وہ پلٹ گیا۔

اس وقت وہ ایئرپورٹ پر فل سفید میں چل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

حیات رکھ گئی گھٹنوں پے ہاتھ رکھے وہ جھکی اپنا سانس بے حال کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تقریباً سب ہی اس وقت اپنے اپنے فلین میں چڑھنے کہ لیے روانہ ہو چکے تھے۔اس نے نے

معیوسی سے یوسف کو دیکھا اس نے کندھے اچکا دیے بلا اب وہ کیا کر سکتا تھا۔

"کافی جلدی نہیں آگئی۔" زین کی آواز پر وہ پلٹی وہ اس کہ پیچھے ہی کھڑا تھا اسے یقین نہ آیا۔

یوسف مسکرایا اس نے میسج کر کہ اسے بتایا تھا کہ وہ آنے والی ہے۔

www.novelsclubb.com

یوسف سے ہاتھ ملا کہ وہ اس کہ قریب آکر رکھا۔سبز آنکھیں مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ایک نارمل فیملی بننے کی خوشش تو کر ہی سکتے ہیں۔''اس کی بات پر زین مسکرایا۔اس وقت وہ اسے حد سے زیادہ پیاری لگی۔اس کی پاس آخر اس نے اس کی سر پر ہاتھ رکھا۔ بلکل بڑے بھائیوں کی طرح۔

''خوشیوں پے ہر کسی کا حق ہوتا ہے،اور اب کی بار ہماری باری ہے اپنا حق لینے کی۔''زین نے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

واقعی خوشیوں پر ہر کسی کا حق ہوتا ہے اگر لوگ جانے تو کچھ لوگ اپنی خوشیاں خود کھا جاتے ہیں ۔۔ان کہ حالات مختلف ہو سکتے ہیں لیکن وہ کرنا نہیں چاہتے پر شکایتیں اللہ سے کیوں؟خوشیوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پر سب کا حق ہوتا ہے آپ چھوٹی چھوٹی چیزوں میں خوش ہونا سیکھ لیں وہ آپ کو بڑی خوشیوں سے بھی نوازے گا۔

اعظم صاحب پیچھے ہی کھڑے تھے ان کی آنکھیں نم ہو گئی۔زین نے اسے ان کہ پاس جانے کا کہا۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم.."انہوں نے انتظار کیا کہ آگے بھی وہ کچھ بولے گی لیکن وہ کچھ نہ بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شاید ابھی یہ سب اس کہ لیے بہت جلدی تھا وہ جتنی خوشش کر رہی تھی ان سے جڑنے کی اتنا ہی کافی تھا ان کہ لیے۔

"وعلیکم السلام.." اس کہ سلام کا جواب دیا حیات مسکرادی اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ اور کیا بولے اس نے نظریں ان کہ چہرے پر مرکوز کی۔

www.novelsclubb.com

سفید و سرخ رنگت سفید داڑھی کالی آنکھیں ہاتھ میں کالی لاٹھی لیے وہ اس کہ سامنے کھڑے تھے وہ پیارے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ بہت کیوٹ ہیں۔"اس نے بے اختیار کہا۔یوسف ہنس پڑا وہی بات اس کہ منہ سے سن کر۔

اعظم صاحب پہلے تو سمجھ نہ سکے لیکن پر مسکرا دیے۔

"واقعی جوڑیاں آسماں پر بنتی ہیں۔"ان کی بات پر حیات مسکرا دی یہ جانے بغیر کہ وہ ایسا کہ کیوں رہے ہیں۔

"جب میں نے تمہیں یوسف کہ مبائل میں دیکھا تو میرا دل بہت کیا تم سے ملنے آہوں..."

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کی فلائٹ بس جانے ہی والی ہے جلدی کریں جائیں..." ان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی یوسف نے کہا اور ساتھ ہی ان کا ہاتھ پکڑ کر اندر کی طرف لے جانے لگا۔ زین نے حیرت سے اسے دیکھا یہی کچھ حال حیات کا بھی تھا۔

"یوسف یہ گھر کا راستہ تو نہیں.." حیات نے اسے دوسری طرف جاتے دیکھ کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہم گھر نہیں جا رہے.." اس نے گاڑی کی رفتار زرہ کم کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''پھر؟''اس نے نا سمجھی سے اس سے پوچھا۔

''ایک جگا ہے جہاں تمہیں شروع سے لے کر جانا چاہتا تھا لیکن لے جا نہیں پایا تو سوچا آج لے چلوں...''اس نے موڑ کاٹا۔

''ابتسام میرا پیارا بھائی..''زارا اس کہ گلے لگی شادی کہ بعد آج وہ اسے سامنے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

''آپی زرہ دور ہٹیں..''اس نے بگھڑے لہجے میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ کوئی طریقہ ہے اپنی بہن سے بات کرنے کا.." نائمہ بیگم نے اسے جھڑکا۔

"موڈ کیوں خراب ہے؟" زارا نے اس کہ بگھڑے بگھڑے تاثرات کو دیکھ کر کہا۔

"بلو کو لانے نہیں دے رہے امی ابو زارا میں بلو کہ بغیر کیسے رہوں گا؟؟" اس کی آواز آخر میں رند گئی۔ زارا نے شاک سے اپنی امی کو دیکھا مطلب ابتسام اتنا عرصہ اس کہ ساتھ رہے گا اور وہ بھی بغیر بلو کہ؟؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''امی آپ اور ابو گاؤں سیٹل ہو رہے ہیں تو بلو کو ابتسام کہ پاس چھوڑ دیں نہ وہ اس کا زیادہ خیال رکھے گا۔''ابتسام نے مسکرا کر اسے دیکھا لاکھ کتے بلیوں کی طرح لڑے لیکن وقت آنے پر ایک دوسرے کا ساتھ ضرور دیتے تھے۔

''بیٹا تمارے ابو نے کہا ہے اس میں میں کچھ نہیں نہیں کر سکتی..''انہوں نے دونوں بہن بھائیوں کو سفید جھنڈی دکھائی۔

www.novelsclubb.com

''فیصل ابھی تک آیا نہیں؟؟''انہوں نے وقت دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ آپ کہ لیے لنچ لینے گئے ہیں.." زارا نے مسکرا کر ان کا جواب دیا ابتسام اوپر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا جو زارا نے اس کہ لیے سیٹ کیا تھا۔

.....

"بھابی...!!" یوسف اس کہ ساتھ ہی کھڑا تھا جب سب نے اسے گہرے میں لیا سب یک جا ہو کر حیرت بولے۔

حیات مسکرا دی سب کی حیرت زدہ شکلیں دیکھ کر۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہٹو پیچھے بھابی کو بیٹھنے کی جگہ دو.." پیچھے سے چشمہ پہنے ہوئے دراز قد لڑکے نے سب سے کہا تو سب اس کہ لیے راستہ کھول کر کھڑے ہو گئے وہ باہر ہی بینچ پر بیٹھ گئی سب اسے دیکھ رہے تھے حیات نے سب کو دیکھا وہ سب کی نظروں میں اپنے لیے عزت باخوبی دیکھ سکتی تھی۔وہ سب نیچے بیٹھ گئے تو وہ ہڑ بڑا کر ان کہ ساتھ ہی نیچے بچھی گھاس پر بیٹھی اب کہ سب دائرے کی صورت میں بیٹھے ہوئے تھے یوسف بھی اس کہ پاس بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"حیات یہ.." یوسف نے ایک ہاتھ سے ایک لڑکے کی جانب اشارہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں شبریز ہوں فائنل ہیئر کا سٹوڈنٹ کچھ مہینوں بعد آپ مجھے ڈاکٹر شبریز بھی کہہ سکتی ہیں۔

"یوسف کا منہ بند ہو گیا وہ سب کا تعارف کرنے والا تھا لیکن سب تو اپنا تعارف خود ہی کرنے بیٹھ گئے۔

"میں نعمان..." "میں سعد۔" ایک ایک کر کہ وہ س کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یوسف بھائی سے آپ پہلی دفع کب ملی؟" ان میں سے پرسے اسی چشمے والے لڑکے نے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''کیا یوسف بھائی نے آپ کو پرو پوز کیا تھا؟'' دوسرے لڑکے نے بھی سوال کیا تو وہ یوسف کو دیکھنے لگی۔

''آج پہلی دفع میری بیوی آئی کچھ خاص کیا بھی ہے یا نہیں؟'' یوسف نے انکا دھیان ہٹھانا چاہا۔

''یوسف بھائی ہم سب نے اپنے ہاتھوں سے بھابی کہ لیے سب کچھ بنایا ہے۔'' شبریز کہتے ساتھ اٹھا اس کہ ساتھ باقی سب بھی اٹھے اور کچھ ہی دیر وہی گاس پر بڑا سا دستر خوان بچھایا جا رہا تھا۔

''سب کتنے پیارے ہیں۔'' حیات نے مسکرا کر اس سے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''کون پیارا ہے؟''ماتھے پے بل ڈالے اس نے پوچھا۔

''سب لوگ یہاں کب سے ہیں؟''اس نے سرے سے اس کہ سوال کو اگنور کیا۔

''بہت چھوٹے تھے تب سے یہی ہیں صرف شبریز جب آیا تھا تو دس سال کا تھا۔''حیات نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہت پیاری جگہ ہے ہم یہاں پر روز آیا کریں گے۔" آس پاس سبزہ زار کو دیکھتے ہوئے اس نے کہا واقعی کہنے کو تو وہ ہاسپٹل تھا لیکن یہاں پر بہت سکوں تھا نہ رش نہ کچھ بس کچھ لوگ تھے جو صرف اسے عزت و احترام سے دیکھ رہے تھے شاید اسی وجہ سے اسے یہ جگہ پسند آئی۔

"روز تو نہیں ہاں لیکن کبھی کبھی آجایا کریں گے۔" اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ حیات نے مسکرا کر اس کی ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم چہل قدمی کرنے جا رہے ہیں جب تک تم سب چیزیں سیٹ کر لو۔" سب کو کہتے وہ وہاں سے چلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوسف نے اسے پورے ہاسپٹل کا ٹور کرایا ساتھ ساتھ سب کو بتاتا بھی گیا کہ یہ ان کی مسز ہے تاکہ اگلی دفع جب وہ آئے تو وہ اسے پہچان لیں۔

''یوسف تم نے مجھے پیشنٹس کہاں پر ہیں وہ جگہ نہیں دکھائی نہ میں ان سے ملی؟''اس نے اس کے ساتھ ہم قدم ہو کر کہا۔

www.novelsclubb.com

''اگلی دفع دکھاؤں گا۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اسے اب ہاسپٹل سے زرہ سے فاصلے پر ایک اسکول میں لے گیا جو ہاسپٹل کہ پیچھے ہی تھا۔

اس نے حیرت سے یوسف کو دیکھا اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہاں پر سکول بھی ہے۔

"یہ بھی تمہاری امی نے بنوایا ہے؟؟"

www.novelsclubb.com

"یہ اسکول امی نے بنوایا تھا ہاسپٹل نانا نے بنایا تھا.....پھر بزنس امی کہ ہاتھ میں آگیا تو انہوں نے فنڈز اکھٹا کرنا شروع کیے اور یہاں کی جو جو ضروریات تھی سب پوری کی۔"اس کا ہاتھ پکڑے وہ اسکول میں داخل ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوسف بھائی..!!" وہ ایک کلاس روم میں داخل ہوئے تو یک دم بچوں کا شور سا مچ گیا....ان کی استاد کھڑی انہیں خاموش کرانے لگی۔

حیات انہیں ہی دیکھ رہی تھی جو سب چار سے پانچ سال کی بچے تھے،اور اب اپنی جگہ سے اٹھ کر اس سے گلے مل رہے تھے وہ گھٹنوں کہ بل بیٹھا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوسف ادنان کہتا ہے آپ اس سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔" لال گلابی چہرا لیے دونوں ہاتھوں کو سینے پے باندھیں علی نے نکریلے انداز میں کہا۔ وہاں پر سب ہی اسے یوسف بھائی بلاتے تھے سوائے اس نویں اجوبے کہ اور یہ نام بھی یوسف نے اس کا رکھا تھا نواں اجوبا۔

"عدنان تم نے واقعی کہا ہے ایسا۔" یوسف نے حیرت سے اس کہ پاس کھڑے دبلے سے عدنان سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا نہیں کرتے آپ؟" بر آئی آنکھوں سے سوال کیا تو وہ ہنس پڑا نرمی سے اسے گلے لگایا ساتھ ہی علی کو بھی گلے لگایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''میں تم دونوں سے بہت محبت کرتا۔''اس نے کہا۔

''ایک جتنا؟''علی نے پوچھا حیات اس کہ پاس آکر کھڑی ہو گئی۔یوسف ہنس پڑا اس کہ سوال پر

۔

www.novelsclubb.com

''ہاں ایک جتنا۔''اب کہ سب حیات کو ٹکر ٹکر دیکھ رہے تھے حیات سے اپنی ہنسی چھپانا مشکل ہو گئی واقعی وہ بہت پیارے بچے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ بیوٹیفل لیڈی کون ہے یوسف.." حیات اس کہ انداز پر مسکرادی پر جک کر اس کہ گال کھینچے تو اس کی سرخ رنگت مزید سرخ ہوئی حیات اس کہ ایکسپریشن پر حیران ہو گئی۔

"یہ میری مسز ہیں.." یوسف نے جتاتے ہوئے بتایا جس پر علی کا انداز ایک دم بدلا اب کہ وہ سنجیدہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"تم بہت پیارے ہو.." حیات نے اس کہ بال بگاڑتے ہوئے کہا تو وہ پر سے گلابی ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”یوسف بھائی سے بھی زیادہ؟“یوسف اس کہ سوال پر نفی میں گردن ہلا گیا یہ نہیں سدھر سکتا تھا اس بات پر اسے یقین تھا۔

”ہاں یوسف سے بھی زیادہ۔“

”..... you are so pretty my lady “ حیات اس کہ طرز تخاطب پر حیران ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"and you are so handsome lil champ" حیات نے اسی کہ انداز میں کہا تو وہ ہنس پڑا اسے یہ لڑکی پسند آئی لیکن برا ہوا کہ وہ اس سے بڑی تھی۔

"چلو سب اپنی سیٹس پے بیٹو آپ کی ٹیچر کھڑی ہیں..... معزرت کلاس ڈسٹرب کرنے کہ لیے۔" اس نے ساتھ ٹیچر سے معزرت کی۔

www.novelsclubb.com

"آپ دوبارہ آئینگی نہ مائے لیڈی۔" اس نے پر سے اسے پوچھا۔

"ضرور میں تم سے ملنے آؤنگی۔" اس کی رنگت پر سے گلابی ہوئی تو وہ ہنستی وہاں سے چلے گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں بچے پسند ہیں؟" حیات نے اس سے سوال کیا۔

"ہاں.." اس نے کندھے آچکا کر کہا۔

"تمہیں پتا ہے تم ایک بہتریں والد بنو گے۔" حیات کی بات پر وہ رکھا ہاتھ دونوں پیچھے باندے پر اس کہ ساتھ ہم قدم ہوتا چلنے لگا۔

"تمہیں کیسے پتا...؟؟"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بس پتا ہے..''اس نے کندھے اچکائے اب وہ اس کہ آگے چل رہی تھی۔

''بہتریں کا نہیں پتا لیکن میں اچھا والد بننے کی خوشش ضرور کرونگا..''اس نے خود سے کہا۔

اسے بہترین والد بننا ہی تھا۔وہ خود اس سے محروم تھا وہ اس ازیت کو جانتا تھا۔

''بابا میں آپ کہ ساتھ یوایس نہیں آؤنگی۔''منائم ایکدم چھیک پڑی۔

www.novelsclubb.com

''میں بھائی کہ ساتھ یہی رہوں گی حائل بھائی اور عیان بھی تو یہاں ہے۔''اب کہ وہ نارمل لہجے میں بولی،ہیشم کان نے نفی میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"منائل تم کل ہمارے ساتھ جا رہی ہو اس معاملے میں اور کوئی بات نہیں ہو گی۔" وہ کہتے ساتھ کمرے سے نکل گئے۔ وہ وہی بیٹھی رہی...

•••••••••••••••

ایک سال بعد:

www.novelsclubb.com

"بہت بہت مبارک ہو بچوں..." شمشیر حالم نے سب کو مبارک باد دی وہ اس وقت ان کی یونیورسٹی میں تھے آج آخر کار ان کا ماسٹرز مکمل ہو گیا تھا... اور سب زندگی کہ ایک اور نئے سفر کہ لیے تیار ہو گئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شکریہ دادا.." شہیر ان کے گلے لگا۔

حیات متلاشی نظروں سے داخلہ دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"اتا ہی ہو گا۔" یوسف نے کہا تو وہ مسکرا دی۔

"تم خوش ہو..؟" وہ شہیر کو دیکھ رہا تھا حیات نے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہت....یقیں نہیں آرہا شہیر اتنا بڑا ہو گیا۔"اس نے مسکرا کر کہا۔

"دیکھو آ گئے.."یوسف نے اسے گیٹ کی جانب اشارہ دیا۔

"دادا..."وہ ان کی طرف بھاگی۔اعظم صاحب ایک ہاتھ میں اپنی کالی لاٹھی پکڑے دوسرے ہاتھ میں پھولوں کا بھکے لیے آرہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو بیٹا.."حیات ان کہ گلے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بھائی نہیں آئے؟''اس نے ان کہ پیچھے دیکھا جہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

''یہ لو...''انہوں نے بھکے اسے کی جانب کیا تو مسکرا کر اس نے پکڑا۔وہ اب ان کہ ساتھ مل جل گئی تھی۔

''ماسٹرز مبارک...''وہ اعظم صاحب کا ہاتھ پکڑے جا رہی تھی کہ بلکل اپنے قریب سے آواز آنے پر پلٹی۔

''مجھے لگا تم نہیں آئے۔''اس کہ گلے لگتے وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بلا میں کیسے نہ آتا میری اکلوتی بہن کا ماسٹرز مکمل ہوا ہے۔" وہ آگے کی طرف چل دیا۔

حیات نے ایک نظر سب کو دیکھا آج اس کی بھی فیملی تھی ایک نہیں دو فیملی.....اس نے یوسف کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

انشہ کہ ساتھ ہی سائل کھڑا تھا حائل عیان بھی وہی تھے سب مسکرا رہے تھے ہنس رہے تھے۔

حیات کو یہ منظر بہت خوبصورت لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

••••••••|||••••

''سب تیار ہیں؟''شمشیر حالم نے اپنے ساتھ بیٹھے یوسف سے پوچھا۔

''جی میں دیکھ کر آتا ہوں۔'' بالوں کو جیل سے جمائے،ٹرم شدہ ہلکی بڑی داڑی بھوری آنکھوں میں چمک لیے،وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے اس نے شرٹ کہ کف فولڈ کیے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا حد سے زیادہ..

''شہیر تیار ہو؟''شہیر کہ کمرے کہ دروازے کہ پاس رکھ کر اس نے اونچی آواز میں پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی بھائی..."اس نے ساتھ ہی دروازہ کھولا۔بلیک کلر کہ شرٹ کہ اوپر بلیک کلر کا ہلکا سا کڑھائی دار واسکٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ اس کہ سامنے کھڑا تھا۔

"شادی تمہاری ہے یا سائل کی..؟؟"اس کی بات پر شہیر نے بتیسی دکھائی۔

www.novelsclubb.com

"کیا پتا وہی پر مجھے کوئی شریف گھرانا پسند کر لے اور وہی میرا نکاح پڑوا لیں...یونو انسان کو ہر حالات کہ لیے تیار ہونا چاہیے...."اس کہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے اس نے نفی میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بھائیییی!!''اس نے چلا کر اسے پکارا جو بغیر مڑے وہاں سے چلا گیا پھورے آدھے گھنٹے لگا کر اس نے اپنے بال سیٹ کیے تھے اور اب..

''حیات...''اس کہ باقی کہ الفاظ منہ میں ہی رے گئے.....فل آستینوں اور پہروں کو چوتی میکسی پہنے وہ پلٹی وہ لائٹ پنک کلر کی میکسی تھی جہاں پر ہلکا سا کام گلے کی جانب کیا ہوا تھا بال اس نے کھلے چھوڑے تھے۔ سمپل سا ماتھا ٹیکا بالوں کی بیچ لگا رکا تھا جو اس کہ ماتھے پر گرا ہوا تھا چھوٹی سی ائیر نگس پہنے دوپٹہ گلے میں ڈالے وہ اسے دیکھ رہی تھی جس کا منہ ابھی بھی کھلا ہوا تھا کچھ کہنے کہ لیے شاید۔

''یوسف..''اس نے پکارا تو جیسے وہ ہوش میں آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں تو تم تیار ہو چلو نیچے چلیں.... نہیں رکو ایک منٹ۔" وہ الماری کی طرف گیا اور اپنے کپڑوں کہ بیچ میں کہی سے اس نے ایک بلو کلر کا چھوٹا سا باکس نکالا اور اس کہ سامنے آیا باکس کھولا تو اس میں ایک نیکلیس تھا جو نہایت ہی سمپل ہی تھا بس بیچ میں ایک چھوٹا سا ڈیزائن تھا حیات نے غور سے دیکھا ڈیزائن کچھ ایسا تھا کہ ایسا لگ رہا تھا نام جوڑ کر بنا ہے وہ اندازہ نہ لگا سکی کہ کس کس کہ نام سے جھوڑ کر وہ ڈیزائن بنا تھا۔ یوسف نے دوپٹہ اس کہ سر پر ٹکایا اور پن لگایا ایسے کہ گرے نہ۔

www.novelsclubb.com

"یوسف تم نے یہ کب خریدا.." گلے میں موجود نیکلیس پر ہاتھ رکھے اس نے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہت عرصہ پہلے..."

"تو دیا کیوں نہیں؟"

"کسی خاص دن دینا تھا۔" حیات ٹھٹکی۔

www.novelsclubb.com

"پر آج کیوں دیا؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم بہت پیاری لگ رہی تھی اسی وجہ سے۔" حیات مسکرادی سبز آنکھیں کانچ کی طرح چمک اٹھی۔

"بیٹو.." گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے بیٹھنے کا اشارہ دیا۔

"نہیں میں شہیر کہ ساتھ آؤنگی۔" یوسف نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ حیات نے مسکرا

www.novelsclubb.com

کر اسے دیکھا اینٹری کا انتظار کیجیے گا ڈیئرز بنیڈ وہ آنک ونک کرتی پچھلی گاڑی میں بیٹھ گئی جہاں شہیر پہلے سے بیٹھا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آگے دیکھو سائل.." زارا نے اسے گھرکا۔ جو کب سے پیچھے بیٹی انشہ پے نظریں گاڑے ہوئے تھا۔ وائٹ شرٹ اور اس کہ اوپر بلو کلر کا کوٹ پہنے وہ بہت چارمنگ لگ رہا تھا سمپل لیکن خوبصورت اس کی سفید رنگت کالے بال کالی آنکھیں اٹھی ناک کسرتی جسم وہ واقعی بہت پیارا تھا اور آج اس سے ڈبل پیارا لگ رہا تھا۔

وہ پانچوں اس وقت گاڑی میں موجود تھے۔

www.novelsclubb.com

"یار یہ اتنا بڑا دوپٹا کیوں لے رکا ہے؟" شہیر نے موڑ کاٹتے ہوئے پوچھا جہاں پیچھے دونوں انشہ کو اپنے بیچ میں بٹائے ہوئے تھے اور ساتھ ساتھ اسکا چہرا بھی دوپٹے سے ڈھک دیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تاکہ سائل نہ دیکھ پائے۔" حیات نے مزے سے کہا۔

"یار مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" سائل کی بات پر سب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"شادی سے؟" شہیر کی بات پر اسنے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے اس بات سے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں میری بیوی گنگی تو نہیں ہو گئی کب سے خاموش ہے۔

"اس کی بات پر سب ہی مسکرا دیے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صبر کرو بیٹا دیکھنا شادی کی بعد تمہیں کیسے گونگا کرتی ہے۔"شہیر نے مزاق اڑایا۔

"جلدی کرو ہال میں سب ہمارا ہی انتظار کر رہے ہونگے۔"حیات نے انہیں جلدی کرنے کا کہا

۔

www.novelsclubb.com

"سب کی شادی ہو گئی بس ایک ہی بیچارہ کوارا بچا ہے۔"شہیر نے سرد سانس کھینچتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوارے جی آپ اپنی حرقتئں بھی تو درست کریں پر آپ کو کوئی اپنی لڑکی دیگا۔" سائل نے اس سے کہا۔

سب کی نظروں میں جیسے فلیش بیک سا چلا۔

سٹائلش سی لڑکی بلکل آخر ان کہ سر پر کھڑی ہو گئی تو سب نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔اس کی نظریں شہیر پر ہی تھی سب کی آنکھوں میں ناگواری بھی ابری۔

www.novelsclubb.com

"ہائے.." شہیر کہ پاس والی خالی کرسی کھینچ کر وہ بیٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''آج کل کی لڑکیاں کتنی بولڈ ہو گئی ہیں۔''زارا نے حیات اور انشہ کو کھونی مار کر کہا۔

''واقعی..''دونوں نے اس کی بات سے اتفاق کیا۔

''ہیلو..''شہیر نے خوشگوار لہجے میں اس کا جواب دیا۔لڑکی کو ڈارس ملی کہ مطلب چانس ہے۔

''بیبی میں کیسی لگ رہی ہوں..؟''ناجان نہ پہچان اچانک بی بی اس کی آنکھیں عجیب انداز میں سکڑی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سچ بولوں یا جھوٹ؟" شہیر نے سامنے بیٹی لڑکی سے پوچھا۔ لڑکی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"قسم سے بہت بری لگ رہی ہو یہ جھوٹ اور سچ بولوں تو قسم سے جو جھوٹ میں نے بولا ہے نہ اس سے زیادہ بری لگ رہی ہو۔" لڑکی کی مسکراہٹ یک دم سمٹی سب نے جیسے جرجری سی لی۔

www.novelsclubb.com

"یار اس میں میری کیا لگتی..... تم لوگوں کو اندازہ تک نہیں اس کی یوں بیبی کہنے پر مجھے کتنا کرنج فیل ہوا تھا۔" شہیر نے بے چارگی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ تم سے فلرٹ کر رہی تھی میرے بھائی اور تم نے جو اس سے کہا اس کہ بعد تو اب وہ کسی سے بھی فلرٹ نہیں کریگی۔" حیات نے اس سے کہا۔

"اچھا سب کچھ تیار ہے نہ؟" زارا نے ان سے پوچھا ہاں پہلے تم لوگ جانا۔

"رکو ایک منٹ.." انہیں رکھنے کا کہتا وہ خود اندر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

اور کچھ دیر میں اس کہ ساتھ یوسف حائل اور فیصل بھی تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شہیر!!" زارا چھیکی۔ایک توانشہ کی ضد پر سب یہ کرنے کو تیار تھے اور اب وہ انہیں بھی لے آیا تھا۔

"سب اپنے اپنے پارٹنر کہ ساتھ اینٹری مارو۔" اس نے کہتے ساتھ سب کو اپنے پارٹنرز کہ ساتھ کھڑا کیا اور خود حائل کہ ساتھ کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

ہال کا دروازہ کھلا ایک دم لائٹ ان کی طرف آئی جہاں سے گھٹنوں سے زرہ سا نیچے تک آتی کالی گول فراک پہنے جس میں گلے کہ حصے میں ہاتھ کی کڑھائی واضح تھی آستین بھی کھڑائی سی بھرپور تھی دوپٹہ سر پر لیے جس میں سے بالوں کی کچھ لٹیں باہر آ رہی تھی کالی بڑی بڑی آنکھیں مسکرا رہی تھی وہ زارا تھی اس کہ ساتھ ہی بلیک کلر کہ شلوار قمیص پہنے فیصل تھا دونوں نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میچنگ آؤٹفٹ کیا تھا جو فیصل کی فرمائش تھی۔وہ دونوں ایک دوسرے کہ ساتھ ساتھ ہی چل رہے تھے لائٹ ان پر مرکوز کر دی گئی حال میں ایک دم روشنی کم ہوئی اور ساری روشنی ان کہ اوپر آگئی زارا نے اسے دیکھا اور مسکرائی۔دونوں نے اسٹیج کہ اوپر چڑھ کر اپنے راستے الگ کیے فیصل دوسری طرف کھڑا ہو گیا تو زارا دوسری ساتھ ساتھ پٹھانی گانا بھی بج رہا تھا۔

زارا نے گھور کر کچھ لڑکیوں کو دیکھا جو فیصل کو دیکھ رہی تھی۔اس کہ بس میں ہوتا تو ابھی سر پاڑ دیتی سب کا۔

www.novelsclubb.com

ان کہ پیچھے ہی یوسف حیات کہ ساتھ آرہا تھا مضبوط چال چلتے انہوں نے بھی اسٹیج کہ اوپر آتے ہی راستے الگ کر دیے حیات زارا کہ پاس کھڑی ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب کی نظریں ان دونوں پر ہی تھی کچھ رشک کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے تو کچھ سرار ہتی نگاہوں سے۔"ان چڑیلوں کو دیکھو کیسے انہیں دیکھ رہے ہیں۔"زارا کی بات پر اس نے ان دو لڑکیوں کی طرف دیکھا۔

اور پر شہیر حائل کہ ساتھ آرہا تھا اس کہ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے حائل کہ چہرے سے صاف ظاہر تھا اسے گھسیٹ کر لایا جارہا تھا جبکہ شہیر مسکرا کر سب کو دیکھ رہا تھا ان کہ آتے ہی حال میں قہقہوں کی بوچھار شروع ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا زندگی میں یہ دن بھی دیکھنا پڑے گا۔" حائل نے جل کر کہا۔

اور ساتھ ہی ہاتھ چھڑانے کی خوشش کی۔

"میں نے بھی نہیں سوچا تھا حائل بھائی۔" شہیر نے بتیسی دکھائی۔

"چھوڑو ہاتھ اتنی نازیبا فیلنگس آرہی ہیں مجھے تم سے۔" شہیر قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔ دونوں یوسف اور فیصل کہ ساتھ کھڑے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"طوبہ کریں بندہ میں ایک دم شریف ہوں بس کبھی کبھی شیطان کہ بے کاوے میں آجاتا ہوں ۔"اپنا سارہ کیا دھرہ شیطان پر ڈالا۔حائل مسکرا دیا۔

اور سب سے آخر میں سائل انشہ کہ ساتھ آرہا تھا جس نے ابھی تک گردن تک آتا دپٹہ لے رکھا تھا اس نے لال رنگ کا باری کام والا جھوڑا پہن رکھا تھا سائل نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔اس کی خوشی کا اندازہ کوئی بھی اس کہ چہرے پر آتی مسکراہٹ سے کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہال میں ایک دم تالیوں کی گونج شروع ہوئی۔سائل نے ہاتھ آگے بڑھایا تو اس نے اس کہ بڑی ہوئی ہتھیلی تھام لی حائل نے اسے اسٹیٹھ پر چڑنے میں مدد دی تو لڑکوں کی ہوٹنگ شروع ہوئی ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''حیات مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے میں اپنے بچوں کو رخصت کر رہی ہوں۔'' دونوں کو محبت سے دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

''سچ کہوں تو مجھے بھی ایسا لگ رہا ہے۔'' وہ بھی انہیں ہی دیکھ رہی تھی پر دونوں ہنس دیے۔

www.novelsclubb.com

''بہت بہت مبارک ہو۔'' لوگ آخر انہیں مبارک باد دے رہے تھے جب ہال تھوڑا کالی ہوا تو سب ان کہ ساتھ ہی بیٹھ گئے سٹیج پر بس دو ہی کرسیاں لگائی گئی تھی تو حیات اور زار ابغیر کسی کی پرواہ کیے ان کہ سامنے نیچے فرش پر بیٹھ گئیں شہیر بھی ان کہ پاس ہی بیٹھ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شہیر دیکھو تو سائل کہ جوتے کتنے خوبصورت ہیں۔" سائل نے اس کی بات پر ہڑبڑا کر پیر پیچھے کیے وہ ان کہ ارادے سے واقف ہو گیا۔

"دیکھ میرے بھائی آج تیری شادی ہے اب میں تمہیں یہاں ہرٹ لیٹا کر تیرے پیروں سے جوتے نکال کر تم سے پیسے مانگتا ہوا اچھا لگوں گا کیا؟" شہیر نے معصومیت سے کہا۔ انشہ نے مسکرا کر ان تینوں کو دیکھا اس کہ چہرے پر اب کہ کپڑا نہ تھا وہ بلکل لائٹ میک اپ کیے بیٹھی تھی وہ سادگی میں بھی سب کو مات دے سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھائی..!!"اس نے عیان اور حائل کو مدد طلب نظروں سے دیکھا۔

عیان نے تو دونوں ہاتھ کھڑے کر دیے "میں کچھ نہیں کر سکتا۔"اس نے امید سے حائل کو دیکھا تو وہ مسکرا دیا۔

"یہ لو.."حائل نے پیسے ان کہ طرف کیے شہیر نے اس کہ ہاتھ سے پیسے لیے پر گننا شروع کیے

۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جو تیس ہزار تھے اس نے بنا کچھ کہے پیسے جیب میں ڈالے اور آنکھوں سے ان دونوں کو صبر کرنے کا کہا کہ بعد میں ڈیوائڈ کرینگے۔

"اب میں غور سے دیکھ رہی ہوں تو اتنے بھی پیارے نہیں ہے۔" منہ بنا کر اس کہ جوتوں کو دیکھتے کہا۔ زارا کی بات پر سب ہی ہنس دیے۔

www.novelsclubb.com

"میں سوچ رہا ہوں کہ میری بیوی اتنی کیوٹ کیوں ہے۔" فیصل کی بات پر وہ ہنس دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جب شوہر کرانٹ ہو گا تو بیوی کو کیوٹ تو ہونا پڑے گا۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا فیصل کی رنگت یکدم بدلی۔

"پتا نہیں کس منعوس گھڑی میں مجھے تم سے محبت ہوئی۔"اب کہ رنگت بدلنے کی باری زارا کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اب منعوس گھڑی نے پیچھا نہیں چھوڑنا تمہارا۔"ایک ہاتھ کمر پر رکھے اس نے کہا پر دونوں ہی ہنس دیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یاہووو..."سب اس کی طرف دیکھنے لگے جو بندروں کی طرح اچل رہا تھا۔

"کیا بات ہے شہیر..؟؟؟"حیات نے اس سے پوچھا۔

"حیا.....میں نیشنل ٹیم میں سیلیکٹ ہو گیا ابھی صلاح کا فون آیا تھا وہ اور میں دونوں ہو گئے۔"

اسے گول گول گماتے ہوئے اس نے کہا حال تقریباً اب کہ خالی ہو چکا تھا صرف فیملی میمبرز ہی تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"واقعی..!!"زارا خوشی سی کہتی اس کہ پاس گئی سائل اور انشہ بھی اس کہ پاس چلے گئے

پانچوں گول گول گھوم رہے تھے سب کہ چہروں پر خوشی کہ رنگ دیکھ تھے۔

ان کو دور سے دیکھتے لوگ بھی سب مسکرا دیے۔

حیات نے سب کو ایک نظر دیکھا سب لوگ جا چکے تھے اب ہال میں صرف اپنے ہی سارے تھے اس نے سب کو دیکھا سب کہ چہروں پر مسکراہٹ تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”life is beautiful... isn't it?“ اس کہ کان کہ پاس جھک کر اس نے کہا۔

سبز آنکھیں بھوری آنکھوں سے ٹکرائی۔

”Yes with you it is ....“ سبز آنکھوں والی شہزادی نے اعتراف کیا۔

بھوری آنکھوں والا شہزادہ مسکرایا اس کا یک طرفہ گڑا بہت اندر تک گیا۔

”ختم شد.....

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB